

نَضْرُ الْبَارِي

شرح اُردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

مَضَرَّتُ الْعَلَامَةُ نَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَمْرَانُ مَعْنِي

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سرہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت نَوْلَانَا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: پنجم پارہ: ۵-۸ باب: ۸۲۸-۱۲۷۸ حدیث: ۱۲۵۹-۱۹۲۷

کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المناسک، ابواب العمرة
کتاب الصوم، کتاب صلوة التراويح، ابواب الاعتکاف

مکتبۃ الشیخ

ناشر

۳/۳۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَضْرَمِنَ اللّٰهِ وَفَتَحَ قُرْبَتِ وَيُبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نَضْرَمِنَ البَارِي

شرح اردو

صَحِيح البَارِي

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد رفیع الرحمن مفتی

شیخ الحدیث، مظاہر العلوم، وقف سہارنپور

شاگرد و شیعہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: پنجم | پارہ: ۵-۸ | باب: ۸۲۸-۱۲۷۸ | حدیث: ۱۲۵۹-۱۹۲۷

کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المناسک، ابواب العمرة
کتاب الصوم، کتاب صلوة التراویح، ابواب الاعتکاف

مکتبۃ الشیخ

۳/۲۲۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

پاکستان بھر میں جملہ حقوق ملکیت بحق مکتبہ الشیخ کراچی محفوظ (c)

نام نَصْرِ الْبَهَارِي قَوْلُهُ صَوَّبِحِ الْبَهَارِي ﴿جلد پنجم﴾
 مؤلف مَعْنَى الْعَلَامَةِ مَلَانَا مُحَمَّدِ عَفْوَانِ مَفْتُوْحٍ
 ناشر مَكْتَبَةُ الشَّيْخِ ۳/۳۳۵، بہار آباد، کراچی نمبر-۵

﴿انتباہ﴾

پاکستان میں نصر البہاری مکمل ۱۳ جلدوں کی طباعت کے جملہ حقوق مؤلف سے باہمی معاہدہ کے تحت بحق مکتبہ الشیخ کراچی محفوظ ہیں۔ کاپی رائٹس آف پاکستان سے رجسٹرڈ ہے اس کتاب کا کوئی حصہ، مطبوعہ، پیرا ادارہ کی تصدیق تحریری اجازت کے بغیر پاکستان بھر میں ”طبع“ نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی فرد یا ادارہ اس کی غیر قانونی طباعت و فروخت میں ملوث پایا گیا تو بغیر ”پیشگی اطلاع“ کے ”قانونی کارروائی“ کی جائے گی۔

اسٹاکسٹ: مکتبہ خلیلیہ

دوکان ۱۹، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ 0321-2098691

زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی	دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی	قدیمی کتب خانہ، کراچی
مکتبہ انعامیہ، اردو بازار، کراچی	کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی	کتب خانہ شرفیہ، اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی	مکتبہ ندوہ، اردو بازار، کراچی	اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
ادارہ اسلامیات، لاہور	مکتبہ رحمانیہ، لاہور	مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن، کراچی
المیزان، لاہور	مکتبہ حریم، لاہور	مکتبہ قاسمیہ، لاہور
مکتبہ امدادیہ، ملتان	ادارہ تالیفات، ملتان	مکتبہ حقانیہ، ملتان
مکتبہ عثمانیہ، راولپنڈی	مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ	مکتبہ العارفی، فیصل آباد

﴿ہر دینی کتب خانہ پر دستیاب ہے﴾

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہیں اس سے زائد نہ ہونا چاہیے، اگرچہ بعض صحابہ سے بعض کی خصوصیت مثلاً بدری ہونے کی بنا پر چار سے زیادہ تکبیر ثابت ہے لیکن جمہور اور ائمہ اربعہ کا چار تکبیر پر اتفاق ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ امام بخاری جمہور و ائمہ اربعہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

تشریح | "اصحمة" بفتح الهمزة وسكون الصاد المهملة وفتح الحاء المهملة بادشاہ حبش کا نام تھا لقب نجاشی تھا، واضح رہے کہ حبش کے ہر بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا۔ جیسے روم کے بادشاہ کا لقب قیصر، تفصیل گذر چکی ہے۔

﴿بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ﴾^{۸۴۹}

وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلْفًا وَأَجْرًا.

جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا

اور امام حسن بصری نے کہا بچے پر نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھے اور یہ دعا اللہم اجعلہ لنا الخ (اے اللہ اس کو ہمارا میرسا مان کر دے اور آگے چلنے والا اور ثواب دلانے والا۔

۱۲۶۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِعَلَّمُوا أَنَّهُا سُنَّةٌ﴾

ترجمہ | طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی انہوں نے سورہ فاتحہ (بلند آواز سے) پڑھی اور کہا کہ (میں نے سورہ فاتحہ بالجمر) اس لیے پڑھی تاکہ تم لوگ جان لو کہ یہ (یعنی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ) سنت ہے۔

مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

(۱) امام شافعی امام احمد و اسحاق کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

(۲) امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة "لقرأ بفاتحة الكتاب"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۱۷۸۔

تشریح | قصتہ اگر منسوب پڑھیں تو منسوب بمقدر ای ذکر واقصتہ .

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأنتي قبره فصلى عليه"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۱۷۸ و مر الحديث ص ۶۵، و مسلم اول كتاب الجنائز، ص: ۳۱۰۳۰۹۔

مقصد | یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: "وهذه ايضا من المسائل المختلف فيها"

قال ابن المنذر قال بمشروعيته الجمهور ومنعه النخعي ومالك وابو حنيفة وعنه ان دفن قبل

ان يصلى عليه شرع والا فلا (فتح)

خلاصہ یہ ہے کہ قبر پر نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے:

(۱) امام شافعی، امام احمد اور داؤد ظاہری جواز کے قائل ہیں۔

(۲) امام ابو حنیفہ، امام مالک، قبر پر نماز کے قائل نہیں ہیں، البتہ اگر ولی میت دفن سے پہلے نماز جنازہ میں

شامل نہ ہو سکا ہو تو حنیفہ کے نزدیک اس ولی کے لیے قبر پر جائز ہے، نیز اس صورت میں بھی قبر پر نماز جائز ہے جب

کہ کسی شخص کو نماز کے بغیر دفن کر دیا گیا ہو اس کے سوا حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں۔ پھر حنیفہ کے نزدیک جن دو

صورتوں میں صلوٰۃ علی القبر کا جواز ہے وہ جواز صرف امتی مدت تک ہے جب تک میت کے اعضاء منتشر نہ ہوئے

ہوں یعنی چھٹنے سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔

امام بخاری کا مقصد شافعیہ و حنابلہ کی تائید و موافقت ہے جیسا کہ باب اور باب کے تحت حدیث کے ذکر سے ظاہر ہے۔

حدیث مذکور کا جواب (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس لیے کہ آپ ﷺ

تمام مومنین کے ولی ہیں جیسا کہ ارشاد الہی ہے: النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم (سورہ احزاب)

(۲) خصوصیت پر دوسری دلیل ابو ہریرہ کی روایت ہے جس میں ارشاد ہے ان هذه القبور مملوءة

ظلمة علی اهلها وان الله ينورها لهم بصلواتی علیهم (مسلم اول، ص: ۳۱۰۳۰۹)

(۳) حنیفہ کی ایک دلیل تعال امت بھی ہے کہ سلف و خلف میں سے کسی نے بھی آنحضرت ﷺ کے روضہ

اقدس پر نماز نہیں پڑھی حالانکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجساد مبارکہ بعینہ محفوظ رہتے ہیں اور زمین انہیں ادنیٰ

نقصان نہیں پہنچاتی کما فی الحدیث حرم اللہ علی الارض اجساد الانبياء .

﴿بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفَقَ النِّعَالِ﴾^{۸۵۱}

مردہ لوٹ کر جانے والوں کے قدموں کی آواز سنتا ہے

﴿۱۲۶۳﴾ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي

خليفة حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العبد اذا وضع في قبره وتولى وذهب اصحابه حتى انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان لاقعداه فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل محمد فيقول اهدت آتاه عبد الله ورسوله فيقال انظر الى مقعدك من النار ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم ليراهما جميعا واما الكافر او المنافق فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس فيقال لا تدريت ولا قلت ثم يضرب بمطرقاة من حديد ضربة بين اذنيه فيصبح صيحة يسمعا من يليه الا الثقلين ﴿

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی منہ پھیر کر چل دیتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تو اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس پر اس سے کہا جاتا ہے دو رخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے اللہ نے اس کے بدلے تجھے بہشت میں ٹھکانا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے، لیکن کافر یا منافق (فرشتوں کے جواب میں) کہتا ہے میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے پھر اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے اپنی عقل سے جانا اور نہ بتانے سے مانا (یعنی نہ علماء ربانی کی بیروی کی) پھر لوہے کے گرز سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک مار لگائی جاتی ہے جس سے وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ اس کے پاس ولی مخلوق انسان اور جن کے علاوہ سب سن لیتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انه ليسمع قرع نعالهم"

تحریر و وضع والحديث هنا م ۷۸ او بیاتی م ۱۸۳ تا ۱۸۴ اخراجہ مسلم فی صفة النار

مقصد یہاں سے امام بخاریؒ دن کے آداب شروع فرما رہے ہیں کہ دن کے وقت شور و شغب سے پرہیز کرے اور وقار سے کام کرنا چاہیے جیسا کہ نام کے پاس ان چیزوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

تشریح اس حدیث میں عام موتی کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کیلئے دیکھیے نصر الباری جلد ہفتم یعنی کتاب الرغازی م ۳۵۲۳۔

الحمد لله تشفی بخش جامع تقریر ہے اگرچہ مختصر ہے۔

﴿ بَابٌ مِّنْ أَحَبِّ الدَّفْنِ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا ﴾

جو شخص کسی برکت والی زمین میں جیسے بیت المقدس وغیرہ میں دفن ہونے کی آرزو کرے

”نحوہا“ سے مراد وہ مقامات مقدسہ ہیں جن کی طرف شہر حال کی اجازت ہے جیسے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ۔

خدایا آرزو ہے دل سے مجھ کو کب وہ دن ہو مدینہ میں مروں اور بیچ پاک مدفن ہو

۱۲۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ

أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى فَلَمَّا جَاءَهُ صَغَهُ لَفَقًا

عَيْنُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ

لِقَالَ ارْجِعْ لِقُلِّ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَادَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَلَا أَلَّا فَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُدْنِيَهُ

مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ

كُنْتُ لَمْ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَيْسِبِ الْأَحْمَرِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ موت کا فرشتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا (انسان کی شکل

میں) تو جب ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ایسا طمانچہ مارا کہ اس کی آنکھ

پھوٹ گئی اور وہ فرشتہ اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا اور کہا آپ نے مجھ کو ایسے بندہ کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا،

اور اللہ نے ان کی آنکھ درست فرمادی اور فرمایا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ایک تیل کی

پٹیہ پر ہاتھ رکھے جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض ایک سال زندگی ملے گی (فرشتہ نے ایسا

ہی کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا ”موت“ موسیٰ علیہ

السلام نے کہا تو ابھی سہی پھر انھوں نے خدا سے دعا مانگی یا اللہ مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر نزدیک

کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتلا دیتا راستے پر لال

تیلے کے پاس۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فسأل الله تعالى ان يدنيه من الارض المقدسة“

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۱۷۸ وياتي ص ۲۸۳۔

مقصود اس باب سے امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی دفن کے لیے مقامات مقدسہ یا کسی پیغمبر یا ولی کا قرب و جوار پسند کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۔ **شیخ المشائخ** شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: "غرضہ ان نقل المیت من موضع الی موضع لا یجوز مطلقاً الا اذا قصد الدفن فی الارض من الاراضی المقدسة. و عند الحنفیة یجوز مطلقاً (شرح تراجم باب)

۲۔ حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں: "والاوجه عندی ان الامام البخاری اشار بالترجمة الی دفع ما یتوهم من قول سلمان ان الارض لا تقدس احدا اخرجه مالک فی المؤطا ان لا فرق بین الدفن فی الارض المقدسة و غیرها فدفعه المصنف بهذه الترجمة (الابواب التراجم، ج: ۳)

اشکال: حضرت ملک الموت ﷺ تعالیٰ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے پھر موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ کیوں مارا؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ بغیر ان کی اجازت ملک الموت قبض نہیں کرتے ابھی ملک الموت بلا اجازت آئے تھے اور انسانی شکل میں آئے تھے اولاً تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرشتہ نہیں سمجھا تھا بلکہ دشمن سمجھا اس لیے تھپڑ مارا۔

دوسرا اشکال: کہ تھپڑ سے فرشتے کی آنکھ کیسے نکل پڑی؟

جواب: جب کوئی شے کسی دوسری شے کا روپ اختیار کرتی ہے تو اس کے اندر وہی اوصاف آجاتے ہیں مثلاً جنات بڑے طاقتور ہوتے ہیں لیکن جب سانپ بچھوکی شکل میں آتے ہیں تو ایک ڈٹے اور ایک جوتا مارنے سے مر جاتے ہیں اسی طرح حضرت ملک الموت انسانی شکل میں آئے تو اوصاف انسانی لیکر آئے اس لیے تھپڑ لگنے سے آنکھ نکل گئی۔

﴿ بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفْنِ أَبِي بَكْرٍ لَيْلًا ﴾

رات کو دفن کرنا، اور حضرت ابو بکر رات کو دفنائے گئے

۱۲۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بَلِيلَةَ قَامَ هُوَ وَاصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر جورات میں دفن کروایا گیا تھا نماز پڑھی آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ

سجد کی تعمیر مکروہ ہے۔

چند ابواب قبل امام بخاری ایک باب لایچکے ہیں ”باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد“ اس سے مقصد قبرستان میں مسجد بنانے کا مسئلہ تھا اور یہاں میں قبر پر مسجد بنانے کا مسئلہ ہے اس لیے تکرار کا اشکال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿باب ۸۵۵ من یدخل قبر المرآة﴾

عورت کی قبر میں کون داخل ہوگا؟

۱۲۶۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزَلَ فِي قَبْرِهَا فَتَزَلُ فِي قَبْرِهَا فَتَقْرَبُهَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ أَرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِيَقْتَرِفُوا لِي كِتَابُوا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر تشریف فرماتے اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے آج رات کو عورت سے مباشرت نہ کی ہو؟“ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں، ارشاد فرمایا تو اس کی قبر میں اتر، انس رضی اللہ عنہ نے کہا چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس کی قبر میں اترے اور جنازہ کو قبر میں رکھا، عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ فلیح نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یقاراف کے معنی ہیں جس نے گناہ نہ کیا ہو، امام بخاری نے کہا کہ (سورہ انعام میں) ليقترفوا آیا ہے اس کے معنی ہیں لیکتسبوا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبي طلحة انزل في قبر بنته فنزل فقبرها“

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۷۹ و امر الحديث ص ۱۷۷

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ میت اگر عورت ہے اور بروقت ذوی الحرام نہیں ہیں تو رجل صالح بھی قبر میں اتار سکتا ہے۔

تشریح "بنت رسول اللہ" یہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں چونکہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے منسوب ہوئی تھیں ان کی وفات کے وقت آپ ﷺ جنگ بدر میں تھے اس لیے حضرت رقیہ کے جنازے میں آپ ﷺ شریک نہ ہو سکے اور رقیہ رضی اللہ عنہا کی خبر گیری و علاج معالجہ کے لیے آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شریک نہیں کیا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے حضرت ام کلثوم کو ان کے عقد میں دیدیا۔

"لم یقارف" یہاں بمعنی جماع ہے۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق چونکہ حدیث میں لم یقارف کا لفظ آیا ہے تو قرآن مجید میں اس مادہ سے لیکتروا کی تفسیر کر دی و مر مرآۃ۔

﴿بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ﴾^{۸۵۲}

شہید پر نماز کا حکم؟

۱۲۶۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي قُورْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَحَدًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دودھ حضرت کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے پھر ارشاد فرماتے کہ ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جب کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں اس کو پہلے رکھتے اور فرمایا میں قیامت کے دن ان کا گواہ ہوں اور آپ ﷺ نے انہیں خون سمیت دفنانے کا حکم دیا اور نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "ولم يصل عليهم"

تحریر ووضوح والحديث هنا ص ۱۷۹ ویاتی ص ۱۷۹، ص ۱۷۹، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰ وفي المغازی ص ۵۸۳ وخرجه ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ کلہم فی کتاب الجنائز .

۱۲۷۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتِهِ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي قَرَطُ لَكُمْ وَالَا شَهِيدَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ﴿

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر لگے اور اہل احد (شہداء احد) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر منبر کی طرف واپس آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میرسا مان) ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک بن جاؤ گے (یعنی سب کے سب مشرک ہو جاؤ گے) لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں نہ لگ جاؤ یعنی خزانوں دنیا کی لالچ تم پر غالب نہ آ جائے اور دنیا کے پیچھے اپنا دین نہ گنوا دو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انها تحتل مشروعیة الصلوة علی الشہید من جهة عمومها (عمدہ)

تعدیل ووضوح والحديث هنا من ۱۷۹ وياتي الحديث من ۵۰۸ وفي المغازی ص ۵۷۹۵۷۸ و ص ۵۸۵ و ص ۹۵۱ و ص ۹۷۵۔

مقصد امام بخاری نے اختلاف روایات کی وجہ سے کوئی حکم نہیں لگایا دونوں طرح کی روایت نقل کر دی باب کی پہلی روایت میں ہے ”تم یصل علیہم“ اور دوسری روایت میں ”صلی علی اہل احد صلاہ علی المیت“ ان اختلاف روایات کی وجہ سے ائمہ مجتہدین کے اقوال مختلف ہیں۔
 (۱) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شہید پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔
 (۲) امام ابوحنیفہ و یحییٰ بن یسیر وغیرہ کے نزدیک پڑھی جائے گی۔
 اس مسئلہ پر فصل و مدلل بحث کیلئے نصر البہاری کتاب المغازی دیکھئے، ص: ۱۲۶، ۱۲۹، یعنی آٹھویں جلد دیکھئے۔

﴿ بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةِ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ ﴾

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنے کا بیان

۱۲۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ ﴿

ترجمہ | عبدالرحمن بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک قبر میں جمع کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان يجمع بين
الرجلين من قتلى احد"

تعد بموضع | والحديث هنا ص ۱۷۹ وياتي ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۵۸۴۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جمع بین الرجلین جائز ہے، البتہ مرد کے ساتھ عورت
نہ ہو۔ ۲۔ امام حسن بصری چونکہ مکروہ سمجھتے تھے، بخاری نے تردید کر دی۔

حسن بصری کا قول عدم ضرورت پر محمول ہے نیز حنفیہ بھی بلا ضرورت جمع کو مکروہ جانتے ہیں۔

﴿ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَّ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ ﴾^{۸۵۸}

شہیدوں کو غسل نہ دینا

۱۲۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ
بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْفَبْتُمْهُمْ فِي دِمَائِهِمْ
يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَغْسِلَهُمْ ﴿

ترجمہ | حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (شہیدوں کے بارے میں) فرمایا
انہیں ان کے خونوں میں دفن کر دو اور ان کو غسل نہیں دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولم يغسلهم"

تعد بموضع | والحديث هنا ص ۱۷۹ و امر ص ۱۷۹ و ياتي ص ۱۷۹، ص ۵۸۴۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ انہیں خون آلود حالت میں ہی دفن کیا
جائے گا۔ یہی ائمہ اربعہ اور جمہور کا مسلک ہے صرف حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ

غسل دیا جائے گا۔ م امام بخاری نے ان کی تردید کر دی۔ واللہ اعلم

۸۵۹ ﴿بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ﴾

قال ابو عبد الله سُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَانِبٍ مُلْحَدٌ مُلْتَحِدًا مَعْدِلًا
وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرْبِيًّا.

بطنی قبر میں کون آگے رکھا جائے؟

امام بخاری نے کہا بطنی قبر کو لحد اسلئے کہتے ہیں کہ وہ ایک کونے میں ہوتی ہے اور ہر ظالم لحد ہے، اسی سے (سورہ کہف میں) ملتحداً آیا ہے جسکے معنی ہیں پناہ کی جگہ، پھرنے کی جگہ، اور اگر سیدھی صندوقی قبر ہو تو اسکو ضریح کہتے ہیں۔

۱۲۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمُ أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِدْتُ هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُفَسِّلْنَهُمْ قَالَ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أَحَدٍ أَيْ هَؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ قَالَ جَابِرٌ فَكُنَّ أَبِي وَهَيْبِي فِي نَهْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے (یعنی ایک کپڑے میں کفٹاتے) پھر ارشاد فرماتے ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ان دونوں میں کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو بطنی قبر میں آگے رکھتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں اور انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

عبد اللہ بن مبارک نے کہا اور ہم کو لوزاعی نے خبر دی زہری سے انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں کے متعلق پوچھتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو جب آپ ﷺ کو ایک شخص کے متعلق بتلادیا جاتا تو اس کو آپ ﷺ بغلی قبر میں اس کے ساتھی سے آگے رکھتے، جابرؓ نے فرمایا میرے والد (عبداللہؓ) اور میرے چچا عمرو بن جوح، ایک چادر میں کفنائے گئے اور سلیمان بن کثیر نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے جابرؓ سے سنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ان فيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم في اللحد من قتلى احد من كان اكثر اخذا للقرآن .

تعد موضوعاً | والحديث هنا م ۱۷۹ و م ۱۷۹ و باتی م ۱۸۰ و م ۵۸۴۔

مقصد | امام بخاریؒ نے روایت ذکر کر کے مقصد بتا دیا کہ اکثر اخذا للقرآن کو لحد میں پہلے رکھا جائے گا یعنی الا فضل فالأفضل۔

﴿ بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ ﴾^{۸۶۰}

اذخر اور سوکھی گھاس قبر میں بچانا

”اذخر“ بکسر الهمزة وکسر الخاء المعجمة وفي آخره راء وهو نبت معلوم (عمدہ) اذخر ایک گھاس ہے خوشبودار جو مکہ مکرمہ میں بہت پیدا ہوتی ہے۔ ”حشیش“ سوکھی گھاس، ہری گھاس جو کاٹی جائے۔

۱۷۷۳ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَجِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَجِلْ لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لِقَطْعِهَا إِلَّا لِمُعَرَّبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقُبُورَنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَنُبُوتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِقَبْرِهِمْ وَنُبُوتِهِمْ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرم بتایا ہے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہو اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، میرے لیے (فتح مکہ کے روز) دن کے تموزے سے وقت (صبح سے عصر تک) حلال کیا گیا اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس کا

شکار نہ بھڑکایا جائے اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے والا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا مگر اذخر (یعنی اذخر کی اجازت دیجئے) کہ یہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے ضرورت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اذخر کے“ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اذخر ہماری قبروں اور گھروں کے کام آتی ہے، اور ابان بن صالح نے کہا انھوں نے حسن بن مسلم سے انھوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اور مجاہد نے طاؤس سے انھوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الا الاذخر لصاغتنا وقبورنا"

تقدیر و توضیح | والحديث هنا م ۱۸۰ تا ۱۷۹ ویاقی م ۲۱۶ و ۲۳۷، و ۲۳۷، و ۲۳۷، و ۲۳۷، و ۲۳۸ تعلیقا و م ۳۹۰ و ۳۹۶، و ۳۳۳، و ۳۵۲، و مغازی، م: ۶۱۷۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ بتلانا ہے کہ حجاز میں اذخر گھاس کثیر الوجود ہے اور مکان کی ضرورت، قبروں پر بچھانے کی ضرورت نیز لوہاروں سنار کی ضرورت ہے۔ غرضیکہ اذخر سے بہت سی ضرورتیں وابستہ تھیں اس لیے آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ کی درخواست پر اذخر کو مستثنیٰ کر دیا اور کانٹے کی اجازت دیدی۔

سوال: حدیث میں حشیش کا ذکر نہیں ہے پھر امام بخاریؒ ترجمہ میں کہاں سے لائے؟

جواب: (۱) بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اذخر کی کوئی خصوصیت نہیں صرف کثرۃ وجود کی وجہ سے مذکور ہوا پھر بعد میں حشیش کا اضافہ کر دیا۔

(۲) بخاریؒ نے حشیش کو اذخر گھاس پر قیاس کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿ ^{۸۶۱}بَابُ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعَلَّةٍ ﴾

کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے نکالا جاسکتا ہے؟

۱۲۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدٍ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلِيُّ رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رَيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُو هَارُونَ وَكَانَ عَلِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصًا لِقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَبَسَ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانٌ فَمَيَّرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو قَمِيصَ اللَّهِ فَمَيَّصَهُ مُكَافَاةً لِمَا صَنَعَ ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر اس وقت تشریف لائے جب اس کی لاش اس کے قبر میں رکھ دی گئی، آپ ﷺ نے اس کے نکالنے کا حکم دیا چنانچہ نکالی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب وہاں اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا دیا، اللہ جانے اس کا کیا سبب تھا اس منافق نے حضرت عباس کو ایک قمیص پہنایا تھا اور سفیان بن عیینہ نے کہا اور ابو ہارون نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو کرتے پہنے ہوئے تھے عبد اللہ بن ابی (منافق) کے فرزند حضرت عبد اللہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کو اپنا وہ کرتہ پہنا دیجئے جو آپ کے جسم سے متصل ہے سفیان نے کہا لوگوں کا گمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو اپنا کرتہ اس کے کرتے کے بدلے پہنایا، جو اس نے حضرت عباس کے ساتھ کیا تھا (یعنی کرتہ پہنایا تھا)

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فامر به فاخرج" ای من قبره بعد ان دفن.

تعد ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۰ ومر الحديث ص ۱۶۹ ویاتی ص ۳۲۲، ص ۸۶۲۔

۱۲۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَحَدٌ دَعَا لِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ لِقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي عَلِيٌّ دِينًا فَاقْضِ وَأَسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاصْبَحْنَا فكَانَ أَوَّلَ قَبِيلٍ وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخِرَ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ لَمْ تَطْبُ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخِرٍ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَاذَا كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ هُنَيْةً غَيْرَ أُذُنِهِ ﴿

ترجمہ حضرت جابر نے فرمایا کہ جب احد کا دن آیا (یعنی صبح کو لڑائی تھی) تو میرے والد حضرت عبد اللہ نے مجھ کو رات میں بلایا اور فرمانے لگے کہ میرا غالب گمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سب سے پہلے میں مارا جاؤں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تم سے زیادہ پیار کسی کو نہیں چھوڑتا ہوں اور مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا، جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی (میرے والد عبد اللہ) شہید ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ ایک دوسرے صاحب کو ان کی قبر میں دفن کر دیا تھا پھر مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں اپنے باپ کو دوسرے کے ساتھ رہنے دوں چنانچہ میں نے چھ مہینے کے بعد ان کو نکالا تو دیکھا کہ

جوں کے توں ویسے ہی تھے جیسے میں نے دفن کیا تھا سوائے کان کے (یعنی کان میں کچھ مٹی کا اثر آ گیا تھا)
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاستخرجته"

ترجمہ ووضوح | والحديث هنا م ۱۸۰ وپاتی م ۱۸۰۔

۱۲۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٍ فَلَمْ تَطْبُ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَيَجْعَلْتُهُ فِي قَبْرِ عَلِيٍّ حِدَّةً ﴾

ترجمہ | حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد صاحب کے ساتھ ایک اور صاحب دفن ہوئے تھے لیکن مجھ کو اچھا نہ لگا چنانچہ میں نے ان کو نکالا اور طمچہ ایک قبر میں کر دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى اخرجته الخ"

مقصد | امام بخاری کا مقصد ان لوگوں کی تردید ہے جو کسی صورت میں بھی نکلنے کو جائز نہیں کہتے۔ امام بخاری کا رجحان و میلان یہ ہے کہ عند الضرورت جائز ہے۔

(۲) امام بخاری کا مقصد ان لوگوں پر رد ہے جو حضرات ناجائز کہتے ہیں۔ امام نے حدیث پیش کر کے تردید کر دی۔ واللہ اعلم

۸۱۲۷ ﴿ بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِ فِي الْقَبْرِ ﴾

قبر کے بارے میں بظلی قبر اور صندوقی قبر کا بیان

۱۲۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَ أَكْفَرُ أَخْلَا لِلْقُرْآنِ إِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِعَائِهِمْ وَلَمْ يُغْسَلْهُمْ ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں میں سے دو دو مخصوص کو جمع فرماتے پھر پوچھتے ان دونوں میں سے کس نے زیادہ قرآن یاد کیا تھا جب ان دونوں میں سے ایک کو بتلایا جاتا تو آپ بظلی قبر میں آگے رکھتے پھر فرماتے میں ان لوگوں کے (ایمان کا) قیامت کے دن گواہ ہوں اور آپ نے ان کے خون سمیت لٹن کے دفن کرنے کا حکم دیا اور غسل نہیں دیا۔

قال له النبي صلى الله عليه وسلم انى قد خبات لك خبيثا فقال ابن صياد هو
 الدخ فقال اخسا فلن تعدو قدرك فقال عمر دعنى يا رسول الله اضرب عنقه
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلن تسلط عليه وان لم يكن هو
 فلا خير لك فى قتله وقال سالم سمعت ابن عمر يقول ثم انطلق بعد ذلك
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بن كعب إلى النخل التى فيها ابن
 صياد وهو يخجل أن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه بن صياد فرآه النبي
 صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع فى قطيفة له فيها زمرة أو زمرة فرأت أم
 ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقى بجذوع النخل فقالت
 لابن صياد يا صاف وهو اسم ابن صياد هذا محمد لئلا ابن صياد فقال النبي
 صلى الله عليه وسلم لو تركته بين وقال شعيب زمرة فرضه وقال اسحاق
 الكلبي وعقيل زمرة وقال مغمم زمرة ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت کے
 ہمراہ ابن صیاد کی طرف چلے، یہاں تک کہ بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس ابن صیاد کو پایا کہ وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا
 ہے اور ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا اس کو (آپ ﷺ کے آنے کی) خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ
 نے اپنا ہاتھ اس پر مارا پھر ابن صیاد سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس نے
 آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان بڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں پھر ابن صیاد نے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا
 ”آمنت باللہ و برسله“ (یعنی میں اللہ اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لایا) پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا
 ”تو کیا دیکھتا ہے؟“ ابن صیاد نے کہا میرے پاس صادق و کاذب دونوں طرح کی خبریں آتی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو معاملہ تجھ پر خلط ملط ہو گیا پھر آپ ﷺ نے (امتحان کے لیے) اس سے فرمایا: ”اچھا میں
 نے ایک بات تیرے لیے دل میں رکھی ہے وہ بتلا (آپ ﷺ نے سورہ دخان کی اس آیت کا تصور کیا ”فارقب
 یوم تاتى السماء بدخان مبين“) ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا دور ہو تو اپنی بساط سے
 ہرگز نہ بڑھ پائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑیے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے (یعنی دجال ہے) تو تم اس پر ہرگز نہیں قابو پاؤ گے اور اگر وہ (یعنی دجال) نہیں
 ہے تو اس کے قتل میں تیرے لیے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ اور سالم نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے،

اس کے بعد پھر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعبؓ بکھوروں کی طرف چلے جن میں ابن صیاد رہتا تھا اور آپ ﷺ چاہتے تھے کہ کسی حیلے سے ابن صیاد کی کچھ باتیں سن لیں قبل اس کے کہ وہ حضور ﷺ کو دیکھے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک چادر میں لپٹا پڑا ہے اس میں گنگناہٹ ہے، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آتے ہوئے) دیکھ لیا کہ آپ ﷺ بکھور کے تنوں میں چھپ چھپ کر آرہے ہیں تو اس نے ابن صیاد سے کہا اے صاف اور یہ ابن صیاد کا نام ہے، یہ محمد (ﷺ) ہیں تو ابن صیاد کو پڑا (یعنی فوراً اٹھ کھڑا ہوا) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو چھوڑ دیتی تو وہ اپنا حال کھول دیتا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتشهد اني رسول الله"

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۱۸۱ تا ۱۸۰ ویاتی ص ۲۲۹۔

۱۲۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمَ فَانظُرْ إِلَيَّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑا تو نبی اکرم ﷺ اس کے پاس بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور اس کے سر ہانے بیٹھے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا مسلمان ہو جاوہ اپنے باپ کی طرف جو پاس بیٹھا تھا دیکھنے لگا اس کے باپ نے کہا ابو القاسم ﷺ کا کہنا مان لے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تب آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے اللہ کا شکر جس نے اُسے دوزخ سے بچالیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقال له اسلم"

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۱۸۱ ویاتی ، ص ۸۳۴۔

۱۲۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعِفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ ﴾

ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں اور میری ماں مستضعفین میں سے ہیں میں بچوں میں اور میری ماں عورتوں میں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كنت انا وامي من المستضعفين"

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۱۸۱ ویاتی ص ۶۶۰، ص ۶۶۱۔

۱۲۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَلَّى وَإِنْ كَانَ لِعَيْبَةٍ مِنْ أَجْلِ اللَّهِ وَوُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدْعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامِ أَوْ أَبَوَهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَ صَارِخًا صَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهَلُّ مِنْ أَجْلِ اللَّهِ سَقَطَ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ يَنْصَرَانِهِ أَوْ يُمَجْسَانِهِ كَمَا تُنْتَجِجُ الْبَيْهِيْمَةُ بِبَيْهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسُونُ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةُ ﴿

ترجمہ ابن شہاب نے کہا ہر فوت شدہ بچے پر نماز پڑھی جائے گی اگرچہ وہ زانیہ کا ہو اس وجہ سے کہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے اس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا صرف باپ مسلمان ہو اگرچہ اس کی ماں اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہو جب کہ وہ پیدا ہوتے وقت آواز نکالے اس پر نماز پڑھی جائے گی اور اگر آواز نہ نکالے تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی اس وجہ سے کہ وہ کچھ بچہ ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام یعنی توحید پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں جیسا کہ چوپایہ جانور صحیح و سالم یعنی پورے بدن کے پیدا ہوتے ہیں کیا تم ان میں کوئی کن کٹا دیکھتے ہو؟ ابو ہریرہ یہ حدیث بیان کر کے سورہ روم کی یہ آیت پڑھتے تھے فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةُ اللّٰهِ كِي فِطْرَتِ كُوْلٰ اٰمٍ لَوِجْسٍ پْرَاسِ نَ لُوْكَوْلٍ كُوْ يٰذَا كِيَا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المولود بين الابوين المسلمين او احدهما مسلم اذا مات وقد استهل صارخا يصلي عليه فالصلوة عليه تدل على انه محل عرض الاسلام عند تعقله (عمه)

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۱ وياتي ص ۱۸۱، ص ۱۸۵، ص ۲۰۴۔

۱۲۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ يَنْصَرَانِهِ أَوْ يُمَجْسَانِهِ كَمَا تُنْتَجِجُ الْبَيْهِيْمَةُ بِبَيْهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسُونُ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ

الَّذِينَ الْقِيَمُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں وہ اپنی اصلی فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی بنا دیتے ہیں، یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسا کہ چوپایہ جانور پورے بدن کا (یعنی صحیح سالم) پیدا ہوتا ہے کیا کوئی ان میں تم کن کٹا دیکھتے ہو؟ یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابو ہریرہؓ سورہ روم کی یہ آیت تلاوت فرماتے "فَطَرَتِ اللّٰهُ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الَّذِیْنَ الْقَیْمُ" (آیت ۳۰)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ"

تعد ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۱ ویا تہی ص ۱۸۵، وص ۷۰۳، وص ۹۷۶۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ صبی میسر یعنی سمجھدار بچہ پر اسلام پیش کیا جائے گا یعنی مسلمان ہونے کے لیے کہا جائے گا اور ایسے بچہ کا اسلام معتبر ہے یہی جمہور فرماتے ہیں۔

تشریح امام بخاریؒ نے یہاں تو شک کے ساتھ هل يعرض علی الصبی الاسلام فرمایا ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ امام بخاریؒ نے بخاری شریف سولہ برس میں لکھی ہے اور ظاہر ہے کہ اتنی بڑی مدت میں بعض بعض مسائل میں رائے بدل سکتی ہے جیسا کہ اس مسئلے میں بھی امام بخاریؒ کی رائے بدلی ہوئی ہے چنانچہ آگے چل کر کتاب الجہاد ص ۴۲۹ میں عرض اسلام پر شک ختم ہو گیا اور جزم و یقین کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم فرمایا ہے "باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی"

ابن صیاد (بفتح الصاد و تشدید الیاء) ایک یہودی بچہ تھا اس کا نام "صانی" یا عبد اللہ تھا (قس) علامہ قسطلانی نے مسند احمد کے حوالہ سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ایک یہودی عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ بالکل غائب تھی اور دوسری ابھری ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو۔ (قس جلد ثالث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ کا نادجال کی جو صفیں اور علامتیں بتائی گئی تھیں ان میں سے بعض ابن صیاد میں پائی جاتی تھیں نیز اس کے عجیب عجیب حالات تھے جن کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداً شبہ تھا کہ کہیں یہی کا نادجال نہ ہو بعض صحابہ کو غلبہ ظن تھا کہ یہ دجال ہے بعض صحابہ نے تو قسم کھالی کہ یہ دجال ہے۔ جمہور فرماتے ہیں کہ یہ ابن صیاد وہ دجال تو نہیں ہے لیکن دجال من الدجالہ ہے مسلم شریف جلد ثانی میں ابن صیاد کے متعلق ایک طویل حدیث حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے دیکھ لینا چاہیے۔

بہر حال دجال کی بعض علامتیں ابن صیاد میں تھیں اس لیے ابتداً حضور اقدس ﷺ کو بھی تر و دھا۔ چنانچہ تحقیق و تفتیش کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے اس کے بعد سے باب کی پہلی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

”اطم بنی مغالہ“ الخ اطم بعضهم الهمزة و الطاء ثيل، فلاحظ جمع آطام۔

”مغالہ“ بفتح الميم وبالعين المعجمة بطن من الانصار۔

اشکال: ابن سیاد نے نبوت کا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے وہ واجب القتل تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے کیوں منع فرمایا؟

جواب: (۱) وہ یہودی تھا اور اس وقت آنحضرت ﷺ کا یہود سے معاہدہ تھا۔

(۲) یا اس وجہ سے کہ وہ اس وقت نابالغ تھا۔ واللہ اعلم

۸۶۳ بابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اگر مشرک مرتے وقت (سکرات سے پہلے) لا الہ الا اللہ پڑھ لے

(یعنی غرغره سے پہلے) تو کیا حکم ہے؟

مطلب یہ ہے کہ اگر احوال آخرت منکشف نہیں ہوئے تو ایمان محتر ہے مفید ہوگا، لیکن اگر احوال آخرت منکشف ہو گئے یعنی جان کنی کے وقت کا ایمان محتر نہیں بقولہ تعالیٰ ”فَلَمْ يَكْ يَنْفَعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا“ (پ ۲۳، ع ۱۳۷)

۲ قال تعالیٰ ”وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشَّيْءَاتِ حَتَّىٰ إِذَا خَضَرَ أَحَدُهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآلَانَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ (سورہ نسا، رکوع ۳)

وقال فی قصة فرعون: ”الْفَنِّ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلَ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ۔

وفی الحدیث ”ان الله تعالى يقبل توبة العبد ما لم يفرغ“

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہے کہ نزع کی حالت کا ایمان مفید نہیں۔

ابوطالب کو بھی آپ ﷺ نے نزع سے پہلے ایمان لانے کے لیے فرمایا ہوگا یا اگر نزع کی حالت شروع ہو گئی تھی تو یہ خصوصیت پر محمول ہوگا جیسے حضور ﷺ کی دعا سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ

ابن شهاب قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا خَضَرَتْ

أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ

بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم لآبِي طَالِبِ اَيِّ عَمِّ قُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ
 اَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمِيَّةٍ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرَعْبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ
 يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْذَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ
 حَتَّى قَالَ اَبُو طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمْتُهُمْ بِهِ هُوَ عَلِيٌّ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اَبِي اَنْ يَقُوْلَ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا وَ اللّٰهُ لَا مُسْتَفِرِّدَ لَكَ
 مَا لَمْ اَنْتَ عَنْكَ فَانزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاَيَّةِ ﴿

ترجمہ حضرت سائب بن حزن کا بیان ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آپہنچا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ابوطالب کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی امیہ کو موجود پایا رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لیجئے میں اللہ کے پاس آپ کے لیے گواہی دوں گا یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا: ”اے ابوطالب تم (اپنے باپ) عبدالمطلب کی ملت سے پھر جاؤ گے؟ غرض رسول اللہ ﷺ برابر ان پر یہ کلمہ توحید پیش فرماتے رہے اور وہ دونوں وہی لوٹاتے رہے (یعنی کیا اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟) یہاں تک کہ ابوطالب نے جو اخیر بات کہی وہ یہی تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے۔ (یعنی میں اپنے باپ عبدالمطلب کے دین و ملت پر ہوں) اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو ہونا تھا وہ ہوا) اب بخدا میں آپ کے لیے ضرور استغفار کرتا رہوں گا جب تک روکا نہ جاؤں، تو یہ آیت کریمہ (سورہ توبہ کی) نازل ہوئی ”ما کان للنبي“ الآیة ترجمہ آیت کریمہ ”نبی اور مسلمانوں کے شایان نہیں کہ مشرکین کے لیے استغفار کریں“

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ”ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمة اشهد لك بها عند اللہ“

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے مرض الموت میں یہ فرمایا تھا اور ظاہر یہی ہے کہ حالت نزاع (غزوغہ) سے قبل حضور ﷺ نے فرمایا تھا تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ اگر ابوطالب عند الموت یہ کلمہ ایمان کہہ لیتے تو بلاشبہ ایمان مقبول اور مفید ہوتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ترجمہ سے حدیث کی مطابقت بطور دلالت التزامی ہے یعنی مطابقتی نہیں ہے اس وجہ سے علامہ عینی فرماتے ہیں:

مطابقتہ للترجمة غير ظاهرة لان الترجمة فيما اذا قال المشرك عند الموت لا الہ الا اللہ والحديث فيما اذا قيل للمشرك قل لا الہ الا اللہ (عمہ)

تعمیر و وضع | والحديث هنا من ۱۸۱ وبعني من ۵۳۸، و من ۶۷۵، و من ۷۰۲، و من ۹۸۸۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر مرتے وقت بھی مشرک مشرک سے توبہ کر لے تو اس کا ایمان صحیح اور معتبر ہوگا بشرطیکہ نزع کی حالت سے پہلے ایمان لائے لیکن اگر نزع شروع ہو جانے پر۔ (یعنی احوال آخرت کے منکشف ہو جانے پر) ایمان لائے گا تو ایمان معتبر و مفید نہ ہوگا۔

تشریح | چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابو طالب کے بڑے احسانات تھے ابو طالب نے اپنی اولاد کی طرح بلکہ بڑھ کر حضور اقدس ﷺ کو پالا پرورش کی کافروں کی ایذا دہی سے آپ ﷺ کو بچاتے رہے اس لیے آپ ﷺ نے محبت کی وجہ سے فرمایا کہ میں تمہارے لیے دعا کرتا رہوں گا اور آپ ﷺ نے دعا شروع کر دی پھر آیت کریمہ نازل کر کے آپ کو نزع کر دیا گیا تو آپ ﷺ تک گئے۔

۸۶۵ ﴿ بابُ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ ﴾

وَأَرْضِي بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ فُسْطَاطًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِقَالَ النُّزْعَةَ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظَلُّهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بِنُ زَيْدٍ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ هُبَّانُ فِي زَمَنِ عُمَانَ وَإِنْ أَهْلُنَا وَبَنَةُ الَّذِي يَتَّبُ قَبْرَ عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةَ فَاجْلَسَنِي عَلَى قَبْرِ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّمَا كُرِّهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحَدَّثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ.

قبر پر شاخ گاڑنے کا بیان

اور حضرت بریدہ اسلمیؓ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں لگائی جائیں، اور حضرت ابن عمرؓ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کی قبر پر ایک خیمہ دیکھا تو فرمایا اے غلام اس کو نکال ڈال ان پر ان کا عمل سایہ کرے گا۔ اور خارجہ بن زید نے کہا میں نے اپنے تین حضرت عثمانؓ کے زمانے میں دیکھا اس وقت میں جوان تھا ہم میں سب سے بڑا کوثر بن ابی جحلا تک لگانے والا (وہ ہوتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر اس پار کوڑا جاتا، اور عثمان بن حکیم نے کہا کہ خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک قبر پر بٹھایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت سے روایت کیا کہ قبر پر بیٹھنا اس کے لیے مکروہ (ومنوع) ہے جو اس پر پیشاب یا پاخانہ کرے، اور نافع نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

”اشدنا وثبة“ بعض نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کی قبر اونچی تھی لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکے بجائے چوڑائی کے قبر کی لمبائی میں کودتے ہوں، شیخ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ اونچا کرنا مکروہ ہے۔

”کان ابن عمر یجلس“ مراد اس سے نکلیے گا نا ہے، قبر پر بیٹھنا مراد نہیں واللہ اعلم

۱۲۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ مَجَاهِدٍ عَنِ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ يُعَدَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَدَّبَانِ وَمَا يُعَدَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَتَمَشَّى بِأَسْنِمَةٍ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِبَصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جنہیں عذاب ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چٹل خوری کرتا پھرتا تھا، پھر آپ ﷺ نے مجھور کی ایک ہری شاخ لی پھر اس کو بیچ میں سے چیر کر دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا شاید جب تک وہ سوئیں نہیں ان کا عذاب ہلکا ہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ثم اخذ جريدة الخ“

تعدو موضوعاً والحديث هنا ص ۱۸۲ ومر الحديث ص ۳۳۲ تا ۳۵، وص ۳۵ ویاتی ص ۱۸۴، وص ۸۹۳، و ص ۸۹۳، مسلم فی الطہارت، ص ۱۳۱، ابوداؤد، ص ۴، نسائی، ص ۲۲۵، ابن ماجہ اول ص ۲۹۔

مقتصد چونکہ اس مسئلے میں سلفاً خلفاً اختلاف رہا ہے چنانچہ خود امام بخاریؒ نے آثار صحابہ کا اختلاف ذکر فرمایا ہے کہ حضرت بریدہ اسلمیؓ نے دو شاخیں گاڑنے کا حکم فرمایا۔

اور حضرت ابن عمرؓ نے خیمہ اکھڑا دیا کہ یہ کچھ نہیں لکڑی سے کیا ہوتا ہے ان پر تہ ان کا عمل سایہ کرے گا، اسی اختلاف کی وجہ سے امام بخاریؒ نے یہاں کوئی صاف و صریح حکم نہیں بیان کیا۔

اس مسئلے پر مفصل و مدلل بحث گذر چکی ہے لہذا الباری جلد دوم، ص: ۱۳۰ سے ص ۱۳۳ دیکھئے۔

۸۶۶ ﴿ **بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ** ﴿

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْقُبُورِ بُعِثَتْ أُثِيرَتْ بُعِثَتْ حَوْضِي جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ

أَعْلَاهُ الْإِيْفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبِ يُوفِضُونَ إِلَى شَيْءٍ
مَنْصُوبٍ يَسْتَبْقُونَ إِلَيْهِ وَالنَّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ
الْقُبُورِ يَنْسَلُونَ يَخْرُجُونَ .

قبر کے پاس محدث (یعنی عالم) کالوگوں کو نصیحت کرنا

اور لوگوں کا اس کے گرد بیٹھنا

سورہ قمر کی آیت یخروجون من الاجداث میں اجداث سے مراد قبریں ہیں (یعنی قبروں سے نکل
پڑیں گے) اور سورہ انفطار میں بعثت بمعنى اليرت ہے (یعنی سورہ انفطار کی چوتھی آیت "واذا القبور
بعثت کے معنی ہیں جب قبریں اٹھائی جائیں، نیچے کی چیز اوپر آجائیں) عرب کے لوگ کہتے ہیں "بعثت
حوضی" یعنی اس کو تلے اوپر کر دیا، ایفاض بمعنی اسراع ہے یعنی جلدی کرنا۔ اور اعمش نے سورہ معارج کی
(آیت ۴۳) میں پڑھا ہے "کاتھم الی نصب یوفضون" یعنی ایک کھڑی ہوئی چیز کی طرف دوڑتے جا رہے
ہیں (نصب بمعنی جمع النصاب) اور مشہور قرأت ہے الی نصب یوفضون پوری آیت ہے یوم یخروجون
من الاجداث سراغا کاتھم الی نصب یوفضون

(جس دن نکل پڑیں گے قبروں سے دوڑتے ہوئے اس طرح کہ گویا کسی نشان کی طرف دوڑ رہے ہوں۔
اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نصب سے بت مراد ہوں جو کعبہ کے گرد کھڑے کیے ہوئے تھے ان کی طرف
بھی بہت عقیدت اور شوق کے ساتھ لپکتے ہوئے جاتے تھے)

"وَالنَّصْبُ وَاحِدٌ" اور نصب بضم النون واحد یعنی مفرد ہے اور نصب مصدر ہے۔

"یوم الخروج" یعنی سورہ قمر میں جو ہے ذلك یوم الخروج یعنی قبروں سے نکلنے کا دن۔

"ینسلون" اور سورہ انبیاء میں جو ینسلون کا لفظ ہے بمعنی پڑجوں ہے یعنی نکل پڑیں گے۔

۱۲۸۶ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ لِي بَقِيحِ الْفَرَقِدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَعَدَّ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَتَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ
قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
وَالْأَقْلَابُ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَكْتَلُ عَلَيَّ كِتَابَنَا
وَلَدَعُ الْعَمَلِ لِمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَسَبِّصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ

وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيَسِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا
 أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ
 الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ ﴿

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم بقیع فرقد میں ایک جنازے میں تھے (اتنے میں) نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم آپ ﷺ کے گرد بیٹھے اور آپ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور جہنم میں نہ لکھا ہوا ہو اور یہ بھی کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیوں نہیں ہم اپنے نوشتہ پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں کیونکہ ہم میں سے جو اہل سعادت (نیک بخت) ہو گا وہ ضرور نیک بختوں جیسا عمل کرنے لگے گا اور جو ہم میں سے بد بخت ہو گا وہ بد بختوں جیسا عمل کرے گا، آپ ﷺ نے فرمایا (بات یہ ہے) کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو بد بخت ہیں ان کو بدی کرنے کی توفیق میسر ہوگی پھر آپ ﷺ نے (سورہ واللیل کی) یہ آیت تلاوت فرمائی "فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى" (جس نے نیک راستہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات (اسلام کی باتوں) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے نیکی کا راستہ آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا اور اچھی بات کی تکذیب کی تو ہم اس کو سختی میں پہنچادیں گے یعنی نیکی کی توفیق سلب ہو جائیگی اور آخر کار عذاب الہی کی انتہائی سختی میں پہنچ جائیگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقعد وقعدنا حوله"

اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ کا بیٹھنا اور کلام کرنا بلاشبہ لوگوں کے لیے موعظت و نصیحت تھی۔

تعد موضوعا والحديث هنا ص ۱۸۲ وياتي الحديث في التفسير ص ۷۳۷ تا ۷۳۸، وص ۷۳۸، وص

۷۳۸، وص ۷۳۸، وص ۷۳۸، وص ۹۷۷ واخرجه مسلم في القدر واخرجه ابو داؤد في

السنة واخرجه الترمذی في القدر و ابن ماجه في السنة.

مقصد حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ بخاری کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ احوال تھوڑے درمیان تفصیل ہے بعض

روایت میں قبر پر بیٹھنے کی کراہت و ممانعت آئی ہے تو امام بخاریؒ بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ کراہت اس وقت ہے جب

کہ بیٹھنے میں کوئی مصلحت نہ ہو مثلاً صرف چند آدمی بیٹھ کر بطور تفریح گپ شپ کرنے لگیں تو کراہت ہے لیکن اگر

مصلحت ہو کہ کوئی عالم عوام کو دینی مسائل بتائے نصیحت کرے فلا کراہت بلکہ مستحب ہے کہ قبر، حشر، اور نشر کے

متعلق نصیحت کرے۔

﴿ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ ﴾^{۸۶۷}

خودکشی کرنے والے کے بارے میں جو (سزا) وارد ہے

تفصیل حدیث میں آرہی ہے

۱۲۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمَلَةِ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِثَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ لَمَّا نَسِينَاهُ وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بَرَجِلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسَهُ لِقَالَ اللَّهُ بَدْرِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ﴾

ترجمہ حضرت ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تصدیق جموٹی قسم کھائے تو وہ دوسرا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جو شخص اپنے آپ کو تیز ہتھیار سے مار ڈالے اس پر اسی ہتھیار سے دوزخ میں عذاب دیا جائے گا، اور حجاج بن مینہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے کہا ہم سے جندب بن عبد اللہ نے اسی (بصرے کی) مسجد میں حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ خیال ہے کہ جندب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جموٹ باندھا ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کو زخم لگا اس نے اپنے کو مار ڈالا (یعنی زخم کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی اس کی سزا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقت الحدیث للترجمة فی قوله "من قتل نفسه بحديدة عذب بها الخ

تدریج موضوع والحديث هنا من ۱۸۲ وبتاری ۸۹۳، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۸۳، وفي المغازی من ۶۰۰، ۷۱۷۔

۱۲۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِدَى يَخْتَقُ نَفْسَهُ يَخْتَقُهَا فِي

النَّارِ وَالْبِدَى يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرے وہ دوزخ میں بھی

اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو نیزہ بھونک کر مارے وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ بھونکتا رہے گا۔
مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”الذی یخنی نفسه“

اس لیے کہ ترجمۃ الباب عام ہے قاتل نفس اس کو بھی شامل ہے جو اپنے آپ کو قتل کرے یعنی خودکشی کرے۔
 ۲۔ اور قاتل نفس اس کو بھی شامل ہے جو کسی دوسرے کو قتل کر دے حدیث میں صرف خودکشی کرنے والے کا ذکر ہے مگر مطابقت من کل الوجوه ضروری نہیں اگر ایک جز سے مطابقت ہے تو بالکل کافی ہے۔

تعدیل موضوعہ | والحدیث هنا ص ۱۸۲ ویاتی ص ۸۶۰۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد قاتل نفس کا حکم بیان کرنا ہے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں قال ابن رشید مقصود الترجمة حکم قاتل النفس (فتح) نیز علامہ عینیؒ بھی یہی فرماتے ہیں (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ ہوگی یا نہیں؟ عندا جمہور نماز پڑھی جائے گی۔
 امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قاتل نفس کی تو بہ مقبول نہیں لہذا اس پر نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی۔ ترجمہ سے یہی امام بخاریؒ کا رجحان و میلان معلوم ہوتا ہے۔

تشریح | ”حرمت علیہ الجنة“ (۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ دخول اولی حرام ہے۔
 (۲) استحلال پر محمول ہے یعنی اگر جائز سمجھ کر خودکشی کیا ہے تو بیشک ہمیشہ کیلئے جنت سے محروم ہوگا۔

﴿ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالِاسْتِغْفَارِ ۸۶۸ ﴾

لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکین کے لیے دعا کرنے کی کراہت کا بیان، اس کو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

۱۲۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي بَنِي سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا
 قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِثُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي
 عَلَيَّ ابْنِ أَبِي وَقْدٍ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا أَعَدُّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أَخِرَ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي
خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ
فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انصَرَفَ فَلَمْ يَمُكِّثْ إِلَّا
يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تَصَلَّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى
قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسِقُونَ وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ
فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدَ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی ابن
سلول (منافق) مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لیے بلائے گئے پس جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (نماز کے ارادہ سے) کھڑے ہوئے تو میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تیزی سے بڑھا اور
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ابن ابی (منافق) کی نماز جنازہ پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ کہا
اور فلاں دن یہ کہا میں اس کے کفر و نفاق کی باتیں شمار کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکرائے اور فرمایا اے
عمر بیچے سر کو جب میں نے اصرار کیا (یعنی بار بار عرض کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا
(یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو اختیار ملا ہے۔ سورہ براءت کی اس آیت میں استغفر لہم اولاً
تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرة فلن بغفر اللہ لہم یعنی ان کے لیے دعا کرو
یا نہ کرو اگر آپ ستر بار بھی ان کے لیے دعا کریں گے تو بھی اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا۔ اس میں مجھ کو اختیار دیا گیا)
تو میں نے ایک صورت یعنی استغفار اختیار کر لی اگر میں یہ جانتا کہ ستر بار سے زیادہ اگر دعا کروں گا تو اس کو بخش
دیا جائے گا تو ستر بار سے زیادہ دعا کرتا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر
(جنازے کی) نماز پڑھی پھر واپس لوٹے تو بڑی دیر گزری تھی کہ سورہ براءۃ کی یہ دو آیتیں نازل ہوئیں: "ولا
تصل الآیۃ" ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر (دفن وغیرہ
کے واسطے) کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ حالت کفر ہی میں مرے
ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ بعد میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دن اپنی اس درجہ جرأت پر
حیرت ہوئی (کہ تو نے اللہ کے پیغمبر کے سامنے بڑی دلیری کی) حالانکہ اللہ اور اس کے رسول (ہر مصلحت کو)
خوب جانتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "ولا تصل علی احد منهم"

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۱۸۲ ویاتی الحدیث فی تفسیر البراءة ص ۶۷۴۔
 مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ منافقین و مشرکین پر نماز جنازہ جائز نہیں اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے۔
 تشریح | مفصل تشریح کے لیے نعر الباری جلد نہم یعنی کتاب النفر، ص ۲۶۵ تا ۲۷۰ ملاحظہ فرمائیے۔

﴿ بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ ﴾^{۸۶۹}

میت پر لوگوں کی تعریف کا بیان (یعنی جائز ہے)

چونکہ میت پر ثناء بخیر مطلوب ہے مطلب یہ ہے کہ میت کی برائیوں سے قطع نظر کر کے میت کے اوصاف جمیلہ اور خصال حمیدہ کو ذکر کیا جائے۔

۱۲۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثَرُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثَرُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ ﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ لوگ ایک جنازہ کے لئے کرگزریں تو لوگوں نے اس کی اچھائی بیان کی (حاکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا اللہ کی اطاعت و تابعداری کرتا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“ پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی (حاکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے یوں کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتا تھا اور گناہوں میں مصروف رہتا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَجَبَتْ (واجب ہوگئی) تو عمر بن خطابؓ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا یہ یعنی پہلے شخص کی تم نے تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور یہ یعنی دوسرے شخص کی تم نے برائی کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ”فأثروا عليها خيراً“

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۱۸۳ ویاتی ص ۳۶۰ ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۲۵۔

۱۲۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأَخْرَجِي فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ لِقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ لَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ﴿

ترجمہ | ابوالاسود (دووی تابعی) نے کہا میں مدینہ میں آیا اور مدینہ میں بیماری پھیلی ہوئی تھی، میں حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ سامنے سے گذرا اس کی تعریف کی گئی تو عمرؓ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی پھر ایک تیسرا گذرا لوگوں نے اس کی برائی کی حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوگئی حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے وہی کہا ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمان گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا ہم نے عرض کیا اگر تین مسلمان گواہی دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور تین بھی پھر ہم نے عرض کیا اگر دو مسلمان گواہی دیں؟ فرمایا دو بھی اس کے بعد ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”فأتنی علی صاحبها خیراً“

تعدیل ووضوح | والحدیث هنا ص ۱۸۳ ویاتی ص ۳۶۰ ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۲۶۔

مقصد | حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: ”ای مشروعیتہ و جوازہ مطلقاً بخلاف الحی الخ (تح)“

یعنی امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ میت کے اوصاف حسنہ کو بیان کرنا شروع اور جائز ہے اور جو تعریف کی ممانعت آئی ہے وہ زندہ کے حق میں ہے۔

تشریح | باب کی دوسری حدیث کے راوی ابوالاسود مدنی کھارتا بعین میں سے ہیں ان کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا حضرت علیؓ کے بعد سب سے پہلے انہوں نے ہی علم نحو کے قواعد قائم کیے۔

”تم لم نسالہ عن الواحد“ چونکہ اقل شہادۃ دو ہی کا عدد ہے یعنی نصاب شہادت کم سے کم دو آدمی ہے اس لیے ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

وَقَوْلُ اللَّهِ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا
 أَيْدِيهِمْ أَخْرَجُوا أَنفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْهُونُ
 هُوَ الْهَوَانُ وَالْهُونُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ
 وَقَوْلُهُ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا
 وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ .

قبر کے عذاب کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ انعام آیت ۹۳ میں) ولو ترى الآیة (اگر آپ ظالموں (کفار) کو اس وقت
 دیکھیں جب کہ وہ موت کی سختیوں میں ہوں "لو" کا جواب محذوف ہے لرایت امر ا عجیباً عظیماً) اور
 فرشتے ان کی طرف اپنے ہاتھوں کو بڑھائے ہوئے ہوں (اور کہتے ہوں) اپنی جانیں نکالو آج تم کو بدلے میں ملے
 گا ذلت کا عذاب (یعنی سخت تکلیف کے ساتھ ذلت و رسوائی بھی ہوگی)

"قال ابو عبد الله الخ" امام بخاری نے کہا ہون آیت کریمہ میں بمعنی ہوان ہے یعنی ذلت و رسوائی،
 اور ہون کے معنی نرمی، دبے پاؤں اشارہ ہے آیت کریمہ بمشون علی الارض ہونا (پ ۱۹ ع ۴) اور اللہ
 تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ میں) عنقریب ہم انہیں دوبارہ عذاب دیں گے (یعنی دنیا میں اور قبر میں) پھر بڑے
 عذاب میں لوٹائے جائیں گے (بڑے عذاب عذاب عظیم سے مراد عذاب جہنم ہے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ
 مؤمن میں) و حاق الآیة اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا وہ آگ جس کے سامنے صبح شام لائے
 جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہوگی حکم ہوگا کہ فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کر دو تو ظاہر ہے کہ جب فرعون
 والوں یعنی تبعین کو عذاب ہوگا تو فرعون کو بطریق اولیٰ عذاب ہوگا۔

﴿ ۱۲۹۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُنْعِدَّ

الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أَتَىٰ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَدِك

قَوْلُهُ "يَقْبَتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ" ﴿

ترجمہ | حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن اپنی قبر میں

بیٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں (یعنی دو فرشتے منکر، نکیر پہنچتے ہیں) اس کے بعد وہ مومن یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے ارشاد الہی کا یثبت اللہ الآیة (سورہ ابراہیم)

الثانی بیان والوں کو قول ثابت یعنی کلمہ تو حید پر ثابت دیکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان اصل الحديث في عذاب القبر كما صرح به في الرواية الثانية عن محمد بن بشار وفيها وزاد يثبت الله الذين آمنوا نزلت في عذاب القبر.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۱۸۳ ویاتی فی کتاب التفسیر ص ۶۸۲، مسلم طائی، ص ۳۸۶، ابوداؤد طائی کتاب السنن ص ۶۵۳، ترمذی طائی تفسیر، نسائی اول جنازہ، ابن ماجہ زہد۔

۱۲۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُنَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا وَزَادَ يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

ترجمہ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث بیان کی اور اتنا بڑھایا کہ یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في نزلت في عذاب القبر. دراصل یہ دوسری سند ہے حدیث مذکور کی۔

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۱۸۳ باقی کے لیے حدیث مذکور دیکھئے۔

۱۲۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَالِقُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَذَعُّوا أَمْوَالًا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعِ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قلب (قلیب بدر) پر جہانکا اور فرمایا تمہارے مالک نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اس کو برحق پایا؟ تو حضور ﷺ سے عرض کیا گیا حضور آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم شاهد

اهل القلب قلب بدر وهم يعذبون.

تعدو موضحاً | والحديث هنا ص ۱۸۳ ویاتی فی المغازی ص ۵۶۷، و ص ۵۷۳، وسلم فی الجنائز، والنسائی جنائز.

۱۲۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا

كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اب یہ لوگ یقیناً جان لیں گے کہ میں جو ان لوگوں سے کہتا تھا وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ نمل میں) آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انهم ليعلمون الآن ان ما كنت اقول

لهم حق" والذي كان يقوله هو من عذاب القبر وغيره (عمده)

تعدو موضحاً | والحديث هنا ص ۱۸۳ ویاتی فی المغازی ص ۵۶۷

۱۲۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا

أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدَرُ

عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور قبر کے عذاب کا ذکر کر کے

حضرت عائشہ سے کہنے لگی اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے رکھے پھر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا (یعنی کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں قبر کا عذاب سچ ہے،

حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو

مگر اس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ غندر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ عذاب قبر برحق ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فسالت عائشة رسول الله صلى الله

عليه وسلم عن عذاب القبر فقال (صلى الله عليه وسلم) نعم عذاب القبر حق"

تعدو موضحاً | والحديث هنا ص ۱۸۳ ویاتی الحدیث ص ۹۳۲، سلم اول کتاب الصلوة، ص ۲۱۷

۱۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

شہاب عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبِيًّا فَلَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً ﴿

ترجمہ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا وہ فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اور قبر کے امتحان کا حال بیان فرمایا جس میں انسان جانچا جاتا ہے جب آپ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں نے شور مچایا (یعنی زور زور سے رونے لگے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلذكر فتنة المقبر التي يفتن فيها الخ"

تحریر ووضاحت والحديث هنا من ۱۸۳ ومر الحديث من رواية فاطمة عنها في العلم في باب من اجاب اللعيا باشارة اليد والراس من ۱۸۱۔

۱۲۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْعَبْدُ إِذَا وَجِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ بَعَالِهِمْ أَنَا مَلَكَانِ فَيُقْعِدَالِيهِ لِيَقُولَ لَإِنْ مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ لِيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ فَيُقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَيَّ مَقْعِدَكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرْنَا أَنَّ اللَّهَ يُمْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسِ قُلٌّ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْمُكَابِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِيَقُولَ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا ذَرِيَّةَ وَلَا تَلِيَّةَ وَيُضْرَبُ بِمِطْرَقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کو لوگ (دفن کر کے) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے (منگولیکر) آتے ہیں پھر اس کو بیٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تو ان صاحب محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ تو جو ایمان والا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر اس سے کہا جاتا ہے تو دوزخ میں اپنا ٹھکانہ کیا اللہ نے اس کے بدلے تجھ کو جنت میں ٹھکانا دیا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قنادہ نے کہا اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

پھر قتادہ نے حضرت انسؓ کی حدیث بیان کرنا شروع کی کہنے لگے لیکن منافق اور کافر اس سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تو اس صاحب (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا تو کہتا ہے میں نہیں جانتا لوگ جو کچھ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا رہا پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو خود سمجھا اور نہ سمجھنے والے کی رائے پر چلا اور لوہے کی گرزوں سے ایک مار اس کو پڑے گی کہ چلا اٹھے گا کہ اس کے پاس والے سب سیل گے سوائے انسان اور جن کے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويضرب بمطارق من حديد الخ"

تعريف موضعه والحديث هنا من ۱۸۳ تا ۱۸۴ وقد مضى الحديث في باب الميت يسمع خفق النعال فإنه اخرج هناك بهذا الاسناد بعينه من ۱۷۸۔

مقصد امام بخاریؒ نے اس باب میں سات حدیثیں ذکر فرمائی ہیں مقصد معتزلہ وغیرہ کی تردید ہے جو عذاب قبر کے منکر ہیں اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ عذاب قبر برحق ہے و بذلك جاءت الاخبار المتواترة. بعض کہتے ہیں کہ عذاب قبر ثابت تو ہے مگر قرآن سے ثابت نہیں۔ امام بخاریؒ نے باب کے تحت آیات قرآنی لا کر سارے منکرین کی تردید کر دی جیسا کہ آیات کے ترجمہ سے معلوم ہوگا۔

تشریح سورہ انعام کی آیت میں ہے "اليوم نجزون عذاب الهون" آج تم لوگوں کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا، آج سے معلوم ہوا کہ موت کے بعد ہی سے عذاب شروع ہو جاتا ہے یہی عذاب قبر ہے یعنی موت کے بعد اور قیامت سے پہلے عالم برزخ میں عذاب ہوتا ہے عذاب قبر سے عالم برزخ ہی کا عذاب مراد ہے۔

دوسرا استدلال آیت سے: سورہ توبہ میں ہے سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ الْآيَةَ تَرْجَمَ كَذْرَجَاہ۔
تیسرا استدلال: سورہ مومن کی آیت ہے وحق بال فرعون الْآيَةَ تَرْجَمَ كَذْرَجَاہ اس میں اشد العذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے جو قیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے غَدُوْ و عَشِيَا صبح شام آگ پر یعنی عذاب پر پیش کیے جا رہے ہیں اس سے عذاب قبر ہی مراد ہے، کیونکہ جہنم میں تو صبح شام کا کوئی سوال ہی نہیں جہنم میں تو ہر وقت آگ ہی میں رہنا ہوگا۔ اعاذنا اللہ منہ۔
احادیث سے استدلال بالکل واضح ہے ہر حدیث کا ترجمہ دیکھئے۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ

بنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ النَّصْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ایوب انصاری نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈوبنے کے بعد مدینہ سے باہر نکلے وہاں ایک آواز سی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور نصر بن سمیل نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی شعبہ نے کہا ہم سے عون نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ ابو حنیفہ سے سنا انھوں نے کہا میں نے حضرت برآء سے سنا انھوں نے حضرت ابو ایوب انصاری سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ عون کا سامع اپنے باپ سے معلوم ہو جائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ؟ قیل لا مطابقتہ بین هذا الحدیث والترجمة (عمدہ) یعنی علامہ مہدی نے بعض کا اعتراض نقل کیا ہے کہ حدیث کی مطابقت ترجمہ سے نہیں ہے کیونکہ حدیث میں تعوذ من عذاب القبر کا ذکر نہیں ہے۔

پھر خود ہی کرمانی سے جواب نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سمع صوتا یہ عذاب کی آواز تھی اور بالکل عام عادت ہے کہ اس طرح کی آوازیں کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ اور کہ اختصاراً۔

تعویذہم | والحدیث هنا من ۱۸۴

۱۳۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴿

ترجمہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے خالد بن سعید بن عامر کی بیٹی (ام خالد) نے بیان کیا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عذاب قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة فی "وهو يتعوذ من عذاب القبر" **تعویذہم** | والحدیث هنا من ۱۸۴ ویاتی من ۹۳۲۔

۱۳۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ

فِتْنَةُ الْمَسِيحِ الْمُدْجَالِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانا کا کرتے تھے ”اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور سچ و جہال کے فتنے سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”اعوذ بك من عذاب القبر“

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۴۔

مقصد بعض شراح فرماتے ہیں کہ احادیث ہذا الباب تدخل فی الباب الذی قبلہ ، پھر تو مقصد ظاہر ہے کہ عذاب قبر سے تحفظ ہے۔

یٰ امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو اپنی دنیوی زندگی میں کیا کرنا چاہیے؟ بخاریؒ نے بتا دیا کہ تعوذ کرتا رہے تاکہ تحفظ ہو سکے۔ واللہ اعلم

﴿ باب عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْبَوْلِ ﴾^{۸۷۲}

غیبت اور پیشاب کی آلودگی سے قبر کا عذاب

۱۳۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ ثُمَّ قَالَ بَلَىٰ أَمَا أَحَدُهُمَا لَكَانَ يَسْعَىٰ بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ لَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِأَثْنَيْنِ ثُمَّ حَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کے سلسلے میں نہیں پھر فرمایا ہاں ان میں سے ایک مفلح خوری کرتا پھرتا تھا (غیبت کرتا تھا) اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری لکڑی (ترشاخ) لی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیے پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا پھر فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”مر النبي صلى الله عليه وسلم على

قبرين فقال انهما يعذبان“

تحریر موضوع | والحديث هنا من ۱۸۴ و من الحديث من ۳۳۳ تا ۳۵۵ ایضاً من ۳۵ و بانی من ۸۹۳ و ۸۹۴
باقی کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۳۰۔

مقصد | چونکہ عذاب قبر کا ذکر چل رہا تھا اس لیے مصنف نے خاص طور سے تجزیہ فرمادی کہ غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے سے خاص طور سے عذاب ہوتا ہے اور یہ چیز عذاب قبر کے اسباب خصوصیہ میں سے ہے۔

تشریح | یہ باب بطور تخصیص بعد التعمیم ہے۔

بول پر عذاب کی حکمت

آخرت میں سب سے پہلے سوال نماز کے متعلق ہوگا اور نماز کے لیے طہارت شرط ہے لہذا طہارت و عدم طہارت پر سزا عذاب ہوگی۔

سوال: روایت میں تو نمیر (جھٹی) کا ذکر ہے نہ کہ غیبت کا؟

جواب: قال الحافظ وقول مراد المصنف ان الغيبة تلازم النمیمۃ الخ (فتح) مطلب یہ ہے کہ نمیر میں غیبت بھی داخل ہے مگر چونکہ دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے اس لیے اس صورت میں قبل قال ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ علامہ مہنتی فرماتے ہیں انہ وقع فی بعض طرق الحدیث بلفظ الغيبة وقد جرت عادة البخاری فی الاشارة الی ما ورد فی بعض طرق الحدیث فالہم (عمہ)
فائدہ: اس حدیث پر مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۳۰ تا ۱۳۲۔

۸۷۴ باب المیت یعرض علیہ مقعدہ بالغداة والعشی

مردے کو صبح اور شام (دونوں وقت) اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

یعنی اگر جنتی ہے تو جنت کا گھر اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے تاکہ جنتی کا شوق اور دوزخی کا خوف بڑھتا رہے۔ مردے کے پاس قبر میں صبح و شام کہاں؟ مراد اس سے دنیا کے صبح و شام کا وقت ہے کہ روزانہ دوبارہ دکھایا جائے گا۔

۱۳۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ

أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں مرجاتا ہے تو صبح اور شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت والوں میں اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جب قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "إذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشى"

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۳ وياتي ص ۲۶۰ تا ۲۵۹، ص ۹۶۴۔

مقصد امام بخاری کا مقصد نیکی کی ترغیب اور بدی سے تہیب ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿ باب ۸۷۳ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ﴾

کھاٹ پر میت کے کلام کرنے کا بیان

۱۳۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدُمُونِي قَدُمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا آيْنُ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَبَقَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو مجھ کو آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا ہے تو کہتا ہے ہائے خرابی جنازہ کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز انسان کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے اور اگر انسان اس کو سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان كانت سالحة قالت قدموني الخ"

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۳ و امر الحديث ص ۱۷۵، ص ۱۷۶۔

مقصد امام بخاری کا مقصد کلام میت کو بیان کرنا ہے۔

اشکال: اس سے قبل بخاری، ص ۱۷۶ میں گذر چکا ہے باب قول الميت وهو على الجنزة قدموني۔

ظاہر دونوں میں تکرار ہے۔

حافظ عسقلانی اس کا جواب نقل کرتے ہیں: "قال ابن رشيد الحكمة في هذا التكرير ان الترجمة الاولى مناسبة للترجمة التي قبلها وهي باب السرعة بالجنزة لاشتمال الحديث على بيان موجب الاسراع وكذلك هذه الترجمة مناسبة للتي قبلها الخ خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاری نے دونوں جگہ ایک مناسبت کی بنا پر ذکر کیا ہے پہلے باب میں تو بخاری نے اسراع جنازہ کا سبب بیان کیا ہے اور یہاں یہ بتلاتے ہیں کہ میت کھات پر کلام کرتا ہے کہ اس کو اپنے جنتی دوزخی ہونے کا علم کھات ہی پر ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تو وہ قدمونی یا ویلاہ کہتا شروع کر دیتا ہے۔ لہذا دونوں میں فرق ہو گیا۔

﴿بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ﴾^{۸۷۵}

وقال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من مات له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الجنت كان له حجابا من النار او دخل الجنة.

یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ مسلمانوں کی (تابالخ) اولاد کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے

(یعنی مسلمانوں کی تابالخ اولاد کہاں رہے گی؟ احادیث سے معلوم ہو گیا کہ وہ بہشت میں رہیں گے) اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس کے تین بچے مرجائیں جو گناہ کو نہیں بچے (جو تابخ نہیں ہوئے) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ (روک) ہو جائیں گے یا وہ بہشت میں جائیگا۔

۱۳۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَاسٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْفُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ أَيَاهُمْ ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان لوگوں میں سے ایسا نہیں ہے جس کے تین بچے مرجائیں جو گناہ کے لائق نہ ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل رحمت سے جو ان بچوں پر کرے گا ان کو بہشت میں لے جائے گا۔

(یعنی بچوں کی شفاعت سے ماں باپ کو بھی جنت ملے گی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "مامن الناس مسلم يموت له ثلاثة الخ مطلب یہ ہے کہ جب بچہ کے والدین ان بچوں کی وجہ سے داخل جنت ہوئے تو وہ بچے بطریق اولیٰ داخل جنت ہونگے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تابالغ اولاد بہشت میں رہے گی۔

تعدیہ موضوعاً | والحدیث هنا ص ۱۸۳ و مر الحدیث ص ۱۶۷۔

۱۳۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ﴾

ترجمہ | حضرت برار بن عازبؓ نے فرمایا کہ جب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیمؑ کا وصال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ان له مرضعا في الجنة" حضرت ابراہیمؑ ڈیڑھ سال کی عمر شیر خوارگی میں فوت ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی عزت و عظمت ایسی کی کہ ان کے صاحبزادے کے لیے جنت میں آقا (دودھ پلانے والی دایہ) عطا فرمائی۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی تابالغ اولاد جو فوت ہو جائیں وہ داخل بہشت ہونگی۔

تعدیہ موضوعاً | والحدیث هنا ص ۱۸۳ و باتی الحدیث ص ۳۶۱ و ص ۹۱۳۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ دوسروں کے لیے یعنی اپنے والدین کے لیے حجاب بن سکتے ہیں تو بذات خود اطفال مسلمین جنتی ہونگے۔

تشریح | امام نوویؒ وغیرہ نے تو اطفال مسلمین پر جنتی ہونے کے متعلق اجماع نقل کیا ہے مگر فیہ نظر کیونکہ ایک جماعت سے ان کے تحت المشیہ ہونا نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ ﴾^{۸۷۶}

مشرکوں کی (تابالغ) اولاد کا بیان

۱۳۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عن أولاد المشركين فقال الله إذ خلقهم أعلم بما كانوا عاملين ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تو وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے (یعنی جب بڑے ہوں گے تو کیسے کام کریں گے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اللّٰه اذ خلقهم اعلم بما كانوا عاملين"

یعنی حدیث توقف پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ ترجمہ الباب میں توقف ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان سے سلوک کرے گا۔

بظاہر یہ حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے کہ مشرکوں کی اولاد کے بارے میں توقف کرنا چاہیے امام احمد اسحاق اور اکثر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۵ وياتي الحديث ص ۹۷۶ واخرجه مسلم في القدر عن يحيى بن يحيى واخرجه ابو داود في السنة عن مسدد واخرجه النسائي في الجنائز.

۱۳۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَّارِ بْنِ الْمَشْرُوكِيِّ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ کیسے عمل کرنے والے تھے (یعنی جب بڑے ہوں گے تو کیسے کام کریں گے) مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہے کہ وہ بڑے ہو کر اچھے کام کرنے والے تھے تو جہشت میں جائیں گے ورنہ دوزخ میں۔

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۱۸۵ وياتي الحديث ص ۹۷۶، مسلم ثاني ص ۳۳۷۔

۱۳۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَهُوَ يَهُودًا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَمَجَسَانِيًّا كَمَا مَلَكَ الْبَيْهَمَةَ تَتَّحُ الْبَيْهَمَةُ هَلْ تَرَى فِيهَا جَذَعَاءَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنی پیدائش فطرت (یعنی اسلام)

پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ کچھ دسالم پیدا ہوتا ہے کیا ان میں تم کنگلاد کہتے ہو؟

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان قوله "کل مولود یولد علی الفطرة یسمر بان اولاد المشرکین فی الجنة لان قوله فی الترجمة باب ما قبل یتناول ذلك " **تعد موضوعاً** | والحدیث هنا ص ۱۸۵ و مر الحدیث ص ۱۸۱ و ۱۸۱ و ہاتی ص ۷۰۴ و ص ۹۷۶۔

مقصد | امام بخاری نے یہاں کوئی حکم نہیں لگایا ہے اور اولاد مشرکین کا مسئلہ بہت ہی معرکہ آرا مسئلہ ہے جو ہمیشہ سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے چنانچہ امام بخاری کا مسلک کیا ہے اس میں بھی دو قول ہے: (۱) توقف (۲) بہشت میں داخل ہوں گے۔

امام بخاری نے اس باب میں تین روایتیں ذکر فرمائی ہیں پہلی دو روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری توقف کے قائل ہیں چونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "واللہ اہلہم بما کانوا عاملین" لیکن بعد والی روایت یعنی باب کی تیسری روایت روایت فطرۃ ذکر فرمائی ہے اور فطرۃ کی تفسیر خود امام بخاری نے کی ہے و الفطرۃ الاسلام (بخاری ثانی تفسیر ص ۷۰۴ پہلی سطر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا مذہب یہی ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپن ہی میں مر جائے تو اسلام پر مرے گا اور جب اسلام پر مرے تو بہشتی ہوگا۔

تشریح | امام نووی فرماتے ہیں "اما اطفال المشرکین فہم لثلاثة مذاهب قال الاکتون ہم فی النار تبعاً بآبائہم، وتوقفت طائفة فیہم، والثالث هو الصحیح الذی ذہب الیہ المحققون الہم فی اہل الجنة ویستدل الخ (شرح نووی سلم، ج ۲، ص: ۳۳۷)۔ پھر امام بخاری نے باب بلا ترجمہ ذکر کر کے حضرت سمرہ بن جندب کی روایت ذکر فرمائی جس کا حاصل بھی یہی ہے کہ سارے بچے جنت میں جائیں گے خواہ اطفال مسلمین ہوں یا اطفال مشرکین۔ روایت ملاحظہ ہو۔

باب ۸۷۷

۱۳۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدًا رُؤْيَا فَلْنَا لَا قَالَ

لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالُ بِعَضِّ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى كَلُوبٌ مِنْ
حَلِيهِ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْأَجْرِي مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ
شِدْقَهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَضَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى
رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ أَوْ صَخْرَةَ لِيَشْدُخُ بِهَا
رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدْمَدَنَ الْحَجَرُ فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيَّ هَذَا حَتَّى
يَلْعِمَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَاَنْطَلَقْنَا إِلَى نَقَبٍ مِثْلِ التَّوْرِ أَخْلَاهُ ضَيْقٌ وَاسْفَلَهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ حَتَّى نَارٌ فَإِذَا
اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يُخْرَجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ
وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ
رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بِنِ حَارِمٍ
وَعَلَى سَطْحِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاقْبَلُ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ
أَنْ يَخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ فَيَجْعَلُ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ
رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى
آتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءٍ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيَانٌ وَإِذَا
رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا لَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ
فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ لَطْفًا أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ
وَنِسَاءٌ وَصِيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا لَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ
أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُبُوحٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَا إِلَى اللَّيْلَةِ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ
قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتَحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى
تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيَضَعُ بِهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدُخُ رَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ
اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهَ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ
الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّبِيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ
وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَالذَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَّةٍ

المُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جَبْرَائِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ
رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَلِكَ مَنْزِلُكَ فَلَقْتُ دَعَانِي
أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ آتَيْتَ مَنْزِلَكَ ﴿١٠﴾

ترجمہ

حضرت سرہ بن جبب نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا رخ ہماری طرف کر کے متوجہ ہوتے اور فرماتے آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو بیان کرتا آپ ﷺ اس کی تعبیر بیان فرماتے جو اللہ کو منظور ہوتا چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ”جی نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن میں نے تو آج رات کو (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس تک لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک شخص کھڑا جس کے ہاتھ میں (لوہے کا آنکڑا ہے) امام بخاری نے کہا ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک جڑے میں یہ آنکڑا داخل کرتا ہے کہ اس کے گدی تک جا پہنچتا ہے پھر اس کے دوسرے جڑے میں اسی طرح کرتا ہے اتنے میں یہ پہلا جڑا بھر جاتا ہے (یعنی درست ہو جاتا ہے) پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے، حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے کہا آگے چلے تو ہم چلے یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سر پر لوہے کا موصل یا پتھر لیے کھڑا ہے اور اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے جب مارتا تو پتھر لڑھک جاتا مارنے والا اس پتھر کو لینے جاتا ابھی لے کر نہیں لوٹا کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا خاصا جیسا پہلے تھا ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا تشریف لے چلے چنانچہ ہم تنور کی طرح ایک سوراخ پر پہنچے اس کے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا حصہ کشادہ (چوڑا) تھا اس کے نیچے آگ سلگ رہی تھی پس جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آئی تو جو لوگ اس کے اندر تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے پھر جب آگ دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے اس میں کئی عورتیں اور مرد ننگے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا آگے چلے پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک خون کی ندی پر آئے اس میں ایک شخص کھڑا ہے ندی کے بیچ میں یزید بن ہارون اور وہب بن جریر بن حازم نے کہا اور ندی کے کنارے پر ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں تو وہ شخص جو ندی کے اندر تھا وہ آگے آیا اور ندی سے نکلنا چاہتا ہے اس وقت دوسرے شخص نے اس کے منہ پر پتھر مارا اور جہاں وہ تھا وہیں اس کو لوٹا دیا پھر جب بھی وہ آیا کہ نکل جائے تو اس نے ایک پتھر اس کے منہ پر مار دیا تو لوٹ جاتا ہے جہاں تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا آگے چلے پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ

تک پہنچے اس میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ میں ایک شیخ (بوڑھے بزرگ) اور چند بچے تھے اور دیکھا کہ اس درخت کے قریب ایک شخص ہے اس کے سامنے آگ ہے جس کو وہ سلگا رہا ہے پھر وہ دونوں (ساتھی) مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور ایک ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے اچھا اور عمدہ کوئی گھر کبھی نہیں دیکھا تھا اس میں کچھ بوڑھے اور جوان مرد اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر مجھے اس گھر سے باہر لائے اور مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور ایک حذر سے گھر میں لے گئے جو پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ تھا اس میں کچھ بوڑھے اور کچھ جوان تھے میں نے کہا تم دونوں نے تو مجھ کو آج رات خوب گھمایا اب جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسے بتاؤ دونوں نے کہا ضرور، وہ شخص جس کو تم نے دیکھا کہ اس کا جڑ اچھا رہا تھا وہ بڑا جموٹا شخص ہے جو جموٹا بولتا ہے اور اس سے نقل کر کے دور دور پہنچ جاتا ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا اور وہ شخص جس کا سر کچلا جاتا تھا وہ ہے جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ غافل ہو کر رات کو سوتا رہا (یعنی نہ تلاوت کی نہ تہجد میں قرآن پڑھا) اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا اور جنہیں سوراخ (تور) میں دیکھا وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور جنہیں نہر میں دیکھا وہ سود خوار ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا لک فرشتہ دوزخ کا واروہ ہے اور وہ پہلا گھر جس میں آپ تشریف لے گئے وہ عام مسلمانوں کا گھر ہے اور یہ دوسرا شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میرے ساتھی میکائیل علیہ السلام ہیں اب آپ اپنا سراٹھائیے میں نے اپنا سراٹھایا تو دیکھا کہ میرے اوپر بادل کی طرح ایک چیز ہے انہوں نے کہا یہ آپ کی منزل ہے تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنی منزل میں جاؤں تو انہوں نے کہا (دنیا میں رہنے کی) ابھی آپ کی عمر باقی ہے جسے پوری نہیں فرمایا ہے اگر آپ پورا کر چکے ہوتے تو اپنی منزل میں آجاتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "والشیخ فی اصل الشجرة ابراهیم علیہ الصلوٰۃ والسلام والصبیان حوله اولاد الناس"

تعمیر موضعہ والحدیث هنا ص ۱۸۵ و مر الحدیث ص ۱۱۷ مختصراً و ص ۱۵۳ و یاتی ص ۲۸۰ و ص ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر نابالغ بچہ خواہ مسلمان کا ہو یا مشرک کا؟ بچے سب جنتی ہیں جیسا کہ باب سابق میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپن ہی میں مر جائے تو اسلام پر مرے گا اور جب اسلام پر مرے گا تو بہشتی ہوگا یہی امام بخاری کا مذہب ہے لیکن محققین کے نزدیک توقف کو ترجیح ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ﴾

پیر کے دن مرنے کی فضیلت کا بیان

۱۳۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ لِقَالَ فِي كَنَمٍ كَفْتَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَوْبَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي آيِ يَوْمِ تُوُفِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَايُّ يَوْمٍ هَذَا سَأَلَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَيَّ ثَوْبٌ عَلَيْهِ كَانَ يُمْرَضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزَيِّدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفَّنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقَ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمَهَلَةِ فَلَمْ يَتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثَّلَاثَاءِ وَذُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں ابو بکرؓ کے پاس گئی تو انھوں نے پوچھا کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا تھا؟ عائشہ نے یعنی میں نے کہا تین سفید سحولی کپڑوں میں جس میں (سلاہوا) کرتا اور عمامہ نہ تھا اور ابو بکرؓ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی؟ میں نے بتایا دو شنبہ کے دن، انھوں نے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ انھوں نے عرض کیا دو شنبہ کا دن، ابو بکرؓ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میری وفات اس وقت اور رات کے درمیان ہے پھر اپنے اس کپڑے پر نگاہ ڈالی جس میں بیماری کے دن گزار رہے تھے اس پر زعفران کا دھبہ تھا تو فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالنا اور اس پر دو کپڑے بڑھا کر میرا کفن کر دینا میں نے عرض کیا کہ یہ کپڑا تو پرانا ہے فرمایا زندہ بہ نسبت مردہ کے نئے کا زیادہ حقدار ہے یہ نیا کپڑا مہلت والے کے لیے ہے (یعنی زندہ رہنے والے کے لیے) مگر اس روز حضرت ابو بکرؓ کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ سہ شنبہ (منگل) کی رات آگئی (تو وفات ہوئی) اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت وفاته يوم الاثنين فمن مات يوم الاثنين يرجي له الخير لموافقة يوم وفاته يوم وفاة النبي صلى الله عليه وسلم .

تقریر موضعہ | والحديث هنا ص ۱۸۶ ومر الحديث مختصراً ص ۱۶۹، ص ۱۶۹۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے اور شبہ (میر) کے دن کی موت کی فضیلت ثابت کرنی ہے بلاشبہ جمعہ کے دن کی موت اسی طرح جمعہ کی رات کو مرنے کی فضیلت حدیث میں آئی ہے (ترمذی اول ص ۱۲۷) امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ میر کا دن موت کے لیے بہت افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن مرنے کی تمنا کی اس سے ثابت ہو گیا کہ میر کا دن موت کے لیے زیادہ افضل ہے۔ واللہ اعلم

تشریح حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے شبہ یعنی منگل کی شب میں ہوئی۔ "انما هو للمہلۃ" اس میں یم کا ضم، کسرہ اور فتح سب جا تے۔

مہلہ کے دو معنی آتے ہیں یہاں دونوں معنی لئے گئے ہیں اور دونوں صحیح ہیں: (۱) انما ہو ضمیر کا مرجع اگر جدید لیا جائے تو مہلۃ کے معنی تاخیر و مہلت کے ہونگے یعنی یہ جدید کپڑے ان لوگوں کے لیے ہے جسے تاخیر فی الحیوۃ یعنی اور زندہ رہنے کی مہلت ملے یہی معنی ترجمہ میں اختیار کیا گیا ہے۔ (۲) ہو ضمیر کا مرجع کفن ہو تو معنی ہونگے، کفن تو پیپ و خون بھرنے کے لیے۔ یعنی سب سڑگل جائیں گے مردے کو بناؤ سنگھار کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ الْبَغْتَةِ ﴾

ناگہانی موت کا بیان

۱۳۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمَّي أَمَاتَتْ نَفْسَهَا وَأَخْطَأَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک مر گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بات کر پاتی (بول سکتی) تو صدقہ کرتیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو ان کو ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اجاب بقوله نعم لذلك القائل الذي في الحديث دل على ان موت الفجاءة غير مكروه (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ ناگہانی موت مومن کے لیے نقصان دہ نہیں ہے، مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ام المومنین عائشہ اور حضرت ابن مسعود سے روایت ہے "موت الفجاءة راحة للمؤمن واسف على الفاجر"

(عمدہ) یعنی ناگہانی موت مومن کے لیے راحت ہے اور فاسق و فاجر کے لیے عرصہ کی پکڑ ہے۔

تعدی و وضع | والحديث هنا م ۱۸۶ ویاتی م ۳۸۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ابوداؤد جلد ثانی م ۴۴۳ کتاب الجنائز باب موت الفجاءة میں جو روایت ہے ”موت الفجاءة اخذة أنسف“ یہ عام و مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے خاص ہے کیونکہ بعض صحابہ کا انتقال اچانک ہوا ہے۔ یہی کی روایت سے تو اور مزید وضاحت ہو جاتی ہے یہی کی روایت میں صریح ہے اخذة الاسف للكافر و رحمة للمؤمن (مشکوٰۃ، ج: ۱، ص: ۱۴۰)

(۲) ہو سکتا ہے کہ امام بخاری کا مقصد یہ ہو کہ اگر کوئی مسلمان اچانک مر جائے تو اس کی طرف سے صدقہ

کرنا چاہیے۔

تشریح | یہ شخص سوال کرنے والے حضرت سعد بن عبادہ تھے۔ اس حدیث سے ایصالِ ثواب کا مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے جہاں تک صدقاتِ مالیہ کا مسئلہ ہے اس پر تو جمہور علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ صدقاتِ مالیہ کا

ثواب پہنچتا ہے البتہ طاعتِ بدنیہ مثلاً نماز روزہ وغیرہ میں اختلاف ہے جس کی تفصیل اپنی جگہ پر آئے گی انشاء اللہ۔

ہمارے احناف کے نزدیک طاعاتِ بدنیہ اور قرآن پڑھ کر ایصالِ ثواب پہنچتا ہے۔

”اسف“ بفتح ال سین بروزن غضب بمعنی غضب و غصہ۔

﴿ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ ﴾

فَاقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أَقْبَرَهُ إِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا وَقَبْرُهُ دَفْنَتُهُ كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءَ وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا.

نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بیان

سورہ عمس میں جو آیا ہے فاقْبَرَهُ (آیت ہے ثم أماته فاقبره پھر اس کو مردہ کیا پھر اس کو قبر میں رکھنے کا حکم دیا) عرب لوگ کہتے ہیں اقْبَرْتُ الرَّجُلَ یعنی میں نے اس کے لیے قبر بنائی یہ اس وقت کہتے ہو جب تم نے اس کے لیے قبر بنائی۔ و قَبْرُهُ دَفْنَتُهُ یعنی قبر وہ مٹلائی مجرد کے معنی ہیں میں نے اس کو دفن کر دیا۔

(امام بخاری مٹلائی مجرد اور مٹلائی مزید کے معنی میں فرق بتلا رہے ہیں کہ اقْبَرْتُ جو باب افعال سے مٹلائی

مزید ہے اس کے معنی ہیں میں نے اس کے لیے قبر بنائی، قبر بنانے کا حکم دیا اور قَبْرْتُ جو مٹلائی مجرد سے ہے اس

کے معنی ہیں دفن میں نے اس کو دفن کر دیا)

”کفانا“ (سورہ مرسلات کی آیت ۲۵ میں جو الم نجعل الارض کفانا کے اندر لفظ کفانا آیا ہے اس کے معنی ہیں سینے والا، جمع کرنے والا، آیت کے معنی ہیں کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سینے والا؟ بخاری اس کی تفسیر کرتے ہیں ”اس زمین میں زندہ مخلوق رہتے و بسر کرتے ہیں اور اسی زمین میں مردے دفنائے جاتے ہیں، معلوم ہوا کہ زمین ہر ایک کو جمع کرنے والی ہے۔

۱۳۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَعَدَّرَ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ لَئِنْ أَنَا غَلَا اسْتَبْطَاءَ لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ مَسْحُورِي وَنَحْوِي وَ ذُفِينِ فِي بَيْتِي ﴿

ترجمہ ۱) المؤمنین عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (موت کی شروع) بیماری میں (دوسری بیویوں سے) معذرت کے طور پر فرماتے تھے آج میں کہاں ہوں کل میں کہاں رہوں گا؟ حضرت عائشہؓ کی باری میں دیر سمجھ کر جب میری باری کا دن ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس حال میں اٹھایا کہ آپ ﷺ میرے سینے اور گلے کے درمیان تھے اور آپ ﷺ میرے ہی گھر میں دفن ہوئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم دفن في بيت عائشة وفيه قبره والترجمه في قبر النبي صلى الله عليه وسلم .

تعمیر ووضوح | والحدیث هنا ص ۱۸۶ و مر ص ۱۲۲ و یاتی ص ۳۳۷ و ص ۵۳۲ و ص ۶۳۸ و ص ۶۳۹ و ص ۶۴۰ و ص ۸۵ و ص ۹۶۲۔

۱۳۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ خَيْرَ اللَّهِ خَشِي أَوْ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَتَانِي عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یوں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ ڈرنہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھول دی جاتی مگر آپ ڈرے یا لوگوں کو ڈر ہوا کہ کہیں آپ

ﷺ کی قبر مسجد گاہ نہ بنائی جائے، اور اس حدیث کے راوی ہلال نے کہا کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں تھی۔

(حالانکہ کنیت اکثر اولاد ہونے کے بعد رکھی جاتی ہے)

اس سے امام بخاریؒ کی غرض ہلال کا سماع عروہ سے ثابت کرنا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ابرز قبره"

تعد موضوعا | والحديث هنا ص ۱۸۶ و مر الحديث ص ۶۲، و ص ۱۷۷ و ياتى ص ۳۹۱، و ص ۶۳۹، و ص ۸۶۵۔

۱۳۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ

عَنْ سُفْيَانَ التَّمَارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَمًا ﴿

ترجمہ | سفیان تمار سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا ہے کہ وہ اونٹ کے گوہان کی طرح ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مستما"

تعد موضوعا | والحديث هنا ص ۱۸۶۔

۱۳۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا فَرُورَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ

عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَّتْ لَهُمْ قَدَمٌ

فَفَزِعُوا وَظَنُوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ

ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ

إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا

تَذْفِنِي مَعَهُمْ وَادْفِنِي مَعَ صَوَّاحِبِي بِالْبَيْعِ لَا أُرْغَمِي بِهِ أَبَدًا ﴿

ترجمہ | عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں حضرت عائشہ کے حجرے کی

دیوار گری تو اس کو بنانے لگے تو ایک قدم ظاہر ہوا اس پر لوگ گھبرا گئے اور لوگوں نے یہ گمان کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے اور کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا ہو یہاں تک کہ عروہ بن زبیر نے ان سے کہا ہرگز

نہیں خدا کی قسم یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں ہے بلکہ حضرت عمر کا قدم ہے۔ اور اسی اسناد سے ہشام

سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے (مرتے وقت) عبد اللہ بن

زیر کو وصیت کی کہ مجھے ان لوگوں (یعنی حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر) کے ساتھ مت دفن کرنا بلکہ بقیع میں میری سونوں کے ساتھ دفن کرنا میں نہیں چاہتی کہ آپ ﷺ کے ساتھ میری بھی تعریف ہوا کرے۔

مطابقہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان حائط مسجد النبي صلى الله عليه وسلم لما سقط وبدا قدم ففزعوا ووطنوا انها قدم النبي صلى الله عليه وسلم ولم تكن الا قدم عمر رضي الله عنه دل هذا على قدم النبي صلى الله عليه وسلم وهو في القبر والترجمة في قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

تحریر و شرح | والحديث هنا ص ۱۸۶۔

۱۳۱۷ ۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَذْهَبَ إِلَيَّ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامَ ثُمَّ سَلَهَا أَنْ أُذْفَنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرْتُهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أُنْزِلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجِعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَأَحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِمُوا ثُمَّ قُلُ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَأَذِفُونِي وَالْأَفْرُورِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُورَعُهُمْ رَاضٍ فَمَنْ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمِيَ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَّ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبَشِّرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ فَعَلَلْتُ ثُمَّ الشَّهَادَةَ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَبِي وَذَلِكَ كَمَا لَا عَلِيٌّ وَلَا لِي أَوْصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقُّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِدِمَّةِ اللَّهِ وَدِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يَكْلَفُوا فَوْقَ طَائِفِهِمْ ﴿

ترجمہ | عمرو بن میمون اودی نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (اس وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انھوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے عبد اللہ بن عمر ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے پھر ان سے سوال کرو (کہ عمر کی تمنا و آرزو ہے) کہ میں اپنے دو توں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاؤں (عبد اللہ گئے اور عمر کا پیغام پہنچایا) حضرت عائشہ نے کہا اس جگہ تو میں اپنے لیے ارادہ رکھتی تھی مگر آج میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں، جب عبد اللہ واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا تیرے پاس کیا خبر ہے؟ عبد اللہ نے کہا اے امیر المؤمنین حضرت عائشہ نے آپ کو اجازت دیدی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس آرام گاہ سے زیادہ میرے نزدیک کوئی چیز اہم نہ تھی تو جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر لے جاؤ اور تم سب حضرت عائشہ کو سلام کہو اور اے عبد اللہ تم عرض کرو کہ عمر آپ کے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے پس اگر وہ میرے لیے اجازت دیں تو وہاں مجھے دفن اور دوسرے مسلمانوں کے قبرستان میں لوٹا دو، دیکھو خلافت کا حقدار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی رہے ہیں میرے بعد یہ لوگ جسے خلیفہ بنا دیں وہی خلیفہ ہے پس اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا، حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا اور ایک انصاری جو ان حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین اللہ عزوجل کی بشارت سے خوش ہو جاؤ آپ قدیم الاسلام ہیں یا اسلام میں آپ کا جو مرتبہ ہے وہ معلوم ہے پھر خلیفہ ہوئے تو انصاف کرتے رہے پھر ان سب کے بعد شہادت نصیب ہوئی حضرت عمرؓ نے فرمایا کاش کہ اے پیغمبر یہ سب برابر سرا بر اتر جائے نہ مجھے کچھ ثواب ملے اور نہ میرے اوپر کچھ وبال، میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین سے بھلائی کرتا رہے ان کا حق پہنچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے اور انصار کے ساتھ بھلائی کی بھی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے مدینہ کو مسکن بنایا اور ایمان پر ثابت قدم رہے یعنی ان میں جو نیکی کرنے والے ہیں ان کی نیکی کی قدر کرے اور جو ان میں قصور کرے ان کے قصور سے درگزر کرے (حدود اور حقوق العباد کے علاوہ)۔ اور میں خلیفہ کو یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے اور معاہدے کے عہد کو پورا کرے (اہل کتاب سے قتال نہ کرے) اس کے علاوہ دوسرے کافروں سے قتال کرے اور طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دی جائے (یعنی مقدار جزیہ سے بڑھا کر وصول نہ کیا جائے۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ توخذ من قضیۃ عمر بن الخطاب لان فیہا

السؤال بان یدفن مع صاحبه وھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر رضی اللہ عنہ
وما ذاک الا فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترجمۃ فیہ (عمدہ)

تعدیل و وضع | والحديث هنا ص ۱۸۷ تا ۱۸۷ ویائی الحدیث ص ۳۲۹ و ص ۵۲۳ بطولہ، و ص ۲۵ مختصراً۔
مقصد | امام بخاری نے اس باب میں پانچ روایتیں ذکر فرمائی ہیں مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی صفت بیان کرنی ہے کہ قبر شریف مستم تھی یا مسطح؟ تو باب کی تیسری روایت یعنی حدیث ۱۳۱۵ میں صاف ہے سفیان تمار (مجہور فروش) کہتے ہیں ”انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستمیا“
 جمہور حنفیہ مالکیہ وغیرہ اسکے قائل ہیں کہ تنسیم قبر افضل ہے، اکثر شوافع کے نزدیک تسطح (یعنی مسطح) افضل ہے۔
 امام بخاری نے احناف کی تائید فرمائی ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مستم تھی۔

﴿ بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ ﴾

جو لوگ مر گئے ہیں ان کو برا کہنا (ان کی برائی بیان کرنا) منع ہے

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان مر چکے ہیں ان کو برا کہنا منع ہے البتہ کافر، اور داعی الی البدعت مسلمان کا عیب ظاہر کرنا جائز و درست ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو جائے۔

۱۳۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمَحْمَدُ بْنُ عُرْوَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَحْمَدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا تھا (اچھا عمل یا برائے عمل) اس کا بدلہ پا چکے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”لا تسبوا الاموات“

تعدیل و وضع | والحديث هنا ص ۱۸۷ ویائی الحدیث ص ۹۶۳۔

مقصد | چند باب پہلے ایک باب گذر چکا ہے ”باب ثناء الناس علی المیت“ یعنی جو لوگ مر چکے ہیں ان کی برائی سے قطع نظر کر کے ان کی بھلائیاں اور خوبیاں ذکر کرنی چاہیے تو اس میں ذکر خیر کی ترغیب دی تھی اب امام بخاری ذکر شر سے منع فرما رہے ہیں۔

وجہ ظاہر ہے کہ کوئی شخص بے گناہ و مصوم نہیں ہے نیز مردہ کو برا کہنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ نقصان ضرور ہے کہ ان کے عزیز و اقارب کو تکلیف دینا ہے ایذا، اسلام سے بچنا لازم ہے۔

(۲) ارشاد نبوی ہے اذکروا محاسن موقناکم وکفوا عن مساویہم (ابوداؤد ثانی کتاب الادب ص ۶۷۱، ترمذی اول کتاب الجہانز باب آخر ص: ۱۲۱۔

﴿ باب ۸۸۲ ذِکْرِ شِرَارِ الْمَوْتِی ﴾

برے مردوں کی برائی بیان کرنے کا بیان (یعنی درست ہے)

۱۳۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لعنة الله للنبي صلى الله عليه وسلم تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَتَوَلَّيْتُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابولہب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تیرے لیے دن بھر برہادی ہو تو یہ سورہ نازل ہوئی تبت یدایہ لہب وتب۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قال ابو لهب عليه لعنة الله"

تحریر موضوعہ والحديث هنا ص ۱۸۷ وياتي الحديث ص ۵۰۰، ص ۷۰۲، ص ۷۰۸، ص ۷۳۳، ص ۷۳۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ جس حدیث میں لا تسبوا الاموات آیا ہے وہ مطلق عام نہیں بلکہ صرف وہ مسلمان مردے مراد ہیں جو بظاہر نیک گذرے ہوں یعنی الاموات میں الف لام استفراقی نہیں ہے بلکہ عہدی ہے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے ابولہب کے مرنے کے بعد ابولہب کی برائی بیان کی۔

براعتہ اختتام لفظ تب سے جس کے معنی ہیں ہلاک ہو گیا ختم ہو گیا برکتہ اختتام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الزکوٰۃ

ای ہذا کتاب فی بیان احکام الزکوٰۃ

امام بخاری کتاب الصلوٰۃ مع تعلقات سے فراغت کے بعد کتاب الزکوٰۃ یعنی زکوٰۃ کے مسائل و احکام کا ذکر فرما رہے ہیں چونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیس مواقع میں صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے جیسے سورہ بقرہ میں وَالْفَمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ (آیت ۴۳، آیت ۸۳، آیت ۱۱۰، اور سورہ نسا، سورہ حج اور سورہ نور وغیرہ)۔

(۲) اسی طرح حضرت ابن عمرؓ کی مشہور روایت میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وابتداء الزکوٰۃ والحج وضوم رمضان (بخاری کتاب الایمان، ص: ۶۰) اس حدیث میں بھی صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے۔

نکتہ ۵: یہاں درختار میں بجائے تیس کے بیاسی مذکور ہے اس پر علامہ شامی نے حنبلیہ کی ہے کہ النہین و ثمانین کے بجائے النہین و ثلاثین ہونا چاہیے۔ بعض محدثین نے کتاب الصلوٰۃ کے بعد کتاب الصوم کو ذکر کیا ہے جیسا کہ نسائی شریف اور ابن ماجہ میں ہے لیکن جو ترتیب بخاری میں ہوئی ہے وہی اصح و اعلیٰ ہے اس لیے اکثر محدثین کرام نے زکوٰۃ کو صوم پر مقدم کیا ہے جیسے بخاری و مسلم، ترمذی اور ابوداؤد وغیرہ۔

اور جن حضرات نے صوم کو مقدم کیا ان کے پیش نظریہ ہے کہ نماز اور روزہ دونوں بدنی عبادت ہے اس لیے دونوں کا ذکر ایک ساتھ ہونا چاہیے۔

بہر حال امام بخاریؒ نے جمہور کی موافقت کی ہے، مزید وجہ ترجیح میں امام بخاریؒ کے پیش نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق نفس اور مال دونوں سے متعلق ہے تو جو نفس کے متعلق حق تھا یعنی نماز کو پہلے ذکر فرمایا اس کے بعد حق مال یعنی زکوٰۃ کو ذکر کیا پھر ان دونوں کے بعد دونوں (بدن و مال) کے مجموعہ حج کو ذکر فرمایا، نیز صوم چونکہ ترکی ہے لہذا وجودی کو شرف ہوگا ترکی و عدلی پر۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک نے اپنی اپنی فکر و نظر سے ترتیب قائم کی ہے۔

گہائے رنگارنگ سے ہے زینت چمن • اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

﴿ بَابٌ وَجُوبِ الزَّكَاةِ ﴾

وقول الله عز وجل وَالْيَمِينُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ لِدَكَرَ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَرْءَانَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَفَافِ .

یہ باب زکوٰۃ کی فرضیت کے بیان میں ہے یہاں وجوب کا لفظ بمعنی فرض ہے (عمدہ)

زکوٰۃ لغوی معنی میں مستعمل ہے:

زکوٰۃ کے لغوی معنی | بڑھوتری و زیادتی چنانچہ جب کبھی میں زیادتی و بڑھوتری ہو تو کہا جاتا ہے "زکا الذرع" اس معنی کے اعتبار سے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نکالنے سے مال میں برکت و زیادتی ہوتی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یا یہ کہیے کہ زکوٰۃ کی وجہ سے ثواب میں زیادتی ہوتی ہے یا یہ کہ زکوٰۃ کا تعلق مال نامی سے ہے۔ بڑھوتری کے دوسرے معنی طہارت و پاکیزگی کے آتے ہیں تو چونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال پاک و صاف ہو جاتا ہے یا انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اس لیے اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کے شرعی معنی | ہی تملیک جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى .

تنویر الابصار مع الدر المنثور علی ہاشمی رذ الختار (جلد ۲ کتاب الزکوٰۃ ص: ۴۲۲)

یعنی زکوٰۃ کے شرعی معنی یہ ہیں "مال کے ایک حصے کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے اللہ کے لیے کسی مسلمان فقیر وغیرہ کو مالک کر دینا بشرطیکہ وہ فقیر ہاشمی یا مولیٰ الہاشمی نہ ہو۔ مولیٰ الہاشمی یعنی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام نہ ہو مع قطع المنفعة یعنی یہ تملیک اس طور پر ہو کہ اس کے بعد اس مال زکوٰۃ میں مڑگی (زکوٰۃ دینے والے) کی ہر طرح کی منفعت منقطع ہو جائے کوئی منفعت باقی نہ رہے۔

عينه المشاوع : شارع نے جو حصہ مقرر کیا ہے وہ مال کا چالیسواں حصہ ہے جس پر سال گذر چکا ہو۔

فائدہ: زکوٰۃ کی تعریف سے معلوم ہوا کہ اس کی حقیقت تملیک ہے لہذا جہاں تملیک کے معنی نہیں پائے جائیں گے وہ زکوٰۃ شرعی نہ ہوگی مثلاً مسجد پر خرچ کرنا، کفن میت میں دینا، رفاہ عام میں لگانا جیسے مسافر خانہ، مہمان خانہ وغیرہ بنوانا۔

فرضیت زکوٰۃ کب ہوئی | اس میں متعدد اقوال ہیں: (۱) علامہ عینی فرماتے ہیں "فبعد الاكثرين وقع فرضیت زکوٰۃ کب ہوئی بعد الهجرة فقبل كان في السنة الثانية" یعنی ہجرت کے بعد ۲ھ میں زکوٰۃ

کی فرضیت ہوئی (عمدہ، ج: ۸، ص: ۲۵۵) اور یہی سنہ صوم کی فرضیت کا ہے لیکن ان دونوں میں سے کون مقدم ہے زکوٰۃ یا صوم؟ علامہ مینی نے لکھا ہے قبل فرض رمضان یعنی زکوٰۃ کی فرضیت صوم رمضان سے قبل ہے لیکن اکثر حضرات کی رائے ہے کہ صوم کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہے اس کی تائید آگے حدیث سے بھی آرہی ہے۔ صوم کی مشروعیت شعبان ۶۱۰ھ میں ہوئی اور زکوٰۃ کی شوال ۶۱۰ھ میں، البتہ صدقۃ الفطر کی مشروعیت زکوٰۃ سے پہلے صوم کے ساتھ ہوئی جیسا کہ مسند احمد اور نسائی کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ الحدیث (نسائی فی "باب فرض صدقۃ الفطر قبل نزول الزکوٰۃ، ج: ۱، ص: ۲۶۹)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے صدقۃ الفطر کا امر فرضیت زکوٰۃ سے قبل فرمایا نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ صوم کی فرضیت بھی زکوٰۃ سے قبل ہے اس لیے کہ صدقۃ الفطر کا تعلق تو صوم ہی سے ہے تو جب صدقۃ الفطر زکوٰۃ سے مقدم ہے تو صوم بھی زکوٰۃ سے مقدم ہوا۔

(۲) محدث شہیر ابن خزیمہ کا قول یہ ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت قبل الحجرتہ ہے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت اجمالا مکہ مکرمہ ہی میں ہو گئی تھی لیکن اس کا نفاذ اور متصل نصاب مدینہ منورہ میں مقرر ہوا، اس کی دلیل یہ ہے کہ سورہ منزل میں والیمو الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ موجود ہے حالانکہ سورہ منزل مکہ مکرمہ کی بالکل ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نجاشی کے یہاں تھے تو نجاشی نے حضرت جعفر سے پوچھا تھا کہ وہ کیا حکم دیتے ہیں تو حضرت جعفر نے فرمایا: یا مونا بالصلوٰۃ و الزکوٰۃ الخ اور یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے اس پر اشکل و جواب کے لیے فتح الباری دیکھئے۔

ہمارے اکابر مثلاً شیخ الاسلام حضرت مدنی، حضرت علامہ کشمیری، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا وغیرہ کا رجحان یہی ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت اجمالا مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی۔ واللہ اعلم

"وقول اللہ عزوجل" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"

قول اللہ بالجبر عطف علی ما قبلہ اس سے اشارہ کر دیا کہ زکوٰۃ کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے اسکی فرضیت قطعی اجماعی ہے زکوٰۃ کا منکر کافر ہے یہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔

زکوٰۃ ہر مسلمان مرد و عورت مطلق بالغ پر فرض ہے جو بختہ و نصاب مال نامی کا مالک ہو اور اس پر پورا سال گزر چکا ہو اور حائضہ سے فاضل ہو۔

"وقال ابن عباس" اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابوسفیانؓ نے بیان کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ بیان کیا تو کہا وہ نماز اور زکوٰۃ اور ناطا جوڑنے اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتے

ہیں۔ اس کی تفصیل و تشریح کتاب الوحی کی آخری حدیث میں گزر چکی ہے۔

۱۳۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضُّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكْرِيَاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ تَحْمِيسَ صَلَوَاتٍ لِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجے وقت فرمایا (پہلے) ان کو اس کی دعوت دو کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پس اگر وہ لوگ اس کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان ہی کے محتاجوں پر لوٹا دیا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ الحدیث للترجمتہ فی قوله "ان الله افترض عليهم صدقة في اموالهم الخ" لان المراد بالصدقة الزكوة .

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۱۸۷ وياتي الحديث ص ۱۹۶، وص ۲۰۲ تا ص ۲۰۳، وص ۳۳۱، وفي المغازي، ص ۶۲۳ وفي التوحيد ص ۱۰۹۶، وسلم اول كتاب الايمان، ص ۳۶، ابوداؤد في الزكوة، نسائي في الزكوة، ترمذي في الزكوة، ابن ماجه في الزكوة.

۱۳۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا فَصُّ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ مَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَالَهُ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّجِيمَ وَقَالَ بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِثْمَانَ وَ أَبُوهُ عِثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہو گیا ہے اسے کیا ہو گیا (یعنی اسے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سوال کی حاجت ہے اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور صلہ رحمی کرتے رہنا۔ اور بھرنے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انھوں نے حضرت ابو ایوبؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ صحیح عمرو بن عثمان ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتؤدى الزكوة"

توضیح والحديث هنا م ۱۸۷، ویقی م ۸۸۵، م ۸۸۵، مسلم اول کتاب الایمان، م ۳۱، واخرجه التائی فی الصلوة فی العلم من محمد بن عثمان "موهب" بفتح الميم والماء واسكان الواو بينهما (شرح لودی، م: ۳۱)

۱۳۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذَلَّنِي عَلَىٰ عَمَلٍ إِذْ عَمَلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ هَذَا فَلَمَّا وَاثَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَىٰ هَذَا ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور فرض نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھتا رہو وہ اعرابی کہنے لگا تم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر بڑھاؤں گا نہیں (وفی رواية ولا تقص) جب وہ پیشہ موڑ کر چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو کسی ہمتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تؤدى الزكوة المفروضة"

توضیح والحديث هنا م ۱۸۷۔

۱۳۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم بهذا ﴿

ترجمہ | ابو زرہ (تابعی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔

تشریح | یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ابو زرہ تابعی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر چونکہ یہی روایت وہیب نے موصولاً ذکر کی ہے اور حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا ہے نیز وہیب ثقہ ہیں ثقہ کی

زیادتی متبول ہے اس لیے یحییٰ بن سعید القطان کے ارسال سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

۱۳۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مِهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدَّمَ وَلَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ لَفَدَحَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَارٌ مُضَرٌّ وَلَسْنَا نَعْلَمُ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ لَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ فَهَكَذَا وَتَذْهَبُ إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَاتَّقَى الزُّكُورَ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا كَسَبْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ اللَّهَائِي وَالْحَنْعَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْتَبِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو الْعَمَّانِ عَنْ حَمَادِ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴿

ترجمہ | ابو جرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ عبد القیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ رہیہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اس لیے ہم شہر حرام کے علاوہ (جس میں عرب کے لوگ جگ نہیں کرتے تھے) کسی مینے میں آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے ہیں تو ہم کو ایک ایسی بات بتادیتے ہیں کہ ہم خود بھی آپ ﷺ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں (ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں) انہیں بھی اس کی دعوت دیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور اس بات کا کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرتے رہنا، اور میں تمہیں کدو کے تونے سے، سبز ٹھلیا سے اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن سے اور روغنی برتن سے (جس پر روغن زفت لگایا گیا ہو)

اور سلیمان اور ابو العمان نے حماد سے یوں روایت کی، اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة في قوله "وايتاء الزکوٰۃ"

تحدیث وضعہ | والحديث هنا من ۱۸۸ باقی مواضع کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد اول، ص: ۳۵۲

تشریح | سلیمان اور ابو العمان کی روایت میں الایمان باللہ کے بعد واؤ عطف نہیں ہے اور حجاج کی روایت میں واؤ تثنیٰ ایمان باللہ اور شہادت ان لا الہ الا اللہ دونوں ایک ہی ہیں۔

اس روایت پر تفصیل کے لیے نصر الباری جلد اول، ص: ۳۵۲ اور جلد ہفتم یعنی کتاب المغازی، ص: ۳۳۲

لاحظہ فرمائیے۔

۱۳۲۵ | حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْثِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرُوا مِنْ كَفَرٍ مِنَ
الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَيْرُ كَيْفَ تَقَابَلِ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْرٌ أَنْ أَقَابِلِ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَهَا لَقَدْ حَصَمَ
مِنِي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَجِسَابَتِهِ عَلَى اللَّهِ لِقَالَ وَاللَّهِ لَا أَقَابِلُنَّ مِنْ لَوْحٍ بَيْنَ
الْمُضَلَّةِ وَالزُّكُورِ فَإِنَّ الزُّكُورَ حَتَّى الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي حَتَّى كَانُوا يُوْثِرُونَهَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِيهَا قَالَ عُمَيْرُ لَوْ أَنَّ
مَنْهُ إِلَّا أَنْ لَقَدْ فَسَّخَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَقَّ كَمَا

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے کچھ نے کفر کیا (حضرت ابو بکر نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمر نے فرمایا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ کلمہ تہجد پڑھ لیں تو جب اس کلمہ کو کہنے لگیں تو اسے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی مگر اسلام کے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ پر ہے، ابو بکر نے فرمایا خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے ضرور ضرور لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ حق مال ہے (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا کرتے تھے اگر اس کے دینے سے انکار کریں گے تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے ضرور لڑوں گا عمر نے کہا پھر خدا کی قسم اللہ نے ابو بکر کا سینہ کھول دیا اب میں نے پہچانا یہی حق ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "فقال والله لا قاتلن الخ"

تحدیث وضعہ | والحديث هنا من ۱۸۸ باتی الحدیث مختصرا مقتصرا فيه على المزفوع من

حدیث ابی بکرؓ ص ۱۹۶، ص ۱۹۶ ویاتی تعاماً ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۸۱۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کا رجحان و میلان یہی ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت اجمالاً مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی جیسا کہ محدث شہیر ابن خزیمہ کی رائے ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنے خیال کی طرف اشارہ کر دیا کہ سورہ مزمل کی آیت باب میں ذکر فرمائی اور سورہ مزمل کی ہے لیکن چونکہ اسمیں اختلاف تھا اس لیے صاف و صریح حکم نہیں بیان کیا۔ البتہ زکوٰۃ کا مفصل نصاب ہجرت کے بعد عرس ہوا۔ واللہ اعلم۔

مختصر تشریح | امام بخاریؒ نے اس باب میں چھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں: پہلی حدیث یعنی حدیث ۱۳۲۰ کے لیے لھر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص ۳۱۳ ملاحظہ فرمائیے۔

باب کی دوسری حدیث یعنی حدیث ۱۳۲۱ ہے: حدیثنا حطص بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن محمد بن عثمان الخثعمی کہ قال ابو عبد اللہ الخثعمی "ترجمہ گزر چکا ہے امام بخاریؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ وہم ہے اصل صحیح عمرو بن عثمان ہے ملاحظہ فرمائیے مسلم اول، ص: ۳۱، ص ۶۔ حدیثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال حدثنا عمرو بن عثمان قال حدثنا موسیٰ الخثعمی

"ان رجلاً قال للنبیؐ" بعض نے کہا یہ خود حضرت ابو ایوبؓ تھے او ہو ابن المنطق هذا اسمه لقیط بن صبرہ (فس) "قال ماله ماله" بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ قال کی ضمیر آپؐ کی طرف راجع ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قال کا مرجع قوم ہے جیسا کہ علامہ قسطلانی نے فرمایا "قال" القوم نیز حاشیہ میں ہے الناس۔

یہ سفر کا قصہ ہے جیسا کہ مسلم شریف کتاب الایمان، ص: ۳۱ میں روایت ہے قال حدثنی ابو ایوب ان اعرابیا عرض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی سفر فاخذ بخطام ناقته الخ تو چونکہ اس شخص نے سفر میں حضور اقدسؐ کی سواری روک دی اور سوال کیا تو لوگ بگڑ گئے اور کہنے لگے ماله ماله اس کو کیا ہوا؟ کیوں اس طرح پوچھ رہا ہے؟ تو رحمت عالمؐ نے فرمایا اس کو سوال کی حاجت ہے اس کو ضرورت پڑ گئی ہے۔

"ارب" علامہ مینی نے بڑی تفصیل کی ہے خلاصہ یہ کہ اگر اسم صیغہ صفت ہے "أرب" بروزن لفظ تو اس کے معنی ہیں حاجت اور اگر فعل ہے تو فتح و سبغ دونوں سے ہو سکتا ہے اس کو ضرورت پڑ گئی ہے، یہ محتاج ہو گیا ہے۔

باب کی تیسری روایت حدیث ۱۳۲۲ میں لا ازید ہے لیکن بعض میں یہاں لا انقص کا اضافہ بھی ہے اس پر تقریر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

باب کی چوتھی روایت یعنی حدیث ۱۳۲۳ وہی سابق روایت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض شارح مثلاً علامہ

تسلطانی نے اس پر شمار نمبر نہیں لگایا ہے۔

لیکن صحیح بخاری کے عظیم ترین شارح علامہ بیہقی اور قدیم ترین شارح علامہ کرمائی نے شمار نمبر لگایا ہے اس لیے احقر نے ان بزرگوں کی اتباع کی ہے۔

باب کی پانچویں حدیث یعنی حدیث ۱۳۲۴ وفد عبدالقیس کی حدیث ہے اس کے لیے نصر الباری جلد اول اور نصر الباری جلد ہشتم ملاحظہ فرمائیے۔

باب کی چھٹی حدیث یعنی حدیث ۱۳۲۵ کا ترجمہ گذر چکا۔

حدیث ۱۳۲۵ کا خلاصہ | خلاصہ یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکرؓ جانشین و خلیفہ ہوئے تو ایک عام و بارگاہی پھیلی اور بہت لوگ اس میں شامل ہو گئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب مخالفت کا بادل اٹھتا ہے تو شدید مخالفت اور قلیل مخالفت اور تذبذب والے سب ایک ہی طرف شمار ہونے لگتے ہیں یہ لوگ چار فرقوں میں منقسم تھے۔

ایک فرقہ وہ تھا جو بالکل کافر ہو گیا اور دینِ برائیت کی طرف عود کر گیا، مگر یہ بہت قلیل تھا۔ اور دوسرا بڑا فرقہ اسود عسی اور مسیلہ کذاب اور سجاح کے تابع ہو گیا اسود عسی اور مسیلہ کذاب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اور سجاح ایک عورت تھی اس نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور کلمہ واذن میں اسی کا ذکر تھا سجاح کے قبیعین کہتے تھے کہ دنیا کے نبی مرد ہوتے ہیں اور ہماری نبی عورت ہے۔

اسود عسی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں قتل ہو گیا اس کے قتل کا قصہ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۲۵۶۔

اور سجاح بغرض جنگِ مسیلہ کی طرف چلی۔ پہنچنے کے بعد قرار پایا کہ دونوں یعنی مسیلہ کذاب اور سجاح آپس میں مفاہمت کر لیں آخر دونوں ایک خیمہ میں جمع ہوئے اور مسیلہ کذاب پر عجیب و غریب اس کے شیطان نے وحی کی اور دونوں نے نہ معلوم کیا کیا وہاں کیا اور پھر نکاح ہو گیا اور پھر یہ قرار پایا کہ سجاح کے قبیعین سے دو وقت کی نماز معاف ہے۔

تیسرا فرقہ کہتا تھا کہ اسلام بدعت ہے اور ہم مسلمان ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں مگر ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے یہ لوگ کہتے تھے کہ زکوٰۃ کوئی شرعی چیز نہیں ہے بلکہ یہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی جیسے ہم صلی آپ کے ساتھ خاص تھا اس لیے کہ قرآن پاک میں خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم

و تو کیہم ہے تفسیر و تزکیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے تھے نہ کہ ابو بکر یہ فرقہ متاثر تھا۔

اور چوتھا فرقہ کہتا تھا کہ زکوٰۃ واجب ہے مگر ابو بکر کو نہیں دیں گے بلکہ ہم خود خرچ کریں گے اور خذ من

اور چوتھا فرقہ کہتا تھا کہ زکوٰۃ واجب ہے مگر ابو بکر کو نہیں دیں گے بلکہ ہم خود خرچ کریں گے اور خذ من

اموالہم سے استدلال کرتا تھا کہ لینے کا حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا، یہ چاروں فریقے جماعتی حیثیت سے ابو بکر صدیق کی مخالفت میں برابر تھے اور تیسرا چوتھا فرقہ اصطلاح میں باغی کہلاتے ہیں اس لیے کہ وہ تاویل کرتے تھے مگر اس وقت چونکہ بغاوت کی شکل نہ تھی بلکہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں شروع ہوئی اقتحاح حضرت عثمان کے زمانے میں ہو اور ظہور حضرت علیؑ کے دور میں ہوا۔

اب سوال یہ ہے کہ شیخین کا مناظرہ کس فریق کے متعلق تھا۔ بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے کہ مرتدین کے بارے میں تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ تالیف کی ضرورت ہے حضرت ابو بکر نے ان کو ڈانٹا کہ اجبار فی الجاہلیۃ و خوار فی الاسلام لیکن یہ غلط ہے۔ اب مناظرہ کس فریق میں تھا؟ شرح کی رائے ہے کہ مناظرہ فرضیت زکوٰۃ کے منکرین کے بارے میں تھا، حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ جب وہ لوگ توحید و رسالت کے قائل ہیں تو ان سے قتال کیسے جائز ہوگا جب کہ حضور اقدس ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا لا قاتلن من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال۔ اب اشکال یہ ہے کہ بعض روایات میں حتی یقولوا لا الہ الا اللہ یقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ ہے تو ابو بکر صدیق نے قیاس کے بجائے روایت سے کیوں استدلال نہ فرمایا؟ اس کا جواب ہو سکتا ہے کہ اس وقت ذہول ہو گیا ہوگا۔

اور میرے والد صاحب کی رائے ہے کہ مناظرہ فریق رابع میں تھا جو زکوٰۃ کا اقرار کرتا تھا مگر ادالی الامام کا منکر تھا بظاہر لا قاتلن من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ شرح کی تائید کرتا ہے لیکن واللہ لو منعونی عنافا میرے والد صاحب کی تائید کرتا ہے اس لیے کہ لو منعونی فرمایا یعنی اگر مجھ کو نہ دیا تو قتال کروں گا، معلوم ہوا کہ ادالی الامام کے منکرین میں مناظرہ تھا۔ (تقریر بخاری حضرت شیخ الحدیث از حاشیہ جلد چہارم، ص: ۷۹) (حضرت مولانا) محمد یونس عفی عنہ (شیخ الحدیث دامت برکاتہم) مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

﴿ **بَابُ ۸۸۲** **الْبَيْعَةِ عَلَىٰ اِتِّاءِ الزَّكْوَةِ فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ**

وَاَتَوْا الزَّكْوَةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ﴿

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا (اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ توبہ میں) اگر وہ توبہ کریں اور

قائم رکھیں نماز اور دیتے رہیں زکوٰۃ تو تمہارے بھائی ہیں حکم شریعت میں

(یعنی اب بھی اگر کفر سے توبہ کر کے احکام دینیہ نماز، زکوٰۃ وغیرہ پر عمل پیرا ہوں تو نہ صرف یہ کہ آئندہ کے لیے

مخوف و مامون ہو جائیں گے بلکہ اسلامی برادری میں شامل ہو کر ان حقوق کے مستحق ہوں گے جن کے دوسرے مسلمان مستحق ہیں)

۱۳۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الْعُسْلُوفَةِ وَإِيْعَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

مطابقت للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله " وإيحاء الزكوة "

تدوین و تصحیح | والتحديث هنا من ۱۸۸ و من الحديث من ۷۵، ۱۴، ۱۳ و بالی من ۲۸۹، و من ۳۷۵، و من ۱۰۶۹۔

مقصد | اس سے امام بخاری کا مقصد ہے کہ زکوٰۃ کو بیان کرنا ہے اور یہ باب تخصیص بعد التعمیم ہے اور بخاری کا استدلال اگلی آیت وان نکفوا ایمانہم من بعد عہدہم الآیۃ سے ہے۔

﴿ بَابُ ۸۸۵ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ ﴾

وقول الله تعالى وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
التي قوله فلدو قوا ما كنتم تكتمون .

زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ آیت ۳۴، ۳۵ میں) وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَوَاءٌ مِثْقَالٍ ذَرَّةٍ فِي كِتَابِي الَّذِي لَا يُحِصِيهَا إِلَّا بِيَوْمِ الْحِسَابِ (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہیں کرتے) پس اے نبی ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دیدیتے جس دن ان سونے اور چاندی کو آگ میں پتایا جائے گا پھر ان جلتے ہوئے خزانوں سے ان کی پیشانیوں پر اور ان کی گردنوں پر لور ان کی پیشیوں پر داغ دیا جائے گا (کیونکہ فقیروں کو دیکھ کر اول ان کی پیشانیوں پر بل پڑتے تھے اور پھر ان سے پہلو تہی کرتے تھے اور پھر ان سے پشت پھیر لیتے تھے اور رخ دیتے وقت ان سے کہا جائیگا کہ) یہ وہی خزانہ ہے جو تم نے اپنے نفع اور فائدہ کے لیے جمع کر رکھا تھا پس چکھو وبال اس کا جو تم ذخیرہ رکھتے تھے۔

تشریح آیت میں کنز کا لفظ ہے کنز اسی مال کو کہیں گے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے، اکثر صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے کہ آیت الہیہ کتاب اور مؤمنین سب کو شامل ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے اس پر ترجمہ قائم کیا ہے۔

۱۳۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْأَيْلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّأُ بِأَخْفِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمَ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّأُ بِأَظْلَفِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحَلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارَ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رِغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ ﴾

ترجمہ عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن وہ) اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو خوب مونٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے اور اسی طرح بکریاں بھی جس کی زکوٰۃ نہ دی ہو اچھی موٹی تازی بن کر اپنے مالک کے پاس آئیں گی اور اپنے پاؤں سے چلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر پہنچ کر اس کا دودھ دوہا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے جو بول رہی ہو پھر (مجھ کو پکارے) کہے یا محمد ﷺ (مجھ کو بچاؤ) میں کہوں گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو خدا کا حکم پہنچا دیا تھا اور ایسا نہ ہو کہ کوئی اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے جو بول رہا ہو پھر کہے یا محمد ﷺ (مجھ کو بچائیے) میں کہوں گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔

(مسلم شریف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ منہ سے کانٹیں گے پچاس ہزار برس کا جو دن ہوگا اس دن یہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کرے اور وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لے بہشت میں یا دوزخ میں) (مسلم اول، ص: ۳۱۸)

۱۳۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِلَ لَهُ مَا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُجَاعًا
أَفْرَحَ لَهُ زَيْتَانٌ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا
مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ قَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ
غَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جسے مال دیا پھر اس نے اس کی
زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کا یہ مال قیامت کے دن گنجا سانپ بنا دیا جائے گا اس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے (دھبے)
ہو گئے قیامت کے دن اس کی گردن میں ہار کی طرح پہنا دیا جائے گا (یعنی وہ سانپ اس کے گلے میں لپٹ
جایگا) پھر اس کے دونوں جڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے (سورہ آل
عمران کی اس آیت کی) تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ
غَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل ہرگز بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے جس کے لیے وہ
بخیل کرتے ہیں وہ قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق ہونے والا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يخبر عن مانع الزكاة ما يعذب به
ولا يعذب احد الا على ترك فرض من الفرائض ولو لم يكن في منعه الزكاة اثما لما
استوجب هذه العقوبة .

تعداد و صحیح والحديث هنا ص ۱۸۸ ویاتی ص ۳۲۰ ویاتی الحديث ص ۶۵۵، ص ۶۷۲، ص ۱۰۲۹،
نسائی فی الزکوٰۃ ص ۲۶۶۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روکنے والا گنہگار ہوگا ساتھ ہی ساتھ عذاب کی نوعیت کو ذکر فرما دیا
چونکہ اثم (گناہ) کے مختلف انواع ہیں لہذا زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر عذاب کی جو نوعیت ہوگی اس کو ذکر فرما دیا کہ اونٹ
کے مالک کو میدان میں لٹا دیا جائے گا اور اونٹ اسے منہ سے کاٹیں گے اور روندیں گے۔

تشریح ”ان تعذب علی الماء“ پانی پر چونکہ اکثر غریب و فقیر لوگ جمع رہتے ہیں وہاں دودھ دوہنے سے
فرض یہ ہے کہ کچھ دودھ فقراء و مساکین کو بھی مل جائے، مگر یہ حق و واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ مکارم
اخلاق میں سے ہے اصل فرض و واجب زکوٰۃ ادا کرنی ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں روایت ہے لیس فی المال حق
سوی الزکوٰۃ .

”سجاعا القوع“ ذکر اور گنجا سانپ جو بہت زہریلا ہوتا ہے اس سانپ کے سر پر یاد دونوں آنکھوں پر دو
نقطے ہوتے۔

﴿بَابُ مَا أُدِيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ﴾

لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ ﴿

جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

﴿وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَتَمَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْأَمْوَالِ﴾

اور ہم سے احمد بن شیب نے بیان کیا کہا میرے باپ شیب نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے خالد بن اسلم سے انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک دیہاتی نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا کہ مجھ کو اس آیت کی تفسیر بتائیے ”والذین یکتون الذہب والفضة“ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جس نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے لیے تباہی ہوگی اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے پاک کر دیا۔ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مال و دولت جمع کرے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے تو گنہگار نہیں ہے۔

﴿۱۳۲۹﴾ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَوَ بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيهَا دُونَ خُمْسِ دُرِّدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيهَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ﴿

ترجمہ | یحییٰ بن عمارہ نے کہا کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں صدقہ (یعنی زکوٰۃ) نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ

و سن مجور سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث المفہوم.

اس لیے کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ کتر ہونے کے لیے نصاب شرط ہے اور جب نصاب نہیں تو کتر نہیں۔

تعدیل و تصحیح | والحديث هنا من ۱۸۹۴-۱۸۸۸ وياتي الحديث من ۱۹۴، و من ۱۹۶، و من ۲۰۱، مسلم في الزكاة،

ص ۳۱۵۔

۱۳۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي قَاهِبٍ مَسْمُوعٌ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ لِأَبَا بَابِي فَرَفَعْتُ لَهُ مَا أَنْزَلْتَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاصْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْتَبُونَ الذَّهَبَ وَاللِّصَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ تَزَلَّتْ لِي أَهْلِي الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ لِيْنَا وَفِيهِمْ لَكَانَ بَنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ لَكُنْتُ إِلَى عُثْمَانَ بِشُكُونِي فَكُتِبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَقْدَمَ الْمَدِينَةِ لَقَدِمْتُهَا فَكُنْتُ هَلَى النَّاسِ حَتَّى كَانَتْهُمْ لَمْ يَرُونِي قَبْلَ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ سِغَتْ تَنْعَيْتَ لَكُنْتُ قَرِيبًا فَذَلِكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ وَكَلِمَاتِي حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ﴿

ترجمہ | زید بن وہب (تابعی) نے کہا کہ میں ربذہ کے پاس سے گزرا تو میری ملاقات حضرت ابو ذر رضی اللہ

عنه سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: کس چیز نے آپ کو اس جگہ پہنچایا تو انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں تھا وہاں مجھ میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ میں (جو حضرت عثمان کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوا "الذین یکتزون النخ" (جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدیجئے) معاویہ نے کہا یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو میں نے کہا ہم مسلمانوں کے بارے میں اور ان اہل کتاب دونوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں پھرے اور ان کے دو عہد نامے ہو گئے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس میری شکایت لکھی اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا کہ تم مدینہ آ جاؤ میں مدینہ آیا تو میرے پاس لوگ بکثرت جمع ہونے لگے گویا اس سے پہلے ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا تو میں نے حضرت عثمان سے اس کا تذکرہ کیا تو مجھ سے فرمایا اگر تم چاہو تو مدینہ سے قریب ایک ایک گوشہ میں رہو، یہی وہ وجہ ہے جس نے مجھ کو اس منزل یعنی جنگل پہنچایا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بہت بڑے شخص ہیں) مگر مجھ پر ایک جہشی کو امیر بنا دیں تو اس کی بات سنوں گا اور حکم مانوں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انها فیما ادی زکاتہ فلیس بکتز و

مفہوم الآیة كذلك اذا ادى زكاة الذهب والفضة لا يكون ما ملكه كنزا فلا يستحق
الوعيد الذي يستحقه من يكتنز ولا يودى زكاته (عمره)

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۱۸۹ وياتي في التفسير ص ۶۷۲۔

۱۳۳۱ | حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ
الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ
الشَّيْخِيرِ أَنَّ الْأَخْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَأٍ مِنْ قُرَيْشٍ لَجَاءَ
رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيَاةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِشِيرِ
الْكَانِزِينَ يَرْضَفُ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوَضَعُ عَلَى حَلْمَةِ ثَدِي أَحَدِهِمْ
حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نَعْضِ كَيْفِهِ وَيُوَضَعُ عَلَى نَعْضِ كَيْفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْمَةِ
ثَدِيهِ يَتَرَلَزُلُ ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ
هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرَهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا
قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ تَعْنِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَبْصُرُ أَحَدًا
قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرْمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أَحْبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا
أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَائِيرٍ وَإِنْ هُوَ لَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللَّهِ
لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنِ دِينِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ ﷻ

ترجمہ | اخف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک صاحب آئے جن کے
بال پراگندہ کپڑے کھر دے (یعنی موٹے) اور بیت (صورت) بھی سیدھی سادی وہ ان کے پاس کھڑے
ہوئے اور سلام کیا پھر فرمایا جو لوگ مال جمع کرتے ہیں ان کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ایک پتھر جنم کی آگ میں تپایا جائے
گا پھر ان کے پستان کی گھنڈی (سر پستان) پر رکھ دیا جائے گا جو موٹھے کی اوپر والی ہڈی سے پار ہو جائے گا اور
ان کے موٹھے (شانے) کی ہڈی پر رکھا جائے گا اور چھاتی کی گھنڈی سے پار ہو جائے گا اس طرح وہ پتھر ڈھلکا
رہے گا پھر اس نے پیٹھ پھیری اور ایک ستون (کھمبا) کے پاس بیٹھ گئے اور میں ان کے پیچھے چلا اور ان کے پاس
بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ میں نے ان سے کہا میرا اندازہ ہے کہ لوگوں نے آپ کی بات کو
پسند نہیں کیا (یعنی لوگ ناراض ہو گئے) اس بزرگ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہ لوگ کچھ بھی عقل نہیں رکھتے ہیں مجھ سے

میرے ظلیل (جانی دوست) نے فرمایا: میں نے پوچھا آپ کے دوست کون ہیں جن کو آپ مراد لے رہے ہیں۔ اس بزرگ نے کہا وہ ظلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر کیا تو اُحد پہاڑ دیکھتا ہے؟ یہ سن کر میں نے سورج دیکھا کہ کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپ ﷺ کسی کام کے لیے مجھ کو بھیجنے والے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ اُحد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہوا کرے تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں سوائے تین دینار کے (جو ضروری اخراجات کے لیے ضروری ہو) بلاشبہ یہ لوگ بیوقوف ہیں یہ لوگ دنیا (یعنی روپیہ پیسہ) جمع کرتے ہیں اور میں تو خدا کی قسم نہ ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گا نہ دین کی کوئی بات پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔

مطابقہ المترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه وعيد للكانزين الذين لا يؤدون الزكاة ويفهم منه الذي يؤديها لا يطلق عليه اسم الكانز المستحق للوعيد ولا الذي معه يسمى كنزا لانه ادى زكاته فدخل تحت الترجمة من هذا الوجه فافهم (عمدہ)

تدریوضحہ | والحديث هنا من ۱۸۹ وياتي من ۳۲۱ و ۹۱۷ و ۹۵۳، مسلم اول، من ۳۲۱۔
مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جس کز پر وعید آئی ہے وہ، وہ کز ہے کہ جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے امام نے حدیث مرفوعہ سے استدلال کیا۔ اس میں ہے لیس لیمان دون خمسة اواق صدقة معلوم ہوا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں مطالبہ شرعی نہیں ہے لہذا وہ کز نہیں کہلائے گا اور اس کا رکھنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ ۸۸۷ أَنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ ﴾

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت

یعنی نیک کاموں میں جیسے فقراء و مساکین کو کھلانے پلانے میں اور مدارس اسلامیہ کی تعمیر و ترقی میں، مجاہدین کے لیے جہاد کا سامان کر دینے، غالب ظلموں کی غوراک و پوشاک تیار کرنے میں۔

۱۳۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي النَّتَنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَىٰ هَلَكَيْهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہے

تھے کہ دو (آدمیوں کی) خصلتوں پر کوئی رشک کرے تو ہو سکتا ہے ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت دی وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس پر جس کو اللہ نے قرآن و حدیث کا علم دیا وہ اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا حسد الا في التين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق"

فان الحديث يدل على الترهيب في الفاق المال في حقه .

تعدیل و توضیح | والحديث هنا من ۱۸۹ و مر فی کتاب العلم ص ۱۷۱ و ہامی ص ۱۰۵۷، ۱۰۸۸۔
مقتصر | امام بخاری کا مقصد اس باب سے صدقہ کی ترغیب ہے معلوم ہوا کہ مال جمع کرنے کی مذمت مطلقاً نہیں ہے امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ مال کا حق ادا کرنے کے بعد مال جمع کرنا جائز ہے البتہ نیک کام میں خرچ کرنا چاہیے۔

حدیث پاک کی تفسیر کے لیے لیسر الباری جلد اول، ص: ۳۰۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْغُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطْرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُ النَّدَى .

صدقہ و خیرات میں ریاء کاری کا بیان

(یعنی لوگوں کو دکھلانے کے لیے تاکہ لوگ تعریف کریں) ایسے صدقات و خیرات سے بجائے ثواب کے عذاب ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ بقرہ میں) اے مسلمانو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور فقیر کو تکلیف پہنچا کر برہادمت کرو، اخیر آیت واللہ لا یھدی القوم الکافرین تک، ابن عباس نے فرمایا کہ اس آیت میں صلدا کا لفظ آیا ہے اس کے معنی صفا چٹ ہے یعنی اس پر کچھ نہیں رہا اور عکرمہ نے کہا و ابل زور دار بارش اور طل کے معنی شبنم اور اوس کے ہیں۔

اس سورہ میں لفظ و ابل اور طل آیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے مطابق ان کی تفسیر کر دی۔

﴿ **بَابٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ** ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَوْلٍ مَعْرُوفٍ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أذى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ.

اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں کرتا ہے

اور صدقہ نہیں قبول ہوتا ہے مگر حلال کمائی سے

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”زنی سے جواب دینا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے پیچھے ہوسنا اور اللہ تو بے نیاز مخل والا ہے۔

تشریح یعنی مانگنے والے کو زنی سے جواب دینا اور اس کے اصرار و بدخوئی پر درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے کہ ہار ہار اس کو شرمائے یا احسان رکھے یا طعنہ دے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے کسی کے مال کی اس کو حاجت نہیں۔

”هلول“ بضم اللین مال فیست میں خیانت کرنا یہاں مراد حرام مال سے صدقہ کرنا ہے۔

آیت کریمہ سے استدلال اس طرح ہے کہ جب عمل صدقہ کے بعد احسان جتنا مہمل صدقہ ہے تو لول میں تو صدقہ کے ساتھ ساتھ الٰہی تکلیف ہے کیونکہ جب چوری کے مال لے لے یعنی حرام مال سے خیرات کرے گا تو جن لوگوں پر خیرات کرے گا ان لوگوں کو جب اس کی خبر معلوم ہوگی تو ان کو ایذا ہوگی۔

﴿ **بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ** ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَتِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

حلال کمائی سے صدقہ کا بیان

(یعنی صدقات و خیرات حلال کمائی سے قبول ہوتی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے

(یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی) اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا، جو لوگ ایمان

لائے اور نیک عمل کیے اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کے لیے ثواب ہے ان کا اپنے پروردگار کے پاس

ندانہ کو کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

۱۳۳۳ ۞ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّئُهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّئُ أَحَدَكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ وَقَالَ وَرَفَاءُ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کو صدقہ دینے والے کے فائدے کے لیے اس کو پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اور درقار نے اس کو ابن دینار سے روایت کیا اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلم بن ابی مریم اور زید بن اسلم اور سہیل نے اس کو ابو صالح سے روایت کیا انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "من کسب طیب"

تعدیل ووضوح والحدیث هنا ص ۱۸۹ ویاتی الحدیث فی التوحید تعلیقاً ص ۱۱۰۹۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ الباب سے ظاہر ہے کہ ربوا بحق البرکتہ (عدم البرکتہ) ہے چونکہ وہ کسب طیب نہیں ہے اور صدقات اس وجہ سے ذوالبرکتہ ہے کہ وہ کسب طیب سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جو کسب طیب نہ ہو گا وہ مردود ہو جائے گا۔

تشریح امام بخاریؒ نے یہاں تین ترجمے ذکر فرمائے ہیں لیکن دو ابواب میں روایت ذکر نہ کی بلکہ صرف آیت سے استدلال کر لیا اور اس تیسرے باب میں ایسی روایت ذکر فرمادی کہ تینوں تراجم اسی ایک روایت سے ثابت فرمادئے من کسب طیب سے ترجمہ ثابت ہو گیا اور ولا یقبل اللہ الا الطیب سے دوسرا ترجمہ ثابت ہو گیا چونکہ صدقہ غلول طیب نہیں ہے اور ہم پر یہاں سے پہلا ترجمہ ثابت ہو گیا کیونکہ ریاہ سے تربیت نہیں ہوتی بلکہ ضائع ہو جاتا ہے۔

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ ﴾

زد سے پہلے صدقہ دینے کا بیان

(یعنی اس زمانہ کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ لینے والا نہ ملے) صدقہ دینا۔

۱۳۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ
بْنَ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي
عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ
بِهَا بِالْأَنْسِ لَقَبِلْتُهَا فَمَا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا لوگو صدقہ کرو اس لیے کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ لے کر چلے گا (گھومے گا) مگر ایسے شخص کو نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرے جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو اس کو گذشتہ کل لاتا تو میں اس کو لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها الخ

تعدیل ووضوح والحديث هنا من ۱۹۰ وباتى من ۱۹۱، و من ۱۰۵۳، و مسلم في الزكاة من ۳۲۵۔

۱۳۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ
فِيكُمْ الْمَالُ فَيُهَيِّضَ حَتَّى يُهْمَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَخْرُضَهُ فَيَقُولَ
الَّذِي يَخْرُضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تمہارے اندر مال کی بہتات ہو جائے اور وہ بہنے لگے یہاں تک کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی کہ اس کی خیرات کون لے گا یہاں تک کہ کسی کو خیرات پیش کرے گا (دینے لگے گا) تو وہ کہے گا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح والحديث هنا من ۱۹۰ وباتى الحديث من ۱۰۵۳، و مسلم في الزكاة.

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا
مُرَايٌ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ صَاعٍ هَذَا فَتَزَلَّتْ
الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا
جَهَنَّمَ الْآيَةَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو مسعودؓ نے فرمایا جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اس وقت ہم بوجھ اٹھاتے تھے (یعنی مزدوری کرتے تھے) ایک صاحب (حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ) آئے اور بہت زیادہ صدقہ کیا تو لوگوں نے (یعنی منافقین نے) کہا یہ ریاکار ہے اور ایک دوسرے شخص (ابو عقیل) آیا اس نے ایک صاع صدقہ کیا تو منافقین کہنے لگے بیشک اللہ اس کے ایک صاع سے غنی ہے تو یہ آیت (سورہ برات کی) نازل ہوئی والذین یلمزون الا یہ (جو لوگ طعن کرتے ہیں ان مسلمانوں پر جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان (غریب) مسلمانوں پر جن کو محنت و مزدوری کے سوا مقدر نہیں الخ۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الله لما نزل آية الصدقة حث النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه عليها فمنهم من تصدق بكثير ومنهم تصدق بقليل والترجمة تدل على الحث على الصدقة وان كانت شق تمره

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۱۹۰ وياتي ص ۳۰۳، ص ۶۷۳ نسائي في الزکوٰۃ، ص ۲۷۱۔

۱۳۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَتَحَامَلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنْ لَبِغْتَهُمْ الْيَوْمَ لِمِائَةِ أَلْفٍ ﴿

ترجمہ حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور بوجھ اٹھاتا (یعنی مزدوری کرتا) تو ایک مد (قلہ) حاصل کرتا (اس میں سے صدقہ دیتا) اور آج (ہم میں سے) بعض کے پاس لاکھ درہم ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا امرنا بالصدقة"

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۱۹۰ وياتي ص ۳۰۳، ص ۶۷۳۔

۱۳۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمره ﴿﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ دے کر) اگرچہ کجور کا ایک کھلا ہی ہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الحديث عين الترجمة .

تعدیل ووضوح . والحديث هنا م ۱۹۰ ویاتی م ۸۹۰، م ۹۶۸، م ۹۷۱، م ۱۱۰۹، م ۱۱۱۹۔

۱۳۳۱ھ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْتِئَانٌ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتَهَا إِيَّاهَا فَكَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ لِقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ بَيْتًا مِنَ النَّارِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک عورت سوال کرنے (مانگنے کے لیے) آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس نے میرے پاس ایک کجور کے سوا کچھ نہیں پایا میں نے وہ کجور اس کو دیدی اس نے وہ کجور آدمی آدمی دونوں بیٹیوں کو دے دی اور خود کچھ نہیں کھائی پھر انھی اور چلی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور ﷺ سے یہ واقعہ بیان کر دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں پھنس جائے تو وہ اس کے لیے (قیامت کے دن) دوزخ سے آڑ ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكسمتها بين ابنتيها"

یعنی اس عورت نے ایک کجور کے دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دیئے فصار لكل واحدة منهما

شق تمره .

۲۔ باب میں دو مضمون تھے ایک تو کجور کا ٹکڑا دے کر دوزخ سے بچنا دوسرے قلیل صدقہ تو حضرت عدی کی حدیث سے پہلا مطلب ثابت ہوا اور حضرت عائشہ کی حدیث سے دوسرا مطلب یعنی انھوں نے قلیل صدقہ دیا یعنی ایک کجور۔

تعدیل ووضوح والحديث هنا م ۱۹۰ ویاتی الحديث م ۸۸۷ اخرجه مسلم في الادب والترمذی

في البر .

مقصد امام بخاری کا مقصد ما لذل فی الصدقہ ہے اگر تھوڑا سا بھی ہے تو اسی کو صدقہ کر دے یہ نہ سوچے کہ زیادہ تو

ہے نہیں کیونکہ سب دوزخ سے حفاظت کا سبب بن جائیگا۔ مثلاً دنیا دارین واسطے چندہ کے لیے پچیس امام بخاری
 براہِ محنت کو رہے ہیں کہ سوچتے رہے جو کچھ کم اور بیش ہن بڑے دیدہ جہر کہتے پھریا ہے کہ یاغ لگا دیں اور پوجہ پھلتا
 پھولتا رہے۔

باب ۸۹۳ فصل نطفہ قلبہ السخایح الطیبہ فی الصدقۃ

لَقَوْلِهِ تَعَالَى وَانْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الْيَوْمَ لَا بَيْعَ
 فِيهِ وَلَا خِلَةَ وَلَا شَفَاعَةَ الْآيَةَ

ہم نے ملا تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت
 ہدیہ کو نکالنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچہ کرو اور مال کے لیے تم پر ہوتے آجائے
 اخیر آیت تک (سورہ منافقون آیت ۱۰)

ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول
 اللہ! میں صدقہ دینے میں غراب نیا رہنے لگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو تندرستی میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے

محتاجی کے اندیشے اور مالدار کی کی حدوں کی حالت میں خیرات کرے اور اتنی دیر مت بکرتے کہ جانِ حلیٰ میں آجائے اس
 وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا حالانکہ اب تو وہ مال فلاں (یعنی وارث) کا ہو چکا۔
 مذہبِ صالحہ (مطلبہ) پر ہم کہلائی تھی صحیح عالم اور جست ہو مال کا لہنے کا خواہش ہو جس نخل کی برہا ہو محتاجی کا اللہ پرشہ کا
 اور یہ توقع و امید ہو کہ اگر ہم جمع کرتے رہے تو مالدار ہو جائیں گے ایسے وقت میں صدقہ کرنا سب سے افضل اور
 زیادہ ثواب کا باعث ہے (سورہ انفقہ آیت ۱۰) (سورہ انفقہ آیت ۱۰) (سورہ انفقہ آیت ۱۰)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول
 اللہ! میں صدقہ دینے میں غراب نیا رہنے لگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو تندرستی میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے
 محتاجی کے اندیشے اور مالدار کی کی حدوں کی حالت میں خیرات کرے اور اتنی دیر مت بکرتے کہ جانِ حلیٰ میں آجائے اس
 وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا حالانکہ اب تو وہ مال فلاں (یعنی وارث) کا ہو چکا۔
 مذہبِ صالحہ (مطلبہ) پر ہم کہلائی تھی صحیح عالم اور جست ہو مال کا لہنے کا خواہش ہو جس نخل کی برہا ہو محتاجی کا اللہ پرشہ کا
 اور یہ توقع و امید ہو کہ اگر ہم جمع کرتے رہے تو مالدار ہو جائیں گے ایسے وقت میں صدقہ کرنا سب سے افضل اور
 زیادہ ثواب کا باعث ہے (سورہ انفقہ آیت ۱۰) (سورہ انفقہ آیت ۱۰) (سورہ انفقہ آیت ۱۰)

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحديث للترجمة في قوله "وانما تصلي بقرانك انتا صريح صحيح"

تدبر وضعه ابو الخليل هنا من قوله "وانما تصلي بقرانك انتا صريح صحيح" -

الترجمة - صريح صحيح

بقرانك انتا صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

الترجمة - صريح صحيح

فضیلت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا سبب ہے۔

تشریح | کانت کی ضمیر کا مرجع بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سودہ کی طرف راجع ہے۔ اس لیے کہ اور کوئی زوجہ مذکور نہیں تو اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت سودہ کا انتقال ہوا حالانکہ اہل سیر کا اجماع ہے کہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اور صدقہ میں یہی ممتاز بھی تھیں اسی وجہ سے ان کو ام المساکین بھی کہا گیا ہے۔ حضرت زینب کا انتقال ۲۰ھ خلافت فاروق اعظم میں ہوا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال امیر معاویہ کے زمانہ خلافت ہی میں ہوا۔ یہی اہل سیر و تاریخ لکھتے ہیں اس صورت میں کانت کی ضمیر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرف نہ ہوگی اس پر زبردست اشکال ہے کہ حضرت عائشہؓ سے نسائی جلد اول ص ۲۷۳ میں روایت ہے فکانت سودہ اسرعهن لحوقا فکانت اطولهن بداهذا فكان ذلك من كثرة الصدقة علامه جلال الدين سيوطي نے نسائی کی اس روایت کے متعلق زہر الربی میں کلام فرمایا ہے کہ روایت میں تقدیم و تاخیر اور حذف ہو گیا ہے اصل عبارت یہ تھی:

فأخذن يذرعنها فکانت سودة أطولهن بداهذا وکانت اسرعهن لحوقا زینب
وكان ذلك من كثرة الصدقة

(ازواج مطہرات ہاتھ ناپنے لگیں اور ان میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی سودہ تھیں اور سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ سے ملنے والی زینب ہیں اور یہ صدقہ کی کثرت کی وجہ سے تھا۔ فلا اشکال واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔

﴿بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ﴾^{۸۹۵}

وَقَوْلِهِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ .

لوگوں کے سامنے خیرات کرنا

(یعنی جائز ہے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) جو لوگ رات دن اپنے مالوں کو چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں ان کو ان کا ثواب ان کے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو (عند الموت) خوف ہوگا اور نہ غم (قیامت کے دن) یہ آیت صدقہ علانیہ کے متعلق ہے امام بخاری نے اس باب میں کوئی روایت ذکر نہیں فرمائی چونکہ شرط کے مطابق نہیں ملی۔

اس آیت سے علانیہ خیرات کا جواز نکلا، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں صدقہ و خیرات کرنے والوں کو بشارت

دی ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون عام ہے اس لیے صدقہ علانیہ بھی داخل ہے۔ اگرچہ پوشیدہ خیرات افضل ہے کیونکہ اس میں ریاکاندیشہ نہیں رہتا ہے۔

﴿بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ﴾

وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورجل تصدق بصدقته
لأخفاهما حتى لا تعلم إيمانه وقوله إن تبدوا الصدقات فنعما هي
وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله
بما تعملون خبير.

چھپ کر خیرات کرنا؟

اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ایک شخص نے صدقہ کیا اور اتنا چھپا کر
کیا کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں ہاتھ کو اسکی خبر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) اگر تم ظاہر
کر کے (یعنی لوگوں کے سامنے) خیرات کرو تو اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور فقیر کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے حق
میں بہتر ہے اور تمہارے کچھ گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو تو لوگوں کے سامنے خیرات کرنا بھی بہتر ہے تاکہ اوروں
کو بھی شوق اور رغبت ہو اور چھپا کر خیرات کرنا بھی بہتر ہے تاکہ لینے والا نہ شرمائے خلاصہ یہ کہ اظہار و اخفا دونوں
بہتر ہیں صرف موقع و مصلحت کا لحاظ ضروری ہے۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد فضیلت صدقہ بیان کرنا ہے بخاری نے علانیہ اور سر دونوں کے تراجم قائم فرمائے
ہیں جن سے مقصد جواز بیان کرنا ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ بعض کا جواز اور بعض کی فضیلت بیان فرما رہے ہوں اب
رہا یہ کہ سزا افضل ہے یا علانیہ؟ محققین کی رائے یہ ہے کہ صدقات واجبہ فریضہ میں اعلان افضل ہے اور صدقات
واجبہ ناقلہ میں اسرار افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَيْبٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ﴾

اگر لاعلمی میں کسی مالدار شخص کو صدقہ دیدے؟

ازا کا جواب محذوف ہے ای صدقہ مقبولہ

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو فقیر سمجھ کر صدقہ دیدیا تو صدقہ مقبول ہے یعنی

ثواب ملے گا۔

۱۳۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقُنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ سَارِقٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ زَانِيَةٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ عَمِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ عَمِيٌّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ عَمِيٌّ وَرَأَيْتُ زَانِيَةً وَعَلَيَّ زَانِيَةً وَعَلَيَّ غَنِيٌّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ غَنِيٌّ وَرَأَيْتُ سَارِقًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَلْمِزَ عَنْ زَانِيَةٍ وَأَمَّا الْعَمِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَخْبُرَ سَتِيفِيٍّ أَمَّا اعطاه الله عز وجل ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شخص نے کہا میں (آج) رات کو ضرور صدقہ کروں گا پتا چرہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور نے ہاتھ میں لے لیا یا صبح کو کوئی ہاتھ میں کہے لگے کہ رات چور کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے کہا اے اللہ میرے لیے حمد ہے میں صدقہ ضرور کروں گا پھر اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ میں ڈال دیا صبح کو لوگوں سے پوچھا کیا (عجیب بات ہے کہ) آج رات کو ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا تو اس شخص نے کہا اے اللہ تیرا شکر ہے زانیہ کو صدقہ پہنچے پھر (آج رات کو) میں ضرور صدقہ کروں گا پھر (رات کو) اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو لوگ ہاتھ میں لے لگے کہ مالدار کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے کہا اے اللہ میرے لیے حمد ہے چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دینے پر تو اس کے پاس ایک آنے والا تھا (یعنی خواب میں اس کو بتایا گیا) اور اس نے کہا (میرے تینوں صدقات قبول ہوئے) چور کو صدقہ دینے کا حکم یہ ہے کہ شاید وہ (صدقہ پا کر) چوری سے باز رہے اور زانیہ کو صدقہ دینے سے یہ قائلہ ہوا کہ شاید وہ زانیہ سے پڑھ کر لے اور مالدار کو دینے سے یہ ہے کہ وہ عمریت حاصل کرے گا اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی "فخرج بصدقته فوضعها في يد غني" تعري ووضعه | والحديث هنا من ۱۹۱۔

مقصد اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص لا علی کی بنا پر غریبوں میں صدقہ دینے کو کیا حکم ہے؟ مسئلہ اختلافیہ ہونے کی بنا پر بخاری نے کوئی صریح حکم نہیں لگایا۔

دیں کہ اس کو میری طرف سے صدقہ کر دینا یزید نے کوئی روک، کوئی پابندی نہیں لگائی مطلق رکھ دیا اب اس شخص نے ان کے بیٹے حضرت معن کو یہ پانچر معاملہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا لک مانویت یا یزید و لک ما اخذت یا معن .

معلوم ہوا کہ جب نیت کر کے دیدیا پھر بعد میں خطا ظاہر ہو تو معتبر مانا جائے گا، البتہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجبہ اپنے بیٹے کو دے تو بالافتقار بلا اختلاف زکوٰۃ مفروضہ ادا نہ ہوگی۔

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ ﴾^{۸۹۹}

داہنے ہاتھ سے خیرات دینا بہتر ہے

۱۳۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَعْلَقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ لِقَالِ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَخَافَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تَنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو عادل بادشاہ دوسرے وہ جوان جو جوانی کی ابتداء سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا، تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے، چوتھے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے محبت رکھی پھر اس پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہو گئے (یعنی مر گئے) پانچویں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے (برے کام کے لیے بلا یا) وہ کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں، چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے ہاتھیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی، ساتویں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کے آنکھ سے آنسو بہنے لگے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رجل تصدق بصدق فاختافها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه"

تعدو وضعاً والحديث هنا من ۱۹۱ ومر الحديث من ۹۱ ويأتي من ۹۰۹، وص ۱۰۰۵۔
 ﴿ ۱۳۲۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
 سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبِ الْغَزَاةِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ تَصَلُّوا لِسَيِّئِي عَلَيْكُمْ زَمَانَ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ لِيَقُولَ الرَّجُلُ لَوْ
 جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَمَاذَا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي لِيَهَا ﴾

ترجمہ حضرت حارث بن غزالی فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے
 خیرات کو قریب میں ایک ایسا زمانہ تم پر آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر چلے گا (ایک شخص کو دینے جاوے گا)
 وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يمشي الرجل بصدقته"
 چونکہ داہنے ہاتھ سے خیرات افضل ہے اس لیے یہ شخص ایک محتاج کو دینے کے لیے چلا تو ظاہر یہی ہے کہ
 داہنے ہاتھ سے دینے چلا۔

تعدو وضعاً والحديث هنا من ۱۹۱ تا ۱۹۲ ومر الحديث من ۱۹۰ ويأتي من ۹۰۹، وص ۱۰۰۵۔
مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ صدقہ خیرات خود بلا واسطہ دے بواسطہ نہ دلوائے چونکہ آئندہ تصدق بواسطہ
 الخادم کا باب آ رہا ہے۔

تشریح دوسری احادیث میں مزید اشخاص ہیں جن کو یہ سعادت سایہ حاصل ہوگی ان میں ایک وہ شخص ہے
 جو کچھ میں قرآن سکھے اور بڑا ہو کر پڑھتا رہے وغیرہ تفصیل کے لیے قسطانی دیکھئے۔

﴿ **بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاولِ بِنَفْسِهِ** ﴾
 وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ .

اگر کوئی شخص اپنے خادم (نوکر یا غلام) کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے
 اور حضرت ابوموسیٰ اشعری نے روایت کی ہے کہ وہ خدمت گار بھی صدقہ دینے والوں میں شمار ہوگا اس
 کو بھی اتنی ہی ثواب ملے گا جتنا مال کو۔

﴿ ۱۳۲۸ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيبِ
 مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقْتَ رِزْقَكَ

من طعام بیتھا غیر مُفسِدَة کَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَ لَوْ جَعَلْنَا أَجْرَهَا بِمَا كَسَبَتْ وَلِلْحَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی عورت اپنے گھر سے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ بگازی نیت نہ ہو اور عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ہے اور جو مال مالدار کے کمانے کی وجہ سے اور داروغہ کو بھی اتنی ہی اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولللحازن مثل ذلك" |

تعداد و موضع | والحديث هنا من ۱۹۲ ویاتی العبدین مکرراً من ۱۸۲

مقصد | مقصد یہ ہے کہ صدقہ و خیرات خود ہی دینا لازم نہیں ہے بلکہ کسی خادم کے ذریعہ دینا بھی جائز ہے۔

ما ج... لا یؤکل ما یؤکلک... ان لیسیدیرا... اجب... اترا... ح... اجب... اترا...

﴿ بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ ﴾

وَمَنْ تَعَنَّى وَأَفْرَأَ لِمَنْ تَخَرَجَ لِقَائِهِ لَمْ يَلِدْهُ إِلَّا لِيَلِدْهُ تَحْتِ ظَهْرِ غَنِيٍّ

وَمِنْ الصَّدَقَةِ وَالْعَمَلِ وَالْهَبَةِ وَهُوَ رَدُّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَلَفَّ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ دَعْوَةَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ لَا يَأْتِي

بِشَيْءٍ يَكُونُ لِقَرِينًا بِالصَّبْرِ لِيُؤْتِيَهُ لَهْوًا لِنَفْسِهِمَا وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا صَدَقَةٌ كَفَيْتُ الْإِيمَانَ بِكَفْرِ

جِئْتُمْ تَصَلِّقُ بِمَالِهِ وَكُنْتُمْ تَكْتُمُونَ الْأَنْصَارَ كُنْتُمْ جَاهِلِينَ وَكُنْتُمْ الْبَنِيَّ صِلِيَّ اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضِيعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعَقْدَةِ الصَّدَقَةِ

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْجِعَ مِنْ مَالِي

صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَبِئْسَ الَّذِي أَسْتَوَالُهُ قَالَ أَعْسَلَهُ عَلَيْكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْفُفِّ

فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ

ترجمہ میں (الذکر) (۹۰) باب صدقہ دینی بہتر ہے جس کے بعد آدی مالدار سے

اور جو شخص محتاج ہو اور خیرات کرے یا اس کے ہاں بچے محتاج ہوں (کو ایسی خیرات درست نہیں) ایسی طرح

اگر قرض دار ہو تو صدقہ اور آزادی اور ہبہ پر قرض ادا کرنا مقدم ہوگا اور اس کا صدقہ اس پر پھیر دیا جائے گا اور اس کو یہ

درست نہیں کہ (خیرات دے کر) لوگوں کا پیسہ شاہ کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (پرابا) لوگوں کا مال برباد کرنے کے لیے لے لے گا اور برباد ہوگا اور اللہ اس کو مبرا اور تکلیف آٹھانے میں شہرہ ہوگا ایسی خاص

حاجت پر فقیر کی حاجت کو مقدم کر سکتا ہے، جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا اور
 اسی طرح حضرت علیؓ نے بھی خیرات پر سب جہاں کی حاجت کو مقدم کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو خیرات
 کرنے سے منع فرمایا ہے۔ غالباً اپنا مال خیرات کرنا صحیح ہے اور پورا سے کوئی کامال صدقہ کے ذریعہ جابجا بھی
 درست نہ ہوگا۔ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں: لکن ما یمنع من ان یخیر من یخیر (وہ مانع ہے کہ وہ مانع ہے) عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی
 زوجہ کو اس طرح چاہتا ہوں کہ وہ خیرات کرے اور اپنا مال اللہ والوں سے بھلا دے اور خیرات کرے اور خیرات کرے اور خیرات کرے (نہیں)
 کہ تم خیرات کرنا چاہتے ہو تو میرے حق میں خیرات کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا خیر کا حصہ دے دیا ہے۔

عن ابی سعید خدری قال اخبرنا عبد اللہ بن یونس عن الزهري قال اخبرني سعيد
 بن المسيب قال سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير
 الصدقة ما كان عن ظهر غنى رواه ابن ماجه

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خیر صدقہ وہ ہے جو
 غنی سے لے کر غریب تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا سے قبول کرے اور جو غریب سے لے کر غنی تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ اسے
 اپنی رضا سے قبول کرے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى"

عن ابی سعید خدری قال اخبرنا عبد اللہ بن یونس عن الزهري قال اخبرني سعيد
 بن المسيب قال سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير
 الصدقة ما كان عن ظهر غنى ومن يستغن يغني الله ومن يستعفف يعفه الله
 ومن يستعسج يعسج الله ومن يستعزج يعزج الله رواه ابن ماجه

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پورا مال خیرات کر دے اور
 سے بہتر ہے اور پہلے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور پھر خیرات کرنا۔ وہ ہے کہ جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو
 کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ اسے بچا دے گا اور جو غنی سے غنی بننا چاہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا،
 اور جو غیب سے روایت ہے یعنی موسیٰ نے اس حدیث کو وہیب سے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ سے
 انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۱۹۲۔

۱۳۵۱ | حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ
مَالِكٍ عَنِ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَطُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْهَذِّ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا در انحالیکہ آپ
منبر پر تشریف فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ (یعنی خیرات) اور سوال سے بچتے (یعنی بھیک مانگنے اور
سوال کرنے) کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور
نیچے والا ہاتھ مانگنے والا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وذكر الصدقة" لان معناه ذكر
احكام الصدقة ومن جملة احكام الصدقة لا صدقة الا عن ظهر غنى (عمدہ)
تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۱۹۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ صدقہ و خیرات ان ہی لوگوں کو کرنا چاہیے اور جن پر قرض وغیرہ ہے اس کو
صدقہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر مقروض آدمی صدقہ و خیرات کرے گا اور قرض والے کو پریشان کرے گا تو اس کا
صدقہ قبول نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں لوگوں کے اموال کا تلف کرنا لازم آئے گا اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے
فرمایا من اخذ اموال الناس يريد ائلافها ائلفه الله " ترجمہ باب کے تحت میں گذر چکا ہے۔ لہذا اس سے
بچنا نہایت ضروری ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص مبر و شکر کے اعلیٰ مقام پر ہے تو اپنا سارا مال خیرات کر سکتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا تھا لیکن عام لوگوں کے لیے یہ جائز نہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کل مال صدقہ کرنے سے روک دیا۔

﴿ بَابُ الْمَنَانِ بِمَا أُعْطِيَ ﴾

لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا
وَلَا أَذَى الْآيَةِ .

جو دے کرا احسان جتائے (اس کی مذمت)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ جس کو دیا ہے اس کو ستاتے ہیں ان ہی کے لیے ہے ثواب ان کا اپنے رب کے یہاں اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ ٹھکن ہونگے (سورہ بقرہ آیت ۲۶۲)

مطلب یہ ہے کہ نہ زبان سے احسان رکھتے ہیں اور نہ طعن سے اور نہ تحقیر سے ایذا پہنچاتے ہیں اس کے لیے کامل ثواب ہے۔

تشریح | اس باب میں امام بخاری نے قرآن شریف کی آیت پر اکتفا فرمایا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث ان کو نہ ملی ہوگی۔

امام مسلم نے حضرت ابو ذر سے روایت ذکر کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا ایک تو وہ جو دے کرا احسان جتائے، دوسرے جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلائے، تیسرے جو اپنی ازار لٹکائے۔ امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے، صدقہ خیرات کر کے احسان جتانے سے صدقہ باطل ہو جاتا ہے لقولہ تعالیٰ "لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ۔"

﴿ بَابٌ مِّنْ أَحَبِّ تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا ﴾

جو شخص صدقات و خیرات جلدی کرتا ہے وقت سے تاخیر پسند نہیں کرتا ہے اس کی فضیلت کا بیان اور یہ عام ہے صدقات مفروضہ یعنی زکوٰۃ اور صدقات نافلہ سب کو شامل ہے۔

۱۳۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَبَيْتَهُ لِقَسَمَتِهِ ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر جلدی سے گھر میں تشریف لے گئے تو روزی دیر میں باہر نکلے میں نے آپ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا یا کسی اور نے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا خیرات کے مال میں سے ایک سونے کا ٹکڑا اگر میں چھوڑ آیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ وہ رات کو میرے پاس رہے میں نے اس کو تقسیم کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة وهي ان النبي صلى الله عليه وسلم لما فرغ من صلاحته اسرع و دخل البيت و فرق تبرا كان فيه (عمه)

تعد و موضعہ | و الحدیث هنا ص ۱۹۲ و مر الحدیث ص ۱۱۷ و ص ۱۶۳ و یاتی ۹۲۸۔
مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ صدقہ و خیرات میں حتی الامکان جلدی کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے یا مال باقی نہ رہے اور ثواب سے محروم رہ جائے۔

﴿ بَابُ التَّحْرِیضِ عَلَی الصَّدَقَةِ وَ الشَّفَاعَةِ فِیْهَا ﴾

خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور صدقہ کے بارے میں سفارش کرنا

۱۳۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقَلْبَ وَالْخُرُصَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے (مدینہ کے باہر تشریف لے گئے وہاں عید کی دو رکعتیں نماز پڑھیں آپ ﷺ نے نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ ان کے بعد پھر آپ ﷺ حضرت بلالؓ کے ساتھ عورتوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور انہیں نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنا لنگن بھینسنے لگی اور کوئی ہالی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة في قوله "فوعظهن وامرهن ان يتصدقن"

تعد و موضعہ | و الحدیث هنا ص ۱۹۲ مر الحدیث ص ۱۱۹ و ص ۱۲۰ و ص ۱۳۱ و ص ۱۳۳ و ص ۱۳۳ و ص ۱۳۳۔

۱۳۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تَوَجَّرُوا وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ ﷺ



کی خدمت میں کوئی حاجت پیش کی جاتی (یعنی کوئی شخص اپنی حاجت اپنی غرض پیش کرتا) تو آپ دوسروں سے فرماتے سفارش کرو اور جہاں تک ہو سکے خیرات کرے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اشفعوا تو جروا"

تعد موضحا | والحديث هنا م ۱۹۲ وياتى م ۸۹۰، م ۸۹۱، م ۱۱۱۳۔

۱۳۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ

قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكِي عَلَيْكَ ﴿

ترجمہ | حضرت اسماء نے فرمایا کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مت رک ورنہ رزق روک دیا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث المعنى لان النبى صلى الله عليه

وسلم لهنى عن الايكاء وهو لا يفعل الا للاذخار فكان المعنى لا تدخري وتصدقى (عمده)

تعد موضحا | والحديث هنا م ۱۹۲ تا ۱۹۳ وياتى م ۱۹۳، م ۳۵۳، م ۳۵۴۔

۱۳۵۶ ﴿ حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ وَقَالَ لَا تُحْصِي فِيْحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ ﴿

ترجمہ | عثمان بن ابی شیبہ نے عمدہ ہی سے ان الفاظ میں روایت کی کہ گن مت ورنہ اللہ بھی تم کو شمار سے دیگا (اور جو بے گنے بے شمار خیرات کرے گا اللہ تعالیٰ بھی بے شمار رزق دیگا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث المعنى .

هذا طريق آخر عن عثمان بن ابى شيبه عن عبدة بالاسناد المذكور والظاهر ان

عبدة روى الحديث باللفظين احدهما لا توكى فيوكى عليك والآخر لا تحصي

فيحصى الله عليك .

تعد موضحا | والحديث هنا م ۱۹۳۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ خود غریبی و ناداری کی وجہ سے خیرات نہ کر سکیں تو دوسروں کو ہی

صدقہ دینے پر براہِ منتہ کریں، آمادہ کریں کہ اس میں بھی ثواب ہے۔

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ فِي مَا اسْتَطَاعَ ﴾

جہاں تک ہو سکے خیرات کرے (یعنی اپنی قدرت و وسعت دیکھ کر جس قدر صدقہ کر سکتا ہے کرے)

۱۳۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّجِيمِ عَنْ

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي فِئْوَعِي اللَّهُ عَلَيْكَ اَرْضِخِي مَا اسْتَطَعْتِ ﴿

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تھیلیوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ مت رکھو ورنہ اللہ بھی تیرا رزق بند کر دے گا جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہ۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ارضخي ما استطعت"

تعداد موضوع والحديث هنا ص ۱۹۳ ومر الحديث ص ۱۹۲ ویاتی ص ۳۵۳۔

حل الفاظ "لا توعی" از باب افعال اوعی یوعی ایعاء جمع کرنا، برتن میں روک رکھنا، ثلاثی مجرد وعی یعی جمع کرنا۔

"ارضخی" من الرضخ بالضاد والخاء المعجمتين وهو العطاء .

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ تُكْفِرُ الْخَطِيئَةَ ﴾

خیرات گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے (یعنی گناہ اڑ جاتے ہیں)

۱۳۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِئْتَةُ الرَّجُلِ فِي آهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سَلِيمَانُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُمْغَلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ فَلَقْنَا لِمَسْرُوقٍ سَأَلَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَلَقْنَا أَلْعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونََ غَدِ لَيْلَةٍ وَذَلِكَ آتِي

حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَخَالِيطِ ﴿

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا ”تم میں سے کس کو فتنوں کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟“ حذیفہؓ نے کہا کہ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت عمرؓ نے کہا (تیرا کیا کہنا) تو تو بڑا بہادر ہے (یعنی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں اور فسادوں کو جو آپ ﷺ کے بعد ہونے والے تھے پوچھتا رہتا تھا دوسرے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی بے شک تو بہادری سے ان کو بیان کرے گا کیونکہ تو خوب جانتا ہے) اچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں بال بچوں اور ہمسایوں میں ایک فتنہ ہوتا ہے نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف سے اس فتنے کا اتار ہو جاتا ہے، سلیمان اعمش نے کہا کہ ابو دائل کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف (یعنی اچھی بات کا حکم کرنا) اور بری بات سے منع کرنا یہ اتار ہیں اس فتنے کے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا، میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس فتنے کا ڈر نہیں آپ کے اور اس فتنے کے درمیان میں ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا پھر وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں بلکہ توڑا جائے گا انھوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہوگا، میں نے کہا ہاں، ابو دائل نے کہا کہ ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے؟ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انھوں نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو جانتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں اس طرح (یعین سے) جانتے تھے جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے، وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو انکل بچو بات نہ تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فتنة الرجل في اهله وولده وجاره تكفرها الصلوة والصدقة والمعروف“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۱۹۳ ومر الحديث ص ۷۵ وياتي ص ۲۵۴، وص ۵۰۷، وص ۱۰۵۱۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ الباب سے ظاہر ہے بتانا چاہتے ہیں کہ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ مزید تشریح کے لیے ملاحظہ فرمائیے نضر الباری جلد سوم، ص: ۱۲۳۔

﴿ بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اسْلَمَ ﴾

جس نے کفر و شرک کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا

۱۳۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عن عُرْوَةَ عن حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ قال قلت يا رسولَ الله أرأيتَ أشيَاءَ كُنْتُ
أتَحَنُّتُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِن صَدَقَةٍ أو عَنَاقَةٍ وَصِلَّةٍ رَجِمَ فِيهَا مِن آخِرِ
فقال النبيُّ صلى اللهُ عليه وسلم أسلمتَ عليَّ ما سَلَفَ مِن خَيْرٍ ﴿

ترجمہ حضرت حکیم بن حزامؓ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تلمیذ نے کفر کے زمانے میں کچھ کام میں بہ نیت عبادت کرتا تھا جیسے خیرات کرنا، غلام آزاد کرنا، صلہ رحمی کرنا، کیا ان میں میرے لیے ثواب ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسلمان ہوا ہے ان نیکیوں کے ساتھ جو تو پہلے کر چکا ہے۔ (حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ثواب ملے گا۔ امام بخاریؒ کا میلان بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ثواب عنایت فرمائیں گے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اسلمت علي ما سلف من خير"

تقدروا موضعاً والحديث هنا ص ۱۹۳ ویاتی ص ۲۹۶، ص ۳۳۳، ص ۳۸۶، مسلم کتاب الایمان، ص ۷۶

مقصد چونکہ مسئلہ اختلافیہ ہے اس لیے امام بخاریؒ نے کوئی حکم نہیں لگایا کہ اس خیرات کا ثواب ملے گا یا نہیں۔

تشریح علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی کافر اخلاص کے ساتھ حقیقی مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ معاملہ فرمائیں گے کہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیں گے کبائر کو بھی اور صفائر کو بھی لان الاسلام

یہدم ما کان قبلہ .

۱۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ کافر اگر کفر پر مرے تو اس کے سارے اعمال خیر اکارت ہونگے کوئی ثواب نہیں ملے گا لقولہ تعالیٰ "ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله"
۲۔ اگر کوئی مشرک و کافر ظاہر او باطناً اسلام سے شرف ہوا اور مرتے دم تک مسلمان رہا یعنی اسلام پر مرنا تو اسے زمانہ کفر کی نیکیوں کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔

علامہ ابن بطال وغیرہ من المحققین ینتاب علی ما فعله من الخیر فی حال الکفر (عمدہ)

یعنی زمانہ کفر کی نیکیوں کا ثواب ملے گا یہ حضرات حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں

قال رسول الله صلى اللهُ عليه وسلم اذا اسلم الكافر فحسن اسلامه كتب الله له كل حسنة

زلفها و محاعنه كل سيئة كان زلفها الخ (عمدہ)

یعنی کافر جب مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نیکی کو لکھتا ہے جو کر چکا ہے اور

ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے جو کر چکا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد جو نیکی کرے گا تو ایک کے بدلے دس کا سات سو تک

ثواب ملے گا اور برائی کے بدلے ایک ہی برائی لکھی جائے گی بظاہر یہ حدیث باب بھی اس کی مؤید ہے نیز امام

بخاریؒ کا میلان بھی اسی طرف ہے مگر قاضی عیاض وغیرہ فرماتے ہیں کہ زمانہ کفر کے اعمال خیر پر ثواب نہیں ملے گا

اور اصول کے یہی مطابق ہے اس لیے کہ نیکی کو نیکی ہونے کے لیے نیت ضروری ہے اور کافر نیت کا اہل نہیں۔ قاضی عیاضؒ اس حدیث الباب کا مطلب یہ فرماتے ہیں کہ اسلمت علیٰ ما سلف من خیر یعنی جو نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو انہیں نیکیوں کے سبب سے (انہیں نیکیوں کی برکت سے) تمہیں اسلام نصیب ہوا ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لیے عمدۃ القاری و شرح نووی کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿ بَابُ ۹۰۸ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ ﴾

خادم (نوکر، غلام، لونڈی) اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے تو خادم کو بھی

ثواب ملے گا بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو

۱۳۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی نہ ڈالے (یعنی ایک روٹی یا دو چار لقمے فقیر کو دیدے یہ نہیں کہ سارا کھانا اٹھا کر دیدے کہ گھروالے بھوکے رہیں) تو اس عورت کو ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو کمائی کا اور خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ (خازن سے مراد غلام و مطبخ کا محافظ و ناظم مراد ہے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "غير مفسدة"

تقریر و موضع والحديث هنا ص ۱۹۳ ومر الحديث ص ۱۹۲ ویاتی ص ۱۹۳، ص ۱۹۳، ص ۱۹۳، ص ۲۷۷۔

۱۳۶۱ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مُؤَقَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيُدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ ﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خازن جو

مسلمان ہو اور امانت دار ہو صاحب کا حکم جاری کرے یا کہا پورا پورا خوشدلی سے اس کو دیدنے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ خازن خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الخازن المسلم الخ لان الخادم يتناول الخازن ايضاً"

تعد موضوعاً والحديث هنا من ۱۹۳ وياتي الحديث من ۳۰۱، ۳۱۱۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ خادم کو خیرات کا ثواب اس وقت ملے گا جب کہ یہ شرائط پائے جائیں گے۔ ۱۔ خازن یعنی محافظ ہو مراد خادم ہے ورنہ مال غیر میں صدقہ کرنا لازم آئے گا۔ ۲۔ مسلمان ہو ۳۔ امانت دار ہو ۴۔ صاحب کا حکم جاری کرنے والا ہو اضعاف مال مقصود نہ ہو تب ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔

تشریح خادم کو ثواب ملے گا لیکن ہر صورت میں ثواب کی برابری ضروری نہیں ہاں حصول ثواب میں سب شریک و مساوی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے ایک خادم کو روٹی دی یا اور کچھ دیا کہ فلاں گاؤں کے فقیر کو دے آؤ تو اس خادم کو اس لمبی مسافت طے کرنے کی وجہ سے ثواب زیادہ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطَعَتْ﴾

﴿مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ﴾

عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا

﴿۱۳۶۲﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے گھر

میں سے خیرات کرے۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے ابو داؤد شقیق سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے (محتاج کو) کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملے گا اور خاوند کو بھی اسی کے مثل اور خازن کو بھی اتنا ہی خاوند کو کمانے کا اور عورت کو خرچ کرنے کا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لها اجرها"

تقدیر موضع | والحديث هنا ص ۱۹۳ و مر الحديث ص ۱۹۲ و ياتی ص ۱۹۳، و ص ۱۹۳، و ص ۲۷۷۔

۱۳۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ
بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو الگ ثواب ملے گا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور خازن کو بھی اتنا ہی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلها اجرها"

تقدیر موضع | والحديث هنا ص ۱۹۳ و مر الحديث ص ۱۹۲ و ياتی ص ۱۹۳، و ص ۱۹۳، و ص ۲۷۷۔

مقصد | امام بخاری نے یہاں تو باب باندھا ہے باب اجر المرأة اذا تصدقت الخ اور اس سے قبل باب باندھا ہے باب اجر الخادم اذا تصدق الخ

عدم افساد کی قید تو دونوں ترجموں میں ہے کیونکہ اگر افساد کیا پھر تو وبال ہوگا لیکن امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ دونوں میں فرق ہے چنانچہ امام نے دونوں بابوں میں یہ فرق کر دیا کہ خادم میں تو بامر صاحبہ کی قید لگائی ہے اور باب اجر المرأة میں یہ قید نہیں لگائی۔ اس سے مقصد ظاہر ہے کہ دونوں کے خیرات میں فرق بتانا چاہتے ہیں کہ خادم اور عورت میں فرق ہے اس لیے اجازت اور عدم اجازت میں فرق ہوگا خادم کو مالک کی اجازت کے بغیر مالک کے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں بخلاف عورت کے کہ ہمیشہ ساتھ رہنے کی وجہ سے دلالت اجازت ہوتی ہے اس لیے عورت یعنی زوجہ کے باب میں امر و اجازت کی قید نہیں لگائی، اور بعض جگہوں میں تو شوہر اور بیوی کا مال ایک دوسرے کا سمجھا جاتا ہے شوہر اپنا سرمایہ ہی بیوی کے پاس رکھ دیتا ہے اور بیوی حسب ضرورت خرچ کرتی ہے شوہر کے مال کو اپنا مال سمجھتی ہے اس لیے اجازت شرط نہیں ہے۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ "فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى الْآيَةَ" اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا** ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد (سورہ واللیل میں) پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات اور دین اسلام کو سچا سمجھا تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کے لیے آسان کر دیں گے اور جس نے بخیلی کی اور آخرت کی پرواہ نہ کی اور دین اسلام کی تکذیب کی سو اس کو سچ سچ پہنچادیں گے سختی میں (یعنی اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوگا) اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان اے اللہ مال خرچ کرنے والوں کو اس کا بدلہ دے۔

﴿ ۱۳۶۳ ﴾ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِي الْحَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ اعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گزرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترتے ہوں (یعنی ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں) ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ بخیل کے مال کو تباہ کر دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اللهم اعط منفقاً خلفاً"

تعداد موضوع والحديث هنا ۱۹۳ تا ۱۹۴۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ نیک کام میں خرچ کرنے کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا ثواب ملے گا۔

﴿ **بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ** ﴾

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

﴿ ۱۳۶۵ ﴾ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل البَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ نُدْبَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَمَا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَعَتْ أَوْ وَفَرَّتْ عَلَى جَلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَاتَهُ وَتَعْفُو آثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَسَعُّ، تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُبَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ ابْنِ هُرْمُزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَانِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو چپے پہنے ہوئے ہیں، دوسری سند، امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے ان سے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ ﷺ فرماتے تھے بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے (زر ہیں) چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوں، خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کرتا پھیل جاتا ہے اور پورے جسم پر بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور نشان قدم مٹانے لگتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرتا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ چٹ کر رہ جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا، عبد اللہ بن طاووس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاووس سے روایت کیا اس میں دو کرتے، اور حنظلہ نے طاووس سے دو زر ہیں نقل کیا ہے، اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس میں دو زر ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان الترجمۃ جزء من الحدیث

تعدیل موضع | والحدیث هنا ص ۱۹۳ ویاتی الحدیث ص ۲۰۹، وص ۷۹۸، ۸۶۲۔

مقصد | اوپر سے اب تک صدقہ خیرات کے فضائل بیان فرما رہے تھے اب مثال سے سمجھا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنے والے اور بخیل کرنے والے کی مثال بیان فرمائی کہ جیسے دو آدمی ہوں اور دونوں لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہوں نخی کی زرہ تو چھاتی تک ہے جب نخی کشادہ کرنا چاہتا ہے تو وہ زرہ قدموں تک پھیل

جاتی ہے اور بخیل کی زرہ کشادہ نہیں ہوتی بلکہ آفت بن جاتی ہے۔

﴿بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ﴾^{۹۱۲}

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ الْآيَةَ وَمِمَّا
أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

محنت اور تجارت کے مال سے خیرات کرنا (بڑا ثواب ہے)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ بقرہ ۲۶۷) اے مسلمانو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور اس چیز میں سے جو ہم نے پیدا کیا تمہارے واسطے زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اس کو خرچ کرو حالانکہ تم اس کو کبھی نہ لو گے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا ہے خوبیوں والا مقصد | امام بخاریؒ اس باب سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ صدقہ اس وقت معتبر ہوگا جب کہ حلال کمائی سے ہو۔

حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس باب سے ایک مسئلہ اختلافیہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ یہ کہ اموال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ ائمہ اربعہؒ کے نزدیک بعد الحولان واجب ہوگی اور ظاہر یہ کہ نزدیک نقدین اور حیوانات و غلہ جات اشیاء منصوصہ مٹلاشہ کے علاوہ میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی ہاں اگر تجارت کرنے سے سونا حاصل ہو گیا اور اس کو گھر میں رکھ لیا اور حولان حول ہو گیا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ امام بخاریؒ نے بہہور کی تائید فرمائی ہے۔

اس باب میں امام بخاریؒ نے کوئی روایت ذکر نہیں فرمائی میرے نزدیک آنے والے باب کی روایت سے یہ ترجمہ ثابت فرمادیا کیونکہ اس میں يعمل بیدہ کا لفظ ہے اور عمل بالید تجارت ہی تو ہوگا (تقریر بخاری حضرت شیخ الحدیثؒ)

﴿بَابُ عَلِيٍّ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾^{۹۱۳}

ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال نہ ہو اس پر اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسروں کو بتانا بھی خیرات ہے۔

۱۳۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا

يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ لِقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ ﴿

ترجمہ سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے اس پر لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کے پاس مال نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے (یعنی جو شخص محنت کی استطاعت نہ رکھے تو کیا کرے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کسی محتاج مظلوم کی مدد کرے لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات پر عمل کرے (بعض روایت میں نیک بات کا حکم کرے) اور برائی سے باز رہے یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة للجزء الاول بعينه (ای علی کل مسلم صدقہ) وللجزء الثاني في قوله "فليعمل بالمعروف"

تعدیل موضوع والحديث هنا م ۱۹۴ ویاتی ص ۸۹۰۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے خود نیک عمل کرے اور لوگوں کو نیک عمل کی ترغیب و تعلیم دے۔

﴿ **بَابٌ ۱۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكْوَةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً** ﴾

زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا

۱۳۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَيَّ نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلْتُ بِهِ نُسَيْبَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا ﴿

ترجمہ حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نسیبہ کے پاس خیرات کی ایک بکری بھیجی گئی (نسیبہ خود حضرت ام عطیہؓ کا نام ہے یعنی حضرت ام عطیہ نسیبہ کے پاس حضور اقدس ﷺ نے خیرات کی ایک بکری بھیجی) حضرت ام عطیہؓ نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجی اور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے) پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے میں نے کہا کچھ نہیں سوائے اس گوشت کو جو نسیمہ نے صدقہ کی بکری میں سے بھیجا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ وہ صدقہ اپنی جگہ نئی چکا (یعنی اب اس کا کھانا درست ہو گیا) **مطابقتہ للترجمة** | مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث ان لها جزآن احدهما مقدار کم يعطى والآخر و من اعطى شاة فمطابقتہ للجزء الاول فى ارسال نسبية الى عائشة من تلك الشاة التى ارسلها النبى صلى الله عليه وسلم اليها من الصدقة على ما صرح به مسلم و مطابقتہ للجزء الثانى فى ارسال النبى صلى الله عليه وسلم اليها من الصدقة بشاة كاملة جزئى كاحاصل یہ ہے کہ پوری بکری دینا جائز ہے۔ (عمدہ)

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۱۹۴ ویاتی ص ۲۰۲، ص ۳۵۱، مسلم فی الزکوٰۃ؛ ص ۳۳۵۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ زکوٰۃ میں کوئی تحدید ہے یا نہیں؟ تو چونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس لیے امام بخاری نے کوئی صریح حکم نہیں بیان فرمایا۔

(۱) امام شافعی کے نزدیک کوئی تحدید نہیں ہے ضرورت کے مطابق دے سکتے ہیں۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک شخص واحد کو ما دون النصاب دے سکتے ہیں بقدر نصاب دینا مکروہ ہے۔ وجہ کراہت

یہ ہے کہ آج تو غریب تھا اور کل کو خود ہی مالک نصاب ہو جائے گا۔

ہو سکتا ہے کہ امام بخاری امام شافعی کی تائید و موافقت فرما رہے ہوں۔

بعض حضرات بالخصوص غیر مقلدین یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے اس باب سے احناف پر رد فرمایا ہے اس لیے کہ احناف کا مذہب یہ ہے کہ مقدار نصاب زکوٰۃ شخص واحد کو دینا مکروہ ہے اب ان سے سوال ہے کہ رد کیسے ہو گیا ہے اس لیے روایت میں تو بکری دینے کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ ایک بکری نصاب ہوتی ہی نہیں ایک بکری کسی بھی صورت میں مقدار نصاب نہیں ہے۔ فلا اشکال۔

تشریح | اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ ملک بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے۔ یہی مضمون حضرت بریرہ کی حدیث میں بھی وارد ہے جب بریرہ نے صدقہ کا گوشت بطور تحفہ حضرت عائشہ کو بھیجا تو آپ

ﷺ نے فرمایا: "هو لها صدقة ولنا هدية"

﴿بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ﴾^{۹۱۵}

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

﴿۱۳۶۸﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِلِيِّ

عن أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٌ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٌ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمْسِيَّةٍ أَوْسُقٌ صَدَقَةٌ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوتیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "وليس في ما دون خمس اواق صدقة" **تعد وموضع** والحديث هنا ص ۱۹۴ ومر الحديث ص ۱۸۹ ويأتي ص ۱۹۶، ص ۲۰۱، وسلم في الزکوٰۃ، ص ۳۱۵، ابوداؤد في الزکوٰۃ، ص ۲۱۷۔

۱۳۶۹ ﴿﴾ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث (جوابی گزری) سنی ہے۔

مطابقتہ للترجمہ هذا طريق آخر في الحديث المذكور والغرض من هذا بيان التقوية لانها هي المرتبة الاعلى لعدم احتمال الواسطة بخلاف الاسناد السابق وهو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه محتمل للواسطة .

امام بخاریؒ کی غرض اس سند کے بیان کرنے سے یہ بھی ہے کہ عمرو بن یحییٰ کا سماع اپنے باپ سے معلوم ہو جائے جس کی اس میں صراحت ہے۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے چاندی وغیرہ کی وہ مقدار جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یعنی نصاب زکوٰۃ کو بیان کرنا ہے۔

تشریح "خمس ذود" کو دو طرح پڑھا گیا ہے اکثر و اشہر تو اضافت کے ساتھ خمس ذود ہے ثم الروایة المشہورہ خمس ذود بالاضافۃ وروی بتین خمس ویكون ذود بدلا منه (عمدہ)

۱۔ خمس تنوین کے ساتھ خمس ذود اس صورت میں ذود بدل ہوگا خمس سے مطلب یہ ہے کہ خمس اہل من الذود یعنی اونٹوں میں سے پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

"ذود" بفتح الدال المعجمة وسكون الواو وفي آخره دال مهملة وهي من الابل من

الثلاثة الى العشرة (عمدہ) یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ نصاب اہل للزکوٰۃ پانچ اونٹ ہیں۔

”اواق“ وفي رواية ”اواقی“ كما في رواية مسلم اواقی بالياء دونوں صحیح ہے وہی جمع اوقیۃ بضم الهمزة وتشدید الیاء۔ ایک اوقیۃ چالیس درہم کا، تو پانچ اوقیۃ کے دو سو درہم ہوتے ہیں بحساب وزن سبعہ یعنی اس طرح کہ ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہوں اس اعتبار سے دو سو درہم ایک سو چالیس مثقال کے برابر ہونگے۔

اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند نے دو سو درہم کو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور یہی مفتی بہ قول ہے اگرچہ بعض اکابر کا کچھ اختلاف ہے۔

فنصاب فضة خمس اواق وهو مائتا درهم بنص الحديث والاجماع (عمدہ، ج: ۸، ص: ۲۵۹) ”خمسة اوسق“ اوسق وسق بفتح الواو کی جمع ہے ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق کے تین سو صاع ہوتے ہیں تقریباً پچیس من۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ جات میں پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے یعنی عشر واجب نہیں یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کا کہ زرعی پیداوار میں عشر واجب ہونے کے لیے نصاب ضروری ہے اور وہ تین سو صاع ہے اس سے کم میں عشر واجب نہیں اور مستدل یہی روایت ہے۔

لیکن امام ابوحنیفہ، ابراہیم نخعی، مجاہد وغیرہ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار پر عشر واجب ہے۔

۱۔ قال تعالیٰ وَاَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (انعام آیت ۱۳۱) امام ابوحنیفہ وغیرہ کی دلیل | اس آیت مبارکہ میں مطلق حکم ہے قلیل و کثیر کی کوئی تفریق نہیں۔

۲۔ قال تعالیٰ اَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ الْاَيَةُ (بقرہ آیت ۲۶۷)

۳۔ تیسری دلیل صحاح کی معروف حدیث ہے فیما سقت السماء والعيون او كان عشريا العشر

وما سقى بالنضح نصف العشر (بخاری اول، ص ۲۰۱)

یہ حدیث بھی عام اور مطلق ہے جس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ زرعی پیداوار میں بلا قید نصاب کے ایک صورت میں جب کہ اس میں آب پاشی (بورنگ وغیرہ) کا خرچ کیا گیا ہو تو نصف عشر واجب ہوگا اور اگر آب پاشی کی مشقت اٹھانی نہیں پڑی بلکہ باران رحمت سے پیداوار ہوئی ہے تو عشر واجب ہوگا، قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی فرماتے ہیں اقوی المذاهب مذهب ابی حنیفہ دلیلًا واحوطها للمساكين واولاها شكرا لنعمة. تفصیلات کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿بَابُ الْعَرَضِ فِي الزَّكَاةِ﴾

زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب لینے کا بیان

وَقَالَ طَاوُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْبَيْتِ الْيَمَنِ الْبِعْرَضِ ثِيَابَ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذَّرَّةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ أَحْبَسَ أَدْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَنْ صَدَقَةَ الْعَرَضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسَخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعَرُوضِ.

اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبلؓ نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھ کو جو اور جو ار کے بدلہ سامان دو کپڑے جیسے دھاری دار چادر یا لباس، یہ تمہارے لیے آسان ہے اور مدینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہوگا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور اپنا سامان (تھیاری وغیرہ سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید کے دن) عورتوں سے فرمایا کچھ خیرات کرو اگرچہ اپنے زیور ہی میں سے سہی، اور آپ ﷺ نے اسباب کا صدقہ غیر سے استثناء نہیں فرمایا (یعنی یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا صدقہ درست نہیں ہے) پھر کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی اور کوئی گلے کا ہار اور آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے لیے سونے چاندی کی تخصیص نہیں کی۔

۱۳۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلِيٌّ وَجْهَهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کو فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا تھا اور (یہ بھی ہے کہ) جس کی زکوٰۃ بنت مخاض تک پہنچے (یعنی اس پر بنت مخاض واجب ہو) اور اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس بنت لبون (یعنی دو برس کی اونٹنی) ہو تو وہی لی جائیگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا (محصل)

میں درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر اس کے پاس بنت مخاض (سال بھر کی بچی) جیسی زکوٰۃ میں واجب ہے اور اس کے پاس ابن لبون (یعنی دو سال کا نراونٹ) ہو تو یہی لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ نہیں دینا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث جواز اعطاء سن من الابل بدل سن آخر

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۱۹۴ تا ۱۹۵ ویاتی ص ۱۹۵، ایضاً ص ۱۹۵، ایضاً ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۳۳۸، ص ۳۳۸، ص ۸۷۳، ص ۸۷۳، ص ۸۷۳، ص ۱۰۲۹ فتلك عشرة كاملة .

۱۳۷۱ **حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَّظَهُنَّ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَّصِفْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ**

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر آپ ﷺ نے خیال فرمایا کہ عورتوں تک آواز نہیں پہنچی تو آپ ﷺ ان عورتوں کے پاس تشریف لائے اور حضرت بلالؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے آپ ﷺ نے ان عورتوں کو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورت پھینکنے لگیں اور یو اب راوی نے اپنے کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا (یعنی عورتیں کان کے زیور اور گلے کے زیور پھینکنے لگیں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم امر النساء بدفع الزکوٰۃ فدفعن الحلق والقلائد فهذا يدل على جواز اخذ العرض في الزکوٰۃ .

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۱۹۵ و مر الحديث ص ۲۰، ص ۱۱۹، ص ۱۳۱، ص ۱۳۳، ص ۱۳۳، ص ۱۳۳، ص ۱۳۳، ص ۱۳۵، ص ۱۹۲ ویاتی ص ۷۲۷، ص ۷۸۹، ص ۸۷۳، ص ۸۷۳، ص ۸۷۳، ص ۸۷۳، ص ۱۰۸۹۔

مقصد | اس ترجمہ الباب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ میں قیمت کے اعتبار سے سامان دیدینا جائز ہے یعنی وہی چیز دینی ضروری نہیں جو واجب ہے مثلاً کپڑے کا تاج زکوٰۃ میں بجائے کپڑے کے قیمت دے سکتا ہے، کتب خانہ کا مالک بجائے کتاب دینے کے قیمت دے سکتا ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ اور راجح قول میں امام احمدؒ کا مذہب ہے۔ یہی حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ اور طاؤس وغیرہ سے منقول ہے۔

حضرات مالکیہ اور شافعیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ میں جو چیز واجب ہوئی ہے وہی دے مثلاً بنت مخاض واجب ہوئی تو یہی زکوٰۃ میں دے قیمت نہیں دے سکتا۔

بہر حال اس مسئلے میں امام بخاریؒ امام ابوحنیفہؒ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابٌ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ﴾

وَيَذَكَّرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ .

متفرق کو جمع نہ کیا جائے (یعنی جو مال الگ الگ ہو اس کو زکوٰۃ کے وقت جمع نہ کیا جائے) اور
مجتمع کو الگ الگ نہ کیا جائے (یعنی جو مال جمع ہو اس کو زکوٰۃ کے وقت الگ الگ نہ کیا جائے)

اور سالم نے حضرت ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۳۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ
أَسَا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یک جا (یعنی جمع) نہ کیا جائے اور یکجا مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة لان الترجمة عين لفظ الحديث

توضیح | والحديث هنا ص ۱۹۵ ومر الحديث ص ۱۹۴ ویاتی ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۳۳۸، ص ۳۳۸
۱۰۲۹۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ کے ڈر سے فقرا و مساکین کا حق مارنے کے لیے فریب نہ کرے مثلاً
تین آدمیوں کی الگ الگ چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک پر ایک بکری واجب ہے جو صدق یعنی زکوٰۃ لینے
والا آیا تو یہ تینوں اپنی بکریاں ایک جگہ جمع کر دیں اس صورت میں صرف ایک ہی بکری دینی پڑے گی۔ ظاہر ہے کہ
اس صورت میں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع کر دیا جو حدیث سے ممنوع ہے۔

اسی طرح دو آدمیوں کی شرکت کے مال میں مثلاً دو سو بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں زکوٰۃ کی لازم ہوں گی
اب اگر زکوٰۃ لینے والا جب آیا اس کو جدا جدا کر دیں تو وہی بکریاں دینا ہوں گی یہ ممنوع ہے کیونکہ اس میں فریب ہے۔

امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں خشیۃ الصدقہ کی قید نہیں لگائی چونکہ اس کی مراد میں علماء کا اختلاف
ہے جس کی تفصیل عنقریب آئے گی انشاء اللہ۔

﴿بَابٌ مَّا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ﴾

وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ
سُفْيَانٌ لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً .

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں برابر کا حصہ لگا کر

مثلاً دو شخصوں کے درمیان ایک سو بیس (۱۲۰) بکریاں مشترک تھیں ایک شخص کی دو ٹکٹ یعنی اسی (۸۰) تھیں اور ایک شخص کی ایک ٹکٹ یعنی چالیس (۴۰) تھیں اب زکوٰۃ تو دونوں کی برابر ہے ہر ایک کے ذمہ ایک ایک بکری ہے لیکن بکریاں تو ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں بلکہ ہر بکری میں شرکت ہے تو اس صورت میں مصدق زکوٰۃ میں دو بکریاں لے جائے گا لیکن ان دو بکریوں میں صاحب الثلثین کے تو چار ٹکٹ چلے گئے (یعنی ایک بکری پوری اور دوسری بکری کا ایک ٹکٹ اور صاحب الثلث کے صرف دو ٹکٹ گئے) اب صاحب الثلث کو چاہیے کہ ایک ٹکٹ بکری کی قیمت صاحب الثلثین کو ادا کرے تاکہ دونوں کے حصہ میں زکوٰۃ کی ایک ایک بکری ہو جائے۔

”وقال طاووس و عطاء الخ“ اور طاووس اور عطاء نے کہا اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں اور دونوں اپنے اپنے جانور کو پہچانتے ہوں تو دونوں کا مال جمع نہیں کیا جائے گا (بلکہ دونوں کا مال الگ الگ ہی رہے گا) اب اگر دونوں میں سے ہر ایک کا مال بقدر نصاب ہوگا تو اس میں سے زکوٰۃ لی جائے گی ورنہ نہیں مثلاً دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہیں مگر ہر شریک کو اپنی اپنی بیس بکریاں علیحدہ اور معین طور سے معلوم ہیں تو کسی پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور زکوٰۃ لینے والے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ دونوں کے جانور ایک جگہ کر کے ان کو چالیس بکریاں سمجھ کر ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یہی احناف کہتے ہیں۔

لیکن امام احمد اور امام شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک جب دونوں شریکوں کے جانور مل کر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لی جائے گی۔

یہ اختلاف دراصل خلط جو اور و خلط اعیان کے اختلاف پر مبنی ہے احناف کے نزدیک خلط جو معتبر و مؤثر نہیں تفصیل آئے گی انشاء اللہ۔

”وقال سفیان الخ“ اور سفیان ثوری نے کہا مشترک بکریوں میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک ہر شریک کی چالیس بکریاں یا اس سے زائد نہ ہوں۔

۱۳۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَلِئَهِمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ ﴿

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے برابر بھرا لیں، (جیسا کہ اوپر مثال گذر چکی)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وما كان من خليطين الخ" **تعد موضوعه** والحديث هنا ص ۱۹۵، باقی کے لیے حدیث ۱۳۷۰ دیکھئے۔

تشریح "خلیط" کے معنی شریک کے ہیں۔ "ما كان من خليطين" الخ یعنی دو شریک کی بکری اگر مخلوط ہوں تو ساعی یعنی صدقہ وصول کرنے والا صدقہ یعنی زکوٰۃ وصول کر لے گا صدقہ یعنی ساعی یہ انتظار نہیں کرے گا کہ یہ علیحدہ کر لیں اب ظاہر ہے کہ صدقہ نے جو لیا ہے اس میں دونوں شریک کا حصہ ہوگا لہذا جس کا گیا ہے وہ دوسرے سے اپنا حصہ لے لے۔

﴿بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ﴾

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایتیں کی ہیں۔ (ان سب روایتوں کو امام بخاریؒ اسی بخاری شریف میں وصل کیا ہے)

۱۳۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ اَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ تُزِدُنِي صَدَقَتِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ﴿

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں پوچھا (یعنی اگر آپ ﷺ فرمائیں تو میں ہجرت کر کے مدینہ آ جاؤں) تو آپ ﷺ نے فرمایا افسوس ارے ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے اس نے کہا جی ہاں آپ

ﷺ نے فرمایا سمندر کے پارہ کر (یعنی جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کر بیشک اللہ تیرے عمل کا ثواب کم نہیں کریگا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "هل لك من ابل تؤدى صدقتها قال نعم"
تدریوضہ | والحديث هنا ص ۱۹۵ اما حديث ابى بكر فاراده به حديثه الذى ياتى بعد باب من
 رواية انس عنه اور بعد ثلاثة ابواب من رواية ابى هريرة ص ۱۹۶ واما حديث ابى ذر فسياتى بعد
 ستة ابواب ص ۱۹۶ وياتى معه حديث ابى هريرة ايضا فى ذلك انشاء الله تعالى و حديث ابى
 سعيد ياتى الحديث فى الهبة ص ۳۵۸ وفى الهجرة ص ۵۵۸، و ص ۹۱۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اونٹ میں زکوٰۃ بالاتفاق واجب ہے اس سلسلے میں ان سب مسائل کو بیان
 کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں خواہ اتفاقی ہوں یا اختلائی۔

تشریح | "ويحك" یہ کلمہ اصل میں زبرد تو بخ کے لیے ہے لیکن کبھی رحمت و شفقت کے لیے بھی آتا ہے جیسے
 حدیث میں ہے ويح عمار تقتله الفئة الباغية (بخاری، ص: ۳۹۴)

"ان شانها شديد" یہ قصہ فتح مکہ کے قبل کا ہے ورنہ آپ ﷺ فرمادیتے لا ہجرۃ بعد الفتح ظاہر ہے کہ فتح مکہ
 کے بعد مکہ مکرمہ دارالاسلام ہو گیا اس لیے ہجرت کا کوئی سوال ہی نہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہجرت کا معاملہ سخت ہے
 یعنی ہر شخص برداشت نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہو کہ یہ شخص تحمل نہیں کر سکے
 گا اس لیے فرمادیا کہ تم سمندر پار یعنی مدینہ سے بہت دور اپنے ملک میں رہ کر عمل کرو عمل کا پورا ثواب ملے گا۔

"يترو" از ضرب و ترويترو و تراوترو حق گھا دینا، کم کر دینا۔

﴿ **بَابٌ مِّنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَهُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ** ﴾

جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ بنت مخاض کی زکوٰۃ لازم ہو در انحالیکہ

اس کے پاس وہ نہ ہو تو کیا کرے؟

۱۳۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ
 أَسَا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَدْعَةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ جَدْعَةٌ
 وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ
 عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ
 الْجَدْعَةُ فَإِنهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَدْعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ

وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ﴿

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے زکوٰۃ کی وہ مقدار لکھی جس کا اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا (اس میں یہ بھی تھا) جس کے پاس اونٹوں میں سے اتنا ہو کہ جس کی زکوٰۃ جذعہ تک پہنچے (یعنی ۶۱ سے پچھتر اونٹ تک) اور جذعہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے گا اور اسکے ساتھ اگر میسر ہوں تو دو بکریاں لے لی جائیں ورنہ بیس درہم لیا جائے۔ اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں جس کی زکوٰۃ حقہ تک پہنچے اور اس کے پاس حقہ نہ ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو اس سے جذعہ لے لیا جائے اور مصدق مالک کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور جس کے پاس حقہ کی زکوٰۃ تک پہنچے اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہے تو اس سے بنت لبون ہی لے لیا جائے اور وہ مالک دو بکریاں یا بیس درہم دیدے اور جس کی زکوٰۃ بنت لبون تک پہنچے اور اس کے پاس حقہ ہو تو یہی قبول کر لیا جائے اور مصدق مالک کو بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جس کے پاس بنت لبون کی زکوٰۃ پہنچی اور اس کے پاس بنت لبون نہیں ہے اور اس کے پاس بنت مخاض ہے تو یہی قبول کر لیا جائے اور مالک بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ، هذا من جملة الحديث الذي ذكره في باب العرض في الزكوة عن انس بهذا الاسناد بعينه (عمدہ)

تعداد و مواضع والحديث هنا م ۱۹۵ و م م ۱۹۴ و ياتى م ۱۹۵، م ۱۹۶، م ۲۳۸، م ۳۳۸، م ۸۷۳، م ۱۰۲۹۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مقدار مقررہ موجود نہ ہو تو مصدق اس سے اوپر والا لے سکتا ہے اور فاضل واپس کرے یا اگر صدقہ واجب سے نیچے کا لیا ہے تو مالک سے فاضل لے لے جیسا کہ ترجمہ سے واضح ہے۔

بنت مخاض و بنت لبون وغیرہ کی تعریف بنت مخاض اونٹنی کی وہ مادہ بچی جو پورے ایک سال کی ہو گئی ہو اور دوسرا سال شروع ہو چکا، یعنی پورے ایک سال کی مادہ بچی کو بنت مخاض کہتے ہیں۔ مخاض کے معنی حاملہ کے ہیں تو چونکہ جب اونٹنی کی بچی جب پورے ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں داخل ہوتی ہے تو اونٹنی یعنی اس کی ماں حمل کے لائق (گابھن) ہو جاتی ہے خواہ نہ ہو اس لیے اس

بچی کو بنت مخاض اور اگر بچہ ہے تو ابن مخاض کہتے ہیں اور یہ بنت مخاض پچیس میں واجب ہوگی ۳۵ تک۔
 ”بنت لبون“ اونٹنی کی وہ بچی جو پورے دو سال کی ہوگی اور تیسرے سال میں قدم رکھا ہو۔ اور یہ بنت لبون
 چھتیس اونٹ میں ایک بنت لبون واجب ہوتی ہے۔ پینتالیس تک۔
 پھر جب اونٹ چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ بکسر الحار واجب ہے اور یہ حقہ وہ بچی ہے جس پر چوتھا
 سال شروع ہو چکا ہو اور ساٹھ تک۔

اور جب اونٹ کی تعداد اکٹھ ہو جاوے تو اس میں ایک جذعہ واجب ہوگی اور یہ وہ بچی ہے جو چار سال کی
 ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو جائے اور یہ پچھتر تک یعنی پچھتر تک اونٹ میں ایک جذعہ ہی واجب رہے گا۔

﴿بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ﴾

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۳۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُثَنِّي الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي
 ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا
 وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنْ
 الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ
 مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ
 إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أَنْثَى إِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ
 وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أَنْثَى وَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ
 طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا
 بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ
 إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
 فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ
 مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا
 شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ

فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثٌ شِئَاءِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شِئَاءٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شِئَاءً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرَّقَّةِ رُبْعُ الْعِشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب ان کو (یعنی حضرت انسؓ کو) بحرین بھیجا تو یہ لکھ کر دیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کی وہ مقدار ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تو جس مسلمان سے اس مکتوب کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں میں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے پھر جب چھپس اونٹ ہو جائیں پینتیس تک تو ان میں ایک بنت محاض مادہ ہے پھر جب چھتیس اونٹ ہو جائیں تو پینتالیس تک ان میں ایک مادہ بنت لبون ہے پھر جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ تک تو ان میں ایک جھ ہے جو زکری جفتی کے لائق ہو پھر جب اکتھ کو پہنچ جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں ایک جذع ہے پھر جب چھتر اونٹ ہو جائیں نوے تک تو ان میں دو بنت لبون ہیں پھر جب اکانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو میں اونٹوں تک تو ان میں جفتی کے لائق دو مادہ حقے ہیں پھر جب ایک سو میں اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر چاس اونٹ میں ایک حقہ ہے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں (یا اس سے بھی کم) تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے، پھر جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ اور جب جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس ہو جائیں ایک سو میں بکریوں تک ایک بکری ہے پھر جب ایک سو میں سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو ان میں دو بکریاں ہیں پھر جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو ان میں تین بکریاں ہیں پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہوگی۔ اور جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ کچھ نہیں مگر اپنی خوشی سے مالک بطور تبرع کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

اور چاندی میں ربع عشر یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے (بشرطیکہ دو سو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) پس اگر ایک سو درہم ہوں (یا ایک سو نواوے درہم ہوں) تو اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر یہ کہ مالک خوشی سے کچھ دیدے۔

مطابقہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين و مائة شاة"

تعدیرو موضعہ | والحديث هنا ص ۱۹۵ تا ۱۹۶ ومر الحديث ص ۱۹۳، وص ۱۹۵، وص ۱۹۵، وص ۱۹۵ ویاتی ص ۱۹۶
مقصد | امام بخاری کا مقصد واضح ہے کہ اونٹ اور بکری کا نصاب زکوٰۃ بیان کر رہے ہیں جیسا کہ حدیث میں پوری تفصیل ہے۔

سوال : حدیث باب میں ہے من مثل فوقها فلا يعط یعنی اگر کوئی عامل متعین مقدار سے زیادہ مانگے تو مت دو، لیکن بعض روایت میں ہے "ارضوا مصلحتکم وان ظلمتم" یعنی اپنے عامل کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم ہو بظاہر تعارض ہے۔

جواب : (۱) صورت یہ ہے کہ دینے والا اگر چہ اپنی ذات میں ظلم شمار کرے چونکہ دینے والا ناکارہ مریض و مرل دینا چاہتا ہے لہذا معتدل دیتے ہوئے اس کے نفس میں ظلم معلوم ہوتا ہے اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ عامل کو راضی رکھو یعنی معتدل دو۔

(۲) یہ ارشاد حضور اقدس ﷺ کا اپنے زمانہ کے اعتبار سے تھا کیونکہ اس وقت تمام کے تمام عمال صحابی تھے۔ اور یہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ کا واقعہ ہے اس کے اندر عمال سے گزربڑکاندیشہ تھا اس لیے حضرت ابو بکرؓ نے یہ الفاظ بڑھا دیئے۔ واللہ اعلم

تشریح | اس روایت کے اندر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جب حضرت انسؓ کو بحرین بھیجا تو وہ والا نامہ جو حضور اقدس ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں لکھوایا تھا اس کی نقل حضرت ابو بکرؓ کو تلوار کی نیام میں رکھا ہوا ملا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی فراست سے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ حضور ﷺ نے نیام میں رکھ کر اس باریک بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ابو بکر! اپنی خلافت کے اندر زکوٰۃ تلوار کے ذریعہ لینی پڑے گی چنانچہ حضرت عمرؓ کے نکیر کے باوجود مانعین زکوٰۃ پر تلوار اٹھائی ہے۔ واللہ اعلم۔

"رقہ" بکسر الراء وتخفيف القاف الوردق والهاء عوض عن الواو نحو العدة والوعد
 وهى الفضة المضروبه (عمه) یعنی رِقہ اصل میں دَرِق تھا وادو کو حذف کر کے اس کے عوض اخیر میں تار لے آئے جیسے وعد وعدة ہے۔

﴿ **بَابُ ۹۲۲ لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ** ﴾

﴿ **وَلَا تَيْسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ** ﴾

زکوٰۃ میں بوڑھا نہیں لیا جائیگا اور نہ عیب دار اور نہ نر، مگر جب محصل اسکا لینا مناسب سمجھے مثلاً زکوٰۃ کے سارے جانور مادہ ہی مادہ ہوں زکوٰۃ کی ضرورت ہو تو لے سکتا ہے یا کسی عمدہ نسل کے اونٹ یا گائے

یا بکری کی ضرورت ہو تو گو اس میں عیب ہو مگر اس کی نسل لینے میں آئندہ فائدہ ہو تو لے سکتا ہے۔

۱۳۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کے لیے وہ زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار اور زرنہ نکالا جائے مگر جب مصدق لینا چاہے۔ (اوپر کی تشریح دیکھئے۔)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يخرج في الصدقة هرمة الخ"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۱۹۶ و مر الحديث آنفا ص ۱۹۵ فراجعه .

مقصداً امام بخاریؒ کا مقصد واضح ہے کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار نہیں لی جائے گی الخ

﴿ بَابُ أَخِذِ الْعِنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ ﴾

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

۱۳۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ لِمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اور کچھ نہ تھا بات صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا قتال کے لیے میں بھی سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لو منعوني عناقا الى آخره"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۱۹۶ و مر الحديث تاما ص ۱۸۸ و ياتى ص ۱۰۲۳ و ص ۱۰۸۱۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف صفاری صفاروں تو بھی زکوٰۃ لی جائے گی جیسا کہ ترجمۃ الباب میں اخذ العناق سے اشارہ ہے۔

علامہ بیہقی فرماتے ہیں: کانہ اشار بہذہ الترجمة الی جواز اخذ الصغیر من الغنم فی الزکوٰۃ (عمدہ) عناق بفتح العین و تخفیف النون بھیڑ بکری کا بچہ جو سال بھر سے کم کا ہو۔

اس مسئلے میں ائمہ کرام کے اقوال مختلف ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ کا راجح اور مشہور قول یہی ہے کہ لا یجب فیہا شیء یہی مذہب ہے امام محمدؒ سفیان ثوریؒ کا۔

(۲) یجب فیہا واحد منها امام شافعی امام احمد اور ابو یوسف رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں متدل یہی حدیث ہے معلوم ہوا کہ امام بخاری اس مسئلے میں امام شافعی کی تائید و موافقت کرتے ہیں۔ شوافع کا استدلال واللہ لو منعونی عناق الخ سے ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ ارشاد بطریق مبالغہ کے ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی زکوٰۃ میں بچہ دیا کرتے تھے۔ دلیل یہ ہے کہ بعض روایت میں ”عناق“ کے بجائے ”عقلا“ وارد ہوا ہے اور ظاہر ہے عقلا بمعنی رسی کسی کے بھی نزدیک زکوٰۃ نہیں۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابٌ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ ﴾

زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ مال نہ لیے جائیں

بلکہ متوسط درجے کا مال لینا چاہیے نہ بالکل بوڑھا مرید اور نہ اعلیٰ۔ ہاں اگر زکوٰۃ دینے والا خوشی سے اللہ کی راہ میں عمدہ سے عمدہ اعلیٰ قسم کا دے تو مصدق (تحصیل دار) اس کو قبول کر لے

۱۳۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةَ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو (حاکم بنا کر)

یمن بھیجا تو فرمایا تو ایسے لوگوں کے پاس پہنچے گا جو اہل کتاب (یہود اور نصاری) ہیں تو سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دو (اس کی توحید کی طرف) تو جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالوں میں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی جب وہ اس کو بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور ان کے عمدہ مالوں سے پرہیز کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتوق كرائم اموال الناس"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۱۹۶ و مر الحلیث ص ۱۸۷ ویاتی ص ۲۰۲، ص ۳۳۱، ص ۶۲۳، ص ۱۰۹۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب ہی سے بالکل واضح ہے کہ مصدق یعنی تحصیلدار کے لیے جائز نہیں ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر لیں اس سے مالک کو تکلیف ہوگی اور آہ کرے گا البتہ متوسط درمیانہ لیں کما مر۔ اور چونکہ زکوٰۃ کے علاوہ مصدق کو کسی طرح کا اچھا برا عمدہ کمزور لینا جائز نہیں ہے اس لیے امام بخاری نے ترجمہ میں فی الصدقة یعنی زکوٰۃ کی قید لگا دی ہے۔

﴿ بَابٌ لَيْسَ فِي مَادُونٍ خَمْسٍ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ ﴾

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

۱۳۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي مَادُونٍ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا ذُوْدٍ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَادُونٍ خَمْسِ ذُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في الجزء الاخير من الحديث اي "وليس في ما دون خمس ذود من الابل صدقة"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۱۹۶ و مر الحلیث ص ۱۸۹، ص ۱۹۴ ویاتی ص ۲۰۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اونٹ کے اولین نصاب کو بتلانا ہے کہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور

یہ اجماعی مسئلہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔
باقی چیزیں یعنی دسق وغیرہ گزر چکی ہیں۔

﴿بَابُ زَكْوَةِ الْبَقَرِ﴾^{۹۲۶}

وَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَرِيفَنَ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ
بِبَقْرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُوَارٌ يَجَارُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارُ الْبَقْرَةُ .

گائے تیل کی زکوٰۃ کا بیان

اور ابو حمید ساعدی نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا البتہ قیامت کے دن وہ شخص دکھاؤں گا جو اللہ کے پاس
گائے لے کر حاضر ہو گا وہ آواز کر رہی ہوگی، اور ایک روایت میں خوار کے بجائے جوار ہے۔ يَجَارُونَ
(جو سورہ مومنون آیت ۶۴ میں ہے) وہ اسی سے ماخوذ ہے یعنی گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے۔

۱۳۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ
الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ
تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقْرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا
تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَالِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كَلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا
رُدَّتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ذر نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا تم ہے اس
ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا تم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جیسے بھی آپ ﷺ
نے قسم کھائی جس کسی کے پاس اونٹ یا گائے تیل بکریاں ہوں اور وہ اس کا حق ادا نہ کرے (یعنی اس کی زکوٰۃ نہ
دے) تو قیامت کے دن ان کو خوب موٹا اور بڑا کر کے لایا جائے گا اور وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا
اور اپنی سینگوں سے مارے گا جب پھیلی جماعت آگے بڑھ جائے گی تو پھر پہلا جانور آئے گا برابر ایسا ہی ہوتا رہے گا
یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

اس حدیث کو بکیر بن عبد اللہ نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان الحدیث يتضمن الوعيد فيمن لم يؤد زكوة البقر فيدل على وجوب زكوة البقر .

مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک سے گائے تیل کی زکوٰۃ دینے کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ عذاب کی وعید اسی امر کے ترک پر ہوگی جو واجب و فرض ہے۔

تعد ووضوح | والحدیث هنا من ۱۹۶ تا ۱۹۷ وياتی بطوله من ۱۰۶۸، مسلم فی الزکوٰۃ، نسائی فی الزکوٰۃ، ترمذی فی الزکوٰۃ وابن ماجہ فی الزکوٰۃ۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ گائے تیل کے اندر بھی زکوٰۃ واجب ہے اگر مقدار نصاب پایا جائے۔

سوال : امام بخاری نے جوہب میں ترتیب کا لحاظ کیوں نہیں رکھا یا تو بڑے جانوروں سے چلتے تو اونٹ کے بعد گائے تیل پھر بکری یا اس کا برعکس کہ بکری پھر گائے تیل پھر اونٹ؟ امام نے تو گائے کا ذکر سب کے بعد کیا ہے؟
جواب : ال عرب کے یہاں اونٹ بکری ہی کی کثرت ہے گائے تیل بہت کم ہے۔

﴿بَابُ الزَّكْوَةِ عَلَى الْأَقْرَابِ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَحْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ .

اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کا بیان

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے دو ثواب ہیں ناطہ جوڑنے کا اور صدقہ کا

۱۳۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَأَنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُذْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ

ذَلِكَ مَالٌ رَّابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَآنِي أَرَىٰ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابِعَهُ
رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَابِعٌ بِالْبَاءِ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ مدینہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار تھے ان کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور تمام مالوں میں انہیں سب سے زیادہ محبوب پیرھا تھا اور یہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے۔ انس نے بیان کیا کہ جب یہ آیت (سورہ آل عمران کی) نازل ہوئی ”جب تک تم اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو گے اس وقت تک نیکی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکو گے“ تو ابو طلحہ ٹٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں حاصل کر سکتے ہو جب تک اپنی محبوب چیزوں میں سے کچھ خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں سب سے زیادہ محبوب پیرھا ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ اس کا ثواب دے گا اور اللہ کے پاس میرا ذخیرہ رہے گا۔ یا رسول اللہ جہاں اللہ تعالیٰ آپ کے جی میں ڈالے وہاں اسے خرچ کیجئے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شاباش یہ نفع دینے والا مال ہے یہ نفع دینے والا مال ہے اور تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو“ ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں، چنانچہ ابو طلحہ نے اپنے رشتہ داروں اور بیچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

اس حدیث کو رَوْح نے بھی روایت کیا اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے بجائے رابع راجح یاہ کے ساتھ نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”اني اري ان تجعلها في الاقربين“

امام بخاری نے یہاں صدقہ نافلہ کو زکوٰۃ پر قیاس کیا ہے کیونکہ بلاشبہ حضرت ابو طلحہ کا یہ ارشاد: انہا صدقہ للہ“ یہ صدقہ نافلہ ہے جو بالاتفاق ہر رشتہ دار کو دیا جاسکتا ہے۔

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۱۹۷ وياتي ص ۳۱۱ ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۶۵۳، ص ۸۳۹، ومسلم في الزکوٰۃ ص ۳۲۳۔

۱۳۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمَصَلَّىٰ ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعِظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ

بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ
تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْفِرْنَ
اللُّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينَ أَدَهَبَ لِلْبِّ الرَّجُلِ
الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ
زَيْنَبُ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَاذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ
الزَّيَابِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْتُونَا لَهَا فَأِذْنُ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَرَعَمَ
ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكَ وَوَلَدُكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کو روانہ ہوئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنایا اور صدقہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! خیرات کرو پھر عورتوں پر سے گزرے اور فرمایا اے عورتوں کے گروہ تم صدقہ کرو کیونکہ مجھ کو دکھایا گیا کہ دوزخ میں عورتیں (مردوں سے) زیادہ ہیں۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم لعنت بہت کیا کرتی ہو اور خاندان کی ناشکری کرتی ہو میں نے ناقص عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر عقلمند شخص کی عقل کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا اے عورتو! یہ فرما کر آپ ﷺ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب آئیں انھوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ سے کہا گیا یا رسول اللہ یہ زینب (دروازے پر کھڑی) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کونسی زینب؟ کہا گیا عبد اللہ بن مسعود کی بیوی، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اس کو آنے دو پھر اس کو اجازت دی گئی وہ آئی اور کہنے لگی یا نبی اللہ ﷺ! آپ نے آج (عید کے دن ہم کو) خیرات کرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں نے اس کو خیرات کرنے کا ارادہ کیا تو میرے شوہر ابن مسعود نے کہا کہ وہ اور اس کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ حقدار ہے ان سب لوگوں سے جن پر میں خیرات کرنا چاہتی ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مسعود نے سچ کہا تیری خاندان تیرا بیٹا سب لوگوں سے جس پر تو خیرات کرنا چاہتی ہے زیادہ حقدار ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "زوجك وولدك احق من تصدقت به عليهم"

به عليهم

تحریر ووضوح | والحديث هنا ص ۱۹۷ و مر الحديث ص ۲۲ و یاتی ص ۲۶۱ و مسلم اول، ص: ۶۰۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ اقارب کو زکوٰۃ اور صدقہ دے سکتے ہیں کہ اس میں دو ثواب ہیں۔ لیکن امام بخاریؒ نے یہاں اقارب کی کوئی تفصیل نہیں فرمائی بس قیاس کر لیا کہ جب صدقہ ناقلہ اقارب کو دینے میں دو ثواب ہیں: ایک اقربا پروری کا اور دوسرا صدقہ کا، تو امام نے اسی سے اخذ کر لیا ہے کہ زکوٰۃ مفروضہ میں بھی اگر اقارب ضرورت مند و محتاج ہوں تو اقارب کو دینے میں بھی دو ثواب ہوگا جب کہ اقارب زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔

مسائل: احناف کے نزدیک والدین کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وان علو، اسی طرح اپنے بیٹے اور پوتے کو بھی جائز نہیں، وعندنا لا تجوز علی الاصول والفروع (الابواب والتراجم)

البتہ وہ اقارب جو وارث نہیں ہیں اور محتاج و مستحق زکوٰۃ ہیں تو ان اقارب کو زکوٰۃ دینا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ واللہ اعلم

باب کی دونوں حدیثیں صدقات ناقلہ خیرات سے متعلق ہیں۔

تشریح | تشریح کے لیے ملاحظہ فرمائیے لہر الباری جلد نہم یعنی کتاب التفسیر، ص: ۱۱۶۔

﴿بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَبِهِ صَدَقَةٌ﴾

مسلمان پر اس کے گھوڑے میں صدقہ یعنی زکوٰۃ فرض نہیں ہے

۱۳۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَبِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ (فرض) نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة "في عين متن الحديث غير ان فيه لفظه و غلامه زائدة"

تعمیر و موضع | والحديث هنا ص ۱۹۷ وياتي الحديث بعده ص ۱۹۷ و مسلم في الزکوٰۃ ص ۳۱۶،

ابوداؤد في الزکوٰۃ في باب صدقة الرقيق، ص: ۲۲۵، ترمذی في الزکوٰۃ، ص: ۸۰، ايضا نسائی و

ابن ماجه في الزکوٰۃ۔

مقصد | گھوڑے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے اصل میں گھوڑے کی تین قسمیں ہیں جیسا کہ مسلم اول، ص: ۳۱۹ کی پہلی

سٹر میں ہے الخیل ثلاثة الخ پھر اس کے بعد اس کی تفصیل ہے۔

گھوڑے کے اقسام | (۱) گھوڑے اگر بار برداری یعنی بوجھ ڈھونے کے لیے ہیں یا رکوب یعنی سواری کے لیے یا جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تو اس میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں۔

(۲) گھوڑے اگر تجارت کے لیے ہوں تو بالاتفاق زکوٰۃ واجب ہے۔ الاظہار یہ، ظاہر یہ کے نزدیک اس روایت کی بنا پر مطلقاً زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ تجارت کے لیے ہوں، ائمہ اربعہ کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے۔ جو قیمت سے ادا کی جائے گی یعنی چالیسواں حصہ۔ حافظ عسقلانی نے ظاہر یہ کا جواب دیا ہے "بان زکوٰۃ التجارة ثابتة بالاجماع نقلہ ابن المنذر وغيره" (تج، ج: ۳، ص: ۲۵۵)

(۳) جو گھوڑے تاسل کے لیے ہوں اور سائتمہ یعنی چرنے والے ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ نیز صاحبین کے نزدیک زکوٰۃ نہیں ہے استدلال حدیث باب سے کرتے ہیں۔ نیز دوسرا استدلال حضرت علیؓ کی روایت سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن صدقة الخیل والرقیق الحدیث (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جازنی زکوٰۃ الذہب والورق: ۷/۱)

امام اعظم ابوحنیفہ اور امام زفر حماد بن ابی سلیمان نیز حضرت زید بن ثابتؓ وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں بشرطیکہ زکور اناث مخلط ہوں اس لیے کہ توالد و تاسل اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ اگر صرف ذکر ہوں یا صرف اناث ہوں تو اس میں دور و ایتیم ہیں: وجوب، عدم وجوب، لیکن اشبہ بالصواب یہ ہے کہ صرف اناث ہوں تو واجب ہے اس لیے کہ تاسل تو عام طور پر فعل مستعار سے ہو جاتا ہے۔

امام اعظم وغیرہ کا استدلال ابوہریرہؓ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الخیل ثلاثة الخ" مسلم اول، ص: ۳۱۹ پہلی سطر اس میں ہے ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها الخ اس میں اللہ تعالیٰ کے دو حقوق کا ذکر ہے ایک حق گھوڑوں کے ظہور میں اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو ضرورت کے وقت سواری کے لیے عاریتاً دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

امام طحاویؒ نے قاضی خاں وصاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے، لیکن شمس الائمہ اور علامہ ابن الہمام نے ابوحنیفہؒ وغیرہ کے قول کو ترجیح دی ہے۔

ابوحنیفہؒ کی طرف سے حدیث باب میں یہ کہا جاتا ہے کہ حدیث باب فرس رکوب پر محمول ہے فلا اشکال۔ نیز حضرت عمرؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول فرمایا کرتے تھے، چنانچہ امام صاحبؒ کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے یا گھوڑے کی قیمت لگا کر چالیسواں حصہ ادا کرے۔ (محاوی، ج: ۱۱، ص: ۲۶۰)

﴿ بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ ﴾^{۹۲۹}

مسلمان پر اس کے غلام میں صدقہ (یعنی زکوٰۃ) فرض نہیں ہے

۱۳۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ليس على المسلم صدقة في عبده ولا في فرسه"

تعدیل موضوع | والحديث هنا ص ۱۹۷ و مر الحديث ص ۱۹۷، باقی کیلئے دیکھیے حدیث سابق یعنی حدیث ۱۳۸۴۔
مقصد | امام بخاری کا رجحان و میلان جمہور و ائمہ ثلاثہ کی طرف ہے ہمارے حنفیہ میں سے امام طحاوی وغیرہ نے ائمہ ثلاثہ و صاحبین کے قول کو گھوڑے اور غلام کے سلسلے میں ترجیح دی ہے اور قاضی خاں نے کہا ہے وعلیہ الفتویٰ

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى ﴾^{۹۳۰}

یتیموں پر صدقہ کرنا (ای لفاعلہا اجر عظیم و ثواب جزیل)

۱۳۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ لِقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَاتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تَكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ

عَنْهُ الرُّحَضَاءُ وَقَالَ آيِنَ السَّائِلِ وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ
وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضْرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ
خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَلَطَّتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ
خَضِرَةٌ حُلُوةٌ لِنِعْمِ صَاحِبِ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمَسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ
السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿﴾

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدریؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ارد گرد (وعظ سننے کے لیے) بیٹھے آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں پر اس کا اندیشہ ہے کہ دنیا کی ترد تازگی اور زینت تم پر کھول دی جائے گی اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا خیر شرا لائے گا؟ (کیا اچھی چیز سے برائی بھی پیدا ہوگی، یعنی مال و دولت تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے وہ شر اور عذاب کا سبب کیونکر ہوگی؟) یہ سن کر حضور اقدسؐ خاموش ہو رہے، اس سے کہا گیا تیرا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتا ہے اور حضورؐ تجھ سے بات نہیں کرتے (صحابہؓ نے سمجھا کہ آنحضرتؐ اس کے پوچھنے سے ناراض ہو گئے) پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر حضورؐ نے (چہرہ انور سے) پسینہ پونچھا اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اور گویا کہ حضورؐ نے اس کی تعریف کی پھر فرمایا بیشک خیر شر نہیں لاتا مگر (بے موقع استعمال برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو بہار جو گھاس اگاتی ہے وہ کبھی مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے۔ (آپؐ نے مثال دے کر اس کو سمجھایا کہ دولت گرچہ حق تعالیٰ کی نعمت اور اچھی چیز ہے مگر بے موقع اور بے محل گناہوں میں صرف ہوگی تو وہی دولت عذاب ہو جائے گی) سوائے اس جانور کے جو ہزہ کھائے اور جب اس کی کوکھیں بھر جائیں تو سورج کی طرف منہ کر لے پھر لید کرے اور پیشاب کرے اور چرتا رہے (وہ نہیں مرتا) اور بیشک یہ مال دنیا میں سرسبز و شیریں ہے، تو اچھا مسلمان وہ ہے جو اس مال میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے یا جیسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور جو شخص مال ناحق لیتا ہے (ناجائز طور سے کماتا ہے) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کماتا ہے پر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "والیتیم"

تحریر و موضع | والحديث هنا من ۱۹۸ تا ۱۹۷ و مر الحدیث ص ۱۲۵، ویاتی ص ۳۹۸، و ص ۹۵۱، مسلم زکوٰۃ،

ص ۳۳۶: واخرجه النسائي ايضاً.

مقصد | امام نے لفظ صدقہ استعمال کیا ہے جس میں زکوٰۃ مفروضہ اور صدقات ناقضہ دونوں کا احتمال ہے، لیکن

چونکہ یتامی مصارف زکوٰۃ ہیں لہذا امام بخاریؒ کا مقصد زکوٰۃ ہی ہے کہ یتامی کو خیرات نافلہ کے علاوہ اگر مستحق ہو زکوٰۃ دینا بھی جائز اور ثواب عظیم کا سبب ہے۔

فائدہ: میں نے انشاء ترجمہ میں حدیث پاک کی ضروری تشریح کر دی ہے غور سے دیکھئے۔

﴿ بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ﴾

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

شوہر کو اور جن یتیموں کی پرورش کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا یہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

﴿ ۱۳۸۷ ﴾ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي أَبُو رَاهِيمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سِوَاءَ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُمْ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْتَامِ فِي حَجْرٍهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامِ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخَيِّرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيْنَبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ نے کہا کہ میں مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتو! تم لوگ صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں ہی میں سے ہو، اور زینب حضرت عبد اللہ (اپنے شوہر) اور چند یتیموں پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کرتی تھیں، زینب نے (اپنے شوہر) حضرت عبد اللہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ صدقہ کا مال جو میں تم پر اور ان

قیموں پر خرچ کرتی ہوں جو میری پرورش میں ہیں تو کیا درست ہوگا تو انہوں نے (یعنی حضرت عبد اللہ نے) کہا تم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چلی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری عورت (حضرت ابو مسعود کی بیوی) کو پایادہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی، جو میں پوچھنا چاہتی تھی، اتنے میں حضرت بلالؓ ہمارے قریب سے گزرے تو ہم نے ان سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ کیا یہ کافی ہے (کیا یہ درست ہوگا؟) کہ میں اپنے شوہر پر اور ان قیموں پر جو میری پرورش میں ہیں صدقہ کرتی رہوں اور ہم نے بلالؓ سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا چنانچہ حضرت بلالؓ اندر گئے اور حضور ﷺ سے پوچھا کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟ بلالؓ نے کہا زینب نامی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کونسی زینب؟ بلالؓ نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی بیوی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں درست ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں ایک تو صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقہ کا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (ای فی "ابجزی عنی ان انفق علی زوجی و ایتام لی فی حجری الی آخرہ)

تعد و موضح | والحديث هنا ص ۱۹۸ و امر الحديث ص ۱۹۷ مسلم فی الزکوٰۃ ص ۳۲۳ تا ۳۲۴۔

۱۳۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ أَجْرٌ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيَّ بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ أَنْفَقِي عَلَيْهِمْ فَلِكِ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ﴾

ترجمہ | حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں ابو سلمہ اپنے سابق شوہر کے بیٹوں میں خرچ کروں تو کیا میرے لیے کچھ ثواب ہے؟ وہ میرے بھی بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر خرچ کرو ان پر جو بھی خرچ کرے گی اس کا ثواب تم کو ملے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه لما علم منه ان الصدقة مجزية على ايتام هم اولاد المزكى فبالقياس عليه تجزئ الزکوٰۃ على ايتام هم لغيره.

او ان الحديث ذكر في هذا الباب لمناسبة الحديث الاول في كون الانفاق على اليتيم فقط الخ

تعد و موضح | والحديث هنا ص ۱۹۸ ویاتی ص ۸۰۹۔

مقصد | مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ زوج اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں؟ امام شافعیؒ کے نزدیک دینا جائز ہے اور اسی طرف امام بخاریؒ کا رجحان و میلان ہے، تو گویا امام بخاریؒ حضرات شوافع کی تائید و موافقت کر رہے ہیں

جیسا کہ بخاری نے اسی نوعیت کی روایت ذکر کی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اشتراک فی النفع کی وجہ سے جائز نہیں۔

امام مالکؒ و امام احمدؒ سے دو قول منقول ہیں ایک قول مثل احناف ہے، دوسرا مثل شوافع۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾

وَيَذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتَقُ مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ وَيُعْطَى فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ وَيُعْطَى فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْآيَةَ فِي آيَهَا أَعْطِيتَ أَجْزَاتٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ خَالِدًا احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَذَكَّرُ عَنْ أَبِي لَابِسٍ حَمَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلٍ الصَّدَقَةَ لِلْحَجِّ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ آیت: ۶۰ میں) صدقات کا مال غلاموں کی گردن چھڑانے

میں اور قرضداروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کا بیان

اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے غلام آزاد کرے (یعنی مکاتب کی امداد زکوٰۃ سے جائز ہے) اور حج میں دے، اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کو زکوٰۃ کے مال سے خریدے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جس نے حج نہیں کیا ہے اس کو دے پھر انہوں نے (سورہ توبہ کی) یہ آیت تلاوت کی ”انما الصدقات للفقراء الآیة“ اور فرمایا کہ ان مصارف میں سے جس کو بھی زکوٰۃ کا مال دو گے درست ہوگا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خالدؓ نے تو اپنے زر ہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں، اور حضرت ابولاسؓ سے منقول ہے کہ ہم کو نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

مختصر تشریح | ”وَفِي الرِّقَابِ“ رِقَاب رقبہ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی گردن کے ہیں، عرف میں اس شخص کو رقبہ کہہ دیا جاتا ہے جس کی گردن کسی دوسرے کی غلامی میں مقید ہو مطلب یہ ہے کہ عرف میں رقبہ کے معنی غلام کے ہیں۔

رقاب کا مصداق | اس میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ رقاب سے مراد اس آیت میں کیا ہے؟ جمہور ائمہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، نبی رولویہ امام حسن بصریؒ امام زہریؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں رقاب سے مراد مکاتب ہیں یعنی وہ غلام جس کے مالک نے مال کی کوئی مقدار معین کر کے کہہ

دیا ہے کہ اتنا مال لا کر دے تو، تو آزاد ہے اور غلام نے اسے قبول کر لیا۔

امام مالکؒ اور ابو عبید اور ابو ثور اور امام بخاری رحمہم اللہ فی الرقاب میں عام غلاموں کو داخل کر کے اس کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ رقم زکوٰۃ سے غلام خرید کر آزاد کیے جائیں۔

جمہور فقہاء اس کو جائز نہیں رکھتے اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اگر زکوٰۃ کی رقم سے غلام کو خرید کر آزاد کیا گیا تو اس پر صدقہ کی تعریف ہی صادق نہیں آتی کیونکہ صدقہ وہ مال ہے جو کسی مستحق کو بلا معاوضہ دیا جائے، اب زکوٰۃ کی رقم اگر غلام یا لونڈی کے مالک کو دی جائے تو ظاہر ہے کہ نہ وہ مستحق زکوٰۃ ہے اور نہ اس کو یہ رقم بلا معاوضہ دی جا رہی ہے۔

اور اگر یہ رقم زکوٰۃ خود غلام کو دی جائے تو غلام کی کوئی ملک نہیں ہوتی وہ خود بخود مالک کا ملک بن جائے گی پھر آزاد کرنا نہ کرنا بھی اس کے اختیار میں رہے گا۔ مزید تفصیل کے لیے فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

"الغارمین" غارم کی جمع ہے جس کے معنی قرضدار کے ہیں۔ قرضدار کو ادا، قرض کے لیے دینا عام فقراء و مساکین کو دینے سے افضل ہے بشرطیکہ اس قرضدار کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے وہ قرض ادا کر سکے۔

"فی سبیل اللہ" صدقات اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں مطلب یہ ہے کہ غازی فقیروں اور حاجتمند مجاہدوں کی اس مال سے مدد کی جائے تاکہ وہ اس مال سے سفر جہاد کر سکیں اور سامان جہاد ہتھیار وغیرہ خرید سکیں۔

۱۳۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَيُقْبَلُ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلِمُونَ خَالِدًا لَقَدْ احْتَسَبَ أَدْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَمَّا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَعَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَ مِثْلَهَا مَعَهَا تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ اسْتَحَقَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَ مِثْلَهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ (تحصیل کرنے) کا حکم دیا تو عرض کیا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے منع کر دیا (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل نہیں انکار کرتا ہے مگر صرف اس وجہ سے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے مالدار کر دیا (مطلب یہ ہے کہ ابن جمیل کے لیے انکار کرنا قطعاً مناسب نہ تھا اس کو تو شکر ادا کرنا چاہیے اور خوشدلی سے

زکوٰۃ دینی چاہیے) اور رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تمہارا ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں روک رکھا (یعنی وقف کر دیا) ہے اور عباس بن عبدالمطلب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ ان ہی پر صدقہ ہے اور اسکے ساتھ اس کے برابر اور بھی (میری طرف سے) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے والد سے روایت کیا اور ابن اسحاق نے ابو الزناد سے یوں روایت کیا کہ عباس پر یہ ہے اور اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی اور ابن جریج نے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن ہر مزاعرج سے ایسی ہی حدیث بیان کی گئی۔

مطابقہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واعتده في سبيل الله" (عمده)

تعداد موضوع | والحديث هنا ۱۹۸۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ وہی الرقاب عام ہے اس لیے اس میں مکاتب کے علاوہ عام غلام و لونڈی بھی شامل ہے کہ زکوٰۃ کے مال میں سے غلام خرید کر آزاد کرنا جائز ہے۔ گویا امام بخاری جمہور کے خلاف مالکیہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۹۳۳ِ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ﴾

سوال سے بچنے کا بیان

۱۳۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا (یعنی روپیہ پیسہ مانگا) آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر ان لوگوں نے سوال کیا آپ ﷺ نے پھر دیا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو میرے پاس جو کچھ بھی مال ہو گا وہ تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچے گا اسے اللہ بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے اموال سے) مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو کوئی (اپنے اوپر) زور ڈال کر صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومن يستعفف يعفه الله"

توضیح | والحديث هنا من ۱۹۹ تا ۱۹۸ ویاتی من ۹۵۸ و مسلم فی الزکوٰۃ ص ۳۳۷، ابوداؤدی الزکوٰۃ فی باب الاستعفاف، ص: ۲۳۲، ونسائی فی الزکوٰۃ۔

۱۳۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيُخْتَبِطَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارا اپنی رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑیاں ڈھو کر لانا (تاکہ اس کو بچ کر اپنا پیٹ چلائے) اس سے بہتر ہے کہ کسی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے وہ دے یا منع کر دے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان من عمل بهذا الحديث يحصل له الاستعفاف عن المسئلة .

توضیح | والحديث هنا من ۱۹۹ ویاتی الحدیث ص ۲۰۰ و ص ۲۷۸ و ص ۳۱۹۔

۱۳۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِخُزْمَةٍ حَطَبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفُفَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ ﴾

ترجمہ | حضرت زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور لکڑی کا گٹھرا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے پھر اس کو بیچے اور اللہ اس کی آبرو بچائے رکھے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے وہ دیں یا نہ دیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "فَيَكْفُفُ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ" الى آخره.

توضیح | والحديث هنا من ۱۹۹ ویاتی الحدیث ص ۲۷۸ و ص ۳۱۹۔

۱۳۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزْمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

﴿ **بَابٌ مِّنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلْسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ** ﴾

جسکو اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے (بن مانگے) اور بغیر اشرافِ نفس کے (یعنی بن دل لگائے) عطا کر دیں تو قبول کر لینا چاہیے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورہ والذاریات میں) ان کے مالوں میں مانگنے والے اور خاموش رہنے والوں کا حق ہے۔

تشریح | یہ باب گذشتہ باب سے استثناء ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ وعیدیں بلا ضرورت سوال کرنے والوں پر ہیں اگر کسی کو کوئی چیز بلا اشرافِ نفس مل جائے تو رد نہیں کرنا چاہیے۔ امام بخاری نے اس آیت سے بھی استدلال کر لیا ہے کہ آیت کریمہ میں سائلین و مساکین کو دینے والوں کی تعریف کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کے عطا یا مقبول ہیں لہذا جب دیں تو قبول کر لینا چاہیے۔ ”محروم“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو باوجود ضرورت کے سوال سے بچتے ہیں یا وہ لوگ ہیں جن کی کھیتی یا دوکان آفات و حوادث سے ہلاک و برباد ہو گئے ہوں۔ واللہ اعلم

۱۳۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرَفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالًا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دیتے تو میں عرض کرتا کہ اس کو دید دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو لے لو جب تیرے پاس دنیا کے مال میں سے کچھ آئے اور تمھ کو اس کا خیال نہ لگا ہو نہ تو سوال کرے تو لے لو اور جو اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑو۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”خذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَالْتِ غَيْرُ مُشْرَفٍ وَلَا سَائِلٍ“

تعد ووضوح | والحديث هنا م ۱۹۹، وياتي م ۱۰۶۱، وم ۱۰۶۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ بتانا ہے کہ بغیر سوال جمائے اس کا لینا درست ہے بشرطیکہ حلال ہو۔

﴿ بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا ﴾^{۱۳۵}

جو شخص دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے (ای فہو مذموم)

۱۳۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِزْعَةٌ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَذْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَيَنْمَا هُمْ كَلِيلِكَ اسْتَغَالُوا بِأَدَمَ ثُمَّ بِمُوسَىٰ ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَسْفَعُ لِيُقْضَىٰ بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمِشِي حَتَّىٰ يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمِئِذٍ يَبْعَثُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ زَاهِدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْئَلَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں رہے گا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک آجائے گا یہاں تک کہ پینہ آدمی کے کان تک پہنچ جائے گا اسی حالت میں وہ (اپنی مخلص کے لیے) حضرت آدم علیہ السلام سے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کریں گے (مدد چاہیں گے) اور عبداللہ بن صالح نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا ہے کہ مجھ سے لیٹ نے بیان کیا مجھ سے ابن ابی جعفر نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے کہ مخلوق کا فیصلہ کیا جائے چنانچہ آپ ﷺ چلیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ لیں گے اس روز اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا جتنے لوگ وہاں جمع ہوئے سب کے سب آپ ﷺ کی تعریف کریں گے، اور معلیٰ نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انھوں نے نعمان بن راشد سے انھوں نے عبداللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے بھائی تھے انھوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی جو سوال کے بارے میں ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”ما یزال الرجل یسأل الناس“ اور بالکل مشاہد و ظاہر ہے کہ یہ تکثر پر دلالت کرتی ہے، جس کی عادت سوال کرنے بھیک مانگنے کی ہو جاتی ہے پھر وہ محنت مزدوری کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا اور مانگ کر زندگی بسر کرنا طبیعت بن جاتی ہے۔

تعدیل و توضیح | والحديث هنا ص ۱۹۹ و یاتی ص ۲۸۶۔

تشریح | چونکہ سوال کرنے پر مختلف وعیدیں وارد ہیں اس لیے امام بخاری نے وضاحت فرمادی کہ یہ تکثر پر محمول ہے لیکن اگر کوئی حاجت مند فقیر و مسکین ضرورت کی وجہ سے مانگے تو مباح و جائز ہے اس وعید میں داخل نہیں۔ جس کے پاس مال بقدر نصاب ہوں اس کے لیے سوال حرام ہے کیونکہ اس کا مقصد صرف تکثر ہے نہ کہ حاجت۔ اور اگر کسی کے پاس مال تھوڑا ہے بقدر نصاب نہیں ہے اس صورت میں سوال کرنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۶ ﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ”لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا“ وَكَمِ الْغَنِيِّ﴾

وقول النبي صلى الله عليه وسلم وَلَا يَجْدُ غِنًا يُغْنِيهِ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ آیت ۲۷۳) ”وہ لوگوں سے لپٹ کر (چمٹ کر) نہیں

مانگتے“ اور کتنے مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ”اتنی دولت نہیں ملتی کہ اس کو بے پروا بنادے (یہ حدیث اسی باب میں موصول آ رہی ہے جس میں مسکین کی تعریف میں یہ جملہ فرمایا گیا ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ بقرہ آیت ۲۷۳) للفقراء الذين احصروا الآية“ خیرات تو ان محتاجوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے ہیں کسی ملک میں (کمانے کے لیے) جا نہیں سکتے (علم اور جہاد میں مشغول ہونے کی وجہ سے) ناواقف لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے ان کو مالدار سمجھتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ: ان الله به عليم تک۔

تشریح | اس آیت سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی قرآن مجید حفظ کرے یا علم دین میں مشغول ہو تو لوگوں پر لازم ہے کہ ان کی مدد کریں (فوائد عثمانی)

۱۳۹۶ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي

تَرُدُّهُ الْأَكْمَلَةَ وَالْأَكْمَلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمَسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي أَوْلَا
يَسْأَلُ النَّاسَ الْحَافَا ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مسکین (اصل میں) وہ نہیں ہے جس کو ایک لقمہ اور دو لقمے (کی خواہش) در بدر پھرتی رہتی ہے، لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے اور لوگوں سے پٹ کر نہیں مانگتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”لا يسألون الناس الحافا“

تعداد و موضع | والحديث هنا م ۱۹۹۔

۱۳۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
الْحَدَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْ بِشْيءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ تَجَرَّهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ﴿

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب (منشی و زاد) نے کہا کہ حضرت معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ تم مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو مغیرہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو تین باتیں ناپسند ہیں قیل وقال (فضول غیر مفید باتیں کرنا) اور مال ضائع کرنا اور تیرے بکثرت سوال کرنا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”و كثرة السؤال“

تعداد و موضع | والحديث هنا م ۱۹۹ ویاتی مختصرا م ۳۲۳، م ۹۸۲، م ۹۵۸، م ۹۳۷، م ۹۳۷

۹۷۷، م ۱۰۸۳۔

۱۳۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِيهِ عَنِ
صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا
قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ فَلِيلًا ثُمَّ عَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَّتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجْهَهُ، وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَفِّي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيُّ سَعْدٍ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكَبِّبُوا قُلُوبًا مُكَبِّبًا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَيَّ أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتُ كَبَّ اللَّهُ لِرُجُوبِهِ وَكَبَّتْهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ آذَرَكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (جھیل بن سراقہ) کو ان میں سے چھوڑ دیا کچھ نہیں دیا اور ان لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا آخر میں اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے آپ سے کان میں عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے (اس کو کیوں چھوڑ دیا) خدا کی قسم میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا مسلمان! پھر تھوڑی دیر میں خاموش رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے (یعنی آپ نے اس کو کیوں چھوڑ دیا) خدا کی قسم میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا "یا مسلم" سعدؓ نے کہا پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے خدا کی قسم میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یا مسلم؟ تین بار یہی گفتگو ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے سعد تو جہدے میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں ہا جو دیکھ دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا ہے مجھے یہ زور رہتا ہے کہ کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرا دیا جائے۔

اور یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے صالح سے انھوں نے اسماعیل بن محمد سے انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سنا وہ یہی حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور مونڈھے کے درمیان ہارا اور فرمایا: "سعد ادر آؤ میں ایک شخص کو دیتا ہوں ابی آخر الحدیث" امام بخاری نے کہا سورہ شعراء میں جو "فکبکبوا" کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں اوندھے منہ گرا دیے گئے اور سورہ ملک میں جو مُکَبِّا کا لفظ ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے یعنی اوندھا گرا اور اس کا متعدی کب ہے کہتے

ہیں کبہ اللہ لو جہہ اللہ نے اس کو اوندھے منہ گرادیا اور کبیتہ یعنی میں نے اس کو اوندھا گرادیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان الرجل الذی ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعطہ شیئاً وهو ایضاً ترک السوال اصلاً مع مراجعة سعدُ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسببہ ثلاث مرّات .

تعدی موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۰۰ ومر الحديث ص ۹۔

۱۳۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي

يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ وَالثَّمْرَةُ وَالثَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينُ

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے

پاس گھومتا رہتا ہے ایک لقمہ اور دو لقمہ اور ایک دو کھجوریں اس کو دروازے دروازے پھرتی ہیں لیکن مسکین وہ ہے

جسے اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ مستغنی ہو جائے (یعنی حاجت بھر نہیں پاتا) اور نہ کوئی اس کو جانتا ہے کہ اس کو خیرات

دے اور نہ وہ اٹھ کر لوگوں سے مانگتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”ولا يقوم فيسال الناس“

تعدی موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۰۰، و مر الحديث ص ۱۹۹، ویاتی ص ۲۵۶۔

۱۴۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ

أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَفْذُو أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبُ فَيَبِيعُ فَيَأْكُلُ وَيَتَصَدَّقُ

خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صحیح اپنی رسی

لے کر میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا کہ پہاڑ کی طرف جائے اور لکڑیاں جمع کرے پھر اسے بیچ کر کھائے اور خیرات

کرے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”خير له من ان يسأل الناس“

تعدی موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۰۰ و مر الحديث ص ۱۹۹، و ص ۲۷۸، و ص ۳۱۹۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس سے مقدار غنی کو بیان کرنا ہے کہ جس کے بعد سوال کرنا، بھیک مانگنا ناجائز ہے،

اس کے لیے امام نے سوال قائم کیا ”و تسم الغنی“ یعنی تو تگری و مال داری کی وہ حد و مقدار کیا ہے کہ جس کے بعد سوال کرنا ناجائز ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”لا یجد غنی یغنیہ“ یعنی جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ دوسروں سے اس کو متشی و بے پروا کرے مثلاً صبح و شام کا کھانا موجود ہو تو اس کے لیے سوال کرنا ممنوع ہے۔

امام بخاری نے اس باب میں پانچ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں جن میں دوسری حدیث میں ہے ”قیل تشریحات | و قال“ بظاہر دونوں فعل ماضی ہیں اول مجہول ثانی معروف لیکن مصدر بھی ہو سکتے ہیں۔ قال یقول قولاً و قیلاً و قالاً۔ یہاں راجح قول یہ ہے کہ اسم ہے مراد فضول و غیر مفید باتیں کرنا، بکواس کرنا۔ ”اضاعة المال“ ناجائز کاموں میں خرچ کرنا، فضول خرچی کرنا جیسے شادی وغیرہ میں آتش بازی وغیرہ۔ ”و کثرة السؤال“ بے ضرورت و فضول باتیں پوچھنا بھی اس میں داخل ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا ہے؟ وغیرہ واللہ اعلم۔

تیسری حدیث ۱۳۹۸، اس کے لیے نصر الباری جلد اول، ص: ۲۶۹ تا ۲۷۱ دیکھئے۔
چوتھی و پانچویں حدیث ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰: دونوں حدیثیں گذر چکی ہیں، ص: ۱۹۹ دیکھئے۔

﴿ بَابُ ۱۳۷ خَرَصِ التَّمْرِ ﴾

کھجور کا درختوں پر اندازہ لگانے کا بیان

۱۳۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عِبَاسِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَاْدِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبْتُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَمَامَ رَجُلٌ فَالْقَتَهُ بِجَبَلٍ طَيِّبٍ وَاهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَاْدِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل فلما قال ابن بكار كلمة معناها أشرف على المدينة قال هذه طابة فلما رأى أحدا قال هذا جبل يحبنا ونحبه ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم دور بني ساعدة أو دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الأنصار يعنى خيرا قال أبو عبد الله كل بستان عليه حائط فهو حديقة وما لم يكن عليه حائط لا يقال حديقة وقال سليمان بن بلال حدثني عمرو ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وقال سليمان عن سعد بن سعيد عن عمارة بن غزيرة عن عباس عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أخذ جبل يحبنا ونحبه ﴿

ترجمہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے جب آپ ﷺ وادی القرئی پہنچے (وادی القرئی مدینہ اور شام کے درمیان ایک بستی ہے) دیکھا کہ ایک عورت اپنے باغ میں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اس کے کھجوروں کا اندازہ لگاؤ (کہ اس میں کتنی کھجوریں نکلیں گی) اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ لگایا، پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا اس میں سے جتنی کھجور نکلے اس کو یاد رکھنا پھر جب ہم تبوک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا سنو آج رات کو سخت آندھی آئے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ دے ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا اور سخت آندھی آئی اور ایک شخص کھڑا ہو گیا آندھی نے اس کو طے کے پہاڑ پر پھینک دیا (جو تبوک سے کئی دن کی راہ پر واقع ہے بعض نسخوں میں بجائے جبل کے جبلی ہے یعنی طے کے پہاڑوں میں پھینک دیا) اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے نبی اکرم ﷺ کو ایک سفید فخر تھنہ بھیجا (اس فخر کا نام دلدل تھا) (ایلہ ایک شہر کا نام ہے سمندر کے کنارے پر) اور حضور اقدس ﷺ نے اسے ایک چادر عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے اس کے ملک کی حکومت لکھ دی پھر جب آپ ﷺ واپسی میں وادی القرئی آئے تو آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا پورے دس وسق رسول اللہ ﷺ کے اندازے کے مطابق، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ جلد پہنچنا چاہتا ہوں تم میں سے میرے ساتھ جو جلد مدینہ پہنچنا چاہے وہ میرے ساتھ جلد روانہ ہو۔ اسل بن بکار نے ایک لفظ کہا اس کے معنی یہ تھے کہ جب مدینہ نظر آنے لگا تو فرمایا یہ طاہرہ ہے (طاہرہ مدینہ منورہ کا ایک نام ہے) پھر جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، کیا میں تمہیں انصار کے سب سے

بہتر گھر کونہ بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیے آپ ﷺ نے فرمایا بنی النجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے یا بنی حارث بن خزرج کے گھر اور انصار کے ہر گھر میں خیر ہے۔

”قال ابو عبد اللہ“ امام بخاری نے کہا جس باغ کے ارد گرد دیوار ہو وہ ”حدیقہ“ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہا جاتا ہے، اور سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو نے بیان کیا آپ ﷺ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت کیا انھوں نے عمارہ بن غزیہ سے انھوں نے عباس سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اُحدوہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمة مطابقۃ الحدیث للترجمة فی قوله ”اخر صوا و خرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“

تعدو موضعہ والحديث هنا ص ۲۰۰ وهذا حديث طويل له اطراف و قطع افراد المؤلف منها قوله عليه السلام هذه طابة ص ۲۵۲، وص ۳۲۸، وص ۵۳۵ اتم مما ههنا و طرف المحبة ص ۶۳۷۔
مقصد امام بخاری کا مقصد خرص اتر کے مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کی تائید و موافقت ہے۔

خرص کی تعریف ”خرص“ بفتح الخاء المعجمة وسكون الراء وبعدها صاد مصدر الخ (عمدہ) یعنی باب نصر اور باب ضرب کا مصدر ہے خرصا بالفتح مصدر ہے اور بکسر الخاء اسم۔ اس کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی مقدار متعین کرنا۔ اس کی صورت یہ تھی کہ جب درختوں پر کھجور یا انور ظاہر ہو جاتے تو حاکم کسی ماہر اندازہ کرنے والے کو باغ والوں کے پاس بھیجتے کہ وہ تخمینہ اور اندازہ لگانے کے اس سال کتنا پھل نکلے گا۔

خرص کا شرعی حکم علامہ عینی فرماتے ہیں: وقال الشعبي والثوري وابو حنيفة وابو يوسف و محمد الخ (عمدہ، ج: ۹، ص: ۶۸)

یجوز الخ (عمدہ، ج: ۹، ص: ۶۸) (۲) ائمہ ثلاثہ خرص کے قائل ہیں اور استدلال اسی حدیث باب سے کرتے ہیں۔

لیکن حدیث میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مسئلہ ہے جس میں خصوصیات کا احتمال ہے اس کے علاوہ خرص کے بارے میں جو روایات وارد ہیں اس کے بارے میں ابن العربی عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ”خرص کے بارے میں کوئی حدیث صحیح وارد نہیں ہے ہاں صرف ایک حدیث اس میں صحیح ہے جس

کو بخاری و مسلم نے روایت کیا الخ

حدیث بخاری کے سلسلے میں جواب گزر چکا کہ خصوصیات کا احتمال ہے۔

(۲) خرص کا تعلق مسلمانوں کے باغ سے نہیں ہے بلکہ یہود سے متعلق ہے جیسا کہ عبد اللہ بن رواحہ کو خبیر

بھیجا گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہود بے بہود خان تھے ان کی خیانت پر روک لگانا تھا۔

(۳) امام طحاوی نے تو خرص یہود کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ بھی الزام حکم کے لیے نہ ہوتا تھا بلکہ یہود

کی خیانت پر روک لگانا تھا۔

(۴) حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے دلیل حضرت جابرؓ کی یہ حدیث ہے ”عن جابر ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخرص وقال ارايتم ان هلك الثمر ايجب احدكم ان ياكل مال

اخيہ بالباطل (طحاوی شریف باب الخرص، ص: ۲۶۷)

غزوہ تبوک کی پوری تفصیل کے لیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ملاحظہ فرمائیے۔

﴿ ^{۹۳۸} **بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي**

وَلَمْ يَرِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا ﴿

جوز میں آسمان کے پانی (باش) سے سیراب ہو یا ندی سے سینچی جائے اس میں عشر ہے یعنی

پیداوار کا دسواں حصہ واجب ہے اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے شہد میں زکوٰۃ نہیں سمجھا

﴿ ۱۳۰۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنُّضْحِ

نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوقَّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي

حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَّ فِي هَذَا وَوَقَّتْ وَالزِّيَادَةُ

مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسِّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَاتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ

ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ

صَلَّى فَأَخَذَ يَقُولُ بِلَالٌ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان کا پانی یا

چشمے سیراب کریں یا وہ خود نمناک ہو تو اس میں عشر ہے (یعنی پیداوار کا دسواں حصہ لیا جائے) اور جس کھیتی کو تالاب و کنویں یا بورنگ سے سیراب کیا گیا ہو اس میں سے بیسواں حصہ زکوٰۃ لی جائے گی۔

”قال ابو عبد الله“ امام بخاری نے کہا یہ حدیث یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث فیما سقت السماء الخ پہلی حدیث یعنی حدیث ابو سعید خدریؓ کی تفسیر ہے اس میں زکوٰۃ کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے اور اس میں مذکور ہے اور زیادتی قبول کی جاتی ہے اور مبہم حدیث کا حکم مفسر حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب کہ اس کا راوی ثقہ ہو جیسے فضل بن عباسؓ نے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی مگر بلالؓ نے فرمایا کہ پڑھی ہے تو بلالؓ کا قول قبول کیا گیا اور فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فيما سقت السماء“

تعد ووضوح والحديث هنا ص ۲۰۱۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد عشر کے مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کی تائید اور امام ابو حنیفہؒ کی تردید ہے۔ حنیفہ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے بلکہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار پر عشر واجب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل تو آیت قرآنی ہے ”واتوا حقہ یوم حصادہ“ اس میں زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفریق نہیں۔

دوسری دلیل: ارشاد نبوی ”فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشر (بخاری، ص: ۲۰۱) اس میں ما سقت السماء عام ہے قلیل ہو یا کثیر عشر واجب ہے۔

تشریح قال ابو عبد الله هذا تفسیر الاول الخ اس سے امام بخاریؒ کا مقصد ابو سعید خدریؓ کی حدیث کی طرف اشارہ ہے جو بعد میں آرہی ہے اور اول سے مراد ابن عمرؓ کی حدیث ہے جو باب کی حدیث ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بخاریؒ کا یہ کلیہ بے محل ہے، ملاحظہ ہو حاشیہ بخاری، ص: ۲۰۱

”ولم ير عمر بن عبد العزيز الخ“ قابل غور ہے کہ غسل یعنی شہد کے مسئلے میں امام بخاریؒ نے ایک تابعی کا قول بطور حجت پیش کیا ہے، فیما للعجب۔

یہی مالکیہ اور شافعیہ کا مذہب ہے کہ غسل میں کوئی چیز واجب نہیں ہے اور حنیفہ حنابلہ کے نزدیک غسل میں عشر واجب ہے۔

”عثريا“ بفتح العين المهملة والياء المثلثة المنخفضة وكسر الراء و تشديد الياء آخر الحروف ”عثرى“ وہ زمین ہے جو اپنی نمی کی وجہ سے زراعت کو سیراب کرتی ہو اور اس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہوتی ہو مثلاً دریا وغیرہ کے کنارے ہو۔

﴿بَابُ لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ﴾^{۹۳۰}

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

۱۳۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ

خَمْسَةِ مِنَ الْإِبِلِ اللَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسِ اَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان الترجمة الجزء الاول من الحدیث ای ”لیس فیما اقل من خمسة اوسق صدقة“

تعداد موضعہ والحدیث هنا ص ۲۰۱ و مر الحدیث ص ۱۸۹، ص ۱۹۳، ص ۱۹۶، مسلم، ص ۳۱۵، ابوداؤد رنی الزکوٰۃ، ص ۲۱۷۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کی تائید و موافقت ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ پر رد ہے، کیونکہ امام اعظمؒ زرعی پیداوار میں نصاب کے قائل نہیں ہیں کما مر بیانہ۔

فائدہ: قال ابو عبد الله کی عبارت یہاں ہوتی تو بر محل ہوتی باب سابق حدیث ۱۳۰۲ کی یہ عبارت بے محل ہے جیسا کہ احقر نے وہاں بیان کر دیا ہے، چنانچہ اس عبارت کو شراح بخاری نے اس حدیث میں ذکر فرمایا ہے اور یہی صحیح و بر محل ہے۔ ملاحظہ فرمائیے فتح الباری، قسطلانی اور کرمانی اور عمدۃ القاری۔

﴿بَابُ اخَذِ صَدَقَةَ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ﴾^{۹۳۰}

وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ ﴿

کھجور درختوں سے کاٹنے کے وقت کھجور کی زکوٰۃ لینے کا بیان، اور کیا بچے کو چھوڑ دیا جائے

جب زکوٰۃ کی کھجور میں ہاتھ لگائے؟ (جواب حدیث سے معلوم ہوگا)

۱۳۰۴ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

ابْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيئُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَيَجْعَلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَاخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ کھجور توڑتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی جاتیں چنانچہ یہ اپنی کھجوریں لاتا ہے اور یہ اپنی کھجوریں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگ جاتا، ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگے ان دونوں میں سے ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا تو اس کھجور کو ان کے منہ سے نکال لیا اور فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان مطابقتہ للاولى "يؤتى بالتمر عند صرام النخل وللثانية في قوله فجعل الحسن الى آخره"

تعد موضوع والحديث هنا ص ۲۰۱ وياتى الحديث ص ۲۰۲، ص ۴۳۲، و مسلم۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھجور وغیرہ میں ایجاب زکوٰۃ درختوں سے توڑنے کے وقت ہوگا۔ خرم تو صرف اس واسطے ہے تاکہ اس میں کوئی گڑ بڑ نہ کرے۔

تشریح یہاں ابہام ہے یہ مذکور نہیں کہ ان دونوں بزرگوں میں سے کس نے کھجور منہ میں ڈالی تھی، لیکن آئندہ، ص ۲۰۲ میں تصریح ہے کہ یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

﴿بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرَعَهُ وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعَشْرُ أَوْ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ﴾

وقول النبي ﷺ لا تبيعوا الثمرة حتى يبيد و صلاحها فلم يحظر البيع بعد الصلاح على أحد ولم يخص من وجبت عليه الزكاة ممن لم تجب.

جو شخص اپنا پھل یا کھجور کا درخت یا زمین یا کھیت بیچ ڈالے در انحالیکہ اس میں عشر یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے تو درست ہے یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ واجب نہ ہو (بیچنا درست ہے)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پھلوں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی نہ ظاہر ہو جائے تو پختگی ظاہر ہو جانے کے بعد آپ ﷺ نے بیچنے سے کسی کو منع نہیں فرمایا کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی تو نہ بیچے اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچے۔

۱۳۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَحِهَا قَالَ حَتَّى تَذَهَبَ عَآهَتُهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس کی صلاح (پختگی) نہ ظاہر ہو جائے اور جب صلاح کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ اس کے تباہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها"

تعدو موضع والحديث هنا ص ۲۰۱ وياتى الحديث ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳ تعليقا، ص ۲۹۹۔

۱۳۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في "نهى النبي ﷺ الى آخره"

تعدو موضع والحديث هنا ص ۲۰۱، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۳۲۰۔

۱۳۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیجے سے منع فرمایا جب تک کہ ان میں سرخی نہ آجائے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۰۱ ویاتی ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۳، ص ۲۹۳۔

﴿ **بَابُ ۱۳۲** هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً
عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ ﴾

کیا آدمی اپنی چیز جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید سکتا ہے؟ اور دوسروں کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خاص صدقہ دینے والے کو پھر اس کے خریدنے سے منع فرمایا، لیکن دوسرے شخص کو منع نہیں فرمایا

﴿ ۱۳۰۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا پھر اسے اس حال میں پایا کہ وہ (بازار میں) بک رہا ہے تو انھوں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کر لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اجازت چاہی آپ ﷺ نے فرمایا اپنے صدقہ کو مت لوٹاؤ، اسی وجہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر جب صدقہ کی ہوئی چیز خریدتے تو پھر اسے صدقہ کر دیتے۔

(حضرت عبد اللہ بن عمر نے خیال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کیا ہو مال اپنے استعمال میں رکھنے کے لیے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے نہ خریدے لیکن اگر اس نیت سے خریدے کہ دوبارہ اس کو صدقہ کر دے گا تو کوئی قباحت نہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "لا تعد فی صدقتک"

تعد ووضوہ | والحديث هنا ص ۲۰۲ تا ۲۰۱ ویاتی ص ۳۸۹، وص ۴۱۷، وص ۴۲۱۔

۱۳۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصَّاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَارَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أُعْطَاكَ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ ﴾

ترجمہ | (حضرت عمر فاروقؓ کے مولیٰ) اسلم نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک شخص کو فی سبیل اللہ سواری کے لیے ایک گھوڑا دیا اس نے اس گھوڑے کو تباہ کر دیا (مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو گھوڑا فی سبیل اللہ صدقہ دیا تھا وہ کما حقہ اس گھوڑے کی پرورش و نگرانی نہ کر سکا اور اس کو لاغر و کمزور کر دیا) تو میں نے چاہا کہ اس کو خرید لوں اور میں نے یہ خیال کیا کہ وہ سستا (کم قیمت میں) بیچ ڈالے گا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت خریدو اور اپنے صدقہ میں رجوع مت کرو اگرچہ وہ تجھے ایک درہم میں دیدے کیونکہ اپنا صدقہ لوٹانے والا ایسا ہے جیسے قے لوٹانے والا (مسلم جلد ثانی میں ہے "کالکلب يعود فی قیئہ" یعنی اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "لا تشتت ولا تعد فی صدقتک"

تعد ووضوہ | والحديث هنا ص ۲۰۲ ویاتی ص ۳۵۷، وص ۳۵۹، وص ۴۱۷، وص ۴۲۱۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ اپنا صدقہ خود خریدنا جائز نہیں مگر وہ تحریمی ہے یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا گویا امام بخاریؒ امام احمدؒ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

جمہور حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جائز مع الکراہتہ ہے یعنی مکروہ تنزیہی ہے۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں وظاهر النهی التحريم لكن الجمهور على انه للتنزيه فيكره لمن تصدق بشيء او اخرج في زكاة او كفارة او نذر او نحو ذلك من القربات ان يتشربه ممن دفعه الخ (قس، ج ۲، ص: ۷۰۸)

خلاصہ یہ ہے کہ جمہور علماء اسلام وائمہ عظام مثلاً امام اعظمؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک صدقہ کیا ہو مال خریدنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے جیسا کہ علامہ قسطلانیؒ کی تحقیق اور پر گزر چکی ہے۔ کراہت کی وجہ یہ ہے کہ متصدق علیہ قدیمی احسان کی بنا پر قیمت مقرر کرنے میں مسامحت کرے گا تو چونکہ اس کی مقدار کے اندر عود

لازم آئے گا اس لیے کراہت ہے ورنہ فتح بیع کی کوئی وجہ یہاں متحقق نہیں۔ البتہ دوسرے کا صدقہ خریدنا بالاتفاق جائز ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابٌ ۱۴۱۲ مَا يُذَكَّرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَآلِهِ ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی آل کرام پر صدقہ کے سلسلے میں جو منقول ہے (یعنی کیا حکم ہے؟ حدیث پاک سے معلوم ہوگا)

۱۴۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعْرَتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھس چھس تاکہ وہ اس کو پھینک دیں پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے“

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله ”انا لا ناکل الصدقۃ“

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۰۲ ومر الحديث ص ۲۰۱ ویاتی ص ۲۳۲۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی آل کرام کے لیے صدقات و زکوٰۃ ناجائز ہے۔

کج کج کی تحقیق علامہ عینی فرماتے ہیں اس میں چھ لغات ہیں کاف کو فتح، کاف کو کسرہ، خار ساکن، اور خار مکسورہ تینوں کے ساتھ اور بلاتین تفسیر ست لغات (عمدہ)

تشریح یہاں پر تین مسائل ہیں: ۱۔ آپ ﷺ پر صدقہ کا حکم، ۲۔ آپ ﷺ کی آل کرام پر صدقہ کا حکم، ۳۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا مصداق۔

اس پر تو تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زکوٰۃ جائز نہیں اور یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ عندا جمہور صدقات نافلہ بھی حضور اقدس ﷺ کے لیے جائز نہیں۔

۲۔ اس پر علماء کا اتفاق بلکہ اجماع ہے کہ بنو ہاشم کے لیے زکوٰۃ جائز نہیں۔

دلیل مسلم شریف کی روایت ہے ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل

لمحمد ولا لآل محمد صلى الله عليه وسلم (مسلم شریف اول، ص: ۳۴۵) آل نبی کے لیے صدقات نافلہ جائز ہیں یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے لیکن احتیاطاً عدم جواز میں ہے۔

۳۔ بنو ہاشم آل رسول میں داخل ہیں لا خلاف فیہ، بنو المطلب زکوٰۃ کے مسئلے میں داخل ہیں یا نہیں؟ عند الجمہور یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک نہیں ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک داخل ہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِيِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ﴾

نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے موالی (غلاموں) پر صدقہ کا بیان

۱۳۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةَ مَيْتَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجَلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مردہ بکری دیکھی جو صدقہ میں ام المومنین حضرت میمونہؓ کی باندی کو دی گئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی کھال سے تم نے کیوں نہ نفع حاصل کیا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مردار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "اعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة" **تعد موضوعه** والحديث هنا ص ۲۰۲، ویاتی ص ۲۹۶، ص ۸۳۰، وسلم۔

۱۳۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكْمُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعَتَقِ وَاَرَادَ مَوَالِيْهَا اَنْ يَشْتَرُطُوا وَاَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَ اُوْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَاِنَّا هَدِيَّةٌ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا اور بریرہ کے مالک یہ شرط کرنا چاہتے تھے کہ اس کا ترکہ وہ لیں گے، حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے عائشہؓ سے فرمایا تو اس کو خرید لے (اور اس کو آزاد کر دے) ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔ حضرت

عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہہ دیا کہ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "هذا ما تصدق به على بريرة الى آخره"

تعد ووضعه | وللحديث هنا ص ۲۰۲ ومر الحديث ص ۶۵ ویاتی ۲۸۸، ص ۲۹۰، ص ۳۳۳، ص ۳۳۷

ص ۳۳۸، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۵۰، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۸۱، ص ۴۶۳، ص ۴۹۵

ص ۷۹۶، ص ۸۱۶، ص ۹۹۳، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰۔

مقصد | امام بخاریؒ نے حسب عادت حکم بیان نہیں فرمایا مگر اس باب میں دو حدیثیں لائے ہیں ان سے امام

بخاریؒ کا مقصد معلوم ہوتا ہے ازواج کے موالی کو صدقہ دینا جائز ہے اس لیے کہ پہلی حدیث جو ابن عباسؓ سے مروی

ہے اس میں ہے ام المومنین حضرت میمونہؓ کی آزاد کردہ باندی کو صدقے کی بکری دی گئی اور دوسری حدیث میں ہے

کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی باندی حضرت بریرہ کو صدقے کا گوشت دیا گیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکار نہیں فرمایا بلکہ فرمایا بریرہ کے لیے صدقہ ہے اللہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات

کے موالی پر صدقہ جائز ہے، نیز حضرت شیخ الحدیث کی تقریر بخاری میں ہے ازواج مطہرات کے موالی پر صدقہ

بالاتفاق جائز ہے۔ (تقریر بخاری جلد چہارم، ص: ۱۰۱)، لیکن خود حضور اقدس ﷺ کے موالی اور دیگر بنی ہاشم کے

موالی؟ یہ اس موالی ازواج کے حکم میں داخل نہیں۔

ہدیہ اور صدقہ میں فرق | والفرق بين الصدقة والهبة ان الصدقة هبة لثواب الآخرة والهدية هبة تنقل الى المتهد به اكراماً له (عمدہ، ج: ۹، ص: ۹۰) خلاصہ یہ کہ صدقہ

میں شروع ہی میں ثواب آخرت کی نیت ہوتی ہے اور ہدیہ میں دوسرے کی تطیب قلب مثلاً کسی استاذ اور شیخ کی

خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ﴾^{۹۳۵}

جب صدقہ پھر جائے

یعنی جب صدقہ ایسے فقیر کے ہاتھ سے نکل کر ایسے صاحب نصاب کے ہاتھ میں پڑ جائے جس کے لیے

صدقہ جائز نہیں ہے تو کیا حکم ہے مثلاً ایک بکری کسی محتاج کو صدقہ دی وہ بکری لے کر گھر گیا اور اس نے اس بکری کو

ذبح کیا اور اس کے گوشت میں سے کسی کو تحفہ دیا تو چونکہ تبدیل ملک سے تبدیل عین ہو جاتا ہے اس لیے صاحب

نصاب ورنہ اس کے لیے بھی اس کا کھانا جائز ہے

۱۳۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْسَرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَتْ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ لِقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا ﴾

ترجمہ حضرت ام عطیہ انصاریہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ نہیں مگر گوشت ہے اس بکری کا جو آپ ﷺ نے نسیہ کو صدقہ دیا تھا (اور نسیہ نے تحفہ کے طور پر ہم کو بھیجا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ صدقہ تو اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بعثت به الينا نسيبة من الشاة الى آخره" معلوم ہوا کہ تبدل ملک سے تبدل مین ہو جاتا ہے۔

تعد و موضع والحديث هنا ص ۲۰۲ ومر الحديث ص ۱۹۳ ویاتی ص ۳۵۱ واخرجه مسلم في الزکوٰۃ، ص ۳۳۵۔

۱۳۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَحْمٍ تُصَدِّقُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَيْثَةَ فَقَالَ هُوَ عَلِيَّهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقے کا گوشت پیش کیا گیا جو حضرت بریرہؓ پر صدقہ کیا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا بریرہؓ پر صدقہ تھا اور ہمارے لیے یہ تحفہ ہے۔ اور ابو داؤدؒ طرابلسی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من حيث ان الصدقة التي تصدق بها علي بريرة صارت لمالكها اياها"

تعد و موضع والحديث هنا ص ۲۰۲، ویاتی ص ۳۵۰۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ تبدل ملک سے تبدل مین ہو جاتا ہے جیسا کہ بخاریؒ نے دو حدیثیں ذکر کر کے ثابت کر دیا کہ جب صدقہ اپنے محل پر پہنچ گیا تو اب اس کا بیہ کرنا اور خریدنا سب جائز ہے اور اس پر سارے ائمہ کرام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرُدِّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا ﴾

مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا جہاں کہیں بھی ہوں

۱۳۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ
إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ
فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ لَهُمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ
فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَلْيَأْتِكَ وَكِرَامِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ
لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے فرمایا جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا کہ تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہیں) جب تم ان کے پاس پہنچو تو (پہلے) انہیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اگر وہ لوگ اس میں تمہاری مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں پھر اگر یہ بھی تمہاری مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں پر تقسیم کر دی جائے گی اگر وہ یہ بھی مان لیں تو پھر (زکوٰۃ وصول کرتے وقت) ان کے عمدہ عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت بچتے رہنا (مطلب یہ ہے کہ اگر سب سے اعلیٰ اور عمدہ مال لوگے تو انہیں تکلیف ہوگی اور ظالم سمجھ کر تم پر بددعا کریں گے اس سے بچتے رہنا) اس لیے کہ اس (مظلوم کی آہ اور بددعا) کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے (یعنی مظلوم کی بددعا جلد مقبول ہوتی ہے)

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہرا استقبال می آید

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "تؤخذ من اغنیائہم فترد علی فقرائہم"

توضیح والحديث هنا ص ۲۰۲ تا ۲۰۳ ومر الحديث ص ۱۸۷ وص ۱۹۶ ویاتی ص ۳۳۱، وص

۶۲۳، وص ۱۰۹۶، وص ۱۰۹۶، وص ۱۰۹۶، مسلم اول، ص ۳۶۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ ہی سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کی رقم محتاجوں کو دینا ہے خواہ دوسری جگہ کے محتاج ہوں یعنی ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ مثلاً کلکتہ اور بمبئی کی زکوٰۃ سہارنپور منتقل کرنا جائز ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ اور لیث ابن سعد وغیرہ سے بھی ثابت ہے گویا امام بخاریؒ اس مسئلے میں امام اعظم کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

﴿ بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ ﴾

وقوله تعالى خذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم الآية .

زکوٰۃ دینے والوں کے لیے امام (حاکم) کا دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ میں) آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ و خیرات لے لیجئے تاکہ آپ ان کو (گناہ کی نجاست سے) پاک و صاف کر دیں اور آپ ان کے حق میں دعا خیر بھی کیجئے بلاشبہ آپ ﷺ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے۔

۱۳۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ لِأَنَّهُ آتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو فرماتے اے اللہ آل فلاں پر رحمت نازل فرما پھر میرے باپ آپ ﷺ کے پاس اپنی زکوٰۃ لے آئے تو فرمایا اے اللہ ابواوفیؒ کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة لانه صلى الله عليه وسلم كان يصلى على من ياتي بصدقته اى زكاته والترجمة فى صلاة الامام لصاحب الصدقة (عمده) تعد وموضعه والحديث هنا ص ۲۰۳ ويأتى فى المغازى ص ۵۹۹، وص ۹۳۷، وص ۹۴۱۔

مقصد انما ذكر لفظ الامام فى الترجمة رد الشبهة اهل الردة الخ (عمده)

یعنی اس باب میں امام بخاریؒ نے لفظ امام ذکر کر کے اہل ردة کے شبہ کو دور کر دیا کہ زکوٰۃ و صدقات دینے والوں کے لیے دعا خیر کرنا حضور اقدس ﷺ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ حکم ہر حاکم اور امام کیلئے ہے۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں والمراد من الصلوة الدعاء لان معناها اللغوى ذلك (عمده) یعنی یہاں صلوة سے لغوی معنی دعا متعین ہے پھر بخاریؒ نے صلوة کے بعد لفظ دعا ذکر فرمایا تاکہ یہ غلط

نہی نہ ہو کہ دعا دینے کے لیے لفظ صل ہی متعین ہے بلکہ بخاری نے بتا دیا کہ کسی بھی لفظ سے دعا کر سکتے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ تم کو اجر دے یا برکت دے یا اللہم اغفر لہ وغیرہ۔

﴿بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ﴾^{۱۲۸}

وقال ابن عباس ليس العنبر يركاز هو شيء دسره البحر وقال الحسن في العنبر واللؤلؤ والخميس وإنما جعل النبي صلى الله عليه وسلم في الركاز الخميس ليس في الذي يصاب في الماء وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلاً من بني إسرائيل سأل بعض بني إسرائيل أن يسلفه ألف دينار فدفعها إليه فخرج في البحر فلم يجد مركباً فآخذ خشبة فنقرها فادخل فيها ألف دينار فرمى بها في البحر فخرج الرجل الذي كان أسلفه فإذا بالخشبة فأخذها لأهله خطباً فذكر الحديث فلما نشرها وجد المال .

جو چیز سمندر سے نکالی جائے؟

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا عنبر رکاز نہیں ہے، عنبر تو ایک چیز ہے جس کو سمندر نے کنارے پر پھینک دیا ہے اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عنبر اور موتی میں خس (پانچواں حصہ) لازم ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں خس (پانچواں حصہ) مقرر فرمایا ہے (یہ امام بخاری کا کلام ہے اور مقصد امام حسن بصریؒ پر رد کرنا ہے) خس ان چیزوں میں نہیں ہے جو پانی میں ملے، اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے ہزار دینار قرض مانگا اس نے (اللہ کے بھروسے پر) دیدیا، اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا تاکہ سوار ہو کر جائے اور قرض ادا کرے لیکن کوئی سواری نہیں پائی تو ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اور اس سوراخ میں ہزار دینار (اور ایک خط قرض خواہ کے نام) رکھ دیا پھر اس کو سمندر میں پھینک دیا، اب وہ شخص نکلا جس نے قرض دیا تھا اس نے ایک لکڑی دیکھی تو اس نے لے لیا کہ اس کے گھر والوں کے لیے ایندھن (جلانے کے لیے) ہو پھر پوری حدیث بیان کر چنانچہ جب اس لکڑی کو چیرا تو مال (اور خط) پایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاذا بالخشبة فاخذها لاهله خطباً"

تعمیر و مضعراً | والحديث هنا ص ۲۰۳ والحديث هكذا ياتي معلقا ص ۲۷۷ وفي الكفالة ص ۳۰۶ بطوله، وص ۳۲۳، وص ۳۲۸، وص ۳۸۱، وص ۹۲۶۔

مقصدا | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جو چیز دریا سے نکالی جائے جیسے موتی، مونگا، عنبر اور مچھلی وغیرہ اس کا لینا درست ہے اور ان چیزوں میں خمس نہیں ہے نیز بخاری نے اس سے جمہور کی موافقت کی ہے اور حضرت امام حسن بصریؒ جو خمس کے قائل ہیں ان کی تردید کر دی۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کتاب الکفالہ میں آرہی ہے۔

﴿بَابُ فِي الرَّكَازِ الْخُمْسُ﴾^{۹۳۹}

وقال مالك و ابن ادريس الرّكازُ دفنُ الجاهليّةِ في قليله وكثيره الخمسُ وليس المَعْدِنُ بِرِكَازٍ وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم في المَعْدِنِ جُبَارٌ وفي الرّكازِ الخمسُ وأخذَ عُمَرُ بنُ عبدِ العزيرِ مِنَ المَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مَاتِيْنِ خُمْسَةً وَقَالَ الحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الحَرَبِ ففِيهِ الخُمسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السَّلْمِ ففِيهِ الزكوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللقطةَ فِي أَرْضِ العَدُوِّ فَعَرَفَهَا فَإِنَّكَ مِنَ العَدُوِّ ففِيهَا الخُمسُ وَقَالَ بعضُ الناسِ المَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دَفْنِ الجاهليّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرَكَزَ المَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وَهَبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رِبْحٌ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرَكَزَتْ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لا باسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّي الخُمسَ .

رِكَازِ مِثْلِ خُمْسِ عِني پانچواں حصہ واجب ہے

اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے کہا رکاز زمانہ جاہلیت کا دَفینہ ہے اس کے قلیل اور کثیر میں پانچواں حصہ ہے اور کان رکاز نہیں ہے اور نبی اکرم ﷺ نے کان کے بارے میں فرمایا کہ اس میں کوئی رگر کر یا کام کرتے ہوئے مرجائے تو ہدر ہے اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبد العزیزؒ نے کانوں سے دو سو روپے میں سے پانچ لیا کرتے اور حسن بصریؒ نے کہا دار الحرب کے رکاز میں سے خمس لیا جائے اور جو دارالاسلام سے ملے اس میں زکوٰۃ ہے اور اگر دشمن کے ملک میں لفظ ملے تو اس کا اعلان کرے (شاید مسلمان کا ہو) لیکن اگر دشمن کا ہے تو اس میں خمس ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا معدن (کان) رکاز ہے دَفینہ جاہلیت کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں اَرَكَزَ المَعْدِنُ جب اس میں سے کوئی چیز نکلے ان کا جواب یہ ہے اگر کسی کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا وہ بہت نفع کمائے یا اس کے باغ

میں بہت پھل نکلے تو کہتے ہیں ارکزت پھران لوگوں نے اپنے قول کے خود خلاف کیا، کہتے ہیں رکاز کو چھپا لینے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی خمس ادا کرے گا۔

تین الفاظ ہیں معدن، کنز، رکاز۔

تشریح

۱۔ معدن کان سونے چاندی کی، وہ سونا چاندی جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا فرمایا ہے۔

۲۔ کنز، مدفون مال جس کو انسانوں نے زمین میں دفن کیا ہو۔

۳۔ رکاز، کے لغوی معنی مال مرکوز یعنی زمین میں گاڑی ہوئی چیز۔ اس کی تعریف میں اختلاف ہے۔ امام

اعظم ابوحنیفہ اور سفیان ثوری اور امام اوزاعی اور علماء عراق فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا فرمایا، یا جن کو انسانوں نے زمین میں دفن کر دیا ہے سب پر ”رکاز“ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ائمہ ثلاثہ اور داؤد ظاہری کے نزدیک ”رکاز“ وہ خزانہ ہے جس کو انسانوں نے زمانہ جاہلیت میں دفن کیا ہو،

امام بخاری نے اس باب میں ائمہ ثلاثہ کی موافقت کی ہے اسی بنا پر امام نے فی الرکاز الخمس کے بعد امام

مالک اور امام شافعی کا اثر نقل فرمایا ہے کہ ”رکاز“ دینہ جاہلیت کو کہتے ہیں۔ ”قال مالک و ابن ادریس الخ“

اور امام مالک و امام شافعی نے فرمایا کہ ”رکاز“ زمانہ جاہلیت کے زمانہ کا خزانہ ہے اس میں تھوڑا مال نکلے یا

بہت خمس واجب ہوگا اور ”معدن“ رکاز نہیں ہے ”وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ“ اور نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا ”المعدن جبار وفي الرکاز الخمس“ اس کی تفصیل حدیث باب میں آرہی ہے، امام بخاری

کا مقصد تو اپنے دعویٰ فرق کی دلیل پیش کرنا ہے کہ اگر ”معدن“ بعینہ رکاز ہوتا تو آپ ﷺ فی الرکاز الخمس

نہ فرماتے بلکہ وفيہ الخمس فرمادیتے، معلوم ہوا کہ معدن اور رکاز میں فرق ہے، اور یہی امام کا مقصد ہے۔

جواب: حضور اقدس ﷺ نے تو فی الرکاز الخمس اس لیے فرمایا کہ خمس کا حکم معدن میں

مختصر نہ ہو جائے اگر المعدن جبار وفيہ الخمس فرماتے تو انحصار کا شبہ ہو جاتا۔

۲۔ خود الفاظ حدیث میں اختلاف ہے چنانچہ آئندہ روایت جو باب کے تحت آرہی ہے البئر جبار وفي

الرکاز الخمس، تو اگر فیہ فرمادیتے تو اشتباہ کا موقع تھا کہ ضمیر بئر کی طرف لوٹ جائے اس لیے فیہ

الخمس نہیں فرمایا۔

”واخذ عمر بن عبد العزیز الخ“ اور عمر بن عبد العزیز معادن (کانوں) سے ہر دو سو درہم سے پانچ

درہم (یعنی چالیسواں حصہ لیا کرتے تھے) اس سے استدلال اس طرح ہے کہ انھوں نے معادن میں بحساب دو سو

درہم میں سے پانچ درہم لیا معلوم ہوا کہ معدن میں زکوٰۃ ہوگی نہ کہ رکاز کی طرح خمس چونکہ رکاز میں بالافتاق خمس

ہے دونوں کے اختلاف حکم سے معلوم ہو گیا کہ رکاز اور معدن دونوں علیحدہ ہیں۔ وفيہ نظر۔

”فیہ نظر“ اس لیے کہ یہ احتمال ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے معدن سے زکوٰۃ حولان حول کے بعد لی ہو تو استدلال درست نہیں اس لیے کہ ہمارا مسلک بھی یہی ہے لیکن یہ ثابت ہو جائے کہ فی الفور زکوٰۃ لی ہے تو ہم کہیں گے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال .

۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ تابعی ہیں ان کا قول حجت نہیں نحن رجال و ہم رجال .

”وقال الحسن النخ“ اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ جو رکاز دار الحرب کا ہو اس میں فحس لیا جائے اور جو امن و صلح کے ملک میں ملے اس میں زکوٰۃ ہے یعنی چالیسواں حصہ لیا جائے۔ اور اگر دشمن کے ملک میں لفظ پائے تو اس کی تشہیر کرے، جب کہ اس کا احتمال ہو کہ یہ لفظ مسلمان کا بھی ہو سکتا ہے مثلاً اسلامی لشکر دار الحرب میں ہے یا مسلمانوں کا کوئی قافلہ امان لے کر دار الحرب گیا ہوا ہے تب تو تشہیر کرے ایک سال، لیکن اگر تحقیق ہو جائے کہ یہ مال کفار کا ہے تو اس میں فحس واجب ہے۔

”وقال بعض الناس النخ“ یہاں سے امام بخاریؒ نے مخالف کا مسلک ذکر کیا ہے، پہلا موقع ہے ان مواقع میں سے کہ امام بخاریؒ نے مخالف کو بعض الناس سے تعبیر کیا ہے اور ایسے کل چوبیس مقامات ہیں کہ انھوں نے مخالف کو بعض الناس کہا ہے اور سب سے زیادہ اس لفظ کا استعمال کتاب الحبل میں ہوا ہے۔ اس بعض الناس سے امام بخاریؒ کی کیا مراد تھی یہ تو حقیقہً وہی جانیں، مشہور یہ ہے کہ اس سے مراد امام بخاریؒ کے شیخ المشائخ امام الامام اعظم ابوحنیفہؒ مراد ہیں۔ علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ اس بعض الناس سے مراد امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ (عمدہ، فتح)

یہی علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ بعض الناس سے ابوحنیفہؒ مراد ہیں، لیکن خوب ذہن نشیں رہے کہ امام بخاریؒ نے یہاں جس مسئلہ پر تعریض کی ہے یہ صرف امام اعظمؒ ہی کا مذہب نہیں ہے بلکہ سفیان ثوری من الہل الکوفہ اور امام اوزاعی من الہل الشام وغیرہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

”المعدن رکاز النخ“ معدن بھی رکاز ہے جاہلیت کے دہنیے کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں ارکوز المعدن جب اس میں سے کوئی چیز نکلے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز بہہ کی جائے یا وہ نفع کمائے یا اس کے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں ارکوزت (حالانکہ یہ چیزیں بالاتفاق رکاز نہیں ہیں)

اگر منظر غور دیکھا جائے تو بخاریؒ کا یہ اعتراض غلط ہے اول تو یہ کہ امام ابوحنیفہؒ نے ارکوز المعدن کے معنی یہ نہیں بیان کیے ہیں کہ جب معدن میں سے کچھ نکلے اور نہ ہی عرب کے محاورے میں ارکوز المعدن کے یہ معنی ہیں بلکہ ارکوز المعدن کے معنی ہیں معدن رکاز بن گئی تو ارکوز میں صیرورت کی خاصیت ہے جو باب افعال کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت ہے۔

نیز یہ بھی صحیح نہیں کہ کسی کو کچھ بہہ ملے یا نفع کمائے تو اس کو ارکوزت کہتے ہیں بلکہ عرب لوگ ارکوز الرجل

جب کہتے ہیں جب وہ کوئی رکاز پائے۔

”ثم ناقص الخ“ یہاں سے امام بخاری نے دوسرا اعتراض کیا ہے کہ اوپر تو بعض الناس نے اتنی تعیم کی کہ معدن کو بھی رکاز بنا دیا اور پھر کہنے لگے کہ اگر کوئی معدن کو چھپالے اور خمس نہ ادا کرے تو مضائقہ نہیں۔ امام بخاری سے یہاں بھی فاش غلطی ہوئی۔ امام کا مذہب سمجھانیں اور اعتراض کر دیا۔

امام ابو حنیفہؒ نے رکاز کا چھپانا اس وقت جائز رکھا ہے جب کہ پانے والا شخص خود محتاج ہو اور خمس بیت المال کے لیے ہے اس میں سارے مسلمانوں کا حق ہے اور خود اس شخص کا بھی حق ہے جس نے رکاز پایا ہے لہذا وہ اگر اپنا حق چھپالے اور بیت المال میں داخل نہ کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ اس نے تو اپنا حق لیا ہے۔

۱۳۱۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبَيْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور کا زخم و نقصان معاف ہے۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جانور ”گائے، بیل، اونٹ اور بھینس وغیرہ“ کسی آدمی کو زخمی کر دے یا کسی فصل کو نقصان پہنچادے تو وہ زخم و نقصان معاف ہے اور جانور کے مالک پر کوئی تاوان نہیں، لیکن یہ حکم

اس وقت ہے جب کہ حیوان کے ساتھ کوئی سائق (ہانکنے والا سوار) نہ ہو اور اگر کوئی سائق ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی و غفلت کو دخل ہے تو اس سائق پر ضمان واجب ہوگا۔ اور موجودہ دور میں سوڑکار وغیرہ حیوان مع السائق کے حکم میں ہے۔

پھر حنفیہ کے نزدیک دن اور رات کے حکم میں کوئی فرق نہیں چنانچہ حدیث باب کا عموم حنفیہ کی تائید کرتا ہے، لیکن جمہور ائمہ کے قول پر حیوان کا لگایا ہوا زخم اس وقت معذور ہوگا جب اس نے دن کے وقت کسی کو زخمی کیا اور اگر رات کے وقت زخمی کیا تو اس کا ضمان مالک پر آئے گا خواہ مالک جانور کے ساتھ نہ ہو کیونکہ رات کے وقت رب الدابہ (جانور کے مالک) کا فرض ہے کہ وہ جانور کو باندھ کر رکھے یعنی عدم ضمان کا حکم دن کے ساتھ مخصوص ہے رات کے نقصان پر ضمان واجب ہوگا۔

”وَالْبَيْرُ جُبَارٌ“ اور کنویں کا زخم لغو و معاف ہے اس کی صورت یہ ہے کہ مزدور کنویں کی کھدائی کر رہا تھا اور تودہ گرنے سے یا کنویں میں گرنے سے ہلاک ہو گیا۔ یا کسی نے اپنی مملوکہ زمین یا غیر آباد زمین جنگل میں جو کسی کی مملوکہ ہو راستہ سے ہٹ کر کنواں کھودا اس میں کوئی آدمی گر کر ہلاک یا زخمی ہو گیا ان تینوں صورتوں میں وہ ہرنے اور کنویں کے مالک پر قصاص نہیں۔

”وفی الرکاز الخمس“ رکاز بمعنی مرکوز ہے رکز ہو کز از باب نصر کے معنی گاڑنے اور دفن کرنے کے ہیں یعنی دفن کی ہوئی یا گاڑی ہوئی چیز۔ معنی ہوئے اموال مرکوزہ (یعنی دفتینہ جاہلیت) میں خمس ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ زمین سے جو اموال نکلتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جسے خالق کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین میں پیدا فرمایا جیسے سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ اس کو معدن کہتے ہیں۔

دوم وہ مال جو کسی انسان نے زمین میں دفن کر دیا ہو اس کو دفتینہ اور کنز کہتے ہیں، پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک دفتینہ جاہلیت جس پر زمانہ جاہلیت کی کوئی علامت ہو جیسے بت وغیرہ کا نقش ہو تو بالاتفاق مال غنیمت کے حکم میں ہے اور خمس یعنی پانچواں حصہ بیت المال کو دیں گے۔

دوم دفتینہ اسلامیہ جس پر اسلامی آثار موجود ہوں مثلاً کلمہ تو حید مرقوم ہو یا مدینہ وغیرہ کا نقش ہو تو یہ بمنزلہ لفظ کے ہے جس پر اعلان و تشہیر ضروری ہے۔

فقہاء کرام کا اختلاف مذکور ہے نیز نصر المہتمم کے آخری ورق میں مدلل ہے ان شئت فلیراجع نمہ

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”وفی الرکاز الخمس“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۰۳ ویاتی ص ۳۱۷، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۱۔

﴿ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ”وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا“

وَمَحَاسِبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ ﴿

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ میں) زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائیگا

اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا

﴿ ۱۳۱۸ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللَّتْبِيَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو حمید ساعدی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سلیم کے

صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جن کو ابن التبیہ کہا جاتا تھا جب وہ واپس آئے تو ان سے حساب لیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”استعمل رسول الله صلى الله عليه

وسلم الى آخره“

تقریر موضعہ | والحديث هنا ص ۲۰۳ ومر الحديث ص ۱۲۶ ویاتی ص ۳۵۳، وص ۹۸۱، وص ۱۰۳۳، وص ۱۰۶۴، وص ۱۰۶۸۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ عالمین بھی مصارف زکوٰۃ میں سے ہیں مگر امام کو چاہیے کہ عالمین کے احوال و کوائف کی نگہداشت رکھے کہ کہیں گڑ بڑ نہ کریں چنانچہ جب یہ شخص وصول کر کے آیا تو بعض چیز کے متعلق کہنے لگا کہ یہ چیز مجھ کو تحفہ میں ملی ہے اس حدیث کا پورا بیان کتاب الاحکام میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿ بَابُ اسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَالْبَانِهَا لِابْنَاءِ السَّبِيلِ ﴾

مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں اور ان کا دودھ پی سکتے ہیں

۱۳۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفُوا الذُّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَىٰ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعْضُونَ الْحِجَارَةَ تَابِعَهُ أَبُو قَلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی (اور وہ ڈگ بیمار ہو گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ وہ لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پییں (ان لوگوں نے حسب الحکم پیا اور تندرست ہو گئے) تو ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں چند سواروں کو بھیجا چنانچہ ان لوگوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کاٹنے اور ان کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور حرہ یعنی پتھر یلے میدان میں ڈلوادیا، پتھروں کو دانت سے کاٹ رہے تھے (یعنی مارے پیاس کے پتھروں میں منہ رگڑ رہے تھے پھر سب کے سب مر گئے)

قنادہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی حضرت انسؓ سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرخص لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياتوا ابل الصدقة فيشربوا من البانها وابوالها" عليه وسلم ان ياتوا ابل الصدقة فيشربوا من البانها وابوالها

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۳ ومر الحديث في الطهارات ص ۳۶ باقى مواضع کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۶۷۔

مقصد | اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آیت شریفہ انما الصدقات للفقراء والمساكين کے زیل میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں۔

شافعیہ کے نزدیک اقسام ثمانیہ مذکورہ فی الآیۃ پر صرف کرنا ضروری ہے۔
جمہور ائمہ امام اعظم، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ ضروری نہیں، موقع محل کے لحاظ سے سب کو دے، یا بعض کو۔

امام بخاری نے جمہور کی تائید و موافقت فرمائی ہے کہ اقسام ثمانیہ میں سے بعض پر اکتفا جائز ہے جیسا کہ حدیث باب سے ثابت ہو گیا کہ حضور اقدس ﷺ نے قبیلہ عکل و عرینہ کو زکوٰۃ کے اونٹوں کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۶۷ تا ۱۷۰ ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بَابُ ۹۵۲ وَاسْمِ الْإِمَامِ إِبْلِ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ﴾

زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ دینا

۱۳۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدَرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحْنِكُهُ فَوَالَيْتَهُ فِي يَدِهِ الْمَيْسَمُ بِاسْمِ إِبْلِ الصَّدَقَةِ ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں صبح کو ابو طلحہ کے (نومولود) بچے عبد اللہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیدیں تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں میسم (داغ دینے کا آلہ) تھا آپ ﷺ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فواليت في يده الميسم ب اسم اهل الصدقة"

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۳ وياتى الحديث ص ۸۲۲ و ص ۸۳۱، و ص ۸۶۶ و مسلم جلد ثانی فی اللباس، ص ۲۰۳۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ امتیاز کے لیے زکوٰۃ کے جانوروں کو داغنا جائز ہے چنانچہ بکری کے کان میں اور اونٹ کے گوشے پر ضرورت کے وقت داغنا جائز ہے جیسا کہ حدیث باب سے ثابت ہے۔
امام نووی نے شرح مسلم میں نقل کیا کہ ابوحنیفہؒ نے مکروہ کہا ہے لانہ تعلیب و مثلة (شرح مسلم، ص: ۲۰۳) نیز حافظ عسقلانی نے فتح الباری میں بھی یہی فرمایا ہے، لیکن علامہ سیوطی نے ان حضرات کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے یہاں داغ لگانا جائز ہے بلا کراہت، چونکہ اس میں اشتباہ والتباس سے بچ جاتا ہے، لیکن جہاں ضرورت نہ ہو بلاشبہ مکروہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿بَابُ ۹۵۳ فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ﴾

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءُ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً.

صدقہ فطر کا فرض ہونا

اور ابو العالیہ اور عطاء اور ابن سیرین رحمہم اللہ نے فرض سمجھا ہے

جواب: فریضہ سے مراد لغوی معنی مراد ہے یعنی مقرر کردہ وظیفہ، کیونکہ فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہوتا ہے اور صدقہ الفطر کا ثبوت خبر آحاد سے ہے فلا اشکال۔

امام بخاریؒ جب زکوٰۃ مالیہ کے بیان سے فارغ ہوئے تو زکوٰۃ کی دوسری قسم زکوٰۃ بدنیہ یعنی صدقہ الفطر کو بیان فرماتے ہیں۔

ماخذ: قال ابن قتیبة المراد بصدقہ الفطر صدقہ النفوس ماخوذ من الفطرة (عمدہ)

یہ فطرت سے ماخوذ ہے یعنی یہ خلقت انسانی کا فطرہ ہے، صدقہ کی اضافت جو فطر کی طرف ہے اس سے مراد افطار ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ افطار یوم آخر رمضان مراد ہے جیسا کہ حنابلہ کہتے ہیں، لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ افطار تو شروع رمضان المبارک سے ہے بلکہ وہ وقت افطار مراد ہے جو ایک ماہ کے بعد ہو رہا ہے یعنی عید کے دن طلوع فجر کا وقت و هذا قول ابی حنیفہ واللیث والشافعی فی القدیم (فتح)

ثمرہ اختلاف اس طرح ظاہر ہوگا کہ ایک شخص عید کی رات میں مر گیا تو حنابلہ کے نزدیک صدقہ الفطر واجب ہو گیا کیونکہ آخر رمضان کا وقت افطار پانچواں ہے اس لیے صدقہ واجب ہو گیا، لیکن حنفیہ کے نزدیک واجب نہیں ہوا کیونکہ وقت وجوب یوم العید کا صبح صادق ابھی آیا ہی نہیں۔ اور اگر کوئی بچہ عید الفطر کی رات میں پیدا ہو تو حنفیہ کے

نزدیک اس کی طرف سے صدقۃ فطر ادا کیا جائے گا اور حنا بلہ کے نزدیک ادا نہیں کیا جائے گا، کیونکہ وقت وجوب کے بعد پیدا ہوا۔ واللہ اعلم۔

مشروعیت صدقۃ الفطر: سن ۲ ہجری جس کے شعبان میں رمضان کی فرضیت ہوئی۔

حکم صدقۃ الفطر: امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔

۲۔ ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر فرض ہے۔

۳۔ اشہب مالکی اور ابن اللبان شافعی کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

۴۔ ابو بکر بن کیسان اور ابن علیہ کے نزدیک منسوخ ہے۔

لحدیث قیس بن سعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم یامرنا ولم ینہنا ونحن نفعله (نسائی اولیٰ باب فرض صدقۃ الفطر الخ، ص: ۲۶۹) لیکن اس حدیث نسخ پر استدلال صحیح نہیں اذ نزول فرض لا یدل علی سقوط فرض آخر۔

۲۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ایک راوی مجہول ہے۔

فائدہ: ائمہ ثلاثہ اگرچہ صدقۃ الفطر کو فرض کہتے ہیں لیکن منکر کو کافر نہیں کہتے، اس لیے کہ ان کے نزدیک

فرض سے مراد فرض غیر قطعی ہے۔ حنفیہ اس کو واجب کہتے ہیں، حنفیہ کے نزدیک فرض غیر قطعی نہیں ہوتا اس لیے یہ دراصل اختلاف لفظی ہے ولا مناقشۃ فی الاصطلاح۔

۱۳۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّبِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ ﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر ایک صاع کھجور ایک صاع جو مقرر فرمایا غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر اور عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر"

تعمیر موضوع: والحديث هنا ص ۲۰۴، ص ۲۰۴، ص ۲۰۴، ویاتی ص ۲۰۵، وابدؤا ذ اول فی باب کم

یودى على صدقة الفطر ص ۲۲۷، ترمذی اول، ص ۸۵، ونسائی وابن ماجہ۔

مقصد امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے واضح ہے کہ صدقۃ الفطر فرض ہے یعنی امام بخاری جمہور ائمہ ثلاثہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

تشریح اس حدیث میں زکوٰۃ الفطر سے مراد صدقۃ الفطر ہے جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ کی یہی حدیث ہے، ص: ۲۰۵ کی پہلی حدیث کے الفاظ ہیں "فرض النبي ﷺ صدقة الفطر او قال رمضان" الحدیث۔

صدقۃ الفطر کے کئی اسماء ہیں صدقۃ الفطر، زکوٰۃ الفطر، زکوٰۃ رمضان و زکوٰۃ الصوم (عمدہ)

صدقۃ الفطر کی مقدار صدقۃ الفطر من تمر او صاعا من شعیر الخ امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر منحصر ہے ان ہی دو چیزوں (تمر اور شعیر) میں جو اس حدیث میں مذکور ہیں۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "ومذهب داؤد ومن تبعه لایجوز الا من التمر والشعیر الخ" یعنی گیہوں، جو یا گیہوں کا آٹا، یا جو کا آٹا وغیرہ جائز نہیں۔ (عمدہ، ج: ۹، ص: ۱۰۹)

جمہور ائمہ کے نزدیک ان دو میں انحصار نہیں ہے ان احادیث کی بنا پر جن میں اور دوسری اشیاء بھی مذکور ہیں۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں جملہ اشیاء مذکورہ فی الحدیث میں خواہ کھجور دیا جائے یا جو یا گیہوں سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔

حنفیہ کے نزدیک گیہوں نصف صاع ہے یہی مذہب ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور ابن المنذر وغیرہ کا۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے ہے جو اسی، ص: ۲۰۴ کی آخری حدیث آرہی ہے۔

حنفیہ کے دلائل امام طحاویؒ نے شرح معانی الآثار میں حضرت ثعلبہ بن ابی صعیر عن ابیہ کے طریق سے نقل کیا ہے قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادوا زكوة الفطر صاعا من تمر

او صاعا من شعیر او نصف صاع من برّ او قال قمح عن كل انسان الخ (طحاوی، ج: ۱، ص: ۲۷۰)

(۲) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے قالت کنا نؤدی زکوٰۃ الفطر علی عهد رسول الله صلى الله عليه مدین من قمح (طحاوی اول، ص: ۲۶۹)

ان دونوں حدیثوں سے حنفیہ کا مسلک بالکل واضح ہے۔

(۳) ترمذی شریف میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة ألا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه من طعام (ترمذی اول، ص: ۸۵)

مزید دلائل کے لیے طحاوی شریف کا مطالعہ کیجئے۔

رہا حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں جو لفظ طعام آیا ہے اس سے مراد یہ ہوں نہیں بلکہ جو ہے چنانچہ خود ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کان طعامنا الشعیر والزبیب وغیرہ۔

﴿ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴾^{۹۵۴}

صدقۃ فطر مسلمانوں پر لازم ہے غلام اور غیر غلام سب پر

۱۳۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ اثْنَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر مقرر کیا ہے کجور کا ایک صاع ہو یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں میں سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او عبد"

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۰۴۔

مقصد یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے حنفیہ کے نزدیک جیسے باپ کے ذمہ اپنی اولاد صغار کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح آقا (مولیٰ) کے ذمہ اپنے غلاموں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے خواہ مسلمان غلام ہو یا غیر مسلم دونوں کی طرف سے دینا لازم ہے۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صرف عبد مسلم کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا لازم ہے۔

امام بخاریؒ نے ترجمہ میں من المسلمین کی قید سے اشارہ کر دیا کہ کافر غلام کی طرف سے صدقہ نہیں صرف مسلمان غلام کی طرف سے لازم ہوگا یعنی امام بخاریؒ ائمہ ثلاثہ کی تائید اور موافقت کر رہے ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ من المسلمین کی قید جو حدیث میں ہے وہ مردالی کے ساتھ ہے عبد کے ساتھ نہیں ہے یعنی آقا اور مولیٰ مسلمان ہو تو صدقہ واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

﴿ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ ﴾^{۹۵۵}

صدقۃ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

۱۳۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور دیا کرتے تھے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح و الحدیث هنا ص ۲۰۴۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ صدقہ فطر میں اختیار ہے کہ ایک صاع جو دیدے یا ایک صاع کھجور دیدے اختیار ہے جو چاہے دیدے۔

﴿بَابُ ۹۵۶ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ﴾

صدقہ فطر میں اگر غلہ دے تو ایک صاع دے

اختلاف گزر چکا کہ گیہوں کے مقدار میں اختلاف ہے عند الخفیفہ نصف صاع اور عند الجمهور گیہوں بھی مثل جو وغیرہ ایک صاع دینا لازم ہے۔

۱۳۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے تھے کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع اناج یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پیڑ یا ایک صاع مٹی کا نکالا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمة فى قوله: "صاعا من طعام"

تعدیل ووضوح و الحدیث هنا ص ۲۰۴۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ تخمیر ہے کہ اشیاء مذکورہ میں سے جو کسی چیز دینا چاہیں دے سکتے ہیں صرف گیہوں نصف صاع دیا جائے گا۔ باقی کھجور اور جو وغیرہ ایک صاع دینا لازم ہے۔

﴿بَابُ ۹۵۷ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ﴾

صدقہ فطر میں اگر کھجور دے تو ایک صاع دے

۱۳۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْوَانَ قَالَ

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور دینے کا یا ایک صاع جو دینے کا عبداللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مدد گیہوں (نصف صاع کے برابر) کر دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صاعا من تمر"

تجدید موضع والحديث هنا ص ۲۰۴۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ الباب سے واضح ہے کہ صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے۔

تشریح اختلاف صرف گیہوں میں ہے کہ ہمارے یہاں نصف صاع اور ائمہ ثلاثہ کے یہاں پورا ایک صاع ہے اصل میں عہد رسالت میں چونکہ گیہوں کی انتہائی قلت تھی جیسا کہ بکثرت روایت میں ہے طعامنا یومئذ الشعیر۔ (مسلم)

"فجعل الناس الخ" حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر لوگوں نے دو مدد گیہوں نصف صاع کے برابر کر دیا۔ مراد حضرت معاویہؓ ہیں ان کے زمانے میں مدینہ منورہ میں گیہوں کی آمد بہت ہو گئی تو عرف میں طعام سے مراد گیہوں بھی ہو گیا، لیکن عہد رسالت میں طعام سے مراد جو وغیرہ تھا۔ فلا اشکال

﴿ بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ ﴾^{۹۵۸}

صدقہ فطر منقی میں بھی ایک صاع لازم ہے

۱۳۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا
مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ
مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ أَرَأَيْتَ مَدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم ایک صاع طعام یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقی صدقہ فطر دیتے تھے۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کا زمانہ آیا اور گیہوں آیا تو انھوں نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ گیہوں دو مدد کے برابر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "او صاعا من زبيب"

تقریر ووضوح | والحدیث هنا ص ۲۰۴ وياتی الحدیث ص ۲۰۴ تا ۲۰۵۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ منقحی سے صدقہ فطر ادا کیا جائے تو پورا صاع لازم ہوگا یہی جمہور ائمہ کا مسلک ہے۔

تشریح | حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث میں جو طعام کا ذکر ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں ہم صاعا من طعام ادا کرتے تھے اس سے مراد خفیہ کہتے ہیں گیہوں کے علاوہ جو مراد ہے یا باجر اور غیرہ، لیکن گیہوں مراد نہیں ہے اگر اس حدیث میں گیہوں مراد لیا جائے تو بہت بڑا اشکال لازم آئے گا کہ جب حضرت معاویہؓ آئے تو نصف صاع کر دیا تو اشکال یہ ہوگا کہ معاویہؓ نے حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں جو گیہوں کی مقدار تھی گٹھادی اور تمام صحابہ کرام خاموش رہے۔

یہ ممکن نہیں اس لیے لامحالہ مراد گیہوں کے علاوہ لینا پڑے گا۔ نیز خود ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں جیسا کہ اس صلح کی آخری حدیث میں ہے قال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبيب والاقط والتمر (بخاری ص ۲۰۴ تا ۲۰۵)

معلوم ہوا کہ ابتداء میں یعنی عہد نبوت میں طعام سے مراد گیہوں کے علاوہ تھا۔ رہا یہ معاملہ کہ حضرت ابوسعیدؓ کا یہ کہنا کہ میں تو ایک صاع ہی نکالتا رہوں گا جیسا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں نکالتا رہا اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام بطور تطوع وقلل اگر دیں یا کوئی نصاب سے زائد دے تو اس میں نہ کوئی اشکال ہے اور نہ کسی کا اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ﴾^{۱۵۱}

عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا بیان

﴿۱۳۲۷﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے لوگوں کو صدقہ فطر دینے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "امر بزکوٰۃ الفطر قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ"

یہ مسئلہ اجماعی ہے۔ جمہور ائمہ کا اتفاق ہے کہ افضل اور مستحب یہی ہے کہ صدقہ فطر عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے تاکہ فقرا بھی مستغنی ہو کر عید منائیں اس روز در در چکر لگانے سے محفوظ رہیں۔
تقدیر و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۵۔

۱۳۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید الفطر کے دن ایک صاع اناج کا (صدقہ کے لیے) نکالا کرتے تھے، حضرت ابو سعید نے فرمایا ان دنوں ہمارا طعام (کھانا) جو اور متقی اور پتیر اور کھجور تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "يوم الفطر"

تقدیر و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۴ تا ۲۰۵۔

مقصد امام بخاری کا مقصد غالباً جمہور ائمہ کی تائید و موافقت ہے کہ افضل و مستحب یہی ہے کہ نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے و حکمی الخطابی الاجماع فیہ فقال فی معالم السنن وهو قول عامة اهل العلم. (عمہ)

﴿ **بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ** ﴾

وقال الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتَّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التَّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ .

آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا

اور امام زہری نے کہا تجارت کے غلام اور لونڈی میں سالانہ زکوٰۃ بھی دی جائے اور فطر میں صدقہ دیا جائے (یعنی صدقہ فطر بھی دیا جائے)

۱۳۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ يَصِفُ

صَاعٍ مِنْ بُرِّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِيهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِي يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِجَمْعٍ لَا لِلْفُقَرَاءِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر فرمایا، یا فرمایا صدقہ رمضان مقرر فرمایا مرد اور عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو کا پھر لوگوں نے گہیوں کا آدھا صاع اس کے برابر کر لیا۔ پھر عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر کھجور میں سے دیا کرتے تھے پھر جب مدینہ والے کھجور کے محتاج بن گئے (یعنی کھجور کم ملنے لگی) تو ابن عمرؓ جو دینے لگے اور حضرت عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر چھوٹے اور بڑے سب کی طرف سے دیتے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہر ایک کو صدقہ فطر دے دیتے جو اس کو قبول کرتا۔ (اس جملہ کا ترجمہ دو طرح سے کیا گیا ہے)

۱۔ ہر فقیر کو دے دیتے جو اس کو قبول کرتا یعنی تحقیق نہیں کرتے کہ واقعی وہ محتاج ہے یا نہیں؟

۲۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ ابن عمرؓ ہر عاملوں (تخصیلاہوں) کو دیدیتے جو زکوٰۃ کی وصولی پر حاکم وقت کی طرف سے مامور ہوتے اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے دے دیا کرتے۔

ابو عبد اللہ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بنی سے مراد نافع مولیٰ ابن عمر کے بیٹے ہیں تو نافع کی اولاد حضرت ابن عمر ہی کی کفالت میں تھی ابن عمر نافع کی اولاد کی طرف سے بھی فطرہ ادا کرتے تھے۔ "وَكَانُوا يُعْطُونَ الْمَخَّ" اور لوگ ایک یا دو دن پہلے فطرہ دیتے تاکہ جمع کیا جائے یعنی عامل زکوٰۃ کو دیتے از خود فقیروں کو نہیں دیتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمملوك"

تعدی وضعہ | والحديث هنا ص ۲۰۵۔

مقصد | امام بخاریؒ کے ترجمہ سے مقصد ظاہر ہے کہ صدقہ فطر آزاد غلام سب پر ہوگا یعنی سب کی طرف سے فطرہ واجب ہے۔

اشکال: بظاہر یہ ترجمہ مکرر ہے ابھی صرف پانچ چھ باب قبل اسی مضمون کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

جواب: باب سابق سے بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا تھا کہ صدقہ فطر صرف مسلمانوں کی طرف سے واجب ہے کافر کی طرف سے نہیں۔

اور اس باب سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صدقہ فطر آزاد غلام سب پر لازم ہے یعنی یہ عام ہے۔

۲۔ اس باب سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں غلام اور آقا میں سے صدقہ کس پر واجب ہے اور کون ادا

کرے گا؟ امام بخاری کا رجحان و میلان یہ ہے کہ واجب تو غلام پر ہے لیکن ادا کرے گا آقا۔ بخاری نے اس باب سے اسی مقصد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ﴾

قال أبو عمرو وروى عن عمرو بن علي وابن عمر وجابر وعائشة وطائفة وعطاء
وابن سيرين أن يزيد بن مائل التميمي وقال الزهري يزيد بن مائل المجنون .

چھوٹے اور بڑے صدقہ فطر سب پر واجب ہے (مرتبیانہ)

ابو عمرو نے کہا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر اور حضرت عائشہ اور طاؤس اور عطا اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم اجماع کا خیال ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ (فطرہ) دی جائے گی اور امام زہری نے کہا کہ مجنون کے مال کی زکوٰۃ (فطرہ) دیدی جائے۔

تشریح | یتیم اور مجنون مالک نصاب ہوں تو ان کے ولی پر واجب ہے کہ ان کی طرف سے ان کے مال میں سے فطرہ ادا کرے۔ مجنون اگر مالک نصاب نہیں تو اسکے باپ پر ان کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

”یزیدی“ سے مراد یہاں صدقہ فطر ہے زکوٰۃ مراد نہیں کیونکہ فرض ہونے کے لیے عاقل بالغ ہونا شرط ہے اور صدقہ فطر کے لیے عاقل بالغ ہونے کی شرط نہیں۔

۱۳۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَالِغٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَرِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام سب پر مقرر فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”على الصغير والكبير“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۰۵۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے واضح ہے کہ صدقہ الفطر چھوٹے بڑے سب پر واجب ہے۔

تشریح | کبیر اگر مالدار ہے تو خود اسی پر واجب ہے۔

تشریح | صغیر کے پاس اگر مال ہے تو اس کے مال میں سے ولی ادا کرے گا اور اگر مال نہیں ہے تو باپ پر ادا کرنا

واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب المناسک

کتاب المناسک | یہ اصل کی روایت ہے اور یہی لفظ ہندو پاک اور بنگلادیش و برما کے بخاری میں ہے، نیز ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ میں بھی کتاب المناسک ہی کا لفظ ہے۔

دوسری روایت میں کتاب الحج ہے جو اکثر کتابوں میں ہے جیسے مسلم شریف اور ترمذی شریف وغیرہ میں ابواب الحج کا لفظ ہے۔ شروع بخاری مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، اور ارشاد الساری وغیرہ میں بھی کتاب الحج ہی ہے۔

”مناسک“ وهو جمع منسک بفتح السين و کسرها وهو المتعبد (عمدہ) یہ مصدر یہی بھی ہے اور ظرف مکان و ظرف زمان۔ نسک ینسک از باب نصر عابد زاہد ہونا و الناسک العابد۔

حج : حج بکسر الحاء وفتحھا دونوں لغت میں وسی القرآن المجید ”وللّٰہ علی الناس حج البيت“ (سورۃ آل عمران) میں بھی دونوں قرار تیس ہیں۔ حج کے لغوی معنی قصد و ارادہ کرنے کے ہیں۔ اور شرعی معنی افعال مخصوصہ کے ساتھ بیت الحرام کا قصد کرنا (عمدہ)

حج کی فرضیت کس سنہ میں ہوئی اقوال مختلف ہیں ان اقوال میں دو قول مشہور ہیں: (۱) ۶۱۰ھ محمدین کی اکثریت کا یہی رجحان ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔

دوسرا قول محققین کا ہے کہ ۶۱۰ھ میں حج فرض ہوا ہے اس کے قائل امام قرطبی و علامہ ابن قیم و قاضی عیاض وغیرہ ہیں۔ علامہ شامی نے بھی یہی لکھا ہے کہ حج ۶۱۰ھ میں فرض ہوا اور اس آیت کریمہ سے وللہ علی الناس حج البيت من استطاع الیہ سبیلاً حج کی فرضیت ہوئی ہے۔ اس پر تفصیل کے لیے نصر الباری جلد ۲، ۴۷۲ باب حجۃ الوداع دیکھئے۔

﴿بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ”وَلِلّٰهِ عَلٰی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ .

حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ آل عمران میں) اور لوگوں پر (عاقل بالغ یعنی مکلف پر) فرض ہے اللہ کے لیے

بیت اللہ کا حج جو کعبہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھیں، اور جس نے انکار کیا تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

۱۳۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِ الْفَضْلِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْآخِرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ الْفَاحِجُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فضل (ابن عباسؓ حجۃ الوداع میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں قبیلہ ختم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیتے تھے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج اس کے بندوں پر ایسے وقت میں آیا کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ان فريضة الله على عباده في الحج" یعنی ترجمۃ الباب میں دو جز ہیں ایک وجوب حج یعنی حج کی فرضیت دوسرے حج کی فضیلت۔ صراحتاً تو صرف پہلے جز یعنی حج کی فرضیت کا اثبات ہے۔ البتہ فضیلت حج کا اثبات حدیث سے نہیں ہوتا ہے مگر چونکہ ہر فرض و واجب کی ادائیگی پر ثواب کا وعدہ ہے تو ضمناً فضیلت بھی ثابت ہوگئی۔

تعداد موضوع والحديث هنا ص ۲۰۵ وياتي الحديث ص ۲۵۰، وص ۲۵۰، ايضا ص ۲۵۰ وفي المعازي ص ۶۳۱، وص ۹۲۰ واخرجه مسلم، ابو داؤد، ترمذی و نسائی فی الحج ابن ماجه فی المناسك. **مقصد** امام بخاریؒ نے ترجمہ سے مقصد بتا دیا ہے کہ حج فرض ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ حج کی فرضیت کس آیت سے ہوئی تو آیت ذکر فرمادی کہ ولله علي الناس الحج.

اشکال : ایک معذور انسان جو ضعف کی وجہ سے سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو ایسے معذور پر حج کیسے فرض ہوا؟

جواب : (۱) یہ اس وقت تندرست تھا ۹ ہجری ۶۱ ہجری میں لیکن ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر قادر نہیں رہا تو چونکہ ایجاب تو پہلے ہو چکا۔

(۲) اس مسئلہ کے اندر اختلاف ہے کہ قادر بالغیر قادر ہے یا نہیں؟ حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ قادر نہیں

ہے۔ صاحبین، خنابلہ اور شافعیہ کے نزدیک قادر ہے۔ لہذا ایجاب اس شخص پر اگرچہ اس حالت کے اندر ہے لیکن چونکہ قادر بالغیر ہے یعنی اس کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ دوسرے لوگوں کی مدد کے لیے ساتھ لے جا کر حج کر سکتا ہے۔ لہذا اس پر حج فرض ہو گیا۔

"الحج عنہ" یہ دوسرا مسئلہ ہے کہ حج بدل وہ شخص کر سکتا ہے یا نہیں جس نے پہلے اپنا حج نہیں کیا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نہیں کر سکتا۔ اور جمہور کے نزدیک مع الکرہت جائز ہے۔ یہ حدیث حنفیہ اور جمہور کی دلیل اور شوافع کے خلاف ہے کیونکہ یہاں حضور ﷺ نے یہ شرط نہیں لگائی کہ پہلے تم اپنا حج کر لو۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا تَوْكُ رَجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فَبَجَا الطَّرُقَ الْوَاسِعَةَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حج آیت ۷۷) لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور سوار ہو کر ڈبلے اونٹوں پر دو دراز راستوں سے تاکہ اپنے فائدے کی جگہ پر پہنچیں

"فبججا" فج کی جمع ہے، فج کے معنی ہیں دو پہاڑوں یا پہاڑ کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ۔ اسی کو امام بخاری نے بتایا کہ فججاج جو سورہ نوح میں ہے اس کے معنی کشادہ راستے کے ہیں۔

﴿۱۳۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنِسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

سَالِمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِدَى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَهْلُ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے دیکھا جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان فیہ ذکر الركوب و ذکر الفج

العمیق اما الركوب فهو قوله یركب راحلته واما الفج العمیق فهو ذوالحلیفہ لانه لا شک ان بینھا و بین مکة عشر مراحل و هو فج عمیق .

تقریر موضعہ | والحدیث هنا ص ۲۰۵ ویاثی ص ۲۱۰ و ص ۲۰۱۔

﴿۱۳۳۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ سَمِعَ

عَطَاءٌ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ
يعني حديث إبراهيم بن موسى ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب آپ ﷺ کی سواری آپ ﷺ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

اس حدیث کو حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے بھی روایت کیا۔ یعنی اسی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة "من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم

قصد الحج را کجا و هو مطابق لقوله على كل ضامر"

تعمیر و موضحہ والحديث هنا ص ۲۰۵ ویاتی ص ۲۱۰، ص ۲۰۱ و ص ۲۸۔

مقصد امام بخاری کا مقصد ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ پیدل چل کر حج کرنا افضل ہے۔ اس لیے کہ آیت مبارکہ میں راکب سے پہلے رجا ل یعنی پیدل کا ذکر ہے تو بخاری نے رد کر دیا کہ اگر یہ افضل ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ترک نہیں فرماتے۔

﴿ بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ ﴾

و قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّعْطِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شَدُّوا الرَّحَالَ فِي الْحَجِّ لِإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ثُمَامَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ .

کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنا

اور ابان نے کہا ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بھائی عبد الرحمن کو ان کے ساتھ بھیجا انھوں نے تعیم سے ان کو عمرہ کرایا اور کجاوے کی پچھلی کھڑی پر ان کو بٹھالیا اور حضرت عمر نے فرمایا حج میں کجاوے باندھو اس لیے کہ حج بھی ایک جہاد ہے۔

اور محمد بن ابی بکر نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے انہوں نے کہا حضرت انسؓ نے ایک کجاوہ پر حج کیا اور وہ بخیل نہ تھے اور بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک کجاوہ پر حج کیا اس پر آپ کا سامان تھا۔

۱۳۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا آيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِخْتَمَرْتُ وَلَمْ اَخْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِاَخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّعْبِمْ فَاَحْقَبْهَا عَلَيَّ نَاقَةَ فَاخْتَمَرْتُ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبد الرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور عقیقہ سے عمرہ کر لاؤ چنانچہ عبد الرحمن نے اونٹنی پر ان کو بیچے ٹھالیا انہوں نے عمرہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فاحقبا" لان معناه حملها علی حقیقة الرجل

تعدیل ووضوح والحدیث هنا م ۲۰۶۲، ۲۰۵ و م م ۴۳، ۴۳ ویالی م ۲۱۱، ۲۱۱، ۲۲۳، ۲۲۳، ۲۳۱، ۲۳۱ و م ۲۳۲، ۲۳۰ و بطول م ۴۱۴، ۴۱۴، ۸۳۴، ۸۳۴۔

مقصد شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں غرضہ الثبات اولویة الركوب علی الرجل کما کان عادته صلی اللہ علیہ وسلم (شرح تراجم)

تشریح "حج النس هللی رحلی ولم یکن شعیحا" ای بغیلا ای لم یکن ترکہ الہودج والا کفء بالقتب للبخل بل لمتابعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عمرہ)

مطلب یہ ہے کہ رجل اگرچہ معمولی ہے بہ نسبت ہودج کے لیکن حج کی عبارت عشق و محبت کا مظہر ہے اس کے اندر رحم کے بجائے جہاں تک ہو کے تحفہ چاہیے۔

﴿ بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ ﴾

مقبول حج کی فضیلت

۱۳۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجًّا مَبْرُورًا ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا مبرور (مقبول) حج۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "قال حج مبرور"

تعدو موضوعه والحديث هنا ص ۲۰۶ من الحديث ص ۸۔

۱۳۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي
عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَا لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ ﴿

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک اعمال سے افضل ہے تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "افضل الجهاد حج مبرور"

ایک نسخہ میں ہے لکن ترجمہ ہوگا تمہارے لیے افضل جہاد حج مبرور ہے۔

تعدو موضوعه والحديث هنا ص ۲۰۶ ویاتی الحدیث ص ۲۵۰، ص ۳۹۰، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳۔

۱۳۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ
لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے آج جو اس کی ماں نے اس کو جنما ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "رجع كيوم ولدته امه"

تعدو موضوعه والحديث هنا ص ۲۰۶۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد حج مبرور یعنی حج مقبول کی فضیلت بیان کرنا ہے جیسا کہ خود ترجمہ الباب سے ظاہر ہے۔

حج مبرور کے کہتے ہیں؟ اقوال مختلف ہیں سب سے راجح قول یہ ہے کہ جس میں رفق، فسق اور جدال نہ ہو اور اسکی تائید باب کی تیسری اور آخری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ من حج لله فلم يرفث ولم يفسق الى آخره۔

﴿بَابُ فَرَضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ﴾

حج اور عمرہ کے لیے میقاتوں کے واجب ہونے کا بیان

۱۳۳۸ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَمَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ هَمْرٍ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسَوَادِيٌّ فَسَأَلْتُهُ مِنْ آيِنٍ يَجُوزُ أَنْ اعْتَمَرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ وَلَاهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَاهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ﴾

ترجمہ زید بن جبیر نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس ان کی قیام گاہ پر آئے ان کے لیے خیمہ لگاتھا اور قاتیں تکی تھیں زید نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ میں عمرے کا احرام کہاں سے باندھوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کے واسطے) نجد والوں کے لیے ”قرن“ اور مدینہ والوں کے لیے ”ذوالحلیفہ“ اور شام والوں کے ”جحفہ“ مقرر فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فرض رسول الله لاهل نجد من قرن الى آخره“

تقریر موضوعہ | والحديث هنا م ۲۰۶ ومر الحديث م ۲۵ ویاتی م ۲۰۷، م ۲۰۷، م ۲۰۷، م ۲۰۷، م ۱۰۹۱۔
مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے ظاہر ہے کہ حج ہو یا عمرہ بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز نہیں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

تشریح | ”مواقیت“ میقات کی جمع ہے۔ میقات وقت سے ماخوذ ہے، میقات طرف ہے مقرر وقت۔ معین ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے مکہ کے چاروں طرف کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں جن سے آگے جانا بغیر احرام باندھے جائز نہیں اسی کو میقات کہتے ہیں۔

احرام کیا ہے؟ دو چادریں ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں حج کے اندر یہ صورت اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی دو شان ہیں ایک شان معبودیت اور دوسری شان محبوبیت۔

شان معبودیت کا مظہر نماز ہے کہ ہر طرح وہاں مجزئی مجز ہے کبھی قیام دست بستہ، کبھی جھکتا اور کبھی زمین پر

سر رکھنا سجدہ کرنا اور کبھی تسبیح پڑھنا۔

اور شانِ محبوبیت کا مظہر حج ہے جیسے عشق میں کپڑے پھینے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح احرام میں بلا سلی چادریں ہوتی ہیں، جیسے عاشق محبوب کے گھر کا چکر لگاتا ہے اسی طرح حاجی طواف کرتا ہے جیسے عاشق پہاڑوں میں دوڑتا ہے اور کبھی جنگل چلا جاتا ہے اسی طرح حاجی سعی کرتا ہے منی، مزدلفہ و عرفات جاتا ہے، جیسے عاشق کبھی شدت عشق میں پاگل ہو کر پتھر مارتا ہے اسی طرح یہاں رمی جمرات ہے۔

غرضیکہ ہر فعل مظہر عشق ہے۔ اسی طرح سفر حج موت کی یاد ہے گھر سے نکل گئے تو میت کو بلا سلیے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے اسی طرح حاجی بھی دو چادریں لپیٹ لیتا ہے۔ لیکن چونکہ گھر سے اس حال میں جانے میں تنگی تھی اس لیے اپنی رحمت سے ایک حد مقرر فرمائی۔ (تقریر شیخ، چہارم)

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں ۱۹۷) تو شہ (زادراہ) لو، زادراہ کا بہترین فائدہ سوال سے بچنا ہے

۱۳۳۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَزَوِّدُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور تو شہ (راہِ خرچ) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں اور جب مکہ آتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى" اس حدیث کو ابن عیینہ نے عمرو سے انھوں نے عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث من حیث انه یبین سبب نزول الآیة الیٰی توجہ بہا الباب۔

تعدیل ووضوح | والجدیث هنا ص ۲۰۶۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حج کے سفر میں گھر سے زادراہ لے کر جانا چاہیے تاکہ مکہ جا کر بھیک مانگ کر خود بھی پریشانی سے بچے اور لوگوں کو بھی تکلیف نہ دے۔

سوال : یہ باب بظاہر بے محل ہے کیونکہ یہ محل تو ابوابِ مواقیت کا ہے۔

جواب : بالکل یہ باب بر محل ہے بخاریؒ نے اس باب سے اشارہ کیا ہے کہ تقویٰ مواقیت میں بھی ضروری ہے

یہاں تک کہ اگر کوئی میقات سے آگے بڑھ جائے تو لازم ہے کہ میقات واپس آ کر احرام باندھ کر پھر آگے بڑھے۔
حدیث موصول: حدیث مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور صحابی کا نام نہ لے۔

﴿ بَابُ مَهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ﴾

مکہ والے حج اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟

۱۳۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا
الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ
هُنَّ لَيْلَهُنَّ وَلَيْمَنَ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ هَمْرٍ مِنْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ
ذَلِكَ لَيْمَنَ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے (احرام باندھنے کا مقام) ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحہ اور نجد والوں کے لیے قرن منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم مقرر فرمایا۔ یہ مقام ان ملک والوں کے لیے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گزریں ان کے لیے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو وہ جہاں سے چلے وہیں سے احرام باندھے مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للترجمة فی قوله "حتى اهل مكة من مكة"

توضیح والحديث هنا ص ۲۰۶۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ احرام ضروری ہے بلا احرام میقات سے آگے نہ بڑھیں قالہ الکرمانی، علامہ بھی فرماتے ہیں لیس غرضہ ما ذکرہ الکرمانی وانما غرضہ بیان مهل اهل مكة (عمدہ) یعنی مقصد یہ ہے کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

ایک شبہ کا ازالہ حتی اهل مكة من مكة سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرے کے لیے بھی مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں مگر یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ مکہ والے مکہ سے بجائے عمرہ کے لیے عجم سے احرام باندھیں یا کسی اور جگہ سے جو حد و حرم سے باہر ہو مگر عجم سے عمرے کا

احرام افضل ہے۔

امام بخاریؒ اور ظاہریہ کا مسلک یہ ہے کہ کئی حضرات عمرہ کے لیے بھی مکہ سے احرام باندھیں، مگر جمہور کے نزدیک حل سے باندھا جائے گا دلیل صاف ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو احرام باندھنے کے لیے ان کے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ معتمم بھیجا۔

﴿بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَهْلُوا قَبْلَ ذِي الْحَلِيفَةِ﴾

مدینہ والوں کی میقات، وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں

تشریح اسحاق اور داؤد ظاہری کے نزدیک میقات سے پہلے احرام باندھنا درست نہیں ہے یہی امام بخاری کا بھی مذہب ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک درست ہے۔

۱۳۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَيَلْفَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَلَمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جھ سے اور نجد والے قرن سے، حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا مجھ کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "یهل اهل المدينة من ذی الحلیفہ"

تعدیل موضوع والحديث هنا ص ۲۰۶ ومر الحدیث ص ۲۵ ویاہی ص ۲۰۷، ص ۱۰۹۱

مقصد امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے واضح ہے کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے پہلے احرام نہ باندھیں۔ ظاہریہ کا مذہب یہ ہے کہ ان مواقیف سے قبل احرام باندھنا جائز ہے ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے۔

﴿بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ﴾

شام والوں کا مقام احرام (یعنی شام والے کہاں سے احرام باندھیں)

۱۳۳۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَاهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَاهْلِي نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلَاهْلِي الْيَمَنِ يَلْمَلُمَ فَهِنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ ذُوْنَهُنَّ فَمَهْلُهُ مِنْ أَهْلِيهِ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلِ مَكَّةَ يُهْلَوْنَ مِنْهَا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم (میقات) مقرر فرمایا۔ یہ مواقت ان ملک والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو دوسرے ملکوں سے ان پر ہو کر آئیں جو حج اور عمرے کی نیت رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اسی طرح مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولاهل الشام الجحفة"

توضیح والحديث هنا ص ۲۰۶ ویاتی ص ۲۰۷، ص ۲۳۹۔

مقصد امام بخاری کا مقصد واضح ہے کہ شام والوں کا مقام احرام (یعنی میقات) جحہ ہے۔

﴿ بَابُ مُهْلِ أَهْلِ نَجْدٍ ﴾

نجد والوں کا مقام احرام، یعنی نجد والے احرام کہاں سے باندھیں؟

۱۳۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةٌ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِي نَجْدٍ قَرْنَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ

مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے مہیغہ یعنی جحہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں ابن عمرؓ نے کہا لوگ کہتے تھے میں نے خود نہیں سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور یمن والے یلملم

سے احرام باندھیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واهل نجد قرن"

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۰۷ ومرو الحديث ص ۲۵ وياتي ص ۲۰۷، ص ۱۰۹۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد واضح ہے بتانا چاہتے ہیں کہ سب کے لیے احرام کی جگہ آقائے کائنات ﷺ نے متعین و مقرر فرمادی۔ اب نہ کوئی میقات سے پہلے احرام باندھے اور نہ ہی میقات سے بغیر احرام آگے بڑھے۔ چنانچہ اس باب میں بتایا کہ نجد والے "قرن" سے احرام باندھیں۔

﴿ بَابُ مَهَلٍّ مَن كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيْتِ ﴾

اور جو لوگ میقات کے ادھر (یا ورے) رہتے ہوں

۱۳۳۳ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَالِسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَاهْلِي الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَاهْلِي الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَلَاهْلِي نَجْدٍ قَرْنَا فَهُنَّ مَهْنٌ وَلَيْمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دَوْلَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَهْلَوْنَ مِنْهَا ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میقات) مقرر فرمایا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے بھہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن تو یہ مقام ان ملک والوں کے لیے ہیں اور باہر والوں کے لیے بھی جو ان پر سے ہو کر گزریں اور وہ لوگ حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لمن كان دولهن"

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۰۷ وياتي ص ۲۰۷، ص ۲۳۹۔

مقصد | علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس باب سے امام بخاری کا مقصد ان لوگوں کے مقام احرام کو بتانا ہے جن کا گھر میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہو وہ کہاں احرام باندھیں؟ تو بخاری نے بتایا کہ "لمن اھلہ" لیکن حنفیہ کے نزدیک حرم سے باہر حل سے احرام باندھیں فلا یدخل الحرم الا محرماً۔ مزید وضاحت کے لیے شامی وغیرہ دیکھئے۔

﴿ بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ ﴾

یمن والوں کا مقام احرام (یعنی یمن والے کہاں سے احرام باندھیں؟)

۱۳۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ هُنَّ لِأَهْلِيهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلَ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میقات) مقرر فرمایا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم، اور یہ مواقت ان ملک والوں کے لیے ہیں اور ان غیر ملک والوں کے لیے بھی جو ادھر سے گزریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ولاہل الیمن یلملم"

تعد ووضعا والحدیث هنا ص ۲۰۷ ویاثی ص ۲۰۷، ص ۲۳۹۔

مقصد امام بخاری کا مقصد تو واضح ہے کہ یمن والوں کا مقام احرام بتانا مقصود ہے کہ یلملم ہے قال ابن حزم هو جنوب مكة ومنه الى مكة ثلاثون ميلا (عده) یلملم ایک پہاڑ ہے جو مکہ سے تیس میل جنوب ہے۔ ہندوستانیوں کے لیے بھی میقات یلملم ہے چنانچہ جب تک پانی کے جہاز سے حج کے لیے جاتے تھے تو جدہ پہنچنے سے ایک روز قبل یلملم کے محاذات میں الہ ہند احرام باندھتے تھے، لیکن اب ہوائی جہاز سے جدہ جانا ہوتا ہے جو دلی سے صرف ساڑھے چار گھنٹے میں جدہ پہنچا دیتا ہے اس لیے اکثر حضرات دلی ہی سے احرام باندھ لیتے ہیں اور بلاشبہ اسی میں سہولت ہے۔

﴿ بَابُ ذَاتِ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ﴾

عراق والوں کیلئے میقات ذات عرق ہے (یعنی عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں)

۱۳۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُثَمِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنِ

نالِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَا الْبَيْضَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَإِنَّا إِن أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانظُرُوا حَلْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے ”قرن“ حد باندھی ہے (میتقات مقرر فرمایا ہے) اور وہ ہمارے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور اگر ہم قرن جائیں تو ہم پر شاق ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے راستے میں متاؤ پھر ذات عرق ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیا۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ مقام اپنی رائے اور اجتہاد سے مقرر کیا، مگر حضرت جابرؓ کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عراق والوں کا میتقات ذات عرق مروی ہے گو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے۔

ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح حضرت عائشہؓ سے روایت ذکر کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق مقرر کیا پس حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے مطابق پڑا۔ واللہ اعلم
مطابقتہ للترجمة] مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فحد لهم ذات عرق"
تعد موضوعه] والحديث هنا م ۲۰۷۔

﴿ بَابُ الصَّلَاةِ بِدَى الْحَلِيفَةِ ﴾

ذوالحلیفہ میں (احرام باندھتے وقت) نماز پڑھنا

۱۳۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَالِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِدَى الْحَلِيفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پتھرے میدان میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھائی (یعنی احرام کا دو گانہ ادا کیا) اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
مطابقتہ للترجمة] مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فصلى بها اي بدى الحليفة"
تعد موضوعه] والحديث هنا م ۲۰۷ ومر م ۷۰ وياتي م ۲۳۲۔

مقصد اس باب میں شیخ بخاری مختلف ہیں ہمارے نسخے میں باب الصلوٰۃ بئذی الحلیفہ ہے دوسرا حاشیہ کا نسخہ ہے باب من اناخ بالبطحاء وصلی بئذی الحلیفہ اور بعض نسخوں میں باب بلا ترجمہ ہے جیسا کہ شروع بخاری عمدۃ القاری اور کرمانی وغیرہ میں ہے۔ متن کے نسخے کے مطابق جس کو علامہ ابن بطال نے ترجیح دی ہے امام بخاری کی غرض اس اختلاف کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ جس صلوٰۃ کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے آیا فرض کے بعد بھی کافی ہے یا احرام باندھنے کے لیے مستقل دو رکعت نفل پڑھے۔

اور اگر حاشیہ کا نسخہ ہو تو پھر امام بخاری کی غرض اس اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان لوگوں کے قول کو ترجیح دینا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مستقل دو رکعت نفل بہ نیت احرام پڑھے۔ باب کی روایت اسی حاشیہ کے نسخے کے زیادہ موافق ہے۔

اور اگر باب بلا ترجمہ ہو تو پھر اسکو باب سابق سے کوئی تعلق ہونا چاہیے؟ اور تعلق یہ ہے کہ سابق میں مواقیت بیان فرمائے گئے ہیں اور اس باب سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ ان مواقیت میں نماز پڑھنی چاہیے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے ذوالحلیفہ میں پڑھی۔

﴿ بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا شجرہ پر سے گزر کر جانا

ذوالحلیفہ کے قریب شجرہ ایک درخت تھا آنحضرت ﷺ اسی راہ سے آتے اور جاتے تھے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے۔

﴿ ۱۳۳۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي اَیْمَنٍ بَنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْرَسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلَّى بِبِئْذِ الْحَلِيفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے (مدینہ سے) روانہ ہوا کرتے اور معرّس کے راستے سے مدینہ میں آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے بطن وادی میں (یعنی نالے کی نشیب میں) اور صبح تک وہیں رات گزار لیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان يخرج من طريق الشجرة"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۲۰۷ ومَرَّ الحديث ص ۷۰ ويأتي ص ۲۳۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے کیا ہے؟ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں "قال ابن بطال كان صلى

الله عليه وسلم يفعل ذلك كما يفعل في العيد يذهب من طريق ويرجع من اخرى (ح)

جیسا کہ حدیث باب سے ظاہر ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کے لیے روانہ ہوتے تو ذوالحلیفہ میں جہاں شجرہ ہے قیام فرماتے اور نماز پڑھتے پھر مکہ مکرمہ کی طرف آگے بڑھتے اور واپسی میں یعنی مکہ معظمہ سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو ذوالحلیفہ کے پاس بطن وادی (یعنی ذوالحلیفہ سے نشیب نالہ) میں اترتے اور وہاں رات گزارتے پھر صبح کو مدینہ منورہ تشریف لے جاتے۔

اسی جگہ کو معزیں کہتے ہیں یہ تعریس سے اسم ظرف ہے تعریس کے معنی ہیں رات کے آخری حصہ میں اترنے منزل کرنے کے ہیں یہ جگہ ذوالحلیفہ کی مسجد کے نشیب میں ہے اور بہ نسبت ذوالحلیفہ مدینہ سے زیادہ قریب ہے۔ خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی روشنی میں داخل مدینہ ہوتے سنت یہی ہے کہ مسافر جب کسی ملک سے واپس آئے تو دن کو اپنے گھر میں داخل ہوا گراستے میں رات ہو تو رات کو وہیں ٹھہر کر صبح کو گھر جائے۔

﴿ بَابُ ۱۷۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے (یعنی عقیق کا نالہ برکت والا نالہ ہے)

﴿ ۱۳۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبَشْرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّبَّاسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ بَنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ

سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَادِي الْعَقِيقَ يَقُولُ أَتَانِي

اللَيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلَّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وادی عقیق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

فرما رہے تھے آج رات میرے پروردگار کی جانب سے ایک آنے والا (جبرئیل) بہرے پاس آیا اور کہا اس مبارک

وادی میں نماز پڑھیے اور کہہ دیجئے کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔ (مطلب یہ ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ کی نیت کر لینا

یعنی حج قرآن درست ہے و قبل آپ حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھ کر قرآن کر لیجئے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الوادي المبارك"

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۸ تا ۲۰۷ ویاتی ص ۳۱۳، وص ۱۰۹۱، ابوداؤد فی الحج، ص: ۲۵۰، وابن ماجہ فی الحج۔
 ۱۳۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَى وَهُوَ فِي مُعْرَسٍ بِيَدِي الْخَلِيفَةَ بِيْطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِيْطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ آتَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَعَّى الْمَنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُبَيِّنُخُ يَتَحَوَّى مُعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِيْطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ ﷺ جب ذوالحلیفہ کے قریب بطن وادی (نالہ کے نشیب میں) معرس میں تھے دکھایا گیا آپ سے کہا گیا کہ آپ برکت والے میدان میں ہیں موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اسی جگہ اونٹ کو بٹھایا جہاں اس کے والد حضرت عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑاؤ کو ڈھونڈ رہے تھے اور اونٹ بٹھاتے تھے یہ جگہ اس مسجد کے نیچے ہے جو نالے کے نشیب میں ہے اترنے والوں اور راستے کے درمیان بیٹوں نیچے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انك بيطحاء مباركة"

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۰۸ و مر الحديث مختصراً ص ۷۰ ویاتی ص ۳۱۳، وص ۱۰۹۱، مسلم اول ص ۳۳۵۔

مقصد | شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قوله قل عمرة في حجة معناه اهل بهذين النسيكين على خلاف ما اعتاد به اهل الجاهلية من عدم تجويز الاعتمار في اشهر الحج (شرح تراجم) مطلب یہ ہے کہ بخاریؒ بتلانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے وہاں میں جو حج ادا فرمایا، آپ ﷺ قارن تھے اور آپ ﷺ نے قرآن کا احرام باندھا یہ وہی الہی کے ذریعہ احرام تھا کیونکہ حضرت جبریلؑ کی شان یہ ہے یفعلون ما یؤمرون بغیر حکم خداوندی کچھ نہیں کرتے۔ حنفیہ قرآن کو افضل کہتے ہیں ان کی یہ زبردست دلیل ہے۔ واللہ اعلم

باب ۹۷۸ ﴿ غَسَلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْبِ ﴾

اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے تین بار دھو ڈالنا

۱۳۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً لِحِجَابِهِ هُوَ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى لِحِجَابِهِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرٌ الْوَجْهَ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ آيُنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ لِي حَتَّى لَقَلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ﴿

ترجمہ | صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ یعلیٰ نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھانا جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو، صفوان نے بیان کیا کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ خوشبو میں لت پت ہو یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی خاموش رہے اتنے میں آپ ﷺ پر وحی آنے لگی تو حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ کیا تو یعلیٰ آئے اور (دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلیٰ نے اپنا سر کپڑے کے اندر کیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور سرخ ہو رہا ہے اور خراٹے جیسی آواز نکل رہی ہے پھر یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں پوچھا تھا اس شخص کو لایا گیا تو فرمایا جو خوشبو تیرے ساتھ لگی ہے (کپڑے میں ہو یا بدن میں) تین مرتبہ دھو ڈال اور جبہ اتار ڈال اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرنا ہے عمرے میں بھی کرو۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے یہ مقصد ہے کہ خوب صفائی ہو جائے تو انھوں نے کہا ہاں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واغسل الطيب الذي بك ثلاث مرات"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۰۸ وياتي الحديث ص ۲۳۱، ص ۲۳۹، وفي المغازی ص ۶۲۰، ص ۷۲۵۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس ترجمہ سے حدیث پاک کی شرح ہے یا یوں کہا جائے کہ حدیث میں ایک اشکال

ہوتا تھا اس کا ازالہ مقصود ہے۔

حدیث پاک میں ہے "هو متضمن بطیب" ہو کا مرعہ وہ عمرہ کرنے والا سائل ہے تو معلوم ہوا کہ خوشبو اس سائل کے بدن میں تھی حدیث میں کپڑے کی خوشبو کا ذکر نہیں ہے تو اب اشکال یہ ہے کہ پھر امام بخاری ترجمہ میں من الثیاب کہاں سے لائے؟

جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے عادت شریفہ کے مطابق دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں ہے "علیہ قمیص فیہ الروصفرة" نیز عام طور پر عادت بھی یہی ہے کہ خوشبو کپڑے میں استعمال کی جاتی ہے اس لیے بخاری نے اس ترجمہ سے بتلایا کہ اس سائل کے کپڑے کی خوشبو دھونے کا حکم دیا گیا۔

مذہب ائمہ | احرام کے وقت ایسی خوشبو جس کا جرم بعد الاحرام باقی ہو مطلقاً ممنوع ہے امام مالک اور امام احمد کے نزدیک خواہ کپڑے میں ہو یا بدن میں۔

(۲) مطلقاً مباح ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سواء کان علی البدن او علی الثوب۔

(۳) امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف مباح علی البدن دون الثیاب امام بخاری کا میلان اسی طرف ہے یعنی اس مسئلے میں بخاری نے امام اعظم کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشْمُ الْمُحْرِمُ الرِّيحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرَاةِ وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخْتَمُ وَيَلْبَسُ الْهَمِيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَيَّ بَطْنِيهِ بَثُوبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ بِالثَّبَانِ بَأْسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلدِّينِ يَرْحَلُونَ هُوَ دَجَهَا .

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا اور جب احرام کا ارادہ کرے تو کپڑے پہنے،

کنگھی کرے اور تیل لگائے

اور حضرت ابن عباس نے فرمایا محرم خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جیسے تیل اور کھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکتا ہے اور عطار بن ابی رباح نے کہا انگوشی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے اور حضرت ابن عمر احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے اور ان کے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا اور

حضرت عائشہؓ نے جائگہ پہنچنا جائز رکھا، امام بخاریؒ نے کہا ان لوگوں کے لیے جو ان (یعنی عائشہؓ) کا ہودہ اٹھا کر اونٹ پر رکھا کرتے تھے۔

۱۳۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ فَلَدَّ كَرْتَهُ لِأَبِرَاهِيمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ (احرام باندھتے وقت) زیتون کا تیل لگاتے تھے (بغیر خوشبو کے سادہ تیل) منصور نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیمؓ سے کیا تو ابراہیمؓ نے کہا تو ابن عمرؓ کی بات کو کیا کرے گا مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماگوں میں مشک خوشبو کی چمک حالانکہ آپ ﷺ احرام کی حالت میں تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث من حيث ان وبص هذا الطيب كان من الطيب الذي تطيب به صلى الله عليه وسلم عند اعادة الاحرام .

تدریجاً والحديث هنا ص ۲۰۸ ومر الحديث ص ۳۱ ویاتی ص ۸۷۷، وخرجه مسلم في الحج عن قتبية وخرجه ابو داؤد في الحج عن محمد بن الصباح .

۱۳۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحْرَامِهِ حِينَ يُحْرَمُ وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ احرام باندھتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو لگاتی اور جب آپ ﷺ احرام کھول ڈالتے طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگاتی۔

تشریح ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو چار کام ہیں سب سے پہلے رمی جمرہ پھر قربانی اس کے بعد طلق یا قصر سے فراغت پر عورتوں کے سوا سب چیزیں درست ہو جاتی ہیں اور طواف زیارت کے بعد عورت سے صحت

کرنا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحرامه"

تدریجاً والحديث هنا ص ۲۱۸ ویاتی الحديث ص ۲۳۶، و ص ۸۷۷، و ص ۸۷۸، و ص ۸۷۸۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال جائز ہے جب کہ کپڑے پر نشان احرام باندھنے کے بعد نہ رہے۔

﴿ بَابُ مَنْ أَهْلٌ مُلَبَّدًا ﴾

جو شخص بالوں کو جما کر احرام باندھے

۱۳۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلُّ مُلَبَّدًا ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہیک کہتے ہوئے اس حالت میں سنا کہ گوند سے بال جمائے ہوئے تھے۔

(احرام باندھتے وقت اس خیال سے کہ بال پریشان و منتشر نہ ہوں ان میں گرد و غبار زیادہ نہ سمائے کسی گوند یا عظمیٰ یا اور کسی لعاب دار تیل سے بالوں کو جمالے۔ عربی زبان میں اس کو تلہید کہتے ہیں)

تعدیل و توضیح | والحديث هنا ص ۲۰۸ ویاتی ص ۲۱۰، و ص ۸۷۶۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ سے ظاہر ہے کہ بالوں میں کوئی ایسا تیل یا عظمیٰ احرام کے وقت لگالے تاکہ بال منتشر نہ ہوں، جائز ہے۔

﴿ بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ﴾

ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

۱۳۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ﴾

ترجمہ | سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرمانے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے پاس یعنی ذوالحلیفہ ہی کی مسجد سے احرام باندھا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ما اهل رسول الله صلى الله عليه

وسلم الا من عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ“

تقریر ووضوحاً والحديث هنا ص ۲۱۸ أخرجه مسلم في الحج والترمذي في الحج وأخرجه أبو داود في المناسك .

مقصد اس میں اختلاف ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کہاں سے احرام باندھا؟

حنفیہ وحنابلہ کے نزدیک مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا اور مالکیہ وشافعیہ کے نزدیک مسجد سے باہر نکل کر اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد احرام باندھا۔

اور صحابہ کی بڑی جماعت کی رائے یہ ہے کہ جس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اسی وقت احرام باندھا۔

حنفیہ وحنابلہ حضرت ابن عباسؓ کی مفصل روایت سے استدلال کرتے ہیں جو ابوداؤد کے اندر ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد فوراً باندھا ہے اور پھر باہر تشریف لائے تو اونٹنی پر چڑھنے کے بعد پھر تلبیہ پڑھا اور پھر جب بیدار ہوئے تو وہاں پھر تلبیہ پڑھا اب جو لوگ مسجد میں تھے انھوں نے یہ نقل کیا کہ مسجد میں باندھا اور جو لوگ مسجد سے باہر تھے وہ کہتے ہیں کہ اونٹنی پر چڑھنے کے بعد احرام باندھا اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے بڑھے اور بیدار ہوئے تو وہاں تلبیہ پڑھا تو وہاں کے حاضرین میں سے جس نے سنا تو اس نے یہ نقل کر دیا کہ آپ ﷺ نے بیدار احرام باندھا۔

حضرت ابن عباسؓ نے جو ارشاد فرمایا وہ بالکل قرین قیاس ہے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ بہو ط اور نزول کے وقت تلبیہ پڑھتے تو آپ جب ناکہ پر سوار ہوئے اس وقت بھی پڑھا اور جب بیدار ہوئے اس وقت بھی پڑھا اور چونکہ مجمع کثیر تھا، سو الاکھ آدمی تھے الی آخر۔

امام بخاریؒ ان لوگوں پر رد کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار سے احرام باندھا۔ (تقریر بخاری حضرت شیخ الحدیثؒ)

﴿ بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ﴾

محرم کے لیے کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہے؟

۱۳۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلاتَ وَلَا الْبَرَائِسَ
وَلَا الْخِفافَ إِلَّا أَحَدًا لَا تَجِدُ تَعْلِينَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقَطْعُهُمَا أَسْفَلَ مِنْ
الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
بِفَيْسَلِ الْمُحْرَمِ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحْكُ جَسَدَهُ وَيَلْبِغِي الْقَمَلَ مِنْ رَأْسِهِ
وَجَسَدِهِ لِي الْأَرْضِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ محرم کون کون سا کپڑا پہننے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتا نہ پہننے اور نہ عمامہ اور نہ پانچجامہ اور نہ ٹوپیاں اور نہ موزے، مگر کسی کو جو تیاں
نہ ملیں تو وہ موزے کو کعب کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے اور احرام میں ایسے کپڑے بھی مت پہنو جس میں زعفران
یا ورس لگی ہو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے اور کنگھی نہیں کرے گا اور اپنا بدن بھی نہیں کھولائے گا
اور جو نہیں اپنے سر اور بدن سے زمین پر ڈال سکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يلبس القميص الى آخره"

تقریر موضوعہ والحديث هنا ص ۲۰۹ تا ۲۰۸ ومر الحديث ص ۲۵، ص ۵۳ ویاتی ص ۲۲۸، ص ۲۲۸ و
ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ بتانا ہے کہ محرم کے لیے کن کن کپڑوں کا استعمال جائز نہیں۔ سوال
یہ تھا کہ محرم کیا پہننے؟ اس کے جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیزیں نہ پہننے اس حکیمانہ جواب
میں اختصار بھی ہے اور مخاطب کے سمجھنے میں آسانی بھی۔

تشریح "لا يلبس القميص" قمیص سے مراد خیط یعنی سلا ہوا کپڑا ہے خواہ کرتا ہو، یا ختہ، اور اس معنی کے لحاظ
سے پانچجامہ اس میں داخل ہے لیکن کرتا سے مقصد بدن کے اوپر کے حصہ کا چھپانا ہوتا ہے اس لیے اس
کا وہم ہو سکتا ہے کہ شاید پانچجامہ مستثنیٰ ہو اس لیے اس کو مستقل علیحدہ ولا السراويلات فرمایا۔

"ولا العمامة" عمامے اور ٹوپوں کی ممانعت سے تقطیعہ اس مراد ہے یعنی سر کھلا رہے اس لیے سر پر چادر یا
رد مال بھی ڈالنا ممنوع ہے۔

"ولا الخفاف" اگر کسی کے پاس نعل یعنی وہ چپل نہ ہو تو موزے کو کاٹ کر چپل کی شکل میں لا کر استعمال
کرے یعنی کعب کے نیچے کاٹ دے یہاں کعب سے مراد قدم کے اوپر کا وہ جوڑ ہے جہاں چپل کا تسمہ ہوتا ہے
یہاں وہ کعب مراد نہیں جو وضو میں ٹخنہ مراد ہے۔

"اسفل کعب" موزوں کا اگلا حصہ وہ ہے جو انگلیوں پر رہتا ہے تو وہی اعلیٰ ہو اور اس کا مقابل اسفل۔

﴿ بَابُ الرُّكُوبِ وَالْإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ ۹۸۴ ﴾

حج کے سفر میں سوار ہونے اور ردیف بنانے کا بیان (یعنی جائز و درست ہے)

۱۳۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَامَةَ كَانَ رَذَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرَدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ سے مزدلفہ تک سوار رہے، پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ ﷺ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا پھر ان دونوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ برابر لہیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ العقبہ پر کنکری ماری (یعنی اس وقت تلبیہ موقوف فرمایا) **مطابقتہ للترجمة** مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة .

تعد و موضع والحديث هنا ص ۲۰۹ وياتي ص ۲۲۶، ص ۲۲۸۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ بمقابلہ پیدل کے سواری پر حج کرنا اور سفر حج میں ردیف بنانا درست ہے جیسا کہ ترجمہ الباب سے ظاہر ہے۔ نیز یہ کہ تلبیہ کب موقوف ہوگا۔

اشکال : اشکال یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو منیٰ روانہ کر کے فضل کو ردیف بنا لیا تو پھر اسامہ نے یہ کیسے بیان فرمایا؟

جواب : اسامہ کچھ دور جا کر پھر واپس لوٹ آئے اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہو گئے اس لیے دونوں نے بیان کیا کہ حضور مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے رمی جمرہ تک۔

﴿ بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الشِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأَزْرِ ۹۸۴ ﴾

وَلَيْسَتْ عَائِشَةُ الشِّيَابِ الْمُعْصِفَرَةُ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْتَمُّ وَلَا تَبْرُقُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا بَوْرُسَ وَلَا زَعْفَرَانَ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعْصِفَرَ طَيِّبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ بَاسًا بِالْحَلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُورِدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَاسَ أَنْ يُدَلَّ ثِيَابَهُ .

محرم چادر اور تہبند (لنگی) اور کون کون سے کپڑے پہننے؟

اور حضرت عائشہؓ نے احرام کی حالت میں کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چبائے اور نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو، اور حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، اور حضرت عائشہؓ عورت کے لیے احرام کی حالت میں زیور، کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں (یعنی پہن سکتی ہے) اور ابراہیمؓ نے کہا محرم احرام کی حالت میں کپڑے بدل سکتا ہے۔

۱۳۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَأَذْهَنَ وَلَبَسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَّةِ وَالْأَزْرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُرْعَفَةَ الَّتِي تَرَدُّعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلٌ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسِ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحُلْ مِنْ أَجْلِ بُدْيِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُّونِ وَهُوَ مِهْلٌ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَقْصِرُوا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يَحْلُوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ أَمْرَاتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيْبُ وَالثِّيَابُ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ (حجۃ الوداع میں) نبی اکرم ﷺ مدینہ سے بالوں میں لنگھی کر کے تیل لگا کر چلے (ظہر کے بعد ہفتہ کے دن) اور اپنا تہبند پہنا اور چادر اوڑھی حضورؐ نے بھی اور آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی آپ ﷺ نے کسی چادر اور تہبند سے منع نہیں فرمایا سوائے اس کپڑے کے جو زعفرانی رنگ میں رنگا ہوا ہو اور زعفران بدن پر چھڑ رہی ہو پھر ذوالحلیفہ میں صبح کر کے اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ بیدار پر پہنچے تو تلبیہ پکارا حضور ﷺ نے بھی اور صحابہ نے بھی اور حضور ﷺ نے اپنے اونٹ کو قلاہہ پہنایا اس وقت ذی قعدہ مہینے کے پانچ دن باقی تھے پھر آپ ﷺ چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ آگئے (بروز یکشنبہ) آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا

دمرودہ کے درمیان سعی کی اور چونکہ آپ ﷺ ہدی (قربانی کے اونٹ) ساتھ لائے تھے اونٹ کو قلاوہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا پھر آپ ﷺ نے مکہ کے بالائی حصہ میں حجون کے قریب قیام فرمایا اور آپ ﷺ حج کا احرام باندھے رہے اور طواف کے بعد آپ ﷺ کعبہ کے پاس نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف کریں اس کے بعد اپنے سروں کے بال کتر و الیس پھر احرام کھول دیں اور یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کے ساتھ ہدی یعنی قربانی کے اونٹ نہ ہوں جس کو قلاوہ پہنایا ہو اور جس کے ساتھ اس کی زوجہ ہو اس کو بیوی سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب حلال ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلم ينه عن شيء من الاردية والازر ان تلبس"

تعد موضوعا | والحديث هنا ص ۲۰۹ وياتي ص ۲۲۰، ص ۲۳۳۔

مقصد | اس باب کا مقصد یہ ہے کہ بلوسات میں کس نوع کے کس قسم کے کپڑے محرم کے لیے درست ہیں تو تلامذہ دیکھ چاد اور تہبند یعنی سلعے ہوئے کپڑے جیسے کرتا، پانجامہ وغیرہ نہ ہوں نیز اشار احرام میں تبدیلی چادریا تبدیلی تہبند یعنی بغیر سلی ہوئی لنگی بالاتفاق جائز ہے۔

باقی حجۃ الوداع کی پوری تشریح و تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم یعنی کتاب المغازی، ص: ۴۷۲۔

﴿ ^{۹۸۵} باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح قاله ابن عمر

عن النبي صلى الله عليه وسلم ﴾

ذوالحلیفہ میں (مدینہ سے چل کر) صبح تک ٹھہرنا، یہ حضرت ابن عمرؓ نے

نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۱۳۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلٌ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں (ظہر کی) چار رکعتیں پڑھیں

اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر (عصر کی) دو رکعتیں پھر رات کو وہیں رہ گئے صبح کو جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور اونٹنی

آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا یعنی لبیک پکاری۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم بات حتى اصبح بذى الحليفة"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۰۹ ومر الحديث ص ۱۴۸، ص ۲۱۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۱، ص ۳۱۹۔

۱۳۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا

وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعتیں

پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں (یعنی ذوالحلیفہ پہنچ کر قصر شروع کر دیا) ابو قلابہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ

آپ ﷺ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے صبح تک۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بات بها حتى اصبح"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۰۹ ومر الحديث ص ۱۴۸ ویاتی ص ۲۱۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۱، ص ۳۱۹۔

مقصد | شرح کے نزدیک اس باب کی غرض یہ ہے کہ دو تین میل گھر سے دور جا کر کسی جگہ ٹھہرے تو جو رفتار پیچھے

رہ گئے ہوں وہ آ کر مل جائیں اور اگر کسی کا کوئی سامان رہ گیا ہو تو وہ جا کر لے آئے۔

۲۔ حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں: "مگر چکی کا پاٹ یہ ہے کہ امام بخاری کی غرض ایک شبہ کا ازالہ کرنا ہے

وہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مواقیت کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ یہ مواقیت ہیں اب شبہ یہ ہے کہ آیا پہنچتے

ہی احرام باندھے یا تاخیر کر سکتا ہے؟ تو امام بخاری اس کو دفع فرماتے ہیں کہ فوراً باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب

وہاں سے آگے چلنے لگے تو اس وقت احرام باندھے۔

﴿ بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَهْلَالِ ﴾

بلند آواز سے لبیک کہنا

۱۳۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا

وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں اور میں نے سنا کہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار کر (یعنی بلند آواز سے) تلمیح لے رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وسمعتهم يصرخون بهما جميعا" اي يرفعون اصواتهم بهما اي بالحج والعمرة وفيه دليل على ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قارنا وانه افضل من التمتع والافراد.

تعدو موضعا والحديث هنا ص ۲۱۰ تا ۲۰۹ ومر الحديث ص ۱۳۸، وص ۲۰۹ ويأتي ص ۲۳۱، وص ۲۳۱، ص ۲۳۱، وص ۳۱۲، وص ۳۱۹۔

﴿بَابُ التَّلْبِيَةِ﴾^{۹۸۷}

لَبِّكَ كَابِيَان

﴿۱۳۶۲﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِّكَ اللَّهُمَّ لَبِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِّكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ یہ تھی لبیک اللہم لبیک لبیک آخر تک "حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں بیشک تمام حمد اور نعمت سب تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرے ہی لیے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبك اللهم لبك الى آخره"

تعدو موضعا والحديث هنا ص ۲۱۰ ومر الحديث ص ۲۰۸ ويأتي ص ۸۷۶، واخرجه مسلم في الحج و ايضا ابو داود في الحج والنسائي في الحج.

﴿۱۳۶۳﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي لَبِّكَ اللَّهُمَّ لَبِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِّكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں جانتی ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح لبیک کہتے تھے آپ ﷺ فرماتے لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ سَفِيَانِ ثَوْرِي كِي طَرَحِ ابُو معاوية نے بھی اعمش سے روایت کیا اور شعبہ نے کہا ہم کو سلیمان اعمش نے خبر دی کہا میں نے خیمہ سے سنا انھوں نے ابو عطیہ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ للترجمة في قوله "يَلْبِي لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ الخ"

توضیح والحديث هنا ص ۲۱۰۔

مقصد امام بخاری نے کوئی حکم نہیں لگایا صرف باب باندھ کر چھوڑ دیا۔

علامیہ یعنی فرماتے ہیں ہذا باب فی بیان كيفية التلبية یعنی تلبیہ کے جو الفاظ حضور اقدس ﷺ سے منقول ہیں ان کا بیان کرنا مقصود ہے۔

مختصر تشریح حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہیں حکم ہوا "اذن فی الناس بالحج" (سورہ حج) تو ابراہیم علیہ السلام نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے حج کو آؤ، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ پکار درحقیقت اللہ تعالیٰ کی پکار تھی اس لیے حاجی لبیک اللهم لبیک کہتا ہے۔ (حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں الخ۔)

حکم شرعی امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک تلبیہ سنت ہے۔

(۲) امام مالک کے نزدیک تلبیہ واجب ہے، اگر چھوڑ دے گا تو ذم واجب ہوگا۔

(۳) حنفیہ کے نزدیک تلبیہ رکن ہے شروع میں ایک مرتبہ اس کا پڑھنا فرض ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک تسبیح و تہلیل اور سوچ ہدی وغیرہ اس کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

﴿ باب ۹۸۸ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ ﴾

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ ﴿﴾

احرام باندھتے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے

الحمد لله، سبحان الله، الله اكبر کہنا

﴿ ۱۳۶۳ ﴾ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ

الظَّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِدِي الْخُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمْدَ اللَّهِ وَسَبْحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ اَهْلًا بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهْلُ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اَهْلُوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ﴿

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور ذوالخلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں، پھر رات بھر وہیں رہے صبح تک پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ اونٹنی آپ ﷺ کو لیکر بیدار پہنچی تو آپ ﷺ نے الحمد لله کہا اور سبحان الله الله اکبر کہا پھر آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور لوگوں نے ان دونوں کا احرام باندھا (یعنی قرآن کیا) پھر جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا انھوں نے احرام کھول ڈالا (یعنی عمرہ کر کے احرام کھول لیا مراد وہی لوگ ہیں جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لائے تھے) پھر آٹھویں ذی الحجہ کو لوگوں نے حج کا احرام باندھا، انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ نحر کیا اور مدینہ میں (عبید الاضحیٰ کے دن) آپ ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔

امام بخاریؒ نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں ایوب سے انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے حضرت انسؓ سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حمد الله و سبح و كبر"

تعدده ووضحة | والحديث هنا م ۲۱۰ حديث انس قال صلى رسول الله ﷺ ونحن بالمدينة ، مر

الحديث م ۱۲۸، و م ۲۰۹، و ياتی م ۲۳۱، و م ۲۳۱، و م ۲۳۱، و م ۴۱۲، و م ۴۱۹۔

قوله ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بدنات بيده قياما م ۲۳۱، و م ۲۳۱۔

قوله وذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة كبشين املحين"

اقول ياتي هذا الحديث في اثناء حديث في باب من نحر بيده م ۲۳۱ ايضا، م ۲۳۱، و م

۸۳۳، و م ۸۳۳، و م ۸۳۵، و م ۸۳۵، و في التوحيد م ۱۱۰۰۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حاجیوں کے لیے مستحب ہے کہ اہلال یعنی تلبیہ سے پہلے یہ اوراد پڑھیں

یعنی الحمد لله، سبحان الله، الله اکبر۔

﴿ بَابُ مَنْ أَهَلَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ﴾

جب سواری سیدھی کھڑی ہو اس وقت لبیک کہنا

۱۳۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَهَلَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمہ ہی عین الحدیث .

تحریر موضوع والحديث هنا ص ۲۱۰ من الحديث ص ۲۰۵ ویاتی ص ۲۰۱۔

مقصد اس باب سے بخاری نے مالکیہ و شوافع کے قول کی طرف اشارہ کیا ہے اور بخاری کا مقصد یہ ہے کہ یہ بھی جائز ہے اور یہ بات اصول بخاری میں سے ہے کہ جب وہ باب من قال کذا کا ترجمہ منعقد فرماتے ہیں تو وہ ان کے نزدیک مختار نہیں ہوتا لہذا یہ کہا جائے گا کہ ان کا رجحان اول یعنی الاہلال عن مسجد ذی الحلیفہ کی طرف ہے واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ﴾

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ

عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِلَدَى الْحَلِيفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُجِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ

بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يَلْتَبِي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمَسِّكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا

طَوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَرَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ ذَلِكَ تَابِعَهُ اسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْفُسْلِ .

قبلہ رخ ہو کر تلبیہ پڑھنا

نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے اور جب وہ تیار ہوتی پھر اس پر سوار ہوتے جب وہ ان کو لے کر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبیلے کی طرف منہ کرتے پھر لبیک پڑھتے رہتے یہاں تک کہ حرم پہنچ جاتے تو لبیک چھوڑ دیتے جب ذی طوی میں آتے تو رات یہیں گزارتے صبح تک

پھر جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو غسل کرتے (پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے۔

عبدالوارث کی طرح اس حدیث کو اسماعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا غسل کے بارے میں یعنی اس میں غسل کا ذکر ہے، (اسماعیل کی روایت کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا)

۱۳۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ إِذْهَنَ بَدْنَهُنَ لَيْسَ لَهُ رَاحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ﴾

ترجمہ نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب (حج یا عمرہ کے لیے) مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرماتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے اور (صبح کی) نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے تو جب اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر فرماتے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث من حیث انه داخل فی ضمن الحدیث السابق .
مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں ہے فاذا استوت به راحلته قائمۃ استقبال القبلة قائما احرم .
فالمطابقة ظاهرة .

تعدیل موضوعہ والحدیث هنا ص ۲۱۰۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ احرام باندھتے وقت مناسب اور بہتر یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو جائے۔

﴿ بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي ﴾

جب محرم وادی میں اترے تو لبیک کہے

(اسی طرح جب چڑھائی پر چڑھے تو لبیک کہے یوں تو راستہ بھر لبیک کہتے رہنا مستحب ہے بالخصوص اترتے

چڑھتے وقت لبیک کہنے کی مزید تاکید ہے)

۱۳۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَدَّكُرُوا الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعُهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي

الْوَادِي يَلْتَبِي ﴿

ترجمہ مجاہد نے کہا ہم عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی دو آنکھوں کے درمیان میں کافر لکھا ہوگا مجاہد نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا البتہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جب وہ وادی (نالے) میں اترے تو لبتیک کہہ رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "اذا انحدر في الوادي يلتبي"

تعد موضوعا والحديث هنا ص ۲۱۰ وياتي الحديث ص ۴۷۳، ص ۸۷۶۔

مقصد امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ ہر بہو ط و صعود کے وقت لبتیک کی مزید تاکید ہے۔ علامہ عینیؒ نے اس باب کے تحت لکھا ہے: قد ورد في الحديث ان التلبية في بطون الاودية من سنن المرسلين وانها تتأكد عند الهبوط كما تتأكد عند الصعود (عمہ)

﴿ **بَابُ كَيْفَ تَهَلُّ الْحَائِضُ وَالنَّفْسَاءُ؟** ﴾

أَهْلٌ تَكَلَّمُ بِهِ وَاسْتَهَلَّنَا وَاهْلُنَا الْهَيْلَالُ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطْرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أَهْلٌ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَهُوَ مِنْ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ.

حیض والی اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے؟

عرب لوگ کہتے ہیں اهل یعنی بات منہ سے نکال دی، واستهلنا اور اهلنا الهلال ان سب لفظوں کے معنی ظاہر ہونا ہے اور استهل المطر کے معنی پانی ابر میں سے نکلا، اور قرآن حکیم میں سورہ مائدہ میں جو وما اهل لغیر اللہ بہ ہے اس کے معنی جس جانور پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچہ کے استہلال سے نکلا ہے یعنی پیدا ہوتے وقت اس کا آواز کرنا

تشریح امام بخاریؒ کی غرض اس لغوی تحقیقات سے یہ ہے کہ اهلال کے اصلی معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور چونکہ پکارنے اور آواز بلند کرنے میں بھی ایک امر کا اظہار ہوتا ہے لہذا اهلال اس معنی میں بھی مستعمل ہوا اور حج کے باب میں اهلال کے شرعی معنی پکار کر لبتیک کہنا ہے۔

﴿ ۱۳۶۸ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ

صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعُمْرَةٍ ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَرْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَضِي رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ ففعلتُ فلما قضينا الحجَّ أرسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التَّعِيمِ فاعتمرتُ فقال هذه مكانُ عُمرَتِكَ قالت فطافَ اللذين كانوا أهلوا بالعمرة بالبيتِ وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافًا آخرَ بعد أن رجعوا من منى وأما اللذين جمَعوا الحجَّ والعمرة فإنما طافوا طوافًا واحدًا ﴿

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں (مدینہ سے) روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہے اسے چاہیے کہ حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھ لے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں (حج اور عمرہ) سے فراغت نہ کر لیں پھر میں مکہ پہنچی تو مجھ کو حیض آرہا تھا اور میں نہ تو بیت اللہ کا طواف کر سکی اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی آخر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی (یعنی یہ کہ حج کا وقت آ گیا اور ابھی تک میرا عمرہ ہی پورا نہ ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا سر کھول لے اور کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرہ چھوڑ دے تو میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تعیم بھیجا چنانچہ میں نے (تعیم سے) عمرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ عمرہ تیرے عمرے کا بدل ہے (یعنی یہ قضا ہے اس عمرہ کی جو تم نے چھوڑ دیا تھا) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف اور سعی بین الصفا و المروہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر منی سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف یعنی طواف زیارت کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کے نیت کی تھی (یعنی دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا) ان لوگوں نے ایک طواف کیا یعنی طواف زیارت۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انقضى رأسك وامتشطي الى قوله هذه مكان عمرتك" (عمه)

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۱۱ ومر الحديث ص ۳۵، وص ۳۶ ياتي ص ۲۱۲، وص ۲۲۱، ص ۲۳۹، وص ۲۴۰ وفي المغازي ص ۶۳۱، وص ۶۳۲، وص ۶۳۳۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنا درست ہے جیسا کہ دوسری روایت میں نساء کے لیے بھی وارد ہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی اور احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اگرچہ پاک نہیں ہوگی مگر نفاخت کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ جمہور کا قول یہی ہے صرف ظاہر یہ کے نزدیک عند الاحرام غسل واجب ہے۔

تشریح پوری تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے لعل الباری جلد ہشتم، ص: ۲۷۲ تا ۲۷۵۔

﴿ **بَابٌ مِنْ أَهْلِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ﴾

قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

جس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت نبی اکرم ﷺ کی ہے یہ حضرت ابن عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے

﴿ ۱۳۶۹ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقِيمَ عَلَيَّ إِحْرَامَهُ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَّاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتُ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهْلَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَأْمُكْثِ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ ﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ کا قول بیان کیا۔ اور محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کرتے ہوئے یہ زیادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا؟ انھوں نے کہا جس کا احرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ ﷺ نے فرمایا ہدی دے اور جیسے ہو ویسے ہی احرام میں رہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يقيم علي احرامه"

تعد وموضع والحديث هنا ص ۲۱۱ وياتي ص ۲۱۳، ص ۲۲۳، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۹۴۔

﴿ ۱۳۷۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيُّ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهَلَّتْ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَخَلَّتُ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ (مکہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تم نے احرام کس کا باندھا ہے؟ انھوں نے کہا جس کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بما اهل به النبي ﷺ"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۱۔

۱۳۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ
فَجَنْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهَلَّتْ فَقُلْتُ أَهَلَّتُ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ
بِالْبَيْتِ وَبِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَخَلَّتُ فَاتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي
أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَاخِذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ نَاخِذُ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحُلْ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن میری قوم کی طرف بھیجا پھر میں لوٹ کر آیا اس وقت آپ بطحا میں تھے (مکہ کے میدان میں) آپ ﷺ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا؟ میں نے عرض کیا وہی جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں تب آپ ﷺ نے مجھ یہ حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف کروں تو میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیا پھر مجھ کو حکم دیا تو میں نے احرام کھول دیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا پھر حضرت عمرؓ کا دور آیا (یعنی وہ خلیفہ ہوئے اور حج کے لیے تشریف لائے) تو فرمایا اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ ہم کو حکم دیتا ہے پورا کرنے کا ارشاد ہے حج اور عمرے کو پورا کرو اور اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو حضور ﷺ نے جب تک قربانی نہیں کر لی تھی احرام نہیں کھولا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اهللت باهلل النبي ﷺ"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۱ وياتي ص ۲۱۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۱ في المغازي ص ۶۲۳، ص ۶۳۱۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ احرام میں تعین ضروری ہے کہ قرآن ہے یا افراد یا تمتع، احرام مہم اور احرام معلق جائز نہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے جو مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص تھا۔ مگر جمہور ائمہ اربعہ کے نزدیک احرام مہم اور احرام معلق دونوں جائز ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو احرام پر باقی رہنے کے لیے فرمایا اور ابو موسیٰ کو طواف وغیرہ کر کے کھولنے کو فرمایا باوجودیکہ دونوں کا احرام معلق تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی سابق الہدیٰ تھے اور ابو موسیٰ نہیں تھے۔ اس روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فقدم عمر الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے کا حکم دیا اور عمرہ اور حج الگ کرایا ایک ہی سال میں اسی کا نام تمتع ہے، اس کا فتویٰ حضرت ابو موسیٰ نے عام طور دینا شروع کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ چاہتے تھے کہ بار بار بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں ایک ہی سال میں حج و عمرہ کر کے فارغ ہو جانا بیت اللہ کی زیارت سے محرومی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ کے پاس آئے اور کہا تم نے جو فتویٰ دیا ہے وہ نہ قرآن سے متعلق ہے اور نہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق ہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے ”واتموا الحج والعمرة لله“ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو تمام کر دو یعنی ایک سال عمرہ کر دو اور ایک سال حج کرو (اسی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حکم دیتے تھے) اور اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو حضور ﷺ نے عمرہ و حج ایک ہی احرام سے کیا ہے لہذا ایک ہی احرام سے کرنا چاہیے۔

﴿ **بَابُ ۹۹۴** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ

فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْتٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجِّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عَثْمَانُ أَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَّاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ ﴿

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) حج کے مہینے مقرر ہیں تو جس نے ان میں حج لازم کر لیا تو شہوت کی باتیں نہ کرے نہ گناہ اور نہ جھگڑا جب حج کر رہا ہو۔ اور (اے نبی)

لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمادیتے ہیں کہ چاند سے لوگوں کے کاموں اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے مگر حج کے مہینوں میں، اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے تو یہ مکروہ ہے۔

(جمہور حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے کما مر بیانہ)

۱۳۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلِيَالِي الْحَجِّ وَحُرْمِ الْحَجِّ فَتَنَزَّلْنَا بِسَرِفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَاحْبُ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَلَا تَأْخُذْ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا هُنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قُلْتُ لَا أَصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ فَكُونِي فِي حَجَّتِكَ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مَنَى فَطَهَّرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَنَى فَافْضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فِدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهَلِّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرَعَا ثُمَّ انْتَبَا هَاهُنَا فَإِنِّي أَنْظَرُكُمْ حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا فَرَعْتُ وَفَرَعْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَعْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذَّنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مَتَوَجَّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَضِيرُ مِنْ ضَارٍ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضُورًا وَضَرَ يَضُرُّ ضِرًّا ﴿

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں حج کے موسم میں نکلے پھر سیرف میں جا کر اترے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا تم میں سے جس کے قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس کو عمرہ کر دے تو وہ ایسا کرے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے اس پر عمل کیا اور کچھ لوگوں نے نہیں کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ قوی تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا آئے بھولی بھالی عورت روتی کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحاب سے فرمایا میں نے اسے سن لیا لیکن میں عمرہ سے روک دی گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا میں اس حالت میں ہوں کہ نماز نہیں پڑھتی آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں تو بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہے جو سب کے لے مقدر ہے وہ تیرے لیے بھی ہے تم حج کر لو اللہ سے امید ہے کہ وہ تجھ کو عمرہ بھی نصیب کرے، حضرت عائشہؓ نے کہا پھر حج کرنے کے لیے نکلے جب میں (عرفات سے) منیٰ آئی تو میں پاک ہوئی پھر میں منیٰ سے نکلی اور مکہ جا کر طواف زیارت کیا پھر آپ ﷺ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی حضور ﷺ محصب میں اترے ہم بھی آپ کے ساتھ اترے اب آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی حد سے باہر جاؤ وہاں سے عمرے کا احرام باندھو پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آ جاؤ میں تم دونوں کا انتظار کرتا رہوں گا۔ عائشہؓ نے کہا ہم نکلے یعنی محصب سے، جب میں عمرے سے اور طواف سے فارغ ہو گئی تو سحر کے وقت آپ کے پاس گئے آپ ﷺ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان فرمایا لوگوں نے کوچ کیا اور مدینہ کی طرف چلے۔ امام بخاریؒ نے کہا حدیث میں جو لا یضیرک ہے وہ ضار یضیر ضیرا سے نکلا ہے۔۔۔ بعضوں نے اس کو اجوف واوی یعنی ضار یضور ضورا کہا ہے اور جس میں لا یضیرک ہے وہ ضری یضر ضرا سے نکلا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”مع رسول الله صلى الله عليه وسلم“

في اشهر الحج وليالي و حرم الحج“

تعد ووضعا والحديث هنا ص ۲۱۱ تا ۲۱۲ من الحديث ص ۳۳ و ص ۳۳ و ص ۲۰۶ وياتي ص ۲۲۳، و ص ۲۳۱، و ص ۲۳۲، و ص ۲۳۰، و ص ۴۱۴، و ص ۸۳۲، و ص ۸۳۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد میقات زمانی کو بتانا ہے کہ جس طرح حج کے لیے مواقت متعین ہیں کہ ان مواقت مکانی سے بغیر احرام آگے بڑھنا جائز نہیں اسی طرح حج کے لیے میقات زمانی بھی متعین ہیں کہ ان ہی زمانوں میں

حج ہوگا اس کے علاوہ مہینوں میں حج نہیں ہوگا۔ چنانچہ امام بخاری نے آیت کریمہ سے دلیل بھی پیش کر دی "الحج اشھر معلومات" اور وہ مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہیں۔ یہی جمہور کا مذہب ہے صرف امام مالک سے منقول ہے کہ ذی الحجہ کا پورا مہینہ داخل و شامل ہے۔

﴿ بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْأَفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ ۹۹۵ ﴾

لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ ﴿

تمتع اور قرآن اور حج مفرد کا بیان، اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ ہدی (یعنی قربانی کا جانور) نہ ہو

تشریح | حج کی تین قسمیں ہیں: تمتع، قرآن، افراد۔

اقسام حج کی تعریف | تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ جا کر طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے پھر یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ حرم ہی میں سے حج کا احرام باندھے۔

(۲) قرآن کی صورت یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے "لبیک بعمرہ وحجۃ" کہے اور اگر پہلے عمرہ کا احرام باندھے اور پھر بعد میں احرام حج کی بھی نیت کر لے یعنی ادخال الحج علی العمرہ تو یہ بھی درست ہے۔ بہر حال قرآن میں جمع بین الحج والعمرہ ہوتا ہے پہلے عمرہ کیا جاتا ہے طواف و سعی سے فارغ ہونے کے بعد احرام نہیں کھولے گا پھر حج کی تاریخ میں حج کرے گا۔

(۳) افراد کی صورت یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور حج کر لے۔

امام بخاری نے حج کی ایک چوتھی قسم بھی ترجمہ میں ذکر کی ہے جو صرف حنابلہ کے نزدیک جائز ہے۔ وہ ہے فسخ الحج الی العمرہ، کہ آدمی شروع میں حج کا احرام باندھے اور بعد میں مکہ معظمہ پہنچ کر احرام حج کو فسخ کر کے اس احرام کو عمرہ قرار دے اور افعال عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائے اس کے بعد ایام حج میں دوبارہ حج کا احرام باندھے حج ادا کرے عند الجمہور تمتع کی یہ صورت یعنی فسخ الحج الی العمرہ منسوخ ہے حضور ﷺ نے حجۃ الوداع میں صحابہ سے اس طرح کرایا تھا جس سے مقصد رسم جاہلیت کی اصلاح تھی باب العمرہ میں تفصیل آئے گی۔ انشاء اللہ۔

۱۳۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هَرِيمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ

عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقِ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقِ الْهَدْيِ وَبِئْسَاءُ لَهُ لَمْ يَسْفَنْ فَاحْلَلْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحِضَّتِ فَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتُ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدِكَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسْتَهُمْ فَقَالَ عَقْرَى حَلَقِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ أَنْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضَعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم یہی جانتے تھے کہ یہ حج ہے جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی اور لوگوں نے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے قربانی کا جانور ساتھ نہیں لیا ہے وہ احرام کھول دیں چنانچہ جن لوگوں نے قربانی کا جانور ساتھ نہیں لیا تھا احرام کھول دیا اور ازواج مطہرات قربانی کے جانور نہیں لائی تھیں اس لیے انھوں نے بھی احرام کھول دیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مجھے حیض آ گیا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب صبح کی رات آئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ توج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے آپ ﷺ نے فرمایا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تحیم چلی جا اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر (عمرے سے فارغ ہو کر) فلاں جگہ پر ملنا، اور حضرت صفیہؓ نے کہا میں شاید لوگوں کو روکنے والی ہوں فرمایا عقری حلقی (بد نصیب سر منڈی) کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا، انھوں نے کہا طواف (یعنی طواف زیارت) تو کر چکی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اب کچھ حرج نہیں چل کوچ کر، حضرت عائشہؓ نے فرمایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے جب آپ ﷺ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ ﷺ اتر رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فامر النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق الهدى ان يحل اي من الحج" لم يطلب به كترجمة الباب آخرى جز "وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى" من مطابقت به۔

تقدیر موضوع والحديث هنا ص ۲۱۲ ویاتی ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۸۰۲۔

۱۳۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) حج کا احرام باندھا تھا (پھر عمرہ بھی شریک کر لیا) تو جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا ان کا احرام دسویں تاریخ (یوم نحر) تک نہ کھل سکا۔ (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ کامر)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فمننا من اهل بعمره ومننا من اهل بحج وعمره ومننا من اهل بالحج"

ظاہر ہے کہ اس میں حج کی تین قسموں (تمتع، قرآن اور افراد) کا ذکر آ گیا اور یہی ترجمہ ہے۔

تعداد موضعی والحديث هنا ص ۲۱۲ ومر الحديث ص ۳۵ وص ۳۶ وص ۲۱۱ ویاتی ص ۲۲۱، وص ۲۳۹، وص ۲۴۰، وص ۶۳۱، وص ۶۳۲۔

۱۳۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عِثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعِثْمَانَ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلًا بِهَمَّا لَيْتِكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدْعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ ﴿

ترجمہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عثمانؓ (اپنی خلافت میں) تمتع اور قرآن سے منع کرتے تھے جب حضرت علیؑ نے یہ دیکھا تو دونوں کا ساتھ ساتھ احرام باندھا اور یوں کہا لیتک بعمرہ و حجۃ (یعنی قرآن کیا) اور فرمانے لگے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اهل بهما" اي بالعمرة والحج وهذا

هو القرآن .

تدریجاً موضعا | والحديث هنا ص ۲۱۲-

۱۳۷۶ ھ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفَجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحْرَمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبِيرَ وَعَفَا الْأَثَرَ وَأَنْسَلَخَ صَفْرَ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ صَيْحَةً رَابِعَةً مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْجِلِّ قَالَ جِلُّ كُلُّهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس نے فرمایا عرب لوگ (زمانہ جاہلیت میں) سمجھتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین کی برائیوں میں سب سے بڑی برائی ہے (یعنی بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے) اور محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے تھے جب اونٹ کے پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے اور صفر ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ درست ہو گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے اصحاب چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ معظمہ آئے لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو، یہ حکم ان لوگوں پر گراں گزرا اور لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (عمرہ کر کے) کتنی چیزیں حلال ہوں گی؟ فرمایا سب چیزیں حلال ہوں گی۔

مختصر تشریح | اکثر آدمیوں کے دل میں آبائی رسم و رواج کا اثر رہتا ہے زمانہ جاہلیت سے ان کا یہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ ایام حج میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ کا یہ حکم ان پر گراں گزرا اور لوگوں نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ عمرہ کر کے کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنسی احرام کی حالت میں منع تمہیں وہ سب جائز ہو جائیں گی۔ انھوں نے یہ سمجھا کہ شاید عورتوں سے جماع کرنا درست نہ ہو جیسے رمی اور قربانی اور حلق کے بعد سب چیزیں جائز و درست ہو جاتی ہیں لیکن جماع درست نہیں ہوتا جب تک طواف زیارت نہ کر لیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں بھی درست ہو جائیں گی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فامرهم ان يجعلوها عمرة" وهي نسخ الحج الى العمرة .

تدریجاً موضعا | والحديث هنا ص ۲۱۲ ومر الحديث ص ۱۳۷ ویاتی ص ۳۳۰، ص ۵۴۰-

۱۳۷۷ ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ

مُسْلِمٌ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ ﴿

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حجۃ الوداع میں یمن سے) آیا تو آپ ﷺ نے (عمرہ کر کے) حلال ہونے (احرام کھول دینے) کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأمره بالحل" وفي رواية فأمروني بالحل. **تعريضه** والحديث هنا ص ۲۱۲۔

۱۳۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبِذْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أُنْحَرَ ﴿

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انھوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمالیے ہیں اور قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلاہ (ہار، پٹہ) ڈال دیا ہے جب تک قربانی گریہ کر لوں گا احرام نہیں کھولوں گا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حلوا بعمره الخ"

تعريضه والحديث هنا ص ۲۱۲ تا ۲۱۳، ویاتی ص ۲۳۰، ص ۲۳۳، وفي المغازی ص ۶۳۱ وخرجه مسلم في الحج عن يحيى بن يحيى وخرجه ابو داؤد في الحج عن القعنبی والنسائی و ابن ماجه ايضا .

۱۳۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ لَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضَّبْعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ لِنَهَائِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلْ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ ﴿

ترجمہ ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے مجھ کو منع کیا تو میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انھوں نے مجھ کو حکم دیا (کہ تمتع کر) پھر میں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا

ہے تیرا حج مبرور ہوا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا میں نے یہ خواب حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا تو ابن عباسؓ نے فرمایا (اس میں شک کیا ہے) یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر انہوں نے مجھ سے کہا تو میرے پاس رہ جا اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگا دوں گا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو جرہ سے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا تھی؟ تو انہوں نے کہا اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تمتعت" الى قوله لامرني . (قس)

تدرؤوضح | والحديث هنا م ۲۱۳ ويأتي م ۲۲۸ - اخرجه مسلم في الحج .

۱۳۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أَنَسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتِكَ مَكِّيَّةٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ اسْتَفْتَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ سَاقِ الْبُدْنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتَعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَعَةً وَقَدْ سَمِينَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سَفْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَجِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَجِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا ﴿

ترجمہ | ابو شہاب نے بیان کیا کہ میں تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ آیا اور ہم یوم ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے تین دن قبل مکہ پہنچے تو مکہ کے کچھ لوگوں نے مجھ سے کہا اب تیرا حج مکہ کی ہوگا (یعنی تیرا ثواب کم ہوگا لقلۃ مشقتہا) تو میں عطاء بن ابی رباح کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ان سے فتویٰ پوچھوں تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی دن حج کیا جس دن قربانی کے جانور آپ ﷺ کے ساتھ ہانک کر لائے تھے اور لوگوں نے مفرد حج کا احرام باندھا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھول ڈالو اور بال کٹو الو اس کے بعد بغیر احرام کے ٹھہرے رہو جب یوم ترویہ آجائے تو تم لوگ (مکہ ہی سے) حج کا احرام باندھو اور مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع بنا لو اس پر لوگوں نے عرض کیا ہم اسے کیسے تمتع بنا لیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام لیا ہے تو ارشاد فرمایا جو میں حکم دیتا ہوں کرو اگر میں قربانی کا جانور نہ ہانا ہوتا تو وہی کرتا جس کا تمہیں حکم دیتا ہوں لیکن جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے میرے لیے منوعات احرام حلال نہیں پھر

لوگوں نے یہی کیا۔ ابو عبد اللہ امام بخاریؒ نے کہا اس حدیث کے علاوہ ابو شہاب کی اور کوئی سند نہیں (یعنی صرف یہ ایک حدیث مرفوع ہے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "افعلوا ما امرتكم" یعنی میرے حکم کے مطابق نسخ الحج الی العمرة کر دو۔

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۱۳ وحديث جابر هذا قطعة من حديث طويل مر مقطعا ص ۲۱۱ ویاتی ص ۲۲۳، ص ۲۳۹، ص ۳۳۰، ص ۶۲۳، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۹۴ و اخرجہ مسلم فی الحج عن محمد بن عبد الله .

۱۳۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ وَهَنَمَا بَعْضَانِ فِي الْمُتَعَةِ فَقَالَ عَلِيُّ مَا تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَنْهَى عَنِ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَغْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيُّ أَهْلَ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا ﴾

ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے عسکان میں تمتع کے بارے میں اختلاف کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے؟ تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو، سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اهل بئهما جميعا" ای بالعمرة والحج وهذا هو القران .

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۱۳ وحديث علي و مراجعته مع عثمان في المتعة مر ص ۲۱۲۔

مقصد امام بخاریؒ نے اس باب میں چار قسمیں بیان فرمائی ہیں قرآن، تمتع، افراد اور نسخ الحج الی العمرة۔

اور اس باب کے تحت نو حدیثیں ذکر فرمائیں ہیں۔ ان حدیثوں میں ان ہی اقسام اربعہ میں سے کسی نہ کسی قسم کا ذکر ہے۔ پہلی تین قسمیں یعنی قرآن، تمتع اور افراد بالاتفاق جائز ہیں۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں قد اجمع العلماء كما قاله النووي وغيره على جواز الانواع الثلاثة الافراد والتمتع والقران . (ارشاد

الساری، ج: ۴، ص: ۸۲)

چوتھی قسم نسخ الحج الی العمرة ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا اور پھر اس کو توڑ کر عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے۔

یہ صورت جمہور کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ صرف اس سال کے ساتھ خاص تھی جس سال ایسا کیا گیا یعنی حجۃ الوداع میں اس کے بعد منسوخ ہو گئی مگر جناب لہ کے نزدیک یہ اب بھی جائز ہے یہی امام بخاری کے رائے معلوم ہوتی ہے اس لیے اس کو افراد، قرآن وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا۔
معلوم ہوا کہ امام بخاری کا مقصد حنا بلہ کی تائید اور موافقت ہے۔ (تقریر بخاری)

تشریحات | باب کی پہلی حدیث یعنی حدیث ۱۳۷۳ فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو مصعد من مكة النخ یہاں شک راوی ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف وداع کر کے واپس آ رہے تھے اور حضرت عائشہ طواف عمرہ کر کے تشریف لے جا رہی تھیں، یا حضرت عائشہ طواف کر کے آ رہی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ طواف کرنے جا رہے تھے اس میں علماء کے دونوں قول ہیں بعض نے اس کو ترجیح دی اور بعض نے اس کو۔ میرے نزدیک (شیخ الحدیث کے نزدیک) راجح یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو طواف عمرہ کر کے آ رہی تھیں اور حضور ﷺ تشریف لے جا رہے تھے۔ (تقریر شیخ رحمہ اللہ)

﴿ بَابٌ مِنْ لَبِّي بِالْحَجِّ وَسَمَاءُ ﴾

جو شخص لبیک میں حج کا نام لے؟

یعنی لبیک حج کی پکارے اور حج کا احرام باندھے تب بھی مکہ پہنچ کر حج کو فتح کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے۔

۱۳۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (یعنی حجۃ الوداع میں) اور ہم کہہ رہے تھے لبیک بالحج (بعض نسخوں میں ہے لبیک اللهم لبیک بالحج) پھر (جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا (فسخ الحج الی العمرہ کا) تو ہم نے حج کو عمرہ کر دیا۔
”فجعلناها“ ای جعلنا الحجة عمره . وهذا منسوخ عند الجمهور خلافا لقوم و منهم

احمد كما مر .

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”لبیک بالحج“ فانه لبی وسماء ای عنہ بقوله بالحج . ويؤخذ منه ان التعيين الفضل وان يسميه في تلبيته سواء كان مفردا

او متمتعا او قارنا .

تعدد مواضع | والحديث هنا ص ۲۱۳ وقد تقدم طريق عطاء في ص ۲۱۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد فتح الحج الی العمرة کا جواز ثابت کرنا ہے اور حنا بلہ کی تائید و موافقت کرنا ہے لیکن مذکور ہو چکا کہ عند الجمہور منسوخ ہے۔

﴿ بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کا بیان

۱۲۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتُّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم نازل ہوا، لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

تشریح | رجل سے مراد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اپنے عہد خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تہلید کی۔

لیکن واضح رہے کہ عمر حج تمتع کو ناجائز بالکل نہیں فرماتے اور نہ ناجائز سمجھتے۔ گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگ بار بار بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے جائیں پھر عمرہ کے لیے تشریف لائیں۔

﴿ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ ﴾

حاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ آیت ۱۹۶) ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ یہ حکم ان لوگوں کے لیے

ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں

(یعنی قرآن و تمتع اسی کے لیے ہے جو مسجد حرام یعنی حرم مکہ کے اندر یا اس کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ حل یعنی

خارج از میقات کارہنے والا ہو اور جو حرم مکہ کے رہنے والے ہیں وہ صرف افراد کریں)

۱۳۸۳ ﴿وقال أبو كامل فضيل بن حسين البصري حدثنا أبو معشر البراء قال حدثنا عثمان بن عياض عن عكرمة عن ابن عباس أنه سئل عن مُتْعَةِ الْحَجِّ فقال أهل المهاجرون والأنصار وأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وأهلنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا إهلالكم بالحج عمرة إلا من قلّد الهدى طفناً بالبیت وبين الصفا والمروة وأتينا النساء ولبسنا الثياب وقال من قلّد الهدى فإنه لا يحلّ له حتى يبلغ الهدى محلّه ثم أمرنا عشيّة التروية أن نهل بالحج فإذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروة فقد تمّ حجنا وعلينا الهدى كما قال الله عز وجل فما استيسر من الهدى فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتن إلى أمصاركم الشاة تجزي فجمعوا نسكين في عام بين الحج والعمرة فإن الله أنزله في كتابه وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وأباحه للناس غير أهل مكة قال الله تعالى (ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام) وأشهر الحج التي ذكر الله تعالى في كتابه شوال وذو القعدة وذو الحجة فمن تمتع في هذه الأشهر فعليه دم أو صوم والرفق الجماع والفسوق المعاصي والجدال المرء﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ان سے حج کے تمتع کے بارے میں پوچھا گیا (کہ حج میں تمتع کرنا کیسا ہے؟) تو انھوں نے فرمایا مہاجرین اور انصار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر دو مگر وہ جس نے قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ ڈالا ہو وہ نہ کرے۔ یہ سن کر ہم نے بیت اللہ کا اور صفا مروه کا طواف کیا اور غورتوں کے پاس آئے اور سلے ہوئے کپڑے پہنے، اور آپ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں نے ہدی کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ احرام نہیں کھول سکتا ہے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ ہو۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کی شام کو (یعنی دوپہر بعد) آپ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں جب ہم افعال حج سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے اور بیت اللہ اور صفا مروه کا طواف کیا اب ہمارا حج پورا ہو گیا اب ہم پر قربانی لازم ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ بقرہ میں) جو حج کو عمرہ سے ملانے کا فائدہ حاصل کرے تو اس پر قربانی کا جانور ہے جو میسر ہو وہ کرے اور جو نہ پائے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے شہر کو لوٹے،

قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنی حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں نازل کیا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا اور لوگوں کے لیے اس کو جائز رکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلک لمن لم یکن اہلہ حاضری المسجد الحرام یعنی یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔ اور حج کے مہینے جس کا ذکر اللہ نے کیا الحج اشہر معلومات یہ ہیں شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ۔ جو کوئی ان مہینوں میں تمتع کرے اس پر دم ہے یا روزہ ہے۔ اور رفق کے معنی جماع کے اور فسوق کے معنی گناہ اور جدال کے معنی جھگڑا کرنے کے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة .

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۲۱۳ تا ۲۱۴۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد آیت مذکورہ کی تفسیر ہے ”ذلک لمن لم یکن حاضری المسجد الحرام“ ذلک کا اشارہ کس طرف ہے؟ حنفیہ کے نزدیک فمن تمتع میں جو تمتع ہے اس کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ تمتع آفاقی کے لیے ہے مکی کے لیے نہیں۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مکی تمتع کر سکتا ہے مگر اس پر ہدی واجب نہ ہوگی کیونکہ ہدی تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کے اہل حاضرین مسجد حرام نہ ہوں۔

امام بخاریؒ نے آیت کو ترجمہ بنایا جس کی بنا پر ان کا میلان حنفیہ کی طرف معلوم ہوتا ہے اباحہ للناس غیر اہل مکہ یہ دلیل ہے کہ امام بخاریؒ حنفیہ کے ساتھ ہیں غیر اہل کی قید لگا دی چونکہ حنفیہ کے نزدیک حاضرین مسجد حرام سے مراد وہ لوگ ہیں جو میقات میں ہوں۔ امام مالکؒ کے نزدیک مسجد حرام سے مراد مکہ ہے۔ حنابلہ کے نزدیک وہ لوگ مراد ہیں جو مدت قصر کی مسافت پر نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ ﴾

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنے کا بیان

۱۳۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمَسَكَ عَنِ الثَّلْبِيَةِ ثُمَّ بَدَى طَوَى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ﴾

ترجمہ | نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ جب حرم کی سرحد کے قریب پہنچتے تو لہیک کہنا موقوف کر دیتے پھر رات کو ذی طوی میں رہ جاتے پھر صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور بیان کرتے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ویفتسل بذی طوی لدخول مکة"
تعد ووضعه | والحدیث هنا ص ۲۱۳ و مر بطوله ص ۲۱۰۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے احترام میں دخول مکہ کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اسی کے قائل حنفیہ ہیں۔

﴿ بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا ﴾

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا دن ہو یا رات؟

۱۳۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا مَسْنَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ عُيَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْيِ طُؤَى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذی طوی میں رہ گئے صبح تک وہیں رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ثم دخل مكة"

اشکال : روایت سے تو صرف دن کو داخل ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن بخاریؒ نے ترجمہ میں نہارا کے ساتھ

ولیلایا کیوں بڑھایا؟

جواب : روایت میں اگرچہ دن ہی کا داخلہ معلوم ہوتا ہے لیکن ترجمہ میں اولیلا بڑھا کر بخاریؒ نے بتایا

کہ رات کا بھی یہی حکم ہے جیسا کہ عمرہ بھرانہ حضور اقدس ﷺ نے رات ہی کو کیا ہے۔

تعد ووضعه | والحدیث هنا ص ۲۱۳۔

مقصد | امام بخاریؒ نے جو روایت ذکر فرمائی ہے اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے لیکن ترجمہ عام لاکر تعبیر فرمائی کہ دخول مکہ نہارا ہو یا لیلایا جائز ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ بھرانہ میں رات کو مکہ تشریف لے گئے اور رات ہی کو عمرہ کر کے پھر بھرانہ واپس ہو گئے اس لیے جواز بتانا مقصود ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابٌ مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ ﴾

مکہ میں کدھر سے داخل ہو؟

۱۲۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بالائی گھاٹی سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث انه جواب للسؤال الذي فيها.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۳ ویاتی الحدیث ص ۲۱۴۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مکہ مکرمہ میں بالائی گھاٹی (جنت اعلیٰ) کی طرف سے داخل ہونا افضل اور مستحب ہے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بار بار داخل ہوئے اور ہر مرتبہ بالائی گھاٹی یعنی کد ارفح الکاف کی جانب سے داخل ہوئے اس لیے افضل یہی ہے۔

﴿ بَابٌ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ ﴾

مکہ مکرمہ سے کس طرف سے نکلے؟ یعنی مکہ سے جاتے وقت کس طرف سے نکلے؟

۱۲۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بالائی گھاٹی کد ارفح کی جانب سے داخل ہوئے جو بطحاء میں ہے اور نیچے کی گھاٹی سے نکلے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من الوجه الذي ذكرناه في الباب السابق.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۴ وقد مرّ آنفاً.

۱۲۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ

بن عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ
دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ آئے تو بالائی جانب سے داخل
ہوئے اور جب نکلے (یعنی مکہ مکرمہ سے جانے لگے) تو شیخی جانب یعنی نیچے کی طرف سے نکلے۔

ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک دروازے سے آنا اور دوسری راہ سے جانا مستحب ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدو ووضعا والحديث هنا ص ۲۱۲۔

۱۳۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ
كُدَيْ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کدواہ سے داخل ہوئے اور
کدی سے نکلے، یعنی مکہ کے بالائی جانب سے۔

تشریح یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے دوسرے طریق سے لیکن اس میں راوی ابواسامہ یعنی حماد بن اسامہ سے
قلب ہو گیا ہے من اعلى مكة کا تعلق کدواہ بالفتح والمد سے ہے نہ کہ کدی بالضم سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدو ووضعا والحديث هنا ص ۲۱۲۔

۱۳۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ
أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَيَّ كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدَيْ
وَكَفَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدَيْ وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَيَّ مَنْزِلَهُ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کے بالائی جانب کدواہ
سے مکہ میں داخل ہوئے، ہشام نے کہا اور عمروہ مکہ میں دونوں مقاموں یعنی کدواہ اور کدی سے داخل ہوتے اور اکثر
کدی (بالضم والتصر) سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا۔

تشریح ”دخل عام الفتح من كداه“ بفتح الكاف والمد والتنوين (قس) يدخل على كلتيهما“
بکسر الکاف وسکون اللام یرجع الی الثنیتین العلیا والسفلی من کداه وکدی

”واكثر ما يدخل من كدى“ قال الحافظ ابن حجر انه بالضم والقصر ”اقرَّبَهُمَا“ بالنصب خبر كان ”الى منزله“ اعتذار لابيہ عروة على رواية الضم .

مطلب یہ ہے کہ اگر اکثر ما يدخل من كدى بضم الكاف والانسداد لیا جائے تو اس صورت میں ہشام اپنے والد عروہ کی جانب سے عذر پیش کر رہے ہیں کیونکہ اشکال لازم آتا ہے کہ خود عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کدی (فتح الكاف والدم) سے داخل ہوتے تھے پھر اس کے خلاف عروہ کا اکثر داخلہ کدی (بالضم والقصر) کیوں تھا؟ اس کا جواب یہ دیا کہ عروہ اس کو واجب نہیں سمجھتے تھے بلکہ انہوں نے مباح اور زیادہ سے زیادہ افضل سمجھا اور ان کا مکان کدی سے قریب تھا اس لیے کدی سے چلے جاتے تھے آسانی کی وجہ سے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدَى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ ﴾
ترجمہ و تشریح کے لیے سابق حدیث دیکھئے۔

۱۳۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدَى أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَدَاءَ وَكُدَى مَوْضِعَانِ ﴾
ترجمہ و تشریح کے لیے اوپر کی حدیث دیکھئے۔

﴿ بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى ”وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِن دُرِّيَّتِنَا

أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ وَآرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

مکہ کی فضیلت اور کعبے کی تعمیر کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) واذ جعلنا البيت الاية اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے اجتماع کی جگہ (مرجع) اور امن کا مقام بنا دیا ہے اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو حکم دیا کہ میرے گھر کو پاک صاف رکھو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے اور یاد کرو جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب اس شہر کو (مکہ کو) امن والا بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میوے کھانے کو دے پروردگار نے فرمایا اور جو کفر کریں ان کو بھی نفع پہنچاؤں گا تھوڑے دنوں (دنیا میں) پھر دوزخ کے عذاب میں کھینچ لاؤں گا وہ برا مقام ہے اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اٹھارے تھے خانہ کعبہ کی بنیادیں اور دعا کر رہے تھے اے ہمارے مالک یہ خدمت ہم سے قبول کر لے بیشک تو ہی ہے سننے والا اور جاننے والا، اور اے ہمارے پروردگار ہم کو بنا اپنا فرمانبردار اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ اپنا فرمانبردار پیدا فرما اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہم کو محاف کر دے بیشک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

۱۳۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرِيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَيَّ رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لِي إِزَارِي لَشِدَّةِ عَلَيْهِ ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا (جب جاہلیت کے زمانے میں) جب خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت عباسؓ پھر ڈھورے تھے حضرت عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ اپنی تہ بند اتار کر کاندھے پر ڈال لیجئے (آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپ ﷺ بیہوش ہو کر گر گئے آپ ﷺ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا میرا تہ بند دو، انھوں نے دیا اور آپ ﷺ نے باندھ لیا۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث توخذ من "لما بنيت الكعبة"

تعدیل ووضوح | والحدیث هنا ص ۲۱۵ من الحدیث ص ۵۲ یاتی ص ۵۴۰۔

۱۳۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذِينَ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنْ أَلْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ﴿

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں میں کمی کر دی (مختصر کر دی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ نہ ہوتا (یعنی قریب نہ گزرا ہوتا) تو بیشک میں ایسا ہی کرتا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا (بالاسناد المذکور) اگر عائشہؓ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (جو ضرور سنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کے متصل جو دو رکن (کونے) ہیں ان کو نہیں چومتے تھے کیونکہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر پورا نہ تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الم ترى ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا الخ" ۲ مطابقة الحديث من جهة المعنى والمفهوم.

سوال: حدیث پاک میں تو خانہ کعبہ کا حال ہے اور ترجمہ الباب ہے فضل مکہ؟

جواب: ۱۔ مکہ مکرمہ کی آبادی کا سبب خانہ کعبہ کی تعمیر ہے۔ ۲۔ خانہ کعبہ کی تعمیر مکہ مکرمہ کے پتھروں سے ہے۔

تقدیر و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۵، ص ۲۱۵، ص ۲۱۵، و ص ۲۳ مختصر او یاتی ص ۴۷، ص ۶۳۳، و ص

۱۰۷۵ او اخرجه مسلم في الحج عن يحيى بن يحيى.

الفاظ کی تحقیق و تشریح کے لیے نصر الباری جلد نہم یعنی کتاب التفسیر ص ۳۶ تا ص ۳۷ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۳۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ

قُلْتُ لِمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءٍ وَابْتَدَعُوا
مِنْ شَأْوٍ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاخَافَ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ
أَنْ أُدْخِلَ الْجَنْدَرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الصِّقَ بَابِهِ بِالْأَرْضِ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جدر (حطیم) خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ اس کو کعبہ میں داخل نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری قوم کے پاس روپیہ کم تھا، میں نے پوچھا کعبے کا دروازہ اونچا کیوں بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس لیے کیا کہ تیری قوم کے لوگ جس کو چاہیں داخل کریں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں اور اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبے کا دروازہ زمین سے لگا ہوا بناتا۔

مطابقتہ للترجمہ امام بخاری نے حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کو چار سندوں سے نقل فرمایا ہے یہ دوسری سند ہے پہلی سند اس سے اوپر عبد اللہ بن مسلمہ سے گزری اس کے بعد مزید دو سندیں آرہی ہیں سب میں ایک ہی مسئلہ ہے یعنی خانہ کعبہ کا حال۔

تعدیل و توضیح والحديث هنا م ۲۱۵ من الحديث م ۲۳ ویاتی م ۳۷۷، م ۶۳۳، م ۱۰۷۵
واخرجه مسلم في الحج عن يحيى بن يحيى .

۱۳۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَيْتُهُ عَلَى آسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَفْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں کعبے کو توڑ دیتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیادوں پر اس کو تعمیر کر دیتا ہوا یہ تھا کہ قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا اور ایک دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھا اور ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا حدیث میں خلف سے مراد دروازہ ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث یہ حضرت عائشہؓ تیسری سند ہے۔

تعدیل و توضیح والحديث هنا م ۲۱۵ من الحديث م ۲۳ باقی کے لیے حدیث سابق دیکھئے۔

۱۳۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ لَهُمْ فَادْخَلْتُ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَالزَّقْفَةَ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَلَبَّغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ لِذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَيَّ هَدْمَهُ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ آيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَه الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَاشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا اور جتنا حصہ اس میں سے نکال دیا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اس کی کرسی زمین سے لگا دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا ایک مشرقی، ایک مغربی اور اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر پہنچا دیتا، اسی حدیث کو سن کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (اپنی خلافت میں) کعبہ کو گرا دیا، یزید بن رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبے کو گرایا اور اس کی تعمیر کی اور حجر یعنی حطیم کو اس کے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کے پتھر دیکھے اونٹوں کے کوبالوں کی وضع تھی، جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام کا پایہ کہاں پر تھا؟ انھوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں پھر میں ان کے ساتھ حطیم میں گیا انھوں نے ایک جگہ بتائی اور کہا یہاں، جریر نے کہا میں نے اس کا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ گز ہوگی یا ایسی ہی کچھ۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی چوتھی سند ہے۔

تعد و موضعہ والحديث هنا ص ۲۱۶۳۲۱۵ ومر مراراً.

مختصر تشریح حدیث ۱۴۹۳ سے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ سال کی تھی یعنی نبوت سے پانچ سال پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی چونکہ لوگوں نے چندہ کر کے تعمیر کی اور چندہ کم جمع ہوا تو تھوڑا سا حصہ کم کر کے مختصر تیار کر لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں حطیم خانہ کعبہ میں داخل تھا، چونکہ قریش نے خارج کر دیا اس لیے طواف میں حطیم کو شامل کر لیتے ہیں۔

باقی احادیث کے ترجمہ سے معلوم ہوگا۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ ﴾^{۱۰۰۴}

قوله تعالى "إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّتِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (سورة نمل ۹۱) وقوله جل ذكره "أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْنِبِي إِلَيْهِ تَمَرَاتٍ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِن لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (سورة قصص آیت ۵۷) .

حرم مکہ کی فضیلت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "مجھے تو حکم ہوا اس شہر یعنی مکہ کے مالک کو پوجنے کا جس نے اس کو حرام کیا (عزت دی) اور اسی کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے تا بعد از رہنے کا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "کیا ہم نے ان کو حرم میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور ہر طرح کا میوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھنچا چلا آ رہا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

۱۳۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَجِّ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ لَا يُعْضَدُ هَوْنُكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَنْقَطُ لِقَطْعَتِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا "بلاشبہ اللہ نے اس شہر کو حرام کیا ہے" (عزت دی ہے) وہاں کا کاٹنا تک نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکاری جانور ہنکایا جائے اور نہ وہاں کا لفظ (پڑی ہوئی چیز) کوئی اٹھائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کی تشہیر کرے (مالک تک یہ نہ چوائے) **مطابقتہ للترجمة** مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "إن هذا البلد حرمة الله" وفيه تعظيم له وتعظيمه يدل على فضله واختصاصه من بين سائر البلاد .

تعدیه ووضوح والحديث هنا م ۲۱۶ ومر الحديث م ۱۸۰ ویاتی م ۲۳۷، م ۲۳۷، م ۲۸۰، م ۳۹۰، م ۳۹۶، م ۴۳۳، م ۴۵۲، م ۶۱۷۔

مقصد امام بخاری کا مقصد آیات و حدیث مذکور سے بھی واضح ہے کہ مکہ مکرمہ کی عزت و عظمت ہے اللہ تعالیٰ نے اس مکہ مکرمہ کو وہ فضیلت دی ہے جو کائنات عالم میں کسی شہر و آبادی کو حاصل نہیں ہے۔

﴿بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا﴾^{۱۰۰۵}

وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَمِ سِوَاءَ خَاصَّةٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سِوَاءَ الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ نُدَقُهُ مِن عَذَابِ آيِمٍ (سورة الحج آیت ۲۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي الطَّارِي مَعْكُوفًا مَّحْبُوسًا.

مکہ کے گھر کے میراث ہونے اور فروخت کرنے اور خریدنے کا بیان

اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں خاص کر مسجد حرام میں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں مقرر کیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے اور جو لوگ وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے اس کو ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔“ امام بخاریؒ نے کہا بادی سے مراد اس سورت میں باہر والا اور سورہ حج میں جو معکوفاً کا لفظ ہے اس کے معنی محبوس یعنی رکے ہوئے۔

۱۵۰۰ ﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيِنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِّن رَّبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمِينَ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضِ الْآيَةِ ﴿

ترجمہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جب آپ ﷺ مکہ کے قریب پہنچے) یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر پر کہاں اتریں گے (یعنی کہاں قیام فرمائیں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی جائیداد اور گھر چھوڑا ہے؟ (یعنی عقیل نے تو سب بیچ کر ختم کر دیا) عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث ہوئے اور حضرت جعفرؓ اور حضرت علیؓ کو کچھ نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور

عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوگا، ابن شہاب زہری نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی یہی تفسیر کرتے تھے (یعنی اس آیت سے دلیل لیتے تھے جو سورہ انفال میں ہے) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہی ایک دوسرے کے اولیاء ہیں (وارث ہونگے)

مطابقتہ للتزجرت | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وهل ترك عقيل من ربا ع او دور و كان عقيل ورث ابا طالب" الى قوله قال ابن شهاب.

تعبیر و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۶ وياتي في الجهاد ص ۳۳۰ وفي المغازی ص ۶۱۳، ص ۱۰۰۱۔

مقصد | مسئلہ مختلف فیہ ہے اس لیے حسب عادت امام بخاریؒ نے کوئی صاف فیصلہ ظاہر نہیں فرمایا لیکن باب ایسا باندھا ہے کہ جس سے بخاریؒ کا مقصد ظاہر ہے نیز آئندہ باب میں تصریح ہے کہ مکہ مکرمہ کے گھر و جائیداد اہل مکہ کی ملک ہیں اور مالک کے مرجانے کے بعد وارثوں کی ملک ہو جاتے ہیں اور اس کا بیچنا خریدنا سب جائز ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے یعنی امام بخاریؒ اس مسئلے میں حضرات شافعیہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں چنانچہ باب باندھا ہے باب توریث دور مکة و بيعها الخ .

(۲) امام ابو حنیفہؒ و امام محمد سفیان ثوری، عطاء بن ابی رباح کے نزدیک مکہ مکرمہ کی اراضی سب مناخ و وقف ہے نہ بیچنا جائز اور نہ خریدنا جائز اور نہ کرایہ پر دینا جائز، یہی امام مالکؒ کا بھی راجح قول ہے یہی امام مجاہد وغیرہ سے منقول ہے۔

دلیل: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یحل بیع بیوت مکة و اجارتها رواه الطحاوی و البیہقی ایضا و لفظه مکة مناخ لا تباع رباعها و لا یواجر بیوتها (عمدہ ج ۹ ص ۲۲۸)

امام بخاریؒ نے هل ترك لنا عقيل دارا سے استدلال کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں مثلاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: "من دخل دار ابی سفیان كان آمناً" اس میں دار کی نسبت ابو سفیان کی طرف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دار کے مالک ابو سفیان تھے وغیرہ۔

جواب: صاف اور صریح تر جواب یہ ہے کہ حنفیہ مکہ مکرمہ کی زمین کو موقوف کہتے ہیں چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو زمین تقسیم نہیں کی گئی۔ حنفیہ اس مکان کو موقوف نہیں کہتے تو اگر کوئی شخص وہاں مکان بنا دے تو وہ شخص مکان کا مالک ہوگا اور خرید و فروخت کا تصرف کر سکتا ہے۔ اسی کو اس ملبہ کے فروخت کرنے کا حق ہوگا۔

"كان عقيل ورث الخ" ابو طالب کے چار بیٹے تھے: (۱) طالب (۲) عقیل (۳) جعفر (۴) حضرت

علیؑ - علامہ عینیؒ لکھتے ہیں "وطالب اسن من عقیل وهو من جعفر وهو من علی والتفاوت بین کل واحد والاخر عشر سنین وهو من النوادر (عمدہ ج ۹ ص ۲۲۷)

ابوطالب کے انتقال کے وقت حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما مسلمان تھے مگر عقیل اور طاب اس وقت تک کافر تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو حضور ﷺ کے گھریار پر عقیل نے قبضہ کر لیا۔ حضرت عقیل تقریباً ۶ ہجری میں مسلمان ہوئے اور سن ۸ ہجری میں ہجرت کر کے مدینہ آئے اور مکہ کے مکان کو بیچ دیا اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اهل ترک لنا عقیل الخ

فائدہ: مکہ مکرمہ کے مکانات و اراضی کی بیچ جائز ہے یا نہیں مفصل و مدلل بحث کے لیے اردو میں اصح

السیر کا مطالعہ مفید ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ نَزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ﴾

قال أبو عبد الله نُسِبَتِ الدُّورُ إِلَى عَقِيلٍ وَتَوَرَّثَ الدُّورُ وَتَبَاعُ وَتُشْتَرَى .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں نزول کا بیان

(یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کس جگہ نزول فرمایا تھا؟) امام بخاریؒ نے فرمایا کہ گھروں کی نسبت عقیل کی طرف کی گئی اور گھر میراث بن سکتا ہے اور خرید و فروخت بھی کیا جاسکتا ہے۔

۱۵۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا مَكَّةَ مَنْزِلَنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب (منیٰ سے لوٹ کر) مکہ آنے لگے تو فرمایا انشاء اللہ آئندہ کل ہم خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر جھے رہنے کی قسم کھائی تھی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "منزلنا غدا انشاء الله الى آخره"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۶ وياتي الحديث ص ۵۳۸، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۱۱۱۳۔

۱۵۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بَيْنِي نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحْضَبَ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايَعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ النَّبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عَقِيلٍ وَيَحْيَى بْنِ الصَّخَاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کی صبح کو فرمایا اس وقت آپ ﷺ منیٰ میں تھے ہم کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں لوگوں نے کفر پر اڑے رہنے کی قسم کھائی تھی یعنی محصب میں، اس کا واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے نبی ہاشم اور نبی عبدالمطلب یا بنی المطلب کے خلاف میں قسم کھا کر قول و قرار کیا تھا کہ ان سے شادی بیاہ نہ کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے جب تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالہ نہ کر دیں۔ اور سلاخ بن روح نے اس حدیث کو عقیل سے اور یحییٰ بن سخاک نے اوزاعی سے یوں روایت کیا کہ مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی، ان دونوں کی روایت میں نبی ہاشم اور نبی المطلب ہے امام بخاریؒ نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة هذا طریق آخر فی حدیث ابی ہریرہؓ یعنی حدیث ابی ہریرہؓ کی دوسری سند ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مطابقت ہے فی قوله "نحن نازلون غدا بخيف بنی کنانہ الخ"

تعد موضوعا والحدیث هنا ۲۱۶ ویاتی ص ۵۴۸، وص ۶۱۴، وص ۶۱۴، وص ۱۱۱۴۔

مقاطعة وصحيفة ظالمه قریش اور کنانہ نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف بائیکاٹ کی قسم کھائی تھی اس مضمون کی ایک تحریری دستاویز مرتب کی گئی تھی اور اس تحریر کو منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا اللہ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا۔

جب یہ معاہدہ بنی ہاشم اور بنی مطلب نے سنا تو وہ گھبرائے مگر اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ظاہر ہوئی قریش نے یہ تحریری معاہدہ کتبے کے اندر لٹکادیا تھا اس کو دیکھ چاٹ گئی فقط وہ مقام رہ گیا جہاں اللہ کا نام تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر ابو طالب کو دی ابو طالب نے ان کافروں سے کہا کہ میرا بھتیجہ یہ کہتا ہے تم جا کر اس کاغذ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ نکلے تو اس کی ایذا ہی سے باز آ جاؤ اور اگر جھوٹ نکلے تو میں اس کو تمہارے حوالہ گردوں کا تم مار ڈالو یا زندہ رکھو، تم کو اختیار ہوگا۔ قریش نے جا کر دیکھا تو جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا کہ دیکھ ساری تحریر کو چاٹ گئی تھی صرف اللہ کا نام رہ گیا تھا تب بہت شرمندہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جو اس مقام پر اترے تو اللہ کا شکر ظاہر کرنے کو کہ ایک وقت وہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مجبور و کمزور تھے یا پھر اللہ نے آپ ہی کو مکہ کی حکومت دے دی کافروں اور مخالفوں کا ستیاناس ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

﴿ **بَابٌ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضَلُّنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ" إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ** (سورہ ابراہیم) ﴾

اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے کہا تھا اے رب اس شہر کو امن کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ اے پروردگار ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔

(یعنی یہ پتھر کی مورتیاں بہت آدمیوں کی گمراہی کا سبب ہوئیں)

تشریح حضرت ابراہیمؑ صلی اللہ علیہ السلام نے دعا کی اے مالک مکہ کو حرم آمن بنا دے چنانچہ خدا نے بنا دیا، نیز مجھ کو اور میری اولاد کو ہمیشہ بت پرستی سے دور رکھ۔ غالباً یہاں اولاد سے خاص صلیبی اولاد مراد ہے، سو آپ کی صلیبی اولاد میں یہ مرض نہیں آیا۔ اور اگر عام ذریت مراد ہو تو کہا جائے گا کہ دعا، بعض کے حق میں قبول نہیں ہوئی۔

باوجودیکہ حضرت ابراہیمؑ صلی اللہ علیہ السلام معصوم پیغمبر تھے مگر یہ دعا کا ادب ہے کہ دوسروں سے پہلے آدمی اپنے لیے دعا کرے۔ اس قسم کی دعائیں جو انبیاء سے منقول ہوں ان میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ پیغمبروں کی عصمت بھی خود ان کی پیدا کی ہوئی نہیں بلکہ حق تعالیٰ کی صیانت و حفاظت سے ہے اس لیے وہ ہمیشہ اس کی طرف التجا کرتے ہیں جو ان کی عصمت کا ضامن و کفیل ہوا ہے۔

تنبیہ: حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک ابراہیمؑ صلی اللہ علیہ السلام نے یہ دعائیں مکہ کی آبادی اور تعمیر کعبہ کے بعد کی ہیں۔ سورہ بقرہ میں اول پارہ کے ختم پر جس دعا کا ذکر ہے وہ البتہ بنائے کعبہ کے وقت حضرت اسمعیلؑ صلی اللہ علیہ السلام کی معیت میں ہوئی۔ یہ دعائیں اس کے بعد زمانہ بعد پیرانہ سالی میں کی گئیں۔ (فوائد عثمانی)

﴿ **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ" إِلَى قَوْلِهِ "وَإِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" (سورہ مائدہ)** ﴾

اور اللہ نے خانہ کعبہ کو محترم گھر لوگوں کے قائم اور باقی رہنے کا ذریعہ بنایا ہے

(دنیا کی آبادی اسی وقت تک ہے جب تک یہ خانہ کعبہ باقی ہے جس وقت خدا تعالیٰ کا ارادہ یہ ہوگا کہ کارخانہ عالم کو ختم کر دیا جائے تو اس بیت حرام کو اٹھالیا جائے گا جیسا کہ بنانے کے وقت سب سے پہلے یہی مکان بنایا گیا تھا ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ اسی طرح جب دنیا کا کارخانہ ختم کیا جائے گا تو سب سے پہلے خانہ کعبہ کو اٹھالیا جائے گا جب تک خانہ کعبہ باقی ہے اس وقت تک دنیا بھی باقی ہے غرض یہ کہ خانہ کعبہ ایک محترم مکان ہے جس کا ادب و احترام فرض ہے اس لیے حدود حرم میں اور حالت احرام میں شکار ممنوع قرار دیا گیا)

"والشہر الحرام" اور ماہ حرام کو اور قربانی کو اور قربانی کے جانوروں کے گلے کے ہاروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے قیام امن کا ذریعہ بنایا ہے کہ عرب کے لوگ اشہر حرم میں قتل و قتل سے رک جاتے ہیں اور قربانی کے جانور سے لوگ تعرض نہیں کرتے کہ یہ اللہ کی نیاز ہیں جو حرم میں ذبح ہونگے الخ (معارف القرآن کا مدحلوٹی)

۱۵۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹی پنڈلیوں والا (حقیر) حبشی کعبے کو ویران کرے گا۔

تشریح یہ واقعہ بالکل قیامت کے قریب ہوگا جب دنیا پوری ہونے کو ہوگی۔ یہ آیتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں کہہ کو امن کا شہر فرمایا ہے اس لیے کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا پھر جب قیامت ہی آجائے گی تو کعبہ کیا ہر چیز تباہ اور ویران ہو جائے گی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "يخراب الكعبة الى آخره"

منطلب یہ ہے کہ ترجمہ الباب ہے "قیاما للناس" کہ خانہ کعبہ سب کے قیام و بقا کا سبب ہے پھر جب حبشی کے ہاتھ پر خانہ کعبہ ویران ہوگا تو پوری کائنات بگڑ جائے گی نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔

تقدیر و وضع والحديث هنا ص ۲۱۶۔

۱۵۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ
عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ
رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ
شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورا (دسویں محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور یہ وہ دن تھا کہ کعبہ کو پردہ پہنایا جاتا جب اللہ نے رمضان کو فرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورا کا روزہ رکھنا چاہے رکھے اور جو اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے (اب وہ نفل ہو گیا)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”تستر فيه الكعبة“
یعنی اس روز کعبے پر پردہ ڈالنے کا ذکر ہے تو اس سے خانہ کعبہ کی عظمت ثابت ہوئی اور یہی عظمت و حرمت باب کا مقصود ہے۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۶ تا ۲۱۷۔

۱۵۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ بْنِ
حَبَّاجٍ عَنِ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عْتَبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُحَجَّجَنَّ الْبَيْتُ وَلِيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَ
مَاجُوجَ ، تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَا
تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّجَنَّ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ قَتَادَةَ
عَبْدَ اللَّهِ وَعَبْدَ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا جوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا، عبد اللہ بن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قنادہ سے روایت کیا ہے، اور عبد الرحمن نے اسی حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج موقوف نہ ہوگا“، امام بخاری نے کہا پہلی روایت اکثر ہے یعنی بہت لوگوں نے کی ہے اور امام بخاری نے کہا کہ قنادہ عبد اللہ بن ابی عتبہ سے اور عبد اللہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ليحججن البيت وليعتمرن بعد خروج

یا جوج و ماجوج“

اس سے معلوم ہوا کہ علامات قیامت کے ظہور کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ جاری رہے گا اس سے خانہ کعبہ کی عزت و عظمت بخوبی معلوم ہوتی ہے اور باب کا مقصد خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت ہے۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۷۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد دو روایتوں کے اندر جو بظاہر تعارض کا شبہ ہوتا ہے اس کو زائل کرنا ہے کیونکہ پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ یا جوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی حج و عمرہ جاری رہے گا، اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک بیت اللہ کا حج موقوف نہیں ہوگا قیامت قائم نہ ہوگی دونوں میں درحقیقت کوئی تعارض نہیں ہے اس لیے کہ قیامت تو یا جوج ماجوج کے نکلنے پھر ہلاک ہونے کے بہت دنوں بعد قائم ہوگی یا جوج ماجوج کے دور میں لوگ حج اور عمرہ کرتے رہیں گے پھر قرب قیامت میں کفر پھیل جائے گا اور حج و عمرہ موقوف ہو جائے گا۔

”قال ابو عبد الله الخ“ چونکہ قتادہ مدلس تھے اس لیے امام بخاریؒ نے قتادہ کا سماع ظاہر کر دیا تاکہ روایت مقبول ہو۔

﴿ بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ ﴾

غلاف کعبہ کا بیان

۱۵۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ لَقَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُه قُلْتُ إِنَّ صَاحِبِيكَ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ هُمَا الْمَرَّانِ أَتَيْتَنِي بِهِمَا ﴿

ترجمہ | ابو وائل (تابعی) نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا تو حضرت شیبہؒ نے کہا (ایک دن) یہاں حضرت عمرؓ بیٹھے اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کعبے میں جتنا زرد و سفید یعنی سونا چاندی ہے اس میں سے کچھ نہ رکھوں سب تقسیم کر دوں، میں نے کہا آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ) نے تو ایسا نہیں کیا فرمایا ان دونوں کی میں بھی اقتدا کروں گا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قول عمر "لا ادع فيها صفراء ولا
بيضاء الا قسمته"

مطلب یہ ہے کہ کعبہ کا کوئی مال نہ رکھوں سب تقسیم کر دوں اور ظاہر ہے کہ غلاف کعبہ بھی مال ہے بعض بعض بادشاہوں نے توریشم و دیبا کا غلاف چڑھایا خود حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے قیمتی ریشم و دیبا کا غلاف چڑھایا ہے۔ (تس) ترجمہ الباب سے مطابقت کے لیے علامہ یعنی وحافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے حسب عادت حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے "لا اخرج حتى اقسم مال الكعبة" میں اس وقت تک نہیں نکلوں گا جب تک کعبے کا مال تقسیم نہ کر لوں گا یعنی کعبہ کے اندر جو نذر و نیاز کا مال ہے اور باہر جو غلاف ہے سب کو جب تک تقسیم نہ کر لوں گا یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ (فتح، عمدہ)

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۱۷ وياتي في الاعتصام ص ۱۰۸، وسلم، ابوداؤد وغيره في الحج۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد غلاف کعبہ کی مشروعیت بتانا ہے کہ خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانا جائز ہے۔

یابہ مقصود ہے کہ غلاف کعبہ میں تصرف جائز ہے۔

﴿ بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ ﴾

قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ
كعبہ گرانے کا بیان (یعنی آخری زمانے میں)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبے پر لڑنے کے لئے چڑھ آئے گا انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۱۵۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِي بِهِ أَسْوَدٌ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گویا میں اس نائگیں پھیلا کر چلنے والے چیشی کو دکھ رہا ہوں جو کعبے کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑے گا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث في قوله "يقلعها حجرا حجرا"

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۱۷۔

۱۵۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ (قیامت کے قریب) چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

مطابقتہ للترجمہ فطابقتة الحديث للترجمة في قوله "يخراب الكعبة الى آخره"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۷ ومر الحديث ص ۲۱۶۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ یہ تخریب بالکل آخری زمانہ میں ہوگا جب کہ روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اس لیے اس سے اشکال و معارضہ نہ ہوگا کہ اللہ نے مکہ مکرمہ کو اس کا مقام بنایا، یا کعبہ کو اصحاب قبل سے بنایا۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ﴾

حجر اسود کا بیان

حجر اسود کے فضائل حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل الحجر الاسود من الجنة وهو اشد بياض من اللبن فسودته خطايا بني

آدم (ترمذی، ج: ۱، ص: ۱۰۷)

یعنی حجر اسود جب جنت سے آیا تھا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا بعض روایت میں آیا ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ابن عباسؓ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہونگی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہونگی جس سے وہ بولے گا جو شخص اس کو بوسہ دے گا اس کے لیے حجر اسود گواہی دے گا۔ (ابن ماجہ، ص: ۲۱۷) یہ پتھر بیت اللہ کے مشرقی کونے میں ہے۔

۱۵۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلَتْكَ ﴿

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا پھر فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تیرا بوسہ لیتے تھے تو میں بھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رايت النبي ﷺ يقبلك"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۱۷ وياتي الحديث ص ۲۱۸، ايضا ص ۲۱۸ واخرجه مسلم، ابو داؤد و الترمذی وغيره في الحج.

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے حجر اسود کی فضیلت ثابت کرنا ہے۔ جیسا کہ بعض روایات باب کے تحت ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

﴿ **بَابُ اغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي آيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ** ﴾

کعبے کا دروازہ (اندر سے) بند کر لینا اور بیت اللہ کے ہر طرف نماز پڑھ سکتا ہے جدھر چاہے

۱۵۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اور اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا اور بلال سے ملا میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاغلقوا عليهم"

اور ترجمہ کے دوسرے جز کی مطابقت صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی بایں طور کہ حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تو یہ سمجھ لیا جائے کہ ہر طرف جائز ہے۔ واللہ اعلم

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۷ ومر الحديث ص ۵۷، ص ۶۷، ص ۷۲، ص ۷۲، ص ۷۲، ص ۱۵۶، ویاتی ص ۴۱۹، ص ۶۱۳، ص ۶۳۱۔

مقصد | اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ شریفہ میں نماز پڑھنا ثابت ہے اور اس بنا پر بعض علماء اس میں استحباب نماز کے قائل ہیں۔
امام بخاری اس باب سے تشبیہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ میں نماز پڑھنا تو مستحب ہے مگر اس کے لیے کسی جگہ کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جہاں اور جس گوشہ میں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

﴿ بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ ۱۰۱۳ ﴾

کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

۱۵۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الرَّجَةِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظُّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب وہ کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ پیٹھ کی طرف کرتے اتنا آگے چلتے کہ وہ دیوار جو منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب رہ جاتی تو وہاں نماز پڑھتے۔

اس مقام میں قصد کر کے پڑھتے جس جگہ کی خبر حضرت بلالؓ نے دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام میں نماز پڑھی ہے اور (حضرت ابن عمرؓ کہتے) کسی پر کچھ قباحت نہیں کعبے میں جس طرف چاہے نماز پڑھے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان رسول الله ﷺ صلى فيه"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۷ ومر الحديث ص ۵۷، ص ۶۷، ص ۷۲، ص ۷۲، ص ۷۲، ص ۱۵۶، ویاتی ص ۴۱۹، ص ۶۱۳، ص ۶۳۱، باقی کے لیے لہر الباری جلد دوم ص ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲ دیکھئے۔

مقصد | صلوة فی الکعبہ میں اختلاف ہے حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ بیت اللہ میں مطلقاً نماز درست

نہیں اس لیے کہ اس صورت میں بعض البیت کا استند بار لازم آتا ہے۔

(۲) مالکیہ وحنابلہ کے نزدیک نوافل جائز ہیں فرض جائز نہیں۔

(۳) جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک فرض و نفل سب درست ہیں۔ امام بخاری کا مقصد یہی ہے کہ فرض و

نفل سب درست ہیں۔ یعنی امام بخاری جمہور حنفیہ وشافعیہ کی تائید و موافقت کرتے ہیں۔

مزید تشریح کے لیے نصر الباری جلد دوم ص ۳۲۰ تا ۳۲۲ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابٌ مِّنْ لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ﴾^{۱۵۱۲}

اس شخص کا بیان جو کعبہ کے اندر نہ جائے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اکثر حج کرتے تھے اور

کعبہ کے اندر نہیں جاتے تھے

۱۵۱۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ

بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَهُ مِنْ يَسْتِرُّهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ

أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا

طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھے (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

پہنچا دے چونکہ یہ سن ۷ ہجری عمرہ تضا کا قصہ ہے اس وقت مکہ میں مشرکوں کی حکومت تھی) ایک شخص نے حضرت

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے؟ انھوں

نے بتایا کہ نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ادخل رسول الله صلى الله عليه

وسلم الكعبة قال لا" (ای لم يدخل في هذه العمرة)

امام نووی نے کہا شاید اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف نہیں لے گئے کہ وہاں اس وقت بہت

سارے بت رکھے ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بت وہاں سے نکلوا کر پھینکوا دیئے پھر

اندر تشریف لے گئے۔

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۷ تا ص ۲۱۸ ویاتی ص ۲۳۱ و فی المغازی ص ۶۰۲، و ص ۶۱۰
مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ دخول کعبہ مناسک حج کا جز نہیں ہے حتیٰ کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل نہیں ہوا تو اس کے حج میں کوئی نقصان نہیں ہوگا، اور دخول فی الکعبہ کافی نفسہ مستحب ہونا اور اس میں نماز پڑھنا مستحب ہونا اور بات ہے اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا ثابت ہے اسی طرح فتح مکہ میں بھی دخول کعبہ ثابت ہے مگر حجۃ الوداع میں دخول کعبہ میں اختلاف ہے الحج (تقریر بخاری شیخ رحمہ اللہ)

﴿بَابٌ مِّنْ كَبْرِ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ﴾^{۱۰۱۵}

کعبہ کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا

۱۵۱۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبِي أَنْ يَدْخُلَ
 الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهَةُ فَأَمَرَبَهَا فَأَخْرَجَتْ فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَأَسْمَعِيلَ
 عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ
 فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے (مکہ فتح ہونے کے بعد) تو بیت اللہ کے اندر اس حالت میں جانے سے انکار کر دیا کہ اس میں مجودان باطل موجود ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نکالے جانے کا حکم دیا وہ نکالے گئے اور لوگوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں نکالیں ان کے ہاتھوں میں پانے کے تیر تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان لوگوں کو ہلاک و تباہ کرے خدا کی قسم ان کو (خوب) معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے کبھی پانے نہیں پھینکے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے تمام گوشوں میں تکبیر پڑھی اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكبر في نواحيه"

تعد و موضع | والحديث هنا ص ۲۱۸ و مر الحديث ص ۵۷ ویاتی ص ۴۷۳، و ص ۴۷۳، و ص ۶۱۳۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ نواحی کعبہ میں تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھنا مستحب ہے۔

﴿بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ﴾

زل کرنا کیسے شروع ہوا؟

زل کا مفہوم | زل کے معنی ہیں موٹھے ہلاتے ہوئے جیسے کوئی جنگ کے لیے جاتا ہے اکثر کر سینہ تان کر چلنا یہ طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں سنت ہے طواف کے بقیہ چار پھیروں میں نہیں۔

۱۵۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَى يَثْرَبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الْثَلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرہ تھما سن ۷ ہجری میں) مکہ آئے تو مشرکین کہنے لگے تمہارے یہاں ایک وفد آ رہا ہے جنہیں یثرب (یعنی مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے تو (ان کی بات غلط کرنے کے لیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں (حالانکہ اکثر کرتا رہتے ہوئے چلنا منع ہے مگر "انما الاعمال بالنیات" یہاں کافروں پر رعب ڈالنا اور ان کے خیال کو غلط کرنا منظور تھا تو یہ فعل پروردگار عالم کو پسند آیا ہمیشہ کے لیے سنت ہو گیا) اور دونوں رکن (حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان معمول کے مطابق چلیں اور آپ ﷺ نے لوگوں پر شفقت اور آسانی کے خیال سے تمام پھیروں میں رمل کا حکم نہیں دیا۔

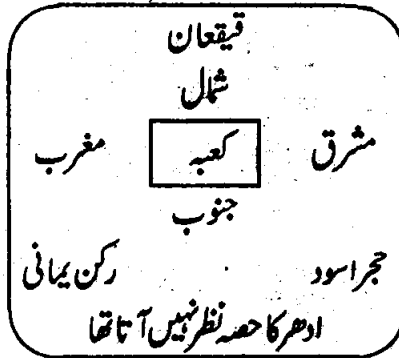
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المذكور فيه اله صلى الله عليه وسلم امر القاديين معه الى مكة ان يرملوا وكان هذا هو ابتداء مشروعية الرمل.

تجدد موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۱۸ ویاتی فی المغازی ص ۶۱۰.

مقصد | امام بخاری کا مقصد تو ترجمہ الباب سے بالکل واضح ہے کہ رمل (فتح الراء والهم) کی ہدایت و مشروعیت کی کیفیت ذکر کرنی ہے جو حدیث سے بالکل واضح ہے۔

تشریح | صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ مع دو سو اصحاب عمرہ تھما کے لیے سن ۷ ہجری میں مکہ تشریف لائے تو مشرکین کہنے لگے تمہارے یہاں ایک وفد آ رہا ہے جنہیں مدینہ کے بخار نے کمزور

کر دیا ہے اور واقع میں اس وقت مدینہ منورہ میں بخاری کی کثرت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مشرکین کا یہ مقولہ پہنچا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو طواف کے دوران رمل کرنے کے لیے فرمایا تا کہ مشرکین مسلمانوں کی قوت دیکھیں لیکن چونکہ صحابہ کرام کمزور ہو رہے تھے اور کفار جبل قیقاع پر بیٹھے ہوئے تھے جس سے کعبہ کے تین اطراف نظر آتے تھے اور حجر اسود اور رکن یمانی کے مابین کا حصہ نظر نہیں آتا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تین طرف رمل کرنے کا حکم فرمایا اور جس طرف کفار کی نظر نہیں پڑتی تھی اس طرف مشی کرنے کا حکم فرمایا تا کہ تھوڑی دیر سانس لے لیں اور اس کی شکل یہ ہے:



اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج فرمایا تو چاروں طرف رمل فرمایا اسی لیے علماء رمل فی الاطراف الاربعہ کے قائل ہیں۔ (تقریر بخاری حضرت شیخ رحمہ اللہ)

﴿ ^{۱۵۱۶} **بَابُ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا** ﴾

جب کوئی مکہ مکرمہ میں آئے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کا بوسہ لے اور تین چکروں میں رمل کرے

﴿ ۱۵۱۵ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ اَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَنْحُبُ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب مکہ میں آتے اور رکن

اسود یعنی حجر اسود کا بوسہ لیتے تو سات پھیروں میں سے پہلے تین پھیروں میں پویہ دوڑتے (یعنی دگی لگاتے)
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "اذا استلم الركن الاسود الى آخره"
 تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۲۱۸ ویاتی ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۳۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے ان حضرات کی تردید ہے جو مشروعیت رمل کی بقا کے منکر ہیں نیز ان لوگوں پر بھی رد ہے جو رمل کو صرف رکینین یمانین کے قائل ہیں امام بخاریؒ جمہور کی موافقت کر رہے ہیں کہ رمل چاروں طرف کرے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں چاروں طرف رمل فرمایا۔

﴿بَابُ الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ﴾^{۱۰۱۸}

حج اور عمرہ میں رمل کا بیان

۱۵۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْرَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابِعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلے حج اور عمرہ (حجۃ الوداع اور عمرہ القضا) دونوں میں۔
 سرتج کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا، کہا مجھ سے کثیر بن فرقہ نے بیان کیا انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في الحج والعمرة" (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۲۱۸ من الحديث ص ۲۱۸ ویاتی ص ۲۱۹، ص ۲۱۹، ص ۲۲۳۔

۱۵۱۷ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَلَّاكَ حَجْرًا لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمْتَهُ ثُمَّ قَالَ وَمَالْنَا وَلِلرَّمْلِ إِنَّمَا كُنَّا رَأَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ ﴿

ترجمہ | اسلم نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رکن (یعنی حجر اسود) کو مخاطب کر کے فرمایا: ”سنو خدا کی قسم میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو بوسہ دیا تو میں بھی تجھ کو بوسہ نہیں دیتا پھر اسے بوسہ دیا پھر فرمایا اب ہم کو رمل کی کیا ضرورت ہے رمل ہم نے مشرکوں کو دکھانے کے لیے کیا تھا اب تو اللہ نے انہیں تباہ کر دیا پھر فرمانے لگے یہ وہ عمل ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ہم اس کے چھوڑنے کو پسند نہیں کرتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”شيء صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نحب ان نتركه“

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۱۸ ومر الحديث ص ۲۱۷۔

۱۵۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكَتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي هِدْيَةٍ وَلَا رِخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لاسْتِلاَمِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے ان دو رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کا چومنا نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آسانی میں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چومتے ہوئے۔ عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا ہاں دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے تاکہ بوسہ لینے میں آسانی ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث ان نافعاً لما مثل اكان ابن عمر يمشي بين الركنين قال انما كان يمشي ليكون اسير لاسلامه فيدل على ان الباقي من البيت كان بخلاف المشي وهو الرمل (عمده)

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۱۸، ص ۲۱۸۔

مقصد | ترجمہ سے امام بخاریؒ نے ایک اہم اختلافی مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ کہ حنابلہ کے نزدیک رمل صرف آفاقی کے لیے ہے اور جمہور کے یہاں آفاقی اور کئی سب کے لیے ہے امام بخاریؒ نے ترجمہ میں تعمیم کر کے جمہور کی تائید کی ہے۔ (تقریر شیخ رحمہ اللہ)

﴿بَابُ اسْتِلاَمِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ﴾^{۱۰۱۹}

لاٹھی سے حجرِ اسود کا بوسہ دینا

۱۵۱۹ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ تَابِعَهُ الدَّرَّأُورِدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجرِ اسود میں ایک چھڑی لگا کر بوسہ لیتے تھے۔ یونس کے ساتھ در اور دی نے زہری کے بیٹے سے روایت کیا انھوں نے اپنے چچا یعنی امام زہری سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يستلم الركن بمحجن"

تعدیل موضوعاً والحديث هنا ص ۲۱۸ ویاتی ص ۲۱۹، ص ۲۱۹، ص ۲۲۱، ص ۲۹۸، مسلم، ابوداؤد وابن ماجہ فی الحج۔

مقصد اصل تو یہ ہے کہ حجرِ اسود کو منہ لگا کر بوسہ دے لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا کر چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چھڑی (لاٹھی) لگا کر چوم لے جیسا کہ علامہ عینی لکھتے ہیں "إنه اذا عجز عن تقبيل الحجر استلمه بيده او بعضا ثم قبل ما استلم به (عمده) علماء نے لکھا ہے کہ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کے سامنے پہنچے اور ہاتھ سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لے، انفراد مالک عن الجمهور فقال لا يقبل يده الخ امام بخاری جمہور کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں کہ لاٹھی و کٹڑی کے ذریعہ بھی اگر تقبیل کر لے گا تو سنت ادا ہو جائے گی، یہ ذہن نشیں رہے کہ یہ استلام حجر فرض واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ﴾^{۱۰۲۰}

وقال محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء أنه قال ومن يتقى شيئا من البيت وكان معاوية يستلم الأركان فقال

لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ
مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْطَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ.

جو دونوں یمانی رکنوں کے سوا اسلام نہ کرے (بوہ نہ دے)

اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابو
الشعراء (جاہر بن زید) سے ابو الشعراء جاہر بن زید نے کہا بیت اللہ کے کس حصے سے کون پرہیز کرتا ہے؟ (یعنی بیت
اللہ کے سب کو نہ تبرک ہیں سب کو چومنا چاہیے) اور حضرت معاذیہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے تو حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے معاذیہ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ دونوں رکن (شامی، اور رکن عراقی) نہیں چومے جاتے ہیں تو
معاذیہ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جاسکتی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی چاروں
رکنوں کو بوسہ دیتے تھے۔

۱۵۲۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ لَمْ أَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی کوئے کو چومتے
نہیں دیکھا سوائے یمانی دونوں رکنوں (حجر اسود، رکن یمانی) کے۔

مطابقتہ للترجمة مطابق الحدیث للترجمة فی قوله "لم ار النبي صلى الله عليه وسلم

يستلم الي آخره"

تعد ووضوح والحديث هنا ص ۲۱۸ ومرو الحديث ص ۲۸ ویاتی ص ۸۷۰ فی اثناء حدیث فیہما .

مقصد گزر چکا ہے کہ امام بخاری اس مسئلے میں جمہور کی موافقت کر رہے ہیں کہ صرف رکنین یمانین کا اسلام

ہے اور حضرت معاذیہ رضی اللہ عنہما بقیہ دونوں ارکان کا بھی اسلام کرتے تھے، مگر جمہور کہتے ہیں کہ وہ تو حقیقتاً ارکان
ہی نہیں ہیں بلکہ بیچ کی دیواریں ہیں اگر ان کا اسلام کرے تو پھر دیوار کا بھی کرے ولا قائل بہ احد۔

اب رہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جو ارکان اربعہ کا اسلام مروی ہے وہ قرین قیاس اور درست

تھا اس لیے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے عہد خلافت کعبہ (بیت اللہ) کو از سر نو تعمیر کیا تو حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے پیش نظر بیت اللہ کو بنا ابراہیمی پر تعمیر فرمایا اس لیے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

وغیرہ ان دونوں رکنوں (عراقی اور شامی) کا بھی اسلام کرتے تھے فلا اشکال۔ مزید تفصیل کے لیے نصر الباری

جلد دوم، ص: ۷۰ دیکھئے۔

﴿بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ﴾^{۱۵۲۱}

حجر اسود کو بوسہ دینا (بغیر آواز کے)

۱۵۲۱ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَقَاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا آتَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ﴾

ترجمہ | اسلم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہنے لگے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تم کو بوسہ دیتے ہوئے تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة .

تعدیه موضع | والحديث هنا ص ۲۱۸ ومر الحديث ص ۲۱۷۔

۱۵۲۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبَلُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبَلُهُ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْبَرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِي كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيِّ بَصْرِيٌّ﴾

ترجمہ | زبیر بن عربی نے کہا کہ ایک شخص (یعنی خود زبیر) نے حضرت ابن عمرؓ سے استلام حجر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور بوسہ دیتے تھے، اس نے کہا کہ میں نے کہا بھلا بتائیے کہ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ اگر کریمین میں جا کر رکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے، اور محمد بن یوسف فربری (تلمیذ امام بخاری وراوی عن البخاری) نے کہا کہ میں نے ابو جعفر کی کتاب میں پایا کہ امام بخاری نے کہا کہ زبیر بن عدی کوفی ہے اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "يستلمه ويقبله"

تعدیه موضع | والحديث هنا ص ۲۱۸ و ۲۱۹۔

مقصد امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے ظاہر ہے کہ استلام حجر یعنی جراسود کو ہاتھ لگا کر تقبیل یعنی بوسہ دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضرت ابن عمر کا مقصد یہ ہے کہ سنت پر چل حضور اقدس ﷺ کی سنت میں اگر مگرچہ میگوئیاں نہایت واہیات بات ہے ایمان کا تقاضا ہے کہ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

﴿ بَابُ ۱۰۲۲ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ ﴾

جب حجر اسود کے پاس آئے (اور استلام و تقبیل ممکن نہ ہو) تو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے

۱۵۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَيَّ بِغَيْرِ كَلِمَاتِي عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِيءٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے سامنے آئے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كلما اتى على الركن اشار اليه بشيء"

تعمیر و توضیح والحديث هنا ص ۲۱۹ یاتی ص ۲۲۱، ص ۷۹۸۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ طواف میں جب حجر اسود کے سامنے آئے اور استلام و تقبیل ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے سامنے آکر اشارہ کرے اس لیے کہ اشواط طواف رکعات نماز کی طرح ہیں تو جس طرح ہر رکعت تکبیر سے شروع ہوتی ہے اسی طرح ہر شوط (چکر) استلام حجر سے شروع ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۰۲۳ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ ﴾

حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا

۱۵۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَيَّ بِغَيْرِ كَلِمَاتِي عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِيءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ خَالِدِ الْحَدَّاءِ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپؐ حجر اسود کے سامنے آتے تو کوئی چیز جو آپؐ کے پاس ہوتی (یعنی چھڑی) اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

خالد بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے خالد حذافہ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكبير" وهذا طريق آخر في حديث عبد الله بن عباس الخ

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۱۹ ومر آنفا ویاتی ص ۲۲۱، وص ۷۹۸۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ تقبیل و استلام کے ساتھ ادب و مستحب یہ ہے کہ تکبیر کہے۔

﴿ **بَابُ ۱۰۲۳** مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ
ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ﴾

جو شخص مکہ میں (حج یا عمرے کی نیت سے) آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے پھر دو گانہ طواف کرے پھر صفا پہاڑ پر جائے (یعنی سعی بین الصفا والمروہ کرے جس کی ابتدا صفا سے کرے)

۱۵۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةَ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأَخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَقُلَانٌ وَقُلَانٌ بِعُمْرَةَ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا ﴾

ترجمہ محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے عروہ سے ذکر کیا (کیا ذکر کیا؟ وہ بخاری میں نہیں ہے لیکن مسلم کتاب الحج، ص: ۳۰۶ تا ۳۰۵ میں مفصل مذکور ہے، محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ان سے ایک عراقی نے کہا کہ عروہ بن زبیر سے پوچھو کہ ایک شخص نے حج کا احرام باندھا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر چکا تو (وہ بغیر سعی بین

الصفا والمروة کے) حلال ہو جاتا ہے یا نہیں؟ یعنی احرام اس کا کھل گیا یا نہیں؟ اب اگر وہ تم سے یہ کہیں کہ حلال نہیں ہوا تو ان سے کہو ایک شخص یہ کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ پھر میں نے عروہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص حج کا احرام باندھے وہ پورا حج ادا کیے بغیر حلال نہیں ہوگا میں نے کہا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ حلال ہو گیا تو فرمایا ”بئس ما قال“ اس نے غلط کہا پھر وہ عراقی مجھ سے ملا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے بیان کر دیا (یعنی عروہ کا جواب بیان کر دیا) تو اس نے کہا کہ ان سے کہو کہ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے اور حضرت اسماء اور حضرت زبیرہ کا کیا حال ہے کہ ان دونوں نے بھی ایسا کیا، محمد بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا میں اس کا حال نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ خود میرے پاس آ کر کیوں نہیں پوچھتا میرا خیال ہے کہ وہ عراقی ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا (شاید اس وقت تک محمد بن عبدالرحمن کو بھی معلوم نہ ہو کہ وہ عراقی ہے بعد میں معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اس نے جھوٹ کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا حضرت عائشہؓ نے مجھ کو خبر دی، اب یہاں سے بخاری میں ہے فاخبرتنی عائشہ الخ .

عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نے یہ کیا کہ وضو فرمایا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا اس کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح حج کیا، عروہ نے کہا پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیرؓ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی پہلا جو کام کیا وہ طواف تھا پھر میں نے حضرات مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا اور مجھ سے میری والدہ (اسماءؓ) نے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تو جب حجر اسود کو مس کر لیا (چھو لیا) تو حلال ہو گئے یعنی احرام سے باہر ہو گئے۔ حجر اسود کے چھونے سے مراد طواف ہے اور چونکہ سنی بین الصفا والمروة طواف کے تابع ہے تو مطلب یہ ہوا کہ عمرہ میں صرف دو ہی رکن ہیں طواف و سعی تو اس کے بعد احرام سے باہر ہو گئے یعنی بغیر سعی بین الصفا والمروة کے طواف ہی پورا نہیں ہوا تو حلال ہو۔ نے کا سوال ہی غلط ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ان اول شيء بدأ به حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم انه توضع طواف“

تعد موضعه | والحديث هنا م ۲۱۹ وياتي الحديث م ۲۲۲، ومسلم في الحج م ۳۰۶۳۳۰۵.

۱۵۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ بَنِي عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ
وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ میں مکہ آتے ہی پہلے طواف کرتے اول کے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں معمول کے مطابق چلتے پھر دو سجدہ یعنی طواف دو گانہ ادا کرتے اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اول ما يقدم سعي الى آخره"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۹ ومر الحديث ص ۲۱۸ ويأتي ص ۲۲۳.

۱۵۲۷ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ يَحْبُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنی طواف قدوم) کرتے تو اول کے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی فرماتے تو صفا و مروہ کے درمیان نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے۔

(اب وہاں حاجیوں کے لیے دو بزر پتھروں کے نشان قائم کر دیئے گئے ہیں)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة؟ هذا وجه آخر في حديث ابن عمر المذكور كلاهما في رواية نافع عن ابن عمر.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۱۹ ومر آنفا ويأتي ص ۲۲۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد ان حضرات پر رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ طواف کرنے کے بعد سعی بین الصفا و المروہ سے پہلے حلال ہو جائے گا بخاریؒ نے ان کی تردید میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت پیش کر دی۔

﴿بَابُ ١٠٢٥ طَوَّافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ﴾

وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَّعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَّافِ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعْمَرِي

لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُنَ الرَّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُنَ
كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةَ مِنَ الرَّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي
نَسْتَلِمُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ انْطَلِقِي عَنكَ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَّكِرَاتٍ بِاللَّيْلِ
فَيَطْفَنَ مَعَ الرَّجَالِ وَلِكَيْنَهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ فَمَنْ حَتَّى يَدْخُلْنَ وَأَخْرَجَ
الرَّجَالَ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُيَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ نَبِيرٍ
قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرَكِّبُ لَهَا غِشَاءً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ
وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُورَدًا

مردوں کے ساتھ عورتوں کا طواف کرنا؟ (یعنی مردوں کے ساتھ مخلوط طواف کریں گی
یا مردوں سے الگ ہو کر؟)

”وقال لى النخ“ امام بخاری فرماتے ہیں کہ (میرے شیخ) عمرو بن علی نے مجھ سے کہا کہ ابو عاصم نے مجھ
سے بیان کیا ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی جب ابن ہشام نے (جب وہ ہشام بن عبد الملک
کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا) عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو عطاء بن ابی رباح نے کہا کیسے
منع کر سکتا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے ابن جریج نے پوچھا
حکم حجاب کے بعد یا پہلے؟ انھوں نے کہا میری عمر کی قسم میں نے حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد دیکھا ہے (عطاء
بن ابی رباح تابعی ہیں ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امہات المؤمنین کو اسی طرح طواف کرتے
دیکھا تو یہ بعد الحجاب ہی ہے) میں نے (ابن جریج نے) پوچھا کیا عورت مرد مل جاتے تھے؟ انھوں نے کہا مخلوط
نہیں ہوتی تھیں حضرت عائشہؓ مردوں سے الگ ہو کر طواف کیا کرتی تھیں مردوں میں نہ گھستیں (دقرہ نامی) ایک
عورت نے (حضرت عائشہؓ سے) کہا اے ام المؤمنین چلے حجر اسود کا بوسہ لیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا تو خود جا اور
جانے سے انکار کر دیا، عورتیں پردے میں رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں، لیکن عورتیں جب بیت
اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں اور مرد نکال دیئے جاتے اس وقت اندر داخل ہوتیں، اور میں اور عبید بن عمیر
حضرت عائشہؓ کے پاس جایا کرتے اور وہ شہیر پہاڑ کے اندر قیام پذیر تھیں (جو مزدلفہ میں ہے) ”قلت“ میں
(ابن جریج نے) عطاء سے پوچھا پردہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا وہ ایک ترکی خیمہ میں تھیں اس پر پردہ پڑا ہوا تھا اور
ہمارے اور ان کے درمیان میں یہی پردہ تھا میں نے دیکھا ان کے اوپر گلابی کرتا تھا۔

۱۵۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورَ وَكِتَابَ مَسْطُورٍ ۝

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں (پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے چنانچہ میں نے لوگوں کے پیچھے طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "طوفى من وراء الناس"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۱۹ من الحديث ص ۶۶ وياتي ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۰.

مقصد | چونکہ بنو امیہ کے زمانہ میں ابراہیم بن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کر دیا تھا حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں اور مرد ایک ساتھ طواف کرتے تھے اس لیے اس پر امام بخاریؒ رد فرماتے ہیں۔

البتہ صرف اتنا فرق ہے کہ عورتیں دور رہ کر کنارے پر کریں اور مرد کعبہ مکرمہ کے قریب ہو کر کریں۔

﴿ بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَّافِ ۱۰۲۶ ﴾

طواف میں باتیں کرنا

۱۵۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوَسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ اِلَى اِنْسَانٍ بِسِيْرٍ اَوْ بِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قَدْ بَيَّدَهُ ۝

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص پر گذرے جو چمڑے کے تھے یا دھاگے یا کسی اور چیز سے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ساتھ باندھے ہوئے (طواف

کر رہا) تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لے چل۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قد بيده فانه تكلم وهو طائف"

تعد ووضعه والحديث هنا م ۲۱۹ تا ۲۲۰ ویاتی م ۲۲۰، م ۹۹۱، م ۹۹۱، اخرجه ابو داؤد في الايمان والنذور واخرجه النسائي فيه وفي الحج.

مقصد چونکہ الطواف بالبيت صلوة وارد ہے جو اس کو متقاضی ہے کہ جیسے نماز میں کلام نہیں کر سکتے ایسے ہی طواف کے دوران بات چیت نہ کریں۔

تو اس پر تنبیہ فرمادی کہ عند الضرورت بقدر ضرورت کلام کرنا جائز ہے۔

تشریح علامہ عینی نے طبرانی کے حوالہ سے روایت نقل کی ہے کہ بشر کا بیان ہے کہ جب انھوں نے اسلام قبول کر لیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مال اور اولاد واپس کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ بشر اور ان کے صاحبزادے طلق ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ تو بتایا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ میرا مال اور میری اولاد واپس دلا دے گا تو میں بندھا ہوا حج کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کاٹ دی اور فرمایا تم دونوں حج کرو مگر یہ باندھنا شیطان کا کام ہے۔
 (عمدة القاری پاکستانی ج ۹ ص ۲۶۴)

﴿ بَابُ ۱۰۲۷ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ ﴾

جب طواف میں کسی کو باندھا دیکھے یا اور کوئی مکروہ چیز تو اس کو کاٹ سکتا ہے

۱۵۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ سَلِيمَانَ الْأَخْوَلِ عَنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِرِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا گام کے ساتھ یا کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا ہے آپ ﷺ نے اس گام کو کاٹ دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رأى رجلا يطوف بالكعبة بريماء الى آخره"

تعد ووضعه والحديث هنا م ۲۲۰ ومر آنفا م ۲۱۹ ویاتی م ۹۹۱.

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر طواف کرتے ہوئے کوئی مکروہ دیکھے تو اس کو روک دے۔

﴿بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ﴾^{۱۰۲۸}

کوئی شخص بیجا طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک حج کرے

۱۵۳۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثنا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّنَ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چند اور لوگوں کے ساتھ اس حج میں بھیجا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا اس لیے کہ دسویں ذی الحجہ کو یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی بیت اللہ کا بیجا طواف نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعداد و مواضع | والحديث هنا ص ۲۲۰ ومر الحديث ص ۵۳ ویاتی ص ۴۵۱، ص ۶۲۶، ص ۶۷۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف بیجا جائز نہیں۔

ائمہ ثلاثہ تو طواف میں ستر عورت شرط قرار دیتے ہیں اس لیے طواف ہی نہیں ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک برہنگی کی صورت میں دم واجب ہوگا بہر حال ستر عورت لازم ہے۔

﴿بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوْفِ﴾^{۱۰۲۹}

وَقَالَ عَطَاءٌ فِي مَنْ يَطُوفُ فِتْقَامُ الصَّلَاةِ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَىٰ حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ فَيْبِنِي وَيَذْكُرُ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے؟ (تو کیا حکم ہے؟)

اور عطاء نے کہا کہ ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو جائے یا وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر (یا موقع پا کر) جب لوٹے تو سابق کے طواف پر بنا کر لے (یعنی جتنے پھیرے کر چکا تھا ان کو قائم رکھ کر سات پھیرے پورا کرے) اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد جمہور ائمہ کی تائید و موافقت ہے۔

جمہور ائمہ کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص طواف کر رہا ہے اور اس کے درمیان طواف میں اقامت ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی اور یہ شخص نماز میں شریک ہو گیا تو نماز سے فراغت کے بعد فوراً سابق طواف پر اگر بنا کر لے تو کافی ہوگا اور بنا صحیح ہوگی صرف امام حسن بصری کا اختلاف منقول ہے۔ حضرت بصری فرماتے ہیں کہ طواف از سر نو کریگا۔

﴿ بَابُ طَافِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكَعَتَيْنِ ﴾

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنْ عَطَاءٌ يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكَعَتِي الطَّوَّافِ فَقَالَ السَّنَةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیرے کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اسماعیل بن امیہ نے کہا میں نے زہری سے کہا کہ عطاء کہتے ہیں کہ (طواف کے بعد) فرض نماز کافی ہے (یعنی دو گانہ طواف کی ضرورت نہیں) انھوں نے کہا سنت کی پیروی افضل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے پورے کر لیے تو دو گانہ طواف ادا کیا۔

۱۵۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِيمٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿

ترجمہ | عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کیا عمرے میں آدمی صفا و مروہ کے درمیان سنی کرنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کے سات پھیرے کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف (یعنی سنی) کیا اور کہنے لگے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے، عمرو بن دینار نے کہا اور میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ جب تک صفا و مروہ کے درمیان

طواف یعنی سعی نہ کر لے اپنی عورت سے محبت نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة"

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۲۰ من الحديث م ۵۷ یاتی م ۲۲۳، م ۲۳۱، م ۳۲۰۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ ہر سات پھیرے پر وہ دو گانہ طواف ادا کرے سعی بین الصفا والمروة سے پہلے۔

یہ دو گانہ طواف امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے لقوله تعالى "واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی" اتخذوا امرکامیغہ ہے جو واجب کے لیے ہے۔ امام شافعی کے نزدیک سنت ہے۔

﴿ باب ۱۰۳۱ | مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطْفُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ

وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ ﴾

جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف کرے یہاں تک کہ عرفات کی طرف حج کے لیے نکل جائے

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طواف قدوم کے بعد کوئی نفل طواف حج سے پہلے نہ کرے اور نہ کعبہ کے پاس جائے پھروقوف عرفہ وغیرہ سے فارغ ہو کر طواف فرض یعنی طواف زیارت کر لے کافی ہے۔

۱۵۳۳ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَكَّةَ لَطَافٍ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَائِفِهَا

حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور سات مرتبہ بیت اللہ

کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور اس طواف (یعنی طواف اول) کے بعد کعبہ کے قریب نہیں گئے

یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولم يقرب الكعبة الى آخره"

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۲۰ من الحديث م ۲۰۹ بطوله و ياتی مقطعا م ۲۳۳۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد امام مالک کے مذہب کو ذکر کرنا ہے۔ امام مالک کے نزدیک طواف قدوم کرنے کے بعد حج سے قبل اور کوئی نفل طواف نہیں کر سکتا ہے، مگر امام بخاری کی یہ رائے نہیں ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حاجی کو اختیار ہے جتنا چاہے طواف کر سکتا ہے۔

تشریح | امام مالک کا استدلال روایات سے ہے کہ اس کے اندر طواف قدوم کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور طواف کا ذکر حج سے قبل نہیں ہے۔ جمہور جواب دیتے ہیں کہ عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں ہے۔

﴿ بَابُ مَنْ صَلَّى رَكَعَتِي الطَّوَّافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ ﴾

طواف کا دو گانہ مسجد سے باہر پڑھنا؟ اور حضرت عمرؓ نے حرم سے بھی باہر طواف کا دو گانہ ادا کیا مطلب یہ ہے کہ طواف کا دو گانہ جب چاہے اور جہاں چاہے پڑھ لے یہ ضروری یعنی فرض نہیں کہ طواف کے بعد ہی یا مسجد حرام ہی میں پڑھے۔

۱۵۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْفَسَائِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتْ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَيَّ بِعَبْرِكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ لَفَعَلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجْتُ ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ام سلمہؓ سے) فرمایا درالحالیکہ آپ ﷺ مکہ میں تھے اور نکلنے کا ارادہ فرما رہے تھے اور ام سلمہؓ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کر لے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں چنانچہ ام سلمہؓ نے ایسا ہی کیا اور طواف کا دو گانہ

نہیں پڑھایاں تک کہ مسجد حرام سے یا مکہ سے نکل گئیں پھر نماز پڑھی (تس)
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولم تصل حتى خرجت"
 تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۲۲۰ ومر الحديث ص ۶۶، ۲۱۹ ویاتی ص ۲۲۱، ۲۲۰، ۷۰.
 مقصد | جمہور کے نزدیک تحیۃ الطواف مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا اولیٰ ہے اور جہاں کہیں پڑھے جائز ہے۔
 امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ اگر دور ہو گیا اور گھرواپس ہو گیا تو دم واجب ہو گیا۔
 امام بخاری نے جمہور کی تائید کی ہے۔

﴿بَابُ ۱۰۳۳ مِنْ صَلَّى رَكَعَتَيِ الطَّوَّافِ خَلْفَ الْمَقَامِ﴾

مقام ابراہیم کے پیچھے دو گانہ طواف ادا کرنا

۱۵۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
 عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ
 الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّافَا وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
 رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿

ترجمہ | عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے طواف بیت اللہ کے سات پھیرے کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو
 رکعتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ صفا کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) تمہارے لیے رسول اللہ
 ﷺ کی پیروی اچھی پیروی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث في قوله "وصلّى خلف المقام ركعتين"
 تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۲۲۰ ومر الحديث ص ۵۷ ویاتی ص ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰.
 مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ دو گانہ طواف کو مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا افضل ہے۔

﴿بَابُ ۱۰۳۴ الطَّوَّافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ﴾

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الطَّوَّافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ
 صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ بِلَذَى طَوًى.

صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا یعنی نماز صبح اور نماز عصر کے بعد طواف کرنے کا حکم

اور حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے اور طواف کا دو گانہ ذی طوی میں پڑھا
 ۱۵۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ
 عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا
 إِلَى الْمَذْجِرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى
 إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے یہاں تک کہ جب سورج نکلنے لگا تو اٹھے اور دو گانہ طواف پڑھنے لگے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا پہلے تو بیٹھے رہے جب وہ وقت آیا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "طافوا بالبيت بعد صلاة الصبح"
تعد وموضعه والحديث هنا ص ۲۲۰ تا ص ۲۲۱.

۱۵۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
 عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ
 عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ سورج نکلنے وقت اور سورج ڈوبے وقت نماز سے منع فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "ينهى عن الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها"

ترجمہ الباب کا تیسرا جز یعنی آخری جز ہے "حتی صلی الرکعتین بذي طوی" معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے طواف تو کر لیا صبح کی نماز کے بعد مگر دو گانہ طواف دیر کر کے ذی طوی میں پڑھا جب کہ مکروہ وقت نکل گیا۔

تعد وموضعه والحديث هنا ص ۲۲۱ ومر الحديث ص ۸۲، ص ۸۳، و ص ۱۵۹ وياتي ص ۲۲۳.
 ۱۵۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ
 الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي
 رَكَعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَاةً ۞

ترجمہ | عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور طواف کا دو گانہ پڑھتے، عبدالعزیز نے کہا اور میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ عمر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھتے اور بیان کرتے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کے گھر آتے تو ان دور رکعتوں کو پڑھتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يطوف بعد الفجر"
یعنی ترجمہ کے جز اول سے مطابقت ہے۔

تعدیل و موضع | والحديث هنا ص ۲۲۱ ومر الحديث ص ۸۳، ص ۸۳، ص ۸۳۔
مقصد | الطواف بالبيت کی بنا پر سفیان ثوریؒ سے فجر و عمر کے بعد طواف کرنے کی کراہت منقول ہے، لیکن حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک بعد الصبح والعصر طواف کرنا جائز ہے۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک دو گانہ طواف نہیں پڑھ سکتا۔ یہی مالکیہ کا بھی مذہب ہے۔ امام بخاریؒ کا بھی یہی رجحان ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا ﴾^{۱۰۳۵}

مریض سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

﴿ ۱۵۳۹ ﴾ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ ۞

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے برابر آتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ ایک چیز تھی اس سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث في قوله "طاف بالبيت وهو على بعير"

تعدیل و موضع | والحديث هنا ص ۲۲۱ ومر الحديث ص ۲۱۸، ص ۲۱۹ وياتي ص ۷۸۔

﴿ ۱۵۴۰ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

نَوَقَلَ عَنْ حُرْوَةَ هُنْ زَيْبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي لِقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورُ وَكِتَابٌ مَسْطُورٌ ﴿

ترجمہ | حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے چنانچہ میں نے طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے بازو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة للحديث للترجمة ظاهرة .

توضیح | والحديث هنا م ۲۲۱ ومر الحديث م ۶۶، م ۲۱۹، م ۲۲۰، ویاتی م ۲۰۷۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف کیا جاسکتا ہے اور یہ اجماعی مسئلہ ہے۔

﴿ باب ۱۰۳۶ سِقَايَةِ الْحَاجِّ ﴾

حاجیوں کو پانی پلانا

۱۵۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَيْبَةُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ حَمْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيَّتَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من اجل سقايته" لان السقاية كانت بيده بعد ابيه عبدالمطلب الخ .

توضیح | والحديث هنا م ۲۲۱ ویاتی الحديث م ۲۳۵۔

۱۵۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ الْقُبِّ الْيَ أَمْلِكُ فَاتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَشْرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ
قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْرَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اْعْمَلُوا
فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى
هَذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل (پانی کے حوض پر، پانی پلانے کی جگہ) پر آئے اور آپؐ نے پانی مانگا تو حضرت عباسؓ نے (اپنے صاحبزادے) فضل سے کہا اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کا شربت اس کے پاس سے لے آؤ آپؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا مجھ کو اس میں سے پلاؤ چنانچہ آپؐ نے اس میں سے نوش فرمایا اس کے بعد آپؐ زمزم کے پاس آئے وہاں لوگ پلا رہے تھے کنویں سے کھینچ کھینچ کر، آپؐ نے فرمایا کھینچ جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہوگا (یعنی اگر میں اتر کر خود پانی کھینچوں گا تو صدا با آدی مجھ کو دیکھ کر پانی کھینچنے کے لیے پل پڑینگے اور تم کو تکلیف ہوگی) تو میں اونٹ سے اترتا اور کاندھے پر رتی ڈالتا یعنی کنویں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاتا اور آپؐ نے اپنے کاندھے کی طرف اشارہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "جاء الى السقاية"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۲۱.

مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمام شعار جاہلیت تحت قدمی ہیں اور سقایۃ الحاج بھی ان ہی آثار میں سے ہیں تو امام بخاریؒ نے تمبیہ فرمادی کہ اس کو حضورؐ نے باقی رکھا تھا۔
(۲) ممکن ہے کہ بخاریؒ کا مقصد یہ ہو کہ حج کے بہت سے مستحب ہیں اسی طرح سبیل ابن عباس سے پانی پینا بھی مستحب ہے۔

لیکن اب حاجیوں کی بے پناہ کثرت کی وجہ سے یہ شکل نہ رہی بلکہ مشینوں سے زمزم نکال کر نلوں کے ٹینکوں میں ٹھنڈا ہو کر نلوں تک پہنچتا ہے، نیز مسجد حرام میں درجنوں گھڑوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔

﴿ بَابُ ۱۰۳۷ مَا جَاءَ فِي زَمْرَمَ ﴾

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَرَجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ

فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ مُمْتَلِيَةٍ بِحِكْمَةٍ وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي
فَفَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالِ
مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ.

زمزم کا بیان حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور انھوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر آب زمزم سے اس کو دھویا اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور میرے سینے میں اس کو انڈیل دیا پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے کر سارا دنیا (یعنی پہلے آسمان) پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام نے سارے دنیا کے خازن (داروغہ) سے کہا کھولو خازن نے پوچھا کون؟ فرمایا جبرئیل۔

۱۵۴۳ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرَمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَيَّ بِعَيْرٍ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کے لیے زمزم دیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا عامم نے کہا (میں نے عکرمہ سے ذکر کیا تو) عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ حضور ﷺ اس روز اونٹ پر سوار تھے۔

مطلب یہ ہے کہ عکرمہ نے امام شعبی سے اختلاف کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر سوار تھے اس لیے کھڑے ہو کر پینے کا سوال ہی نہیں۔ لیکن امام شعبی ثقہ ہیں اس لیے یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ اونٹ پر سوار تھے لیکن زمزم کے لیے آپ نے اونٹ سے اتر کر کھڑے ہو کر نوش فرمایا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان فیہ ذکر زمزم

تعدیل موضوع والحدیث هنا ص ۲۲۱ ویاتی الحدیث ص ۸۴۰ واخرجه الترمذی فی الاشریة.

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد زمزم کی خصوصی فضیلت بیان کرنا ہے اور استدلال ہے ثم غسله بماء زمزم سے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے طشت تولے آئے مگر پانی نہ لائے بلکہ زمزم استعمال کیا اس سے پتہ چلا کہ یہ افضل ہے وقال ابن بطال اراد البخاری ان الشرب من ماء زمزم من سنن الحج (عمدہ)

تشریح ”زمزم“ غیر منصرف۔ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ سے متصل بابرکت کنواں جس کا شیریں پانی حجاج پیتے ہیں اور بطور تبرک اپنے وطن لے جاتے ہیں۔

نیز زمزم کے ایک معنی کثرت کے ہیں کیونکہ یہ پانی اتنا کثیر ہے کہ آج تقریباً چودہ سو سال حضور ﷺ کو گذر گئے متواتر لاکھوں آدمی اس سے ہر سال سیراب ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ بھر بھر کر دوسرے مقامات پر لے جاتے ہیں۔
 زحرم کے ایک معنی تحرک کے ہیں چونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر کی حرکت سے یہ چشمہ ابلا ہے اس لیے اس کو زمزم کہتے ہیں (تقریر شیخ)

﴿ بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ ﴾

قرآن کرنے والوں کے طواف کا بیان

۱۵۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَجُلُ حَتَّى . . . بَلْ مِنْهُمَا لَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْتَا حَجَّجْنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلَوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنَى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَانَمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی یعنی قربانی کا جانور ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے، خیر میں جب مکہ پہنچی تو (اتفاق سے) حائضہ تھی پھر جب ہم نے حج پورا کر لیا تو آپ ﷺ نے مجھے عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم تک بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے عمرہ کے بدلے یہ عمرہ ہے، جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے طواف (اور سعی کر کے) احرام کھول ڈالا پھر جب منی سے لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنی طواف زیارت کیا اور جنھوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انھوں نے ایک طواف کیا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واما الذين جمعوا بين الحج والعمرة" لانه هو القارن.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۲۱ و مر الحديث ص ۴۵، ص ۳۶، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، وياتي ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۲، ص ۶۳۲۔

۱۵۳۵ ﴿حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَظَهَرَهُ فِي الدَّارِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالًا فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتُ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ لَفَعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُكُمْ لَنِي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا ﴿

ترجمہ | مانع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے بیٹے عبد اللہ بن عمر کے پاس ان کے گھر میں گئے اور ان کی سوازی (بج کو جانے کے لیے) گھر میں تیار تھی، عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا میں مطمئن نہیں ہوں یعنی مجھے اس سال ڈر ہے کہ ممکن لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں بہتر یہ ہے کہ آپ اس سال گھر میں رہتے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی (حدیبیہ کے سال عمرے کی نیت سے) نکلے تو کفار قریش حائل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خانہ کعبہ کے درمیان (یعنی کفار قریش نے نہیں جانے دیا) تو اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ ہوئی تو میں وہی کروں گا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ”تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ عمل ہے پھر ابن عمر نے فرمایا میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا ہے پھر عبد اللہ بن عمر مکہ پہنچے اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فطاف لهما طوافًا واحدًا“

تقدیر و وضع | والحديث هنا م ۲۲۲ تا ۲۲۲ وياتي م ۲۲۹، م ۲۳۱، م ۲۳۲، م ۲۳۳، م ۲۳۳، م ۲۳۳، م ۲۳۳

۲۳۳ فی المغازی م ۶۰۱، م ۶۰۱، م ۶۰۱

۱۵۳۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلِ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزَّيْبِرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَثَرْنَ بَيْنَهُمْ قِتَالًا وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذْ أَنْصَحَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنِي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَذِيأُ اشْتَرَاهُ بِقَلْبِي وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَلَمْ

يَخْلُقُ وَلَمْ يَقْصُرْ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَتَنَحَّرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ | نابع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کا محاصرہ کیا تو ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ لوگ آپ کو روک دیں (یعنی کعبہ نہ جانے دیں) تو ابن عمرؓ نے فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ الْآيَةُ لِعِنِّي تَهَارَى لِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ عمل ہے اگر ایسا ہوا تو میں ویسے ہی کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر نکلے جب بیدار کے مقام پر پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا حال یکساں ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج واجب کر لیا اور قربانی کا جانور بھی ساتھ کر لیا جنھیں قدید میں خریدا تھا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا چنانچہ نہ قربانی کی اور نہ کوئی کام جو احرام سے منع ہے نہ سرمنڈا یا نہ بال ترشوائے یہاں تک کہ جب یوم نحر (قربانی کا دن) ہوا تو قربانی کی اور سرمنڈا یا اور پہلا طواف جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے کافی سمجھا اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بطوافه الاول"

یہ حدیث سابق ہے دوسری سند سے۔

تعمیر و موضحہ | والحديث هنا ص ۲۲۲ ویا تہی ص ۲۲۹، وص ۲۳۱، وص ۲۳۲، وص ۲۳۳، وص ۲۳۳، وص ۲۳۳، وص ۲۳۴، وص ۲۳۴، وص ۲۳۴ وغیرہ

مقصد | چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کرے اس لیے کہ افعال عمرہ افعال حج میں داخل ہو گئے۔

حقیقہ کے نزدیک حج اور عمرہ دونوں مستقل الگ الگ عبادت ہے اس لیے حج و عمرہ کے لیے الگ الگ طواف اور الگ الگ سعی کرنی ہوگی۔

امام بخاریؒ کا مقصد ائمہ ثلاثہ کی تائید و موافقت ہے۔

کامل تفصیل اور مدلل تشریح کے لیے دیکھیے نصر الباری جلد ہشتم یعنی کتاب المغازی ص ۷۵۔

﴿ بَابُ الطَّوَّافِ عَلَى وَضُوءٍ ﴾

با وضو طواف کرنے کا بیان

۱۵۳۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل القرشي أنه سأل عروة بن الزبير فقال قد حج النبي ﷺ فأخبرني عائشة أن أول شيء بدأ به حين قدم أنه توطأ ثم طاف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج أبو بكر فكان أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج عثمان فرأيت أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم معاوية وعبد الله بن عمر ثم حجبت مع أبي الزبير بن العوام فكان أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم رأيت المهاجرين والأنصار يفعلون ذلك ثم لم تكن عمرة ثم آخر من رأيت فعل ذلك ابن عمر ثم لم ينقضها عمرة وهذا ابن عمر عندهم فلا يسألونه ولا أحد ممن مضى ما كانوا يبدون بشيء حين يضعون أقدامهم من الطواف بالبيت ثم لا يحلون وقد رأيت أمي وخالتي حين تقدمان لا تبدآن بشيء أول من البيت تطوفان به ثم لا تحلان وقد أخبرني أمي أنها أهلت هي وأختها والزبير وفلان وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا ﴿

ترجمہ محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی سے روایت ہے کہ انھوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا (اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ کیا پوچھا؟ اس کے لیے حدیث ۱۰۲۵ دیکھئے)

عروہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا سب سے پہلے جو کام آپ ﷺ نے مکہ میں آکر کیا وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر (طواف کے بعد بھی) آپ ﷺ کا حج عمرہ نہیں بنا پھر ابو بکرؓ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا انھوں نے بھی سب باتوں سے پہلے طواف کیا ان کا حج بھی عمرہ نہیں بنا پھر حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا ان کا حج بھی عمرہ نہیں ہوا پھر معاویہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوامؓ کے ساتھ حج کیا انھوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا لیکن ان کا حج عمرہ نہیں بنا اس کے بعد میں نے مهاجرین اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ان میں سے کسی کا حج عمرہ نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو ایسا کرتے دیکھا انھوں نے حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا (افسوس تو یہ ہے کہ) عبد اللہ بن عمرؓ ان کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور جتنے الگ لوگ گذرے ہیں انھوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا، وہ جہاں اپنا قدم بیت اللہ میں رکھتے تو طواف کرتے پھر ان کا احرام نہیں کھلتا اور میں نے اپنی ماں (حضرت اسماءؓ) اور خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آئیں تو پہلے بیت اللہ کے پاس آکر طواف کرتیں

اور ان کا احرام نہ کھلا (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن (حضرت عائشہؓ) اور زبیر اور فلاں فلاں (یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ) نے عمرے کا احرام باندھا جب حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور سر منڈایا تب احرام کھلا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انه توطأ ثم طاف بالبيت"

تعد ووضحه | والحديث هنا ص ۲۲۲ ومو الحديث ص ۲۱۹.

مقصد | امام بخاریؒ نے کوئی صاف حکم نہیں بیان کیا چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا مالکیہ وشافعیہ کے نزدیک طواف کے لیے طہارت عن الحدث والنجاسة شرط ہے بغیر اس کے طواف ہی نہیں ہوگا۔ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے یعنی بغیر وضو اگر طواف کرے گا تو گنہگار ہوگا اور دم واجب ہوگا مگر طواف ہو جائے گا ایک قول امام احمد بن حنبلؒ کا بھی مثل حنفیہ ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۰۴۰ وَجُوبِ الصَّافِ وَالْمَرْوَةِ وَجُعَلِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے واجب ہونے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (یادگاروں) میں سے قرار دیا گیا ہے

(اس کی پوری تفصیل کے لیے نمر الباری جلد نہم یعنی کتاب التفسیر ص: ۵۰ کا مطالعہ کیجئے)

۱۵۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى "إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ أَحَدٌ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةَ قَالَتْ بِنِسْمَا قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَو كَانَتْ كَمَا أَوْلَتْهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أَنْزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مِنْ أَهْلِ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةَ فَلَمَّا اسَلَّمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إنا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ

لَا حِدَ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرْتُ هَائِشَةً مِمَّنْ كَانَ يُهْلُ لِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْمَعُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الدِّينِ كَالْوَا يَتَخَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ﴿

ترجمہ مروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں فرمائیے ان الصفا والمروة الآیة سورة بقرہ۔ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) تو جو کوئی بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر ان دونوں کے کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اس کا مطلب تو بخدا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی صفا اور مروہ کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا آے میرے بھانجے تو نے غلط بات کہی اگر آیت کا بھی معنی ہوتا جو تو نے بیان کیا تو آیت کریمہ اس طرح ہوتی کہ ان دونوں (صفا و مروہ) کا طواف نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن (بات یہ ہے کہ) یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے منات بت کے لیے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ پرستش کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا تو جو لوگ (حج یا عمرہ کا) احرام باندھ لیتے وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف (یعنی سعی) کرنا گناہ سمجھتے جب یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا، ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے میں گناہ سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا و مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں الآیة

حضرت عائشہ نے فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (صفا و مروہ) کے درمیان طواف کو جاری فرمایا تو اب کسی کے لیے جائز نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف چھوڑے، امام زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہ کا یہ قول ابو بکر بن عبد الرحمن سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے تو یہ علم کی بات اب تک نہیں

سعی میں نے تو بہت سے اہل علم سے سنا وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ جو لوگ مناتہ کے لیے احرام باندھتے تھے جن کا تذکرہ حضرت عائشہؓ نے کیا ہے اس کے علاوہ سب صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور صفا و مروہ کے طواف کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (زمانہ جاہلیت میں) صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے اب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا لیکن صفا (و مروہ) کا ذکر نہیں فرمایا تو کیا اگر ہم صفا و مروہ کا طواف کریں تو ہم پر کچھ گناہ ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا:

”صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں الحج“

ابو بکر نے کہا میں سنا ہوں کہ یہ آیت دونوں فریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی اس فریق کے بارے میں بھی جو زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ کا طواف گناہ جانتا تھا اور اس فریق کے بارے میں بھی جو زمانہ جاہلیت میں طواف کرتے تھے پھر مسلمان ہونے کے بعد اس کا کرنا اس وجہ سے گناہ سمجھا کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور صفا و مروہ کا ذکر نہیں فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان دونوں کے طواف کا بھی ذکر فرما دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ“

تعد موضوعہ | والحدیث هنا ص ۲۲۲ تا ص ۲۲۳ ویاتی، ص ۲۴۱ وفي التفسیر ص ۶۳۶، ص ۷۲۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد سعی بین الصفا والمروہ کی مشروعیت بتانا ہے لیکن چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس لیے امام نے کوئی صاف و صریح حکم نہیں لگایا۔

شرعی حکم | حنفیہ کے نزدیک سعی بین الصفا والمروہ واجب ہے ترک پر دم واجب ہوگا۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک رکن ہے اسکے ترک سے حج ادا نہیں ہوگا، حنابلہ کا ایک قول سنت ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ﴾

وقال ابن عمر السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

سعی بین الصفا والمروہ کے بارے میں جو وارد ہے (یعنی صفا و مروہ کے درمیان

سعی کی کیفیت کا بیان)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کی گلی تک دوڑ کر چلے باقی راہ میں معمول کے مطابق۔

تشریح | بنی عباد کا گمراہ اور زقاق بنی حسین اس زمانہ میں مشہور ہوں گے مگر یہ دونوں چیزیں اب نہیں رہیں اب تو دوڑنے کے مقام میں ہزنشان بنے ہوئے ہیں بس میلین اخضرین کے درمیان سعی کرے۔

۱۵۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ
الْعَوَافَ الْأَوَّلَ حَبَّ فَلَائِثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْفِي بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ
قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحِمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں آکر) جب پہلا طواف (یعنی طواف قدوم) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کا طواف کرتے تو تالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے، عبید اللہ نے کہا کہ میں نے نافع سے پوچھا کیا عبد اللہ بن عمرؓ جب رکیمانی کے پاس پہنچتے تو معمول کے مطابق چلتے؟ انہوں نے کہا نہیں مگر جب ہجوم ہوتا تب حجر اسود کے پاس آکر آہستہ چلنے لگتے کیونکہ وہ بغیر جو سے اس کو نہیں چھوڑتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان يسفي بطن المسيل"

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۲۳ ومر الحديث م ۲۱۹، و م ۲۱۹.

۱۵۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا
ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
أَيُّهَا امْرَأَتُهُ فَقَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا
وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَدٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَتَهَا حَتَّى
يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴾

ترجمہ | عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص عمرہ کے احرام میں بیت اللہ کا طواف کر لے، لیکن صفا اور مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو تو کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات چکر کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ پر سات پھیروں کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے اور ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی عورت سے

اس وقت تک محبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لطاف بين الصفا والمروة سبعا"

تعد ووضعا | والحديث هنا من ۲۲۳ ومر الحديث من ۵۷، ۲۲۰، و ۲۲۰.

۱۵۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْمُكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا اس کے بعد دو گانہ طواف ادا فرمایا پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی لقد كان لكم الآية.

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم سعى بين الصفا والمروة"

تعد ووضعا | والحديث هنا من ۲۲۳ ومر الحديث من ۵۷، ۲۲۰، و ۲۲۰، وياتي من ۲۲۱.

۱۵۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَتَمَرَهُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴿

ترجمہ | عاصم احوال نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کیا آپ لوگ سعی بین الصفا والمروة کو برا جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ یہ زمانہ جاہلیت کی ایک نشانی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان الصفا والمروة الآية بلاشبہ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف (یعنی سعی) کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الآية المذكورة فيها اليات

السعي بين الصفا والمروة.

تعد ووضعا | والحديث هنا من ۲۲۳ وياتي الحديث في تفسير البقرة من ۲۲۶.

۱۵۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةَ يُرِي الْمَشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَثَلَهُ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے طواف میں اس لیے دوڑے تاکہ اپنی قوت شرکوں کو دکھلائیں (اور ان کا وہ خیال غلط ہو جائے کہ مسلمان مدینہ کے آب و ہوا سے کمزور ہو گئے ہیں) حمیدی نے اتنا اور اضافہ کیا کہ ام سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ام سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے سنا انھوں نے حضرت ابن عباس سے یہی حدیث۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت و بين الصفا و المروة"

تقریر و توضیح والحديث هنا م ۲۴۴ ویاتی الحدیث فی المغازی ص ۶۱۱۔

مقصد امام بخاری نے پہلے تو فسحی کا حکم بیان فرمایا کہ واجب ہے اب یہاں یہ تکرار مقصود ہے کہ سارے صفا اور مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے بلکہ ایک خاص مقدار ہے اور وہ دار بنی عباد سے زقاق بنی ابی حسین تک ہے مگر یہ دونوں چیزیں اب نہیں رہیں بلکہ اب تو میلین اخضرین ان کی جگہ بنے ہوئے ہیں ان کے درمیان سعی کرے مطلب یہ ہے کہ بزرگ نشان موجود ہے۔ اس کی وضاحت گذر چکی ہے۔

﴿ **بَابُ تَقْضِي الْحَائِضِ الْمَنَاسِكَ كُلِّهَا إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ**
وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿

حیض والی عورت حج کے تمام ارکان پورا کرے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی

اور اگر کوئی بغیر وضو سعی بین الصفا و المروہ کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿ ۱۵۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَمْ أَطُفُ بِالْبَيْتِ وَلَا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الْفَعْلَى كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ هَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں مکہ پہنچی اس وقت میں حیض میں تھی اور میں نے بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا

طواف نہیں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسے حاجی لوگ کرتے ہیں تو بھی کر صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک تو پاک نہ ہوے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الفعلى كما يفعل الحاج"

تدریجاً والحديث هنا ص ۲۲۳ من الحديث ص ۴۳، ص ۴۴، ص ۲۰۶، ص ۲۱۱ ویاتی ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲، ص ۲۳۰، ص ۴۱۴، ص ۸۳۲، ص ۸۳۴۔

۱۵۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ ح وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهَلَّتْ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَجْلُوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَىٰ مِنَىٰ وَذَكَرَ أَحَدُنَا يَقْطُرُ مِنَىٰ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنْ مَعِيَ الْهَدْيَ لَا حَلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَانْسَكْتَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ تَطْفُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهَّرْتَ طَافْتَ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنْطَلِقُونَ بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہؓ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اور حضرت علیؓ یمن سے مکہ آئے اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور تھا (آپ ﷺ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا؟) علیؓ نے عرض کیا کہ میں نے اس کا احرام باندھا جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اس حج کو عمرہ بنا دیں اور طواف کر لیں پھر بال چھانٹ لیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) یہ سن کر اصحاب کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منیٰ ٹپک رہی ہو یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا اگر مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو یقیناً میں احرام کھول دیتا،

اور حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انھوں نے حج کے تمام ارکان ادا کیے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا اور عائشہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے اور میں صرف حج کر کے جاؤں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ تعظیم تک عائشہ کے ساتھ جائیں چنانچہ عائشہ نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حاضت عائشة رضی اللہ عنہا
فنسك المناسك كلها"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴ ومر الحديث ص ۲۱۱، ۲۱۳ وياتي ص ۲۲۳، وص ۲۳۹، ص ۳۳۰، وص ۶۲۳، وص ۱۰۷۳، وص ۱۰۹۴۔

۱۵۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُؤْمَلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَمَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ فَصَرَ بَنِي خَلْفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلْتُ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَيَّ إِحْدَانَا بِأَسْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِيَلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدْ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْدَأْ إِلَّا قَالَتْ بَيِّبَا فَقُلْتُ أَسْمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بَيِّبَا فَقَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَ فَقُلْتُ الْحَالِضُ فَقَالَتْ أَوْلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا ﴿

ترجمہ | حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا کہ ہم اپنی کنواری جوان عورتوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے پھر ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں (جو بصرے میں تھا) اتری اس نے یہ بیان کیا کہ اس کی بہن (ام عطیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہو کر بارہ غزوہ (جہاد) کیے تھے اور میری بہن بھی چھ جہادوں میں اس کے ساتھ تھی وہ کہتی تھیں ہم زنجیوں کی دو اور مریضوں کی

نگرانی کرتے تھے پھر میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو عید گاہ جانے کے لیے نہ نکلنے میں کچھ حرج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ساتھ والی اپنی چادر سے اس کو اڑھا دے اور اس کو چاہیے کہ نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو پھر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں تو حنفیہ کہتی ہیں میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی، ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتیں تو ہمیشہ یوں کہتیں میرا باپ آپ پر قربان میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان آپ ﷺ نے فرمایا کنواری لڑکیاں اور پردے والیاں یا یوں فرمایا کہ پردے والی کنواری لڑکیاں اور حیض والیاں یہ سب نکلیں اور نیک کام اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حیض والی عورتیں نماز کے مقام سے الگ رہیں تو میں نے کہا کیا حیض والی بھی نکلیں تو کہنے لگیں کیا حیض والی عرفات نہیں جاتیں کیا یہاں اور وہاں نہیں جاتیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "او ليس تشهد عرفة وتشهد كذا و تشهد كذا"

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۲۳ ومر الحديث ص ۲۶ تا ص ۴۷، ص ۵۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳، ص ۱۳۴، ص ۱۳۳، وسلم ص ۲۶۰، ابوداؤد ص ۱۶۱، ترمذی ص ۷۰، نسائی ص ۱۷۷.

مقصد اس پر تو اتفاق ہے کہ حائض طواف نہیں کر سکتی، مسئلہ بارہا گذر چکا ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طواف کے لیے طہارت شرط ہے اور احناف کے نزدیک اگرچہ شرط نہیں لیکن طواف مسجد میں ہوتا ہے اور حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔

امام بخاریؒ نے طواف کے متعلق تو حکم لگا دیا کہ نہ کرے مگر سعی کے متعلق حکم نہیں لگایا بلکہ "واذا سغى على غير وضوء بين الصفا والمروة" کہہ کر چھوڑ دیا کوئی حکم نہیں لگایا معلوم ہوا کہ سعی کر سکتے ہیں یہی حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ کا مذہب ہے۔ تو گویا بخاریؒ جمہور کی موافقت کر رہے ہیں۔

باقی تحقیق و تشریح کے لیے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دوم، ص ۳۰۲ تا ۳۰۱۔

﴿ بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ ^{۱۰۴۳}

وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَنَىٰ ﴿

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ إِلَيْبِيِّ الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَىٰ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَلْنَا حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بَطْحَرًا لَيْسْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلُ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ يَهْلُ أَنْتَ حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ لَقَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَهْلُ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَأِحَتُهُ.

جو شخص مکہ میں رہتا ہو منیٰ کی طرف جاتے وقت بطحار وغیرہ سے احرام باندھے اور اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو (وہ بھی مکی کی طرح بطحار وغیرہ سے احرام باندھے)

اور عطاء بن ابی رباحؓ سے پوچھا گیا جو شخص مکہ ہی میں رہتا ہو وہ حج کے لیے لبیک کہے؟ تو انھوں نے کہا حضرت ابن عمرؓ انھوں نے ذی الحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اونٹنی پر سوار ہوتے تو لبیک کہتے اور عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے روایت کی انھوں نے حضرت جابرؓ سے انھوں نے فرمایا ہم (حجۃ الوداع میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے آئے پھر آٹھویں ذی الحجہ تک ہمارا احرام کھلا رہا، آٹھویں کو مکہ مکرمہ کو ہم نے اپنی اپنی پشت پر کیا اور لبیک پکاری (مطلب یہ ہے کہ مکہ کارہنے والا اور تمتع کرنے والا حج کا احرام مکہ ہی سے باندھے اور کسی خاص جگہ کی تعیین نہیں ہے مکہ میں ہر جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے اور افضل یہ ہے کہ اپنے گھر کے دروازے سے احرام باندھے) اور ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے یوں نقل کیا کہ ہم نے بطحار سے احرام باندھا، اور عبید بن جریج نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو سارے لوگ ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب تک آپ ﷺ اونٹنی پر سوار نہ ہوتے (منیٰ جانے کے لیے) احرام نہ باندھتے۔

اشکال: یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ذوالحلیفہ ہی سے احرام باندھ کر آئے تھے اور مکہ میں حج سے فارغ ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا ہی نہ تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے کیسے استدلال کیا؟

جواب: یہ ہے کہ ابن عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے احرام باندھتے ہی حج یا عمرے کے اعمال شروع کر دیئے اور احرام میں اور حج کے کاموں میں فاصلہ نہیں کیا پس اس سے یہ نکل آیا کہ مکہ کارہنے والا یا تمتع آٹھویں تاریخ سے احرام باندھے کیونکہ اس تاریخ کو لوگ منیٰ روانہ ہوتے ہیں اور حج کے کام شروع ہوتے ہیں۔

مقصد: یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ مکی اور وہ آفاقی جو عمرہ کر کے حلال ہو گیا ہے احرام حرم سے باندھے گا اب

کہاں سے باندھے گا؟

امام شافعی فرماتے ہیں کہ مکہ سے باندھنا ضروری ہے اور حنفیہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں سے باندھ لینا کافی ہے، باہر سے باندھنے پر دم واجب ہوگا۔ حنابلہ و مالکیہ کے نزدیک اگر باہر سے بھی باندھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری شافعیہ پر زور فرماتے ہیں اور استدلال وجعلنا مکة بظہر سے کرتے ہیں اس لیے کہ مکہ پشت پر واجب ہوگا تو آدمی مکہ سے باہر ہی ہوگا۔

﴿بَابُ ۱۰۳۳ آيِنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ﴾

آٹھویں ذی الحجہ کو آدمی ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

۱۵۵۷ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ آيِنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمَنِي قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أُمْرَاؤُكَ﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن رافع نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ تم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ یاد ہو تو مجھے بتاؤ کہ آپ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ”منیٰ میں“ میں نے پوچھا پھر کوچ کے دن (بارہویں تاریخ) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا ابطح (یعنی محب) میں آکر پھر حضرت انس نے فرمایا تیرے حکام جیسا کرتے ہیں ویسا ہی کر۔ (مطلب یہ ہے کہ جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی پڑھ لے اگرچہ افضل یہی ہے کہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے جہاں پڑھی ہے وہیں پڑھے اور اتباع سنت کرے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”اين صلى الظهر والعصر يوم التروية؟ قال بمني“

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص ۲۲۳ ویاتی ص ۲۳۷.

۱۵۵۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمِيعٍ أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَنِي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَيَّ حِمَارًا فَقُلْتُ آيِنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم هذا اليوم الظَّهْرَ قَالَ أَنْظِرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمْرَاؤُكَ فَصَلَّ ﴿
ترجمہ | عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ چلا تو حضرت انسؓ سے ملاقات ہوئی وہ
 گدھے پر جا رہے تھے میں نے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا
 دیکھ جہاں تیرے حاکم لوگ نماز پڑھیں تو بھی وہیں پڑھ لے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة : هذا طریق آخر الخ
 یعنی یہ حدیث سابق حدیث ہی کی تاکید ہے عبدالعزیز بن رفیع کی دوسری سند سے۔

تعدیل موضوع | والحدیث هنا ص ۲۲۴ ویاتی ص ۲۳۷۔

مقصد | منیٰ کس وقت جائے؟ جمہور ائمہ اربعہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آٹھویں تاریخ کی نماز صبح مکہ مکرمہ
 میں پڑھ کر منیٰ کو جائے اور وہاں پانچ نمازیں پڑھے یوم ترویہ یعنی آٹھویں کی ظہر و عصر و مغرب اور عشاء اور نویں ذی
 الحجہ کی نماز فجر۔ امام شافعی کا ایک ضعیف قول یہ ہے کہ آٹھویں کو ظہر کی نماز مکہ میں پڑھ کر منیٰ کو جائے۔ اور بعض صحابہ
 حضرت عائشہؓ وغیرہا سے منقول ہے کہ نویں کی رات کو جائے۔

امام بخاریؒ دونوں پر رد فرماتے ہیں۔ اور افعّل کما یفعل امرؤک سے عدم ایجاب کی طرف اشارہ فرمادیا۔
تشریح | اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا اسلامی حاکم کی اطاعت واجب ہے شرط یہ ہے کہ خلاف شریعت نہ ہو
 اور حتی الامکان جماعت کے ساتھ رہنا ضروری ہے، اگرچہ مستحب وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کیا مگر مستحب کام کے لیے حاکم یا جماعت کی مخالفت بہتر نہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الصَّلَاةِ بِمَنَى ۱۰۳۵ ﴾

منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۵۵۹ ﴿ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَانِئَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
 شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ
 خِلَافَتِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابو بکر
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے رہے اور حضرت عثمانؓ بھی اپنی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے رہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين الخ"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۲۲۵ ومرص ۱۳۷، مسلم اول، ص ۲۴۳.

۱۵۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنَهُ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ ﴾

ترجمہ | حضرت حارثہ بن وہب خزاعی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اور اس وقت ہمارا شمار سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے ڈر (یعنی مامون و مطمئن) کسی وقت میں نہ تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى آخره"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۲۲۵ ومر الحديث ص ۱۳۷.

۱۵۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمْ الطَّرِيقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے (منیٰ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر ان کے بعد تم میں اختلاف ہو گیا (کچھ لوگ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور کچھ چار رکعتیں پڑھنے لگے) تو کاش ان چار رکعتوں کے بدلے مقبول دو رکعتیں نصیب ہوتیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين الى آخره"

تعد وموضع | والحديث هنا ص ۲۲۵ ومر الحديث ص ۱۳۷.

مقصد | امام بخاری نے ترجمہ میں حکم کی تصریح نہیں فرمائی ہے لیکن روایات تحت الباب سے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ منیٰ میں سارے لوگ قصر کریں گے خواہ حج کا سفر ہو یا عمرہ کا خواہ خوف کا وقت ہو یا امن کا؟ ہر حال میں قصر کریں گے۔

﴿بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ﴾^{۱۰۳۶}

عرفہ کے دن (یعنی نویں ذی الحجہ) میں روزہ رکھنے کا بیان

۱۵۶۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ شَكَ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ﴾

ترجمہ | سالم نے بیان کیا کہ میں نے ام الفضل کے غلام عمیر سے سنا کہ ام الفضل نے کہا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں یا نہیں؟ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی چیز (یعنی دودھ بھیجا جیسا کہ آنے والی روایت میں تصریح ہے) بھیجی تو آپ ﷺ نے اُسے پی لیا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث ان فيه بيان ترك النبي صلى الله عليه وسلم الصوم في يوم عرفة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۲۵ وياتي ص ۲۲۵، و ص ۲۲۷، و ص ۸۳۸، و ص ۸۴۰، و ص ۸۴۲ و اخرجه مسلم في الصوم و ابوداؤد في الصوم .

مقصد | امام بخاری نے کوئی حکم نہیں لگایا چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

لیکن روایت مانی الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا رجحان یہی ہے کہ حج کے موقع پر عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا افضل و بہتر ہے تاکہ اعمال حج اور ذکر و اذکار میں ضعف نہ پیدا ہو، و اختار مالک و ابو حنیفہ و الثوری الفطر (عمدہ) مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں ارشاد نبوی ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ کو مٹا دیتا ہے تو اسکو حالت اقامت پر محمول کر لینے میں اختلاف باقی نہیں رہتا ہے۔ عند الاحناف مستحب باعث ثواب ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ﴾^{۱۰۳۷}

جب صبح کو منی سے عرفات کو روانہ ہو تو لبیک اور تکبیر کہنا

۱۵۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الشَّامِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّقْفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ

تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ مِنَّا
الْمَهْلُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ﴿

ترجمہ | محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے آپ لوگ آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہم میں سے کچھ لوگ ”لبیک“ کہتے اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا اور کچھ لوگ تکبیر کہنے والے تکبیر کہتے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”کان یهل منا المهل فلا ینکر علیہ
ویکبر المکبر الی آخره“

تعدو وضعه | والحديث هنا ص ۲۲۵ ومر الحديث ص ۱۳۲۔

مقصد | چونکہ بعض روایت کے اندر ”لم یزل یلّی حتی رمی جمرة العقبة“ تو اس سے ایہام ہوتا ہے کہ صرف تلبیہ پڑھنا چاہیے بخاری نے ترجمہ میں والتکبیر بڑھا کر اس وہم کو دور کر دیا اور حدیث ذکر کر کے بتلا دیا کہ عرفات جاتے وقت حاجی کو اختیار ہے کہ لبیک پکارے یا تکبیر کہے۔

﴿ بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَّاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ ﴾

عرفہ کے دن دوپہر کے وقت عین گرمی میں روانہ ہونا

یعنی قوف عرفہ کے لیے نمرہ (فتح النون وکسر الهم) سے نکلتا۔ نمرہ مقام ہے جہاں حاجی نویں تاریخ پہنچ کر ٹھہرتے ہیں وہ حرم کی حد سے خارج عرفات سے متصل ہے۔ (عمدہ)

﴿ ۱۵۶۳ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الشَّامِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ
سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ
فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ
الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعْصَفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ
الرَّوَّاحُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاظْطَرَّنِي حَتَّى
أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرَجَ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي
فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ السُّنَّةَ فاقْضِرْ النُّخْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيَّ

عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ﴿

ترجمہ | سالم نے بیان کیا کہ عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے معاملے میں ابن عمرؓ کی مخالفت مت کرنا، سالم نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن سورج ڈھلتے ہی ابن عمرؓ آئے اور میں ان کے ساتھ تھا، ابن عمرؓ نے حجاج کے خیمے کے پردوں کے نزدیک بلند آواز سے پکارا تو حجاج گسم سے رگئی ہوئی چادر اوڑھے نکلا اور کہا کیا بات ہے اے ابو عبد الرحمن؟ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اگر تو سنت پر عمل کا ارادہ رکھتا ہے تو چلتا ہے، حجاج نے کہا: ”اسی وقت؟“ عبد اللہ نے کہا ہاں حجاج نے کہا اچھا اتنی مہلت دو کہ میں اپنے سر پر پانی بہا لوں (یعنی غسل کر لوں) پھر نکلتا ہوں، عبد اللہ بن عمر سواری سے اتر گئے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا، میں نے حجاج سے کہا اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور قوف میں جلدی کر یہ سن کر عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبد اللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا سالم نے سچ کہا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تستفاد من قوله ”هذه الساعة“ لانه اشار به الى زوال الشمس وهو وقت الهاجره وهو وقت الرواح الى الموقف .

تعد موضوع | والحديث هنا م ۲۲۵ وياتي م ۲۲۵، و م ۲۲۵.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد قوف عرفہ کے سلسلے میں جمہور حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کی تائید و موافقت ہے کہ یوم عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کے دوپہر کے بعد بالکل تاخیر نہ کی جائے زوال کے بعد بلا تاخیر فوراً عرفات کے لیے روانہ ہو جانا چاہیے۔ اس سے حنابلہ کی تردید بھی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ نویں ذی الحجہ کی صبح سے دسویں ذی الحجہ کی صبح تک ہے۔ بخاریؒ نے اس کی تردید کر دی کہ زوال کے بعد ہے۔

﴿ **بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ** ﴾

عرفات کا قوف جانور پر سوار رہ کر کرنے کا بیان

﴿ ۱۵۶۵ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أَنَسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَيَّ بِعَيْرٍ فَشَرِبَهُ ﴿

ترجمہ | ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے جو ان کے پاس تھے اس میں اختلاف کیا کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزہ سے ہیں یا نہیں؟ بعضوں نے کہا کہ روزہ سے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا کہ روزہ سے نہیں ہیں تو میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ دودھ بھیجا، آپ ﷺ اونٹ پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اس کو پی لیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وهو واقف على بعيره"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۲۵ ومر الحديث ص ۲۲۵ ویاتی ص ۲۶۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۰، ص ۸۳۲ اخرجه مسلم و ابو داؤد فی الصوم.

مقصد | ابو داؤد کی ایک حدیث میں دو اب یعنی سواریوں کو متاثر بنانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی لمبی بات کرنے کی ضرورت ہو تو اتر کر کرو۔

امام بخاری کا مقصد یہ ہے وقوف بعرفہ اس نبی سے مستثنیٰ ہے۔

اب اس میں اختلاف ہے کہ افضل وقوف علی الاقدام ہے یا علی الدابہ؟ حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وقوف علی الدابہ افضل ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کی اتباع ہے گویا امام بخاری نے حنفیہ و مالکیہ کی تائید و موافقت کی ہے۔

سوال . اس حدیث میں عمیر کو عبد اللہ بن عباس کا غلام بتایا گیا ہے اور اس سے دو باب قبل باب ۱۰۴۶ میں عمیر کو حضرت ام الفضل کا غلام بتایا گیا ہے کیف التوفیق؟

جواب : اس میں کوئی اشکال ہی نہیں ہے ام الفضل عبد اللہ بن عباس کی والدہ ہیں تو کبھی والدہ کی طرف اور کبھی بیٹے کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

﴿بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ﴾^{۱۰۵۰}

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزْلِ بَابِنِ الرَّبِيعِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ نَضَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنَّ كُنْتَ تُرِيدُ السَّنَةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّنَةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ

عرفات میں جمع بین الصلوٰتین کا بیان (یعنی ظہر اور عصر دونوں کو ظہر کے وقت میں پڑھنا) اور حضرت عبد اللہ بن عمر اگر امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہ پاتے تو بھی ان دونوں (ظہر و عصر) کو ملا

کر پڑھتے، اور لیف نے کہا مجھ سے محفیل نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے ابن شہاب امام زہری نے کہا کہ مجھ سے سالم نے بیان کیا کہ حجاج بن یوسف جس سال حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے (۳۷ھ مکہ میں) اترے تو حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا عرفہ کے دن موقف (ٹھہرنے کی جگہ) میں کیا کروں؟ تو سالم نے کہا اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن سورج ڈھلتے ہی نماز پڑھ لے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سالم نے سچ کہا ہے۔ صحابہ سنت کے مطابق ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے تھے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے سالم سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ تو سالم نے کہا تم لوگ اس مسئلے میں حضور اقدس ﷺ ہی کی سنت کی پیروی کرتے ہو۔

مختصر تشریح اس میں اختلاف ہے کہ یہ جمع بین الصلوٰۃ نسکی ہے یا سفری؟ جمہور حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک نسکی ہے یعنی اس کا تعلق صرف حج سے ہے لہذا اس میں مسافر اور مقیم برابر ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک سفری ہے یعنی یہ جمع للسفر ہے لہذا مقیم کے لیے یہ جمع بین الصلوٰتین جائز نہ ہوگا۔ پھر صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے یہاں جمع بین الصلوٰتین بعرفۃ بلا کسی قید کے مطلق جائز ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک چونکہ جمع تقدیم کی وجہ سے عصر اپنے وقت سے پہلے ہوتی ہے حالانکہ آیت قرآنی ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا (سورہ نسا آیت ۱۰۳)

(۲) حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی (سورہ بقرہ آیت ۲۳۸)

ان آیات میں یہ بات واضح ہے کہ نمازوں کے اوقات مقرر ہیں اور ان کی محافظت واجب ہے۔ پھر بھی یہاں جمع کیا جاتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی شے خلاف قیاس ثابت ہو تو اپنے مورد پر منحصر رہتی ہے لہذا وہ جمع کے لیے احرام و جماعت کی شرط قرار دیتے ہیں۔

امام بخاریؒ کا رجحان جمہور کی طرف ہے اس لیے ابن عمرؓ کا اثر نقل فرمایا۔

فائدہ: جمع بین الصلوٰتین کی پوری بحث مفصل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثالث، ص: ۱۳۲ تا ۱۳۰۔

﴿ بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ ﴾

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنے کا بیان

۱۵۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمَّ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتْ أَوْ زَالَتْ

السَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ أَيْنَ هَذَا فَنُجِرَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرِّوَاخُ لَقَالَ
الآنَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ انظُرْنِي أَلَيْسَ عَلَيَّ مَاءٌ فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى خَرَجَ لَسَارَ
بَيْتِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ لَوْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السَّنَةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ
وَاعْجَلِ الْوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ ﴿

ترجمہ | سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھا) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں عبد اللہ بن عمر کی اقتدا کرے (عبد اللہ بن عمر کے حکم کے مطابق چلے) جب عرفہ کا دن ہوا تو ابن عمرؓ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے اور میں (اپنے والد) ابن عمر کے ساتھ تھا ابن عمرؓ نے آواز لگائی کہ حجاج کہاں ہے؟ حجاج باہر نکلا ابن عمرؓ نے کہا جلدی چلنا ہے حجاج نے کہا ابھی سے؟ ابن عمرؓ نے کہا ”ہاں“ حجاج نے کہا اتنی مہلت دیجئے کہ میں اپنے اوپر پانی بہالوں (یعنی غسل کر لوں) آخر حضرت ابن عمرؓ سواری پر سے اتر پڑے، حجاج نکلا اور میرے اور میرے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) کے درمیان چلنے لگے میں نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور وقوف میں جلدی کر، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ سالم نے سچ کہا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فاقصِر الخُطْبَةَ“

تعمیر موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۲۵ تا ص ۲۲۶ ومر الحديث ص ۲۲۵۔

مقصد | بنو امیہ کی عادت تطویل خطبہ کی تھی اور واعظ قسم کے لوگوں کو لمبی تقریروں میں مزہ آتا ہے اس لیے امام بخاریؒ نے ”تفسیر خطبہ کا باب باندھ کر تنبیہ فرما رہے ہیں۔

﴿ بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ ۱۰۵۲ ﴾

قال أبو عبد الله يَزَادُ فِي هَذَا الْبَابِ هَمَّ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَ فِيهِ غَيْرَ مُعَادٍ

موقف کی طرف جلدی جانے کا بیان (یعنی عرفات میں وقوف کے لیے جلدی جانا)

ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا اس باب میں یہ حدیث مالک عن ابن شہاب والی حدیث زیادہ کی جاسکتی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس میں غیر مکرر حدیث ذکر کروں۔

تشریح | صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں اس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے کیونکہ سابق باب میں جو حدیث مذکور ہوئی ہے یعنی مالک عن ابن شہاب اس سے اس باب کا بھی مطلب نکل آتا ہے،

صرف ہندوستانی نسخوں میں اتنی عبارت قال ابو عبد اللہ الی آخرہ ای غیر معاد“ یعنی امام بخاری نے کہا کہ اس کتاب میں وہی حدیث لانا چاہتا ہوں جو بلا وجہ، بلا فائدہ مکرر نہ ہو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس کتاب میں ایسی حدیثیں نہیں لکھی ہیں جن میں بلا فائدہ تکرار ہو بلکہ جہاں کسی حدیث کو مکرر لائے ہیں یا تو اسناد میں فرق ہے یا الفاظ میں کچھ اختلاف ہے یا ایک موصول ہے اور ایک مطلق ہے یا ایک مختصر ہے اور ایک مطول۔ اور جو تکرار ان فوائد سے بھی خالی ہو وہ بہت کم اور بلا قصد ہے۔

﴿ بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ ﴾

عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

۱۵۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي ح وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَلَمَّحْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا ﴾

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعم نے فرمایا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تو میں عرفہ کے دن اس کو تلاش کرنے گیا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں وقوف کیے ہوئے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم یہ شخص (یعنی رسول اکرم ﷺ) قریش میں سے ہیں ان کا یہاں کیا کام؟

(قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حرم کے باہر نہیں نکلتے تھے اور عرفات میں جو حرم کی حد سے خارج ہے وقوف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ ہیں حرم کے باہر ہمارا کیا کام؟ عرفات کے بدلے وہ مزدلفہ ہی میں جو حرم کی حد کے اندر ہے وقوف کر لیتے تھے۔

جبیر بن مطعم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی چونکہ آپ ﷺ قریشی تھے یہی خیال کیا اور ان کو آپ ﷺ کے عرفات میں وقوف کرنے پر تعجب ہوا۔

حمس کی تحقیق | حمس بضم الحاء الہمלתہ و سکون الهمم جمع حمس، حمس کے معنی ہیں سخت یعنی جو اپنے دین و مذہب میں سخت دہنتے ہو۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرايت النبي ﷺ واقفا بعرفة"

تعدرووضع | والحديث هنا ص ۲۲۶۔

۱۵۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْخُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الشِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَتُعْطَى الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الشِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَمْ تُعْطِهِ الْخُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةَ النَّاسِ مِنْ عَرَافَاتٍ وَيُفِيضُ الْخُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْخُمْسِ ثُمَّ أَلْفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَلْفَضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَذُفِعُوا إِلَى عَرَافَاتٍ ﴿

ترجمہ | عروہ نے بیان کیا زمانہ جاہلیت میں لوگ ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر خمس یعنی قریش کے لوگ اور ان کی اولاد جیسے خزاعہ بن کنانہ وغیرہ اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو ثواب کا کام سمجھ کر کپڑے دیا کرتے تھے ان میں کامرد، مرد کو کپڑے دیتا اور وہ ان کو پہن کر طواف کرتے اور ان میں کی عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان کو پہن کر طواف کرتی، اور جس کو قریش کے لوگ کپڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا اور دوسرے سب لوگ (وقوف کر کے) عرفات سے لوٹتے اور قریش کے لوگ مزدلفہ ہی سے لوٹ آتے۔ ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت ثم الفوضوا من حيث الفاض الناس قریش کے بارے میں نازل ہوئی وہ مزدلفہ سے لوٹ آتے تھے تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ثم الفوضوا من حيث الفاض الناس" یعنی اس آیت میں وقوف عرفہ کا حکم دیا گیا ہے۔

تعدرووضع | والحديث هنا ص ۲۲۶ ویاتی الحديث فی تفسیر البقرہ ص ۶۳۸۔

مقصد | امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ وقوف عرفہ ارکان حج میں سے عظیم ترین رکن ہے وقوف عرفہ کے بغیر حج نہیں ہوگا۔

﴿ بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَافَةَ ﴾

عرفات سے لوٹتے وقت چلنے کا بیان

(یعنی تیز چلے یا آہستہ؟ چونکہ مزدلفہ میں آ کر مغرب اور عشاء دو نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں، جمع بین الصلوٰتین

کی وجہ سے عرفات سے لوٹنے وقت تیز رفتار فضل و مسنون ہے کما یاتی الحدیث۔
 ۱۵۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
 قَالَ سَأِلْتُ أَسَامَةََ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ
 فِي حَبْجَةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعُنُقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةَ نَصَّ قَالَ
 هِشَامُ وَالنَّصُّ لَوْقَ الْعُنُقِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ
 وَلِجَاءٌ وَكَذَلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصُ لَيْسَ حِينَ لِيَرَارَ ﴾

ترجمہ | مردہ بن زبیر نے کہا کہ حضرت اسامہؓ سے پوچھا گیا اور میں وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع میں عرفات سے چلے تو کس رفتار سے چل رہے تھے انھوں نے کہا متوسط چال سے اور جب کشادگی پاتے (یعنی ہجوم نہ ہوتا) تو تیز دوڑتے۔ ہشام نے کہا اور نص صحت سے اوپر ہے (یعنی نص تیز چلنے کو کہتے ہیں) امام بخاری نے کہا لہجہ کے معنی کشادہ جگہ اس کی جمع لُجوات اور لُجاء ہے اور اسی طرح رکوة مفرد اور رکوات جمع ہے۔ اور سورہ ص میں جو ”مناص“ کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں فرار، بھاگنا۔ آیت ۳ ہے ”فنادوا اولات حین مناص“
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”كان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص“

تعمیر ووضوح | والحديث هنا من ۲۲۶ وياتي في الجهاد من ۴۲۱ وفي المغازي من ۶۳۳.
مقصد | امام بخاری کا مقصد عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت کی رفتار و چال کو بتلانا ہے کہ متوسط چال میانہ روی سے چلے لیکن جب ہجوم نہ ہو خالی جگہ ہو تو تیز چلے۔

تنبیہ: الفاظ کی تحقیق کے لیے نمر الباری کتاب المغازی یعنی آٹھویں جلد ص ۴۸۹ دیکھئے۔

﴿ بَابُ ١٠٥٥ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ ﴾

عرفات اور مزدلفہ کے درمیان نزول کا بیان

یعنی اگر اس دوران قضاء حاجت کی ضرورت ہو تو اترنے کا بیان

۱۵۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْفَاضِ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ لِقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ لَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصَلِّي قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ ﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے (مزدلفہ جاتے ہوئے تو راستے میں) تو ایک گھائی کی طرف مڑے اور اپنی حاجت پوری کی اور وضو کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نماز (مغرب) پڑھیں گے فرمایا نماز تیرے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "مال إلى الشعب لفضي حاجته"
تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۲۶ ومر الحديث ص ۲۵، و ص ۳۰ ویاتی ص ۲۷.

۱۵۷۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَالِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرِ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشَّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ﴾

ترجمہ ناخ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ میں آ کر مغرب اور عشا ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور وہ راستے میں اس گھائی میں بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے وہ وہاں جاتے اور قضاء حاجت کرتے اور وضو کرتے اور نماز نہیں پڑھتے نماز جمع یعنی مزدلفہ میں آ کر پڑھتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "غير انه يمر بالشعب فيدخل فينتفض"
تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۲۶ ومسلم في الحج.

۱۵۷۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ آتَاخَ لَبَّالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ الوُضُوءَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَ خَفِيفًا فَقَلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةً جَمَعَ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَزُولُ يَلْبِي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ کے قریب پہاڑ کی بائیں گھائی پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور

پیشاب کیا پھر آئے میں نے وضو کا پانی آپ ﷺ پر بہایا آپ ﷺ نے ہلکا وضو فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز آگے چل کر، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے تو (مغرب و عشاء کی) نماز پڑھی پھر جمع کی (یعنی مزدلفہ کی) صبح کو حضرت فضل بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے۔ کرب نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عباسؓ نے فضل سے سن کر خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لیک کہتے رہے یہاں تک کہ حمرہ عقبہ پر پہنچے (یعنی کنکریاں مارنے کے لیے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعب الايسر الذي دون المزدلفه اناخ فبال"

تعريضاً | والحديث هنا ص ۲۲۶ ومر الحديث ص ۲۰۹ ویاتی فی ص ۲۲۸.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے قریب جو گھٹائی میں نزول ہوا تھا یہ کوئی حج کے افعال و ارکان میں سے نہیں ہے بلکہ یہ نزول صرف استنجا کی ضرورت کی وجہ سے تھا۔ البتہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ چونکہ شدید الاتباع تھے اس لیے وہ یہاں پیشاب کرنے کے لیے اترتے تھے گو ان کو پیشاب کی حاجت نہ ہو۔

امام بخاریؒ اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی مستقل منزل نہیں ہے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صرف ضرورت کے لیے اترے تھے۔

﴿ **باب ۱۰۵۶** **أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ**

الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوِطِ ﴾

عرفات سے لوٹتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لیے حکم دینا

اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

۱۵۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي هَمْرٍ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِيَةِ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْمِرَّ لَيْسَ بِالْإِبْضَاعِ أَوْضَعُوا

أَسْرَعُوا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا ﴿

ترجمہ | والہ کوئی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کیساتھ عرفہ کے دن (عرفات سے) لوٹے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت ڈانٹ ڈپٹ اور اونٹوں پر مارکی آواز سنی تو اپنے کوڑے سے ان لوگوں کو اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو! سکون (آہستگی) کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ دوڑنا دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے۔

”اوضِعُوا“ کے معنی اسرِعُوا کے ہیں یعنی دوڑا یا۔ ”خِلَالَكُمْ“ و خِلَالَ بَيْنَكُمْ سے ہے یعنی تمہارے درمیان۔ (یہ دراصل سورہ براءت رکوع ۱۳ میں آیا ہے ”وَلَا أَوْضِعُوا خِلَالَكُمْ“ تو امام بخاری نے اپنی عادت کے مطابق اس کی تفسیر کر دی چونکہ اس حدیث میں ایضاً کا لفظ آیا تھا، پھر خِلَالَكُمْ کی مناسب سے سورہ کہف میں ہے وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا فِي خِلَالَهِمَا کے معنی بینہما کے ہیں یعنی تمہارے درمیان۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وللترجمة جزآن احدهما امره ﷺ بالسكينة فيطابقه قوله ”ايها الناس عليكم بالسكينة“ والآخر اشارته ﷺ ”اليهم بالنسوة فيطابقه قوله فاشارة اليهم بسوطة“

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۲۶ تا ۲۲۷.

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے افاضہ یعنی عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت سکون سے چلنا چاہیے کیونکہ جمع بہت ہوتا ہے نیز سوار یوں کی کثرت ہوتی ہے اس لیے امام بخاریؒ تشبیہ کر رہے ہیں کہ امیر کو چاہیے کہ لوگوں کو سکون سے چلنے کے لیے اشارہ بھی کر دے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔

﴿ بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ ﴾

مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین کا بیان (یعنی مغرب اور عشاء ایک وقت میں پڑھنا)

۱۵۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشَّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلُوةُ قَالَ الصَّلُوةُ أَمَّا مَكَ فَبَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فِتَوَضَّأَ فَاسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلُوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِعَيْرِهِ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلُوةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ﴿

ترجمہ | کرب سے روایت ہے انہوں نے اسامہ بن زید سے سنا حضرت اسامہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ

عرفات سے لوٹے تو گھاٹی میں (جو مزدلفہ کے قریب ہے) اترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا (یعنی خوب پانی نہیں بہایا بلکہ ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا: نماز؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز آگے چلکر، پھر مزدلفہ آئے اور پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اسکے بعد ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنی منزل میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی اور عشاء کی نماز پڑھی ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فجاء المزدلفة" الى آخره

تقدیر ووضوح | والحديث هنا من ۲۲۷ ومر الحديث من ۲۶۵ تا ۳۰، و من ۲۲۶.

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰۃ ہر حاجی کرے گا خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا اور یہ مسئلہ جماعتی ہے۔

تشریح | البتہ ائمہ کرام کے درمیان یہ اختلاف ہے کہ یہ جمع بین الصلواتیں نسکی ہے یا سفری؟

جمہور حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کے نزدیک نسکی ہے یعنی حج کی وجہ سے جمع حقیقی ہے اس لیے ہر حاجی کرے گا۔

(۲) شافعیہ کے نزدیک سفری ہے یعنی صرف مسافر کرے گا۔

پھر امام صاحب نے جمع عرفات میں تو احرام، امام جماعت کی قید لگائی اس لیے کہ وہاں جمع تقدیم ہوتا ہے عصر کی نماز اپنے وقت سے پہلے ہوتی ہے تو جمع خلاف قیاس ہونے کی وجہ سے مورد کے ساتھ خاص رہے گا اور مزدلفہ میں جمع تاخیر ہوتا ہے مغرب مؤخر ہوتی ہے اور عشاء اپنے وقت پر ہوتی ہے اس لیے یہاں وہ شرائط نہیں ہیں بلکہ منفرد بھی جمع کرے گا۔

سوال: اس حدیث میں مزدلفہ میں جمع بین المغرب والعشاء کا ذکر ہے اس سلسلے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت ہوگی لیکن یہاں اقامتیں دو آگئی ہیں۔

جواب: جواب یہ دیا گیا ہے کہ دونوں نمازوں کے درمیان اونٹوں کے بٹھانے اور کبادہ وغیرہ کھولنے کی مشغولیت سے فصل ہونے کی صورت میں عند الاحناف بھی دو اقامت ہوگی۔

﴿ بَابُ ١٠٥٨ مِنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ ﴾

مغرب اور عشاء (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھنے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان

کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھنے کا بیان

۱۵۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

ابن عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى الْوَكْلِ وَاحِدَةً مِنْهُمَا ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا ہے ایک، ایک اقامت سے (یعنی ہر ایک کے لیے الگ الگ تکبیر ہوئی) اور ان دونوں کے درمیان میں سنت نہیں پڑھی اور نہ ان میں سے کسی کے بعد۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷۔

۱۵۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ﴿

ترجمہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "جمع في حجة الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفة"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷ وياتي الحديث في المغازي ص ۶۳۳.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی سنت و نفل نہ پڑھے کیونکہ درمیان میں سنت پڑھنے سے جمع بین المصلاتین باطل ہو جاتا ہے چنانچہ امام بخاریؒ نے ترجمہ میں تصریح کر دی لم يتطوع اي لم يتنفل بينهما.

لیکن امام بخاریؒ نے ترجمہ میں اس کی کوئی تصریح نہیں کی کہ دونوں (مغرب و عشاء) سے فراغت کے بعد سنت پڑھے یا نہیں بلکہ مطلق چھوڑ دیا چنانچہ باب کی دوسری حدیث: حضرت ابوایوب انصاریؓ کی حدیث بھی مطلق ہے سنت پڑھنے نہ پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

لیکن باب کی پہلی حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں اتنی تصریح ہے کہ دونوں کے بعد بھی نہ پڑھے اس سے معلوم ہوا کہ عشاء کے بعد بھی فوراً کوئی نفل نہ پڑھے البتہ کچھ دیر کے بعد بلاشبہ پڑھ سکتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ﴾

جس نے کہا ہر نماز کیلئے اذان اور اقامت کہے (اس کی دلیل)

۱۵۷۷ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَيْنَا الْمُرْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَى ثُمَّ أَمَرَ أَرَى رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرُو وَلَا أَعْلَمُ الشُّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُمَا صَلَاتَانِ تَحْوِلَانِ عَنْ وَفْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُرْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ﴾

ترجمہ | عبدالرحمن بن یزید (تابعی) کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حج کیا تو ہم مزدلفہ عشاء کی اذان کے وقت پہنچے یا اس کے قریب، انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت کی) پڑھی پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا پھر میں سمجھتا ہوں ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے لذان و اقامت کہی، عمرو بن خالد نے کہا کہ میرے خیال میں یہ شک زہیر کو ہوا اس کے بعد عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں پھر جب صبح نمودار ہوئی تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (غلس و تاریکی میں) صبح کی نماز صرف اسی دن اسی جگہ پڑھتے تھے، عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں ایک تو مغرب کی نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں دوسرے فجر کی نماز جب صبح صادق چمکے (روشن ہو جائے) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأذن وأقام في موضعين"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۲۷ وياتي الحديث ص ۲۲۸.

مقصد | مزدلفہ میں جمع بین الصلوة کرتے وقت اذان اور اقامت کے بارے میں اختلاف ہے اس میں علماء کے چھ اقوال ہیں قاله العيني:

- (۱) امام مالکؒ کے نزدیک ہر ایک کے لیے الگ الگ اذان اور اقامت ہوگی۔ یہی امام بخاریؒ کا میلان ہے جیسا کہ بخاریؒ کے ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے۔
- (۲) امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اذان ایک اور اقامت دو ہوگی یعنی پہلی نماز کے لیے اذان کہے اور دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ تکبیر۔
- (۳) حنفیہ کے نزدیک دونوں کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت ہوگی۔
- یہ تین اقوال ائمہ متبوعین کے ہیں باقی دیگر علماء کے۔
- امام بخاریؒ نے امام مالکؒ کی تائید و موافقت کی ہے۔

﴿ بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ بَلِيلٍ فَيَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ ﴾

عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منی میں روانہ کر دینا وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند غائب ہوتے ہی (ڈوبتے ہی) چل دیں

۱۵۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقْدِمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقْفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَلِيلٍ فَيَدْعُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ مِنِّي لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ لِي أَوْلِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ | سالم نے کہا اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اپنے گھر والوں کے کمزور لوگوں کو (عورتوں، بچوں کو) پہلے بھیج دیتے وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ٹھہرتے پھر جتنا ان کا جی چاہتا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر لوٹ جاتے۔ امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے لوٹنے تو ان میں سے کچھ لوگ توجیح کی نماز کے وقت منی پہنچ جاتے اور بعض اس کے بعد پھر جب منی پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے واسطے اجازت دی ہے (یعنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ میں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جانے کی اجازت دی ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يقدم ضعفة اهله"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷۔

۱۵۷۹ھ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِ بَلَيْلٍ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے مٹی میں بھیج دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة "لان ابن عباس كان في جملة الضعفاء

الذين قدمهم النبي صلى الله عليه وسلم بالليل من جمع"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷ وياتي في ابواب العمرة ص ۲۵۰۔

۱۵۸۰ھ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی

رات میں اپنے ال خانہ کے کمزور لوگوں میں (مٹی) بھیج دیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اي في قوله انا ممن قدم النبي صلى

الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة اهله.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷ مسلم، نسائي، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کلہم فی الحج.

۱۵۸۱ھ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَىٰ أَسْمَاءَ عَنْ

أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ

قَالَتْ يَا بَنِيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بَنِيَّ هَلْ غَابَ

الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَمَضِينَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ

رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَتَاهُ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَسْنَا قَالَتْ

يَا بَنِيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِنَ لِلظُّعْنِ ﴿

ترجمہ | حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور کھڑی ہو کر ایک گھڑی

تک نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں اے بیٹے کیا چاند ڈوب گیا میں نے عرض کیا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی

رہیں پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے عرض کیا ہاں تو فرمایا کوچ کرو تو ہم نے کوچ کیا اور چلے یہاں تک کہ

(مٹی بھیج کر) انھوں نے جمرہ پر نکلے ماری اس کے بعد لوٹ گئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے ان

سے عرض کیا اے حضور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے تاریکی میں (وقت سے پہلے) چل دئے تو فرمایا اے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قولها "فارتحلوا فارتحلنا" لان ارتحالهم كان عقيب غيبوبة القمر وقد ذكرنا ان مغيب القمر في تلك الليلة كان عند اوائل الثلث الاخير من الليل.

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۷ ۲۲۸ مسلم، ابو داؤد، مؤطا امام مالك كلهم في الحج.

۱۵۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتِ سَوْدَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِيَّةً فَأِذِنَ لَهَا ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت سودہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت چاہی وہ بھاری بھر کم ست رفتار عورت تھیں آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان سودة كانت من الضعفة الذين قدموا بليل.

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۲۸ و اخرجه مسلم في الحج.

۱۵۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَلْحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأِذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بَدْفِعِهِ فَلَانَ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتِ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم مزدلفہ میں اترے تو حضرت سودہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے روانہ ہو جائیں اور وہ ست رفتار عورت تھیں آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی تو وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی روانہ ہو گئیں اور ہم صبح تک وہیں ٹھہرے رہے پھر آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی لوٹے، اگر میں بھی حضرت سودہؓ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی تو مجھے ہر خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة "هذا طريق آخر في حديث سودة"

تقدیر و وضع | والحديث هنا ص ۲۲۸ واخرجه مسلم في الحج ايضا .
مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو صبح ہونے سے پہلے ہجوم و بھیڑ سے بچنے کیلئے منیٰ بھیج دینا جائز ہے چونکہ مزدلفہ میں مہیت یعنی رات گزارنا فرض و واجب نہیں صرف وقوف واجب ہے۔

﴿ بَابٌ مَتَى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ ﴾

فجر کی نماز مزدلفہ میں کس وقت پڑھے؟

۱۵۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً لِيُغَيِّرَ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء جن کو (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی وقت معتاد سے پہلے پڑھی۔ یعنی صبح صادق ہوتے ہی اول وقت میں پڑھی یہ مراد قطعاً نہیں ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پڑھ لی بلکہ عام معمول و معتاد وقت سے اس روز پہلے پڑھ لی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وصلى الفجر قبل ميقاتها"

تقدیر و وضع | والحديث هنا ص ۲۲۸ ومر الحديث ص ۲۲۷ واخرجه مسلم، ابوداؤد، نسائی كلهم في الحج .

۱۵۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّاهَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةَ وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حَوَّلَتَا عَنْ وَقْتَيْهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقَاضَ

الآن أصاب السنة فما أذرى أقولهُ كان أسرع أم دفع عثمان فلم يزل يُلبّي
حتى رمى جمرَةَ العقبَةِ يومَ النحرِ ﴿

ترجمہ | عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا (اور حج شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں (ملا کر) پڑھیں ہر نماز میں الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان کھانا کھایا پھر فجر کی نماز صبح صادق طلوع ہوتے ہی پڑھی، کوئی کہتا کہ صبح ہو گئی اور کوئی کہتا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی پھر عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں نمازیں مغرب اور عشاء کی اس مقام پر اپنے مقررہ وقت سے ہٹا دی گئی ہیں اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے اور فجر کی نماز اس وقت پڑھیں پھر (فجر کی نماز پڑھ کر) عبداللہ مزدلفہ میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا پھر فرمایا اگر امیر المومنین (حضرت عثمان) اس وقت مزدلفہ سے لوٹیں تو انہوں نے سنت کے مطابق کیا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن مسعود کا یہ ارشاد پہلے ہوا یا حضرت عثمان کا کوچ کرنا؟ (حضرت ابن مسعود یہ فرما رہے تھے کہ حضرت عثمان مزدلفہ سے لوٹے سنت یہی ہے کہ مزدلفہ سے اس وقت لوٹے جب اسفار ہو جائے سورج نکلنے سے پہلے) حضرت ابن مسعود برابر لیک پڑھتے رہے یہاں تک کہ یوم نحر (یعنی دسویں ذی الحجہ) جمرہ عقبہ کی ری کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ؟ هذا طريق آخر في حديث عبدالله بن مسعود السابق

تعد ووضوح | والحديث هنا ص ۲۲۸ ومر الحديث ص ۲۲۷۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ مزدلفہ میں فجر کی نماز صبح صادق طلوع ہوتے ہی غلٹس میں پڑھے اور یہی حنفیہ بھی کہتے ہیں چنانچہ ہدایہ میں ہے ”وإذا طلع الفجر يصلى الامام بالناس الفجر بغلس لرواية ابن مسعود“

تشریح | اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ پر کنکری مارنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب تک کنکری ماری جائے تلبیہ پڑھتے رہیں پھر پہلی کنکری پر تلبیہ بالکل بند کر دیں۔

﴿ **بَابُ ۱۰۶۲** مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ ﴾

مزدلفہ سے کب چلے، یا کب چلا جائے

﴿ ۱۵۸۶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَنَهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعِ الشُّبْحِ ثُمَّ وَقَفَ لِقَالَ إِنَّ
الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقَ لَبِيرٌ وَأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ﴿

ترجمہ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر
وقوف کیا (یعنی ٹھہرے رہے) اور فرمانے لگے کہ مشرک لوگ (نرمانہ جاہلیت میں) مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے
جب سورج نکل آتا اور کہتے تھے تمیر چمک جا (تمیر ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں جو منیٰ کو آتے ہوئے بائیں
جانب پڑتا ہے۔ چمک جائیسی سورج کی کرنوں سے چمک) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا کہ
آپ ﷺ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے لوٹے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ثم افاض قبل ان تطلع الشمس"

تعد موضوع والحديث هنا من ۲۲۸ وخوجه ابوداؤد، ترمذی، نسائی وابن ماجہ کلہم فی الحج .

مقصد امام بخاریؒ اس باب سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز صبح کے بعد وقوف مزدلفہ
بالکل اسفار تک کرے جب سورج نکلنے میں صرف اتنی دیر ہو جتنی دیر میں دو رکعت پڑھ سکتے ہیں تو نکل پڑے
بہر حال طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑنا چاہیے کہ سنت یہی ہے۔

﴿ **بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ**

وَإِلْرِتْدَافِ فِي السَّيْرِ ﴿

دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک

اور راہ میں کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھالینا

﴿ ۱۵۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ
يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو (مزدلفہ سے لوٹتے
وقت) اپنے ساتھ سواری کیا فضل نے بیان کیا کہ آپ ﷺ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی الجزئين منها وهما الاردا ف والتلبية.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۲۸۔

۱۵۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَّفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرَدَفَ الْفَضْلُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِثْنَى قَالَ فِكَلَاهُمَا فَلَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ عرفات سے لے کر مزدلفہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے پھر آپ ﷺ نے مزدلفہ سے مٹی تک اپنے ساتھ فضل بن عباس کو سوار کر لیا دونوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في الازداف والتلبية الى رمى جمره العقبة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۲۸۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے جمہور کی تائید و مالکیہ کی تردید ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ مٹی جاتے وقت تلبیہ قطع کر دے اور جمہور کے نزدیک یوم النحر کو جمرہ عقبہ پر پہنچ کر اول رمی کے وقت بلیک بند کر دے۔

﴿ بَابُ ۱۰۶۳ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

الِي قَوْلِهِ ”حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ ﴿

(سورہ بقرہ کی اس آیت کے بیان میں) جو کوئی عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے جس کو قربانی نہ ملے حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے یہ سب دس روزے ہوئے۔ یہ تمتع ان لوگوں کے لیے درست ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی دوسرے ملک کے رہنے والے آفاقی ہوں کیونکہ مکہ میں رہنے والوں کے لیے تمتع درست نہیں وہ ہر وقت عمرہ کر سکتے ہیں)

۱۵۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتَعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقْرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَأَنَّ فَاسًا كَرِهُوهَا لَيْمَتْ لِرَوَايَتِ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجَّ مَبْرُورٌ وَمُتَعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةَ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجَّ مَبْرُورٌ ﴾

ترجمہ ابو جرہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھ کو اس کا حکم دیا اور میں نے ان سے ہدی یعنی قربانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اونٹ یا گائے یا بکری یا جانور (اونٹ یا گائے) میں شرکت۔ ابو جرہ نے کہا گویا بعض لوگوں نے تمتع کو برا سمجھا میں سو گیا تو خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک انسان پکار رہا ہے کہ یہ حج مبرور یعنی مبارک ہے اور یہ تمتع مقبول ہے پھر میں ابن عباسؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے یہ خواب بیان کیا انھوں نے کہا ”اللہ اکبر“ آخر یہ سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے یوں روایت کیا یہ عمرہ مقبول ہے اور یہ حج مبرور یعنی مبارک ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فمن تمتع بالعمرة الى الحج وفي قوله ”لما استيسر من الهدى“

تعد وموضع والحديث هنا من ۲۲۸ ۲۲۹ و من الحديث ص ۲۱۳۔

مقصد اب تک امام بخاریؒ نے حج کی حالت بیان فرمائی جب مزدلفہ سے منیٰ کا بیان آیا تو چونکہ منیٰ میں قربانی کی جاتی ہے اس لیے یہاں سے ہدی یعنی قربانی کے ابواب شروع فرما رہے ہیں۔

﴿ بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالَى ”وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا“ اِلَى قَوْلِهِ ”وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ“ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُذْنُ لِبِدْيَهِهَا الْقَائِعِ السَّائِلِ وَالْمُعْتَرِ الَّذِي يَعْتَرُ بِالْبُذْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ وَشَعَائِرُ اللَّهِ اسِعْظَامُ الْبُذْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيقُ عِظْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ يُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ .

قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونے کا بیان

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (سورہ حج میں) اور قربانیوں کو ہم نے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے ان میں تمہاری بھلائی ہے تو تم ان کی قطار باندھ کر (نحر کے وقت اللہ کا نام) لیا کرو جب وہ (کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جاویں) تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی کو بھی کھانے کو دو و بشر المحسنین تک مجاہد نے کہا کہ اس کو بدن اس لیے کہتے ہیں کہ موٹے اور تازے ہوتے ہیں، قانع کے معنی سائل (یعنی مانگنے والا فقیر) اور مسترد وہ فقیر جو گوشت کے لیے مالدار اور محتاج کے پاس گھومتا پھرے، سامنے آئے۔ اور شعائر اللہ سے مراد قربانی کا بڑے ڈیلی ڈول کا فریبہ اور خوبصورت کرنا ہے۔ البیت العتیق کے معنی ہیں ظالموں سے اس کو آزاد کرنا، ظالم بادشاہوں کا اس گھر پر کوئی زور نہیں چلتا۔ اور وجبت کے معنی ہیں سقطت یعنی زمین پر گر پڑیں اسی سے ہے وجبت الشمس یعنی سورج ڈوب گیا۔

۱۵۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً لِقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ لِقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ لِقَالَ ارْكَبْهَا فَلَا تُلَا ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا قربانی کا جانور ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا اس پر سوار ہو جا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعمیر و توضیح | والحديث هنا م ۲۲۹ ویاتی الحدیث م ۲۳۰، م ۳۸۵، م ۹۱۰.

۱۵۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً لِقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ لِقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ لِقَالَ ارْكَبْهَا فَلَا تُلَا ﴾

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا قربانی کا جانور ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۲۲۹ وياتي الحديث من ۳۸۵ و ۹۱۰۔

مقصد | حج کے موقعہ پر قربانی کے لیے جو جانور ساتھ لے جاتے ہیں اس پر سوار ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

مسئلہ مختلف فیہ ہے اور مسئلہ اختلافیہ میں امام بخاری کوئی صاف و صریح حکم نہیں لگاتے ہیں یہاں بھی حکم کی تصریح نہیں فرمائی۔ امام شافعی کے نزدیک راستے میں جب سواری کی حاجت ہو تو بوقت حاجت و ضرورت جائز ہے۔ (۲) حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک اگر ضرورت اضطرار کی حد تک پہنچ جائے تو سوار ہونے کی اجازت ہے۔ وهو المنقول عن الشعبي والحسن البصري وعطاء بن ابي رباح (عمدہ) بشرطیکہ کوئی دوسری سواری نہ ملے۔ (۳) ظاہریہ کے نزدیک سوار ہونا واجب ہے چونکہ حدیث میں از کتب امر کا میغہ ہے اور امر و وجوب کے لیے ہے۔ بہر حال امام بخاری کا میلان یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب چلتے چلتے تھک جائے تو ضرورت کے وقت سوار ہونا جائز ہے۔ واللہ اعلم

تحقیق و تشریح | ”بُذْن“ قربانی کے اونٹ گائے جو خانہ کعبہ کی طرف لیجائے جائیں یہ بَدْئَة بفتح حین کی جمع ہے۔ موٹاپے اور بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے اس کو بدنہ کہتے ہیں۔ عطا اور سدی نے تصریح کی ہے کہ بُذْن میں اونٹ اور گائے ہی داخل ہیں مگر کو بدنہ نہیں کہتے ہیں۔

﴿ بَابٌ مِّنْ سَاقِ الْبُذْنِ مَعَهُ ﴾

جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے

۱۵۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى لِسَاقٍ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ لِكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى لِسَاقِ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطْفِئْ بِالنَّيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ

إِلَىٰ أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ لثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ
وَمَشَىٰ أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَىٰ طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
فَلَانْصَرَفَ فَاتَى الصُّفَا فَطَافَ بِالصُّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَخْلُ مِنْ
شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ
ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَىٰ وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمْتُعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ
بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کیا (یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور قربانی کا جانور ساتھ لیا چنانچہ قربانی کا جانور اپنے ساتھ ذوالحلیفہ سے لیا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی شروع کیا پہلے آپ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا پھر لوگوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کیا، چنانچہ لوگوں میں کچھ وہ لوگ تھے جنہوں نے قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا اور کچھ وہ لوگ تھے جنہوں نے قربانی کا جانور نہیں لیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہے وہ احرام سے باہر نہیں ہوگا جب تک حج پورا نہ کر لے اور جس نے قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے بال کترائے اور احرام کھول ڈالے اس کے بعد (آٹھویں ذی الحجہ کو) احرام باندھے اب جو قربانی کا جانور نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے (یعنی چھٹی، ساتویں اور آٹھویں ذی الحجہ کو یا ساتویں، آٹھویں، نویں کو) روزے رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے۔

غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ لیا اور طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں حسب معمول چلے اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر آئے اور صفا و مروہ کے سات پھیرے کیے اس کے بعد بھی جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا پرہیز کرتے رہے جب تک کہ حج پورا ادا نہیں کر لیا۔ دسویں ذی الحجہ کو قربانی کا نحر کیا اور لوٹ کر مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا اب سب حلال ہو گئیں جتنی چیزیں احرام میں حرام تھیں اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے ان لوگوں نے بھی وہی کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اور ابن شہاب نے اسی اسناد سے عروہ سے روایت کیا اور عروہ نے حضرت عائشہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا اور اسی طرح حدیث بیان کی جیسے سالم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فساق معه الهدى"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۲۹۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ اول و افضل یہی ہے کہ ہدی یعنی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے جائے یعنی حرم سے پہلے حل ہی سے ہدی ساتھ لے لے، لیکن اگر کسی نے ساتھ نہیں لیا اور راستے میں خرید لیا تو بھی جائز ہے جیسا کہ آنے والے باب میں امام بخاریؒ بتائیں گے۔

﴿ بَابٌ مِّنْ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ ﴾^{۱۰۶۷}

اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے راستے میں قربانی کا جانور خرید لے؟ (یہ بھی جائز ہے)

۱۵۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأَبِيهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ تُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذْنًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاذَا أَنْشَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهْلُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهْلُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قَدِيدٍ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ لَطَافٌ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ﴾

ترجمہ | عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ) سے کہا تمہرے جائے (حج کو اس سال نہ جائے) اس لیے کہ میں مطمئن نہیں ہوں اس بات سے کہ آپ بیت اللہ سے روک دیئے جائیں انھوں نے کہا (کیا ہوگا) اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) "لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة" میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے پھر انھوں نے عمرے کا احرام باندھا، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا تو عبد اللہ بن عمرؓ (مدینہ سے) نکلے جب "بیداء" پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور فرمانے لگے حج اور عمرہ یکساں ہی ہے پھر قربانی کا جانور "قدید" سے خرید اس کے بعد مکہ آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور احرام اس وقت تک نہیں کھولا

جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم اشترى الهدى من قديد"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۲۹ ومر الحديث ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، وياتي ص ۲۳۱، ص ۲۳۳، و ص ۲۳۳
ص ۲۳۳، ص ۲۳۳، ص ۲۳۳، ص ۲۳۳، في المغازی ص ۶۰۱۔

مقصدا امام بخاری کا مقصد ظاہر ہے کہ اگر اپنے گھر سے قربانی کا جانور ساتھ نہیں لیا اور راستے میں خرید لیا تو جائز ہے کافی ہے کیونکہ ہدی کا اپنے شہر سے ساتھ لینا شرط نہیں ہے، امام بخاری مستقل دو باب ترتیب سے لائے اس سے قبل من ساق البدن معہ سے اشارہ ہے کہ اپنے شہر سے قربانی کا جانور ساتھ لے اب اس باب سے بتلایا کہ اگر نہیں لیا ہے اور راستے سے خرید لیا تو بھی جائز ہے۔

تشریح قصہ یہ ہوا تھا کہ اس سال حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی تھی راستہ مامون نہ تھا اس لیے عبد اللہ بن عمرؓ نے جب عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کا ارادہ کیا تو ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عبد اللہ نے سفر سے منع کیا، لیکن ابن عمرؓ صاحبزادے کو جواب دے کر روانہ ہو گئے جواب حدیث میں موجود ہے۔

باب ۱۰۶۸ ﴿بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بَدْيَ الْحَلِيفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ﴾

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِدْيَ الْحَلِيفَةِ يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشُّفْرَةِ وَوَجْهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةَ

جو شخص ذوالحلیفہ پہنچ کر اشعار اور تقلید کرے پھر احرام باندھے

اور نافع نے کہا ابن عمرؓ جب مدینہ سے قربانی کا جانور لیجاتے تھے تو تقلید اور اشعار ذوالحلیفہ میں پہنچ کر کرتے تو قربانی کے جانوروں کا منہ قبلے کی طرف کر کے بٹھاتے پھر اس کی کوہان کے داہنی جانب چھری سے چیر دیتے۔

مختصر تشریح ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے۔ تقلید کہتے ہیں قربانی کے جانور کے گلے میں جوتیوں وغیرہ کا ہار ڈالنا یہ عرب کے ملک میں نشان تھا ہدی کا، ایسے جانور کو عرب نہ لوٹتے نہ مارتے، اور اشعار کے معنی ہیں اونٹ کا کوہان داہنی طرف سے ذرا سا چیر دینا اور خون بہا دینا۔

۱۵۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرَّوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم زمن الحُدَيْبِيَّةِ فِي بضعِ عَشْرَةِ مائةٍ مِنْ أَصحابِهِ حتى إِذا كانوا
بِذِي الحُلَيْفَةِ قَلَدَ النبي ﷺ الهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ ﴿

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان دونوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ساتھ حدیبیہ کے زمانے میں (مدینہ) سے (عمرہ) کے لیے نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قلد النبي صلى الله عليه وسلم الهدى واشعره واحرم بالعمرة"

تعد ووضوح والحديث هنا م ۲۲۹ تا م ۲۳۰ ویاتی الحدیث م ۲۲۳، م ۳۷۳، م ۳۷۷ و م ۳۷۷ وفي المغازی م ۵۹۸، م ۶۰۰ واخرجه ابو داؤد في الحج والنسائي.

۱۵۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَلْفُحُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَدْتُ قَلَائِدَ
بُذْنِ النبي صلى الله عليه وسلم بِيَدِي ثُمَّ قَلَدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا وَمَا حَرَّمَ
عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلَ لَهُ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے قلاڈے (ہار) اپنے ہاتھوں سے بنے پھر آپ ﷺ نے ان کے گلے میں ڈالا اور انہیں اشعار کیا اور انہیں حرم کی جانب روانہ کیا اور جو چیزیں حلال تھیں کوئی چیز آپ ﷺ پر حرام نہیں ہوئیں۔

مختصر تشریح یہ واقعہ ۹ ہجری کا ہے جس سال آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحاج بنا کر روانہ کیا تھا اور ان کے ساتھ آپ ﷺ نے قربانی کے اونٹ بھی بھیجے تھے۔

اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص خود مکہ نہ جائے اور قربانی کا جانور بھیج دے تو صرف قربانی بھیجنے سے آدمی محرم نہیں ہوتا جب تک احرام کی نیت نہ کرے یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم قلدتها واشعرها"

تعد ووضوح والحديث هنا م ۲۳۰ ویاتی م ۲۳۰، م ۲۳۰، م ۲۳۰، م ۲۳۰، م ۲۳۰، م ۲۳۰.

مقصد قال ابن بطال عرضة ان يبين ان المستحب الخ يعني مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کی تقلید و اشعار میقات ہی میں کرے (فتح) حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کا مقصد مجاہدؒ کے قول پر زد ہے مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اشعار اس وقت تک جائز نہیں جب تک احرام نہ باندھ لے۔ امام بخاریؒ نے روایت نقل کر کے رد کر دیا اور ترجمہ الباب میں مقصد کی تصریح کر دی "من اشعر و قلد ثم احرم"

﴿ بَابُ ۱۰۶۹ فِتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ ﴾

قربانی کے اونٹ اور گایوں کے لیے ہار بٹنے کا بیان

۱۵۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ
إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّىٰ أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ﴾

ترجمہ | حضرت حفصہؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انہوں نے احرام کھول ڈالا ہے اور آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو جمایا ہے اور قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اس لیے میں جب تک حج سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قلدت هديي"

کیونکہ ہدی عام ہے اونٹ اور گائے دونوں کو شامل ہے لانہ صح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اهداهما جميعا (عمدہ) اور قلادہ بٹنے کے بعد گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

تعمیر و موضع | والحديث هنا م ۲۳۰ ومر الحديث م ۲۱۳ ویاتی م ۲۳۳، وص ۶۳۱، وص ۸۷۷۔

۱۵۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ وَ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَافْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَبِ شَيْئًا مِمَّا
يَجْتَبِيهِ الْمُحْرِمُ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور (حرم میں) بھیجتے تو میں ان کی ہدی کے قلادہ بٹتی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے جن سے محرم (احرام والا) پرہیز کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يهدي من المدينة فافتل قلائد هديه"

تعمیر و موضع | والحديث هنا م ۲۳۰ ویاتی الحديث م ۲۳۰، وص ۲۳۰، وص ۲۳۰، وص ۲۳۰، وص ۲۳۰۔

وص ۳۱۱، وص ۸۳۵۔

مقصد | چونکہ ابن حزمؒ تھلید بقر کا انکار کرتے ہیں اس لیے امام بخاریؒ نے تعیم کی غرض سے بقر کا عطف بدن پر

کر کے بتلادیا کہ دونوں کی تھلید مستحب ہے ائمہ اربعہ تھلید اہل و بقردونوں کے قائل ہیں۔

﴿بَابُ إِشْعَارِ الْبَدَنِ﴾

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ
وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا۔

اور عروہ نے حضرت مسور سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلاذہ ڈالا اور ان کا اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

۱۵۹۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَلْفَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَّدْتُ قَلَائِدَ هَذِي النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ
بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ لِمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلاذے بٹے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا اور ان کے گلے میں قلاذہ ڈالا (شک راوی) میں نے ان کو قلاذہ ڈالا پھر آپ ﷺ نے ان کو کعبے کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں ٹھہرے رہے اور جو چیزیں حلال تھیں کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام نہیں ہوئیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم اشعرها"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۳۰ ومر الحديث ص ۲۳۰

مقصد امام بخاری کا مقصد اشعار ہدی کو ثابت کرنا ہے اور جن حضرات سے کراہت منقول ہے ان پر رد کرنا ہے نیز امام بخاری کا مقصد یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اشعار اونٹ کے ساتھ خاص ہے گائے، بکری وغیرہ کے لیے اشعار نہیں بلکہ تھلید ہے جیسا کہ بخاری نے ترجمہ میں اشعار البدن فرمایا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ﴾

جس نے اپنے ہاتھ سے قلاذے (ہار) ڈالے

۱۵۹۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ أَبِي بَكْرٍ بِن

حَزْمٌ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ إِنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرْمًا عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عُمَرُو لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ فَلَايِدُ هَدْيِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءًا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ ﴿

ترجمہ | عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے اس پر وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں جب تک کہ ہدیٰ نحر نہ کر دی جائے، عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابن عباسؓ نے جو کہا ہے ویسا نہیں (یعنی ان کا کہنا صحیح نہیں) میں نے تو اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے قلاہے بٹے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے وہ قلاہے جانوروں کی گردن میں ڈالے پھر انہیں میرے والد ابو بکرؓ کے ساتھ بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ نے ان کے لیے حلال کی یہاں تک کہ ہدیٰ کو نحر کیا گیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم قلدها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه" و

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۰ ومر الحديث ص ۲۳۰ ویاتی ص ۲۳۰، ص ۲۳۰، ص ۳۱۱ واخرجه مسلم في الحج والنسائي ايضا في الحج.

مقصد | مقصد یہ ہے کہ جیسے خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اولیٰ ہے اسی طرح اپنے ہاتھ سے تقلید ہدیٰ اولیٰ ہے۔

﴿ باب ۱۰۷۲ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ ﴾

بکریوں کے گلے میں قلاہہ ڈالنے کا بیان

لیکن بکریوں کا اشعار کرنا بالاتفاق جائز نہیں البتہ گائے کا اشعار کر سکتے ہیں

۱۶۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُيَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لیے بکریاں بھیجیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة "من حيث ان من لوازم الهدى التقليد شرعا"

تقدیر و وضع والحديث هنا ص ۲۳۰ ومر الحديث ص ۲۳۰ ریاتی ص ۲۳۰، // // // // واخرجه مسلم

و ابو داؤد فی الحج .

۱۶۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ الْقَلْبَانِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلِمَ فَيَقْلُدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے لیے ہار بٹتی تھی اور آپ ﷺ

بکریوں کے گلے میں ڈالتے اور بغیر احرام کے گھر میں رہتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة . هذا طريق آخر للحديث المذكور الخ.

تقدیر و وضع والحديث هنا ص ۲۳۰۔

۱۶۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلْبَانِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبِيعُ بِهَا

ثُمَّ يَمُكُّ حَلَالًا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ ﷺ

ان بکریوں کو روانہ کر دیتے اور خود بغیر احرام کے رہتے۔

مطابقتہ للترجمة حديث مذکور عن عائشہ کی تیسری سند ہے۔

تقدیر و وضع والحديث هنا ص ۲۳۰ مر مراراً.

۱۶۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

فَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلْبَانِدَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے آپ ﷺ

کے احرام باندھنے سے پہلے۔

مطابقتہ للترجمة هذا طريق آخر لحديث عائشة المذكور (عمده)

۲ اس حدیث میں اگرچہ بکریوں کی صراحت نہیں ہے مگر بقاعدة: الحديث يفسر بعضه بعضا

گذشتہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قربانی کے جانوروں سے مراد بکریاں ہی ہیں پس باب کی مطابقت ہوگی۔

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۳۰ ومر الحديث ص ۲۳۰، // // // // // ویاتی ص ۳۱۱، ص ۸۳۵۔
مقصد امام بخاری کا مقصد تقلید غنم کا اثبات ہے۔

بعض حضرات نے نقل کیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بکری ہدی نہیں ہے علامہ عینی فرماتے ہیں "هذا افتراء على الحنفية ففي أي موضع قالت الحنفية ان الغنم ليست من الهدى" (عمدہ، ج: ۱۰، ص: ۳۲) حنفیہ کا صحیح تر قول یہ ہے کہ بکری چونکہ چھوٹا اور کمزور جانور ہے اس لیے اگر جوتا وغیرہ وزنی قلاوہ ڈالا جائے تو بکریوں کو چلنے میں تکلیف ہوگی اس لیے حنفیہ پسند نہیں کرتے ہیں نفس جواز کا انکار نہیں چنانچہ علامہ عینی فرماتے ہیں نقول انهم ما منعوا الجواز وانما قالوا بان التقليد في الغنم ليس بسنة (عمدہ)

﴿بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ﴾^{۱۰۷۳}

اون کے قلاوے (ہار کا) کا بیان

۱۶۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ

الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ﴿

ترجمہ ام المؤمنین (حضرت عائشہؓ) نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ اون تھا میں نے اس کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنا دیئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۳۰۔

مقصد حافظ عسقلانی فرماتے ہیں "وفيه رد على من كره القلائد من الاوبار الخ" (فتح)

یعنی یہ مالکیہ پر رد ہے کیونکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ قلاوہ جس ارض سے ہونا چاہیے اور عین صوف یعنی اون ہے جو جس ارض سے نہیں ہے۔

﴿بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ﴾^{۱۰۷۴}

جوتی کا قلاوہ (ہار) بنانا

۱۶۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكِبَهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ أَرَكِبَهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ
رَأَيْتَهَا يُسَاطِرُ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے کہا قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے فرمایا سوار ہو جا ابو ہریرہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا اونٹ پر سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اس کے گلے میں لٹک رہی تھی، محمد بن سلام یا محمد بن ثنی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کی ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والنعل في عنقها"

تعدو وضعه والحديث هنا م ۲۳۰ ومو الحديث م ۲۲۹ ویاتی م ۳۸۵، م ۹۱۰

مقصد بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایک جوتی کی تقلید بھی جائز و کافی ہے اگر ہدی گائے یا اونٹ ہے تو افضل و مستحب یہ ہے کہ دو جوتے ہوں۔ (۲) یا امام ثوری پر رد مقصود ہے کیونکہ ان کے نزدیک دو جوتے ہونے چاہئیں۔ مصنف نے فعل مفرد لاکران پر رد کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۰۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اشار بہذا الطريق الى ان متابعة علي بن المبارك معنوا (عمه) یعنی یحییٰ ابن کثیر سے جس طرح معمر نے روایت کی ہے اسی طرح علی بن مبارک نے بھی یحییٰ بن کثیر سے روایت کی ہے

بابُ الْجَلَالِ لِلْبُدْنِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشُقُّ مِنَ الْجَلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا
مَخَافَةَ أَنْ يَفْسِدَ الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اونٹوں کے جھولوں کا بیان (یعنی قربانی کے اونٹ پر جو جھول ہے اسے کیا کرنا چاہیے؟) اور حضرت عبد اللہ بن عمر جھولوں کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا (اشعار کیلئے) اور جب اونٹ کو نحر (ذبح) کر لیتے تو جھول اتار لیتے تاکہ خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اس کو خیرات کر دیتے۔

فائدہ: جھول کا خیرات کرنا ضروری نہیں مگر مستحب ضرور ہے کہ جھول اور لگام سب خیرات کر دے اس لیے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اس کا پھیر لینا پسند نہیں فرماتے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر نکالی گئی۔ نیز کمال فقیروں کو

دیدنا چاہیے قصائی کی اجرت میں نہ دے۔

۱۶۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا ﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ قربانی کے اونٹ جن کو میں نے خریدا ان کی جھولیں اور کھالیں فقیروں کو خیرات کر دوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتصدق بجلال البدن"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ ویاتی الحدیث ص ۲۳۲، ص ۳۰۸۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اونٹوں پر بجل (جھول) ڈالنا مستحب ہے۔

تشریح "جلال" بکسر الجیم جمع جُل بضم الجیم بمعنی جھول جو سردی گرمی سے بچنے کے لیے اونٹ کو گھوڑا، گائے وغیرہ کی پیٹھ پر ڈالتے ہیں۔

جھول کو خیرات کرنا: علامہ عینی فرماتے ہیں والظاهر ان هذا الامر امر استحباب (عمدہ) اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد علامہ قسطلانی فرماتے ہیں "وفيه استحباب تجليل البدن والتصدق بذلك الجل"

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں "قال المهلب ليس التصديق بجلال البدن لفرضا وانما صنع ذلك ابن عمر لانه اراد ان لا يرجع في شيء اهل به لله الخ (فتح)

﴿ **بَابُ ۱۰۷۶** مَنِ اشْتَرَى هَدِيَّةً مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا ﴾

جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اس کو ہار پہنایا

۱۶۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" إِذْ أَنْصَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُكُمْ إِلَيَّ أَوْجَبْتُ عُمْرَةَ حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ

وَالْعُمْرَةَ إِلَّا وَاحِدَةً أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدِي هَذِيَا
مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالضُّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ
وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَّقَ وَنَحَرَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى
طَوَافَهُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَائِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ

ترجمہ | نافع نے بیان کیا کہ جس سال حروریہ کے خارجیوں نے حج کا ارادہ کیا عبد اللہ بن زبیر کی خلافت میں اسی سال حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی حج کا قصد کیا تو لوگوں نے ان سے (یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے) کہا کہ اس سال لوگوں کے درمیان لڑائی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ کو روک دیں (یعنی کعبہ نہ جانے دیں) تو انھوں نے یہ آیت پڑھی ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ (یعنی تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ عمل ہے) اگر ایسا ہوا تو میں ویسے ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا (پھر نکلے) جب بیدار کے کھلے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا حال یکساں ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لیا اس پر قلابہ پڑا ہوا تھا (راستہ میں) اس کو خرید اجب بیت اللہ پہنچے تو طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور دسویں تاریخ تک احرام کی حالت میں رہے اس دن سر منڈایا اور نحر کیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی تھا پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”اهدی هديا مقلدا اشتراه“

تعداد و موضع | والحديث هنا م ۲۳۱ ومر الحديث م ۲۲۱، م ۲۲۲، م ۲۲۹، ویاتی م ۲۳۳ // و م ۲۳۳، م ۲۶۰ //

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد مالکیہ کے قول پر رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ اگر راستے سے خریدے تو عرفات لے جانا ضروری ہے تو حضرت امام بخاریؒ امام مالکؒ کے خلاف جمہور کی تائید فرماتے ہیں کہ عرفات لے جانا ضروری نہیں ہے اس لیے جو روایت انھوں نے ذکر فرمائی ہے اس کے اندر عرفات لیجانے کا ذکر نہیں ہے۔

اشکال : یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جو م ۲۲۲ میں گذری ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس سال حج کو نکلے جس سال حجاج ظالم نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی کیونکہ حجاج کی چڑھائی ۳ ہجری میں ہوئی اور حروریہ کے خارجیوں نے ۶۳ ہجری میں حج کیا تھا جس سال یزید بن معاویہ کا

انتقال ہوا؟ فکیف التوفیق؟

جواب: ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے دونوں سال حج کیا ہوگا۔

۲۔ یا حجاج ظالم کو اور اس کے ساتھیوں کو بھی راوی نے حروریہ کا خارجی قرار دیا کیونکہ حجاج بھی ان حروریہ خارجیوں کا ہم عقیدہ اور ہم مشرب تھا اور انہی کی طرح سفاک اور خلیفہ وقت کا مخالف تھا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۱۰۷۷ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقْرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ﴾

اپنی عورتوں کی طرف سے بغیر ان کی اجازت کے گائے ذبح کرنا

۱۶۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخُمْسِ بَقِيْنٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا تُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدَخَلْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقْرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ بِالْحَدِيثِ عَلَيَّ وَجْهَهُ ﴾

ترجمہ | عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ذی قعدہ مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے، ہم صرف حج جانتے تھے پھر جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ طواف کعبہ اور سعی بین الصفا والمرودہ کر کے احرام کھول ڈالیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر بقرعید کے دن (دسویں ذی الحجہ) گائے کا گوشت ہمارے پاس لایا گیا تو میں نے پوچھا ”کیا ہے یہ؟“ (یعنی یہ گوشت کیسا ہے؟) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ نے کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة "نحر رسول الله ﷺ عن أزواجه"

اشکال: ترجمہ الباب میں ذبح کا لفظ ہے اور حدیث میں نحر ہے فکیف التطبيق؟

جواب: (۱) چونکہ اس حدیث میں بقر یعنی گائے کا تذکرہ ہے اور معلوم ہے کہ نحر صرف اونٹ میں مستحب ہے گائے میں ذبح ہے اس لیے یہاں نحر بمعنی ذبح ہے۔

(۲) یا نحر بمعنی قربانی لیا جائے جیسا کہ آیت قرآنی ہے فصل لوبك وانحر اپنے پروردگار کے لیے نماز

پڑھو اور قربانی کرو۔ بخاری نے ترجمہ میں لفظ ذبح لاکر اشارہ کر دیا ہے کہ اس حدیث میں نحر سے مراد ذبح ہے۔
(۳) دوسرے طرق کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ، ص: ۲۳۲ میں ہے ”ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اذواجہ“

تعد ووضعم | وللحدیث هنا ص ۲۳۱ ومروالحدیث ص ۴۳، ص ۴۳، ص ۲۰۶ مقطعاوص ۲۱۱، ص ۲۲۱، ص ۲۲۳ ویاتی ص ۲۳۲، ص ۲۳۰، ص ۴۱۴، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳۔

مقصدا | امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ قربانی کرنا طاعات مالیہ میں سے ہے اور طاعات مالیہ میں نیابت جائز ہے البتہ اجازت ضروری ہے۔ رہا حضرت عائشہؓ نے پھر سوال کیوں کیا؟ جواب یہ ہے کہ سوال کرنے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اجازت نہیں دی۔ تو کیل نہیں کی تھی بلکہ حضرت عائشہؓ کا سوال اس لیے تھا کہ معلوم ہو جائے کہ وہی گوشت ہے جس کی توکیل و اجازت تھی یا کہیں اور سے آیا ہے۔ فلا اشکال۔

﴿ بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى ﴾

منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں نحر کیا تھا وہاں نحر کرنا

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نحر کا مقام منیٰ میں جمرہ عقبہ کے قریب مسجد خیف کے پاس تھا۔ منیٰ میں ہر جگہ نحر کرنا درست ہے لیکن منحر رسول میں نحر کرنا افضل ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اجاب سنت میں بڑا تشدد تھا وہ ڈھونڈھ کر نہی مقامات میں نماز پڑھتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی اسی طرح نحر بھی اسی مقام پر کیا کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا تھا۔

۱۶۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُيَيْدُ اللَّهِ مَنْحَرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس مقام میں نحر کیا کرتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”منحر رسول الله ﷺ“

تعد ووضعم | والحدیث هنا ص ۲۳۱ ویاتی ص ۲۳۱، ص ۸۳۳۔

۱۶۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا آسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

عُقْبَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْعُثُ بِهَيْدِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى
يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمْ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ ﴿

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی قربانی کے جانور اخیررات میں حاجیوں کے ساتھ جن میں آزاد و غلام سبھی ہوتے مزدلفہ سے (منیٰ) بھیج دیتے تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربان گاہ میں داخل کر دیئے جائیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يدخل به منحر رسول الله ﷺ"

تعمیر موضوعہ | والحديث هنا من ۲۳۱ ومو الحدیث من ۲۳۱ ویاتی من ۸۳۳.

مقصد | چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نہرت ہینا و منی کلہ منحر الخ

اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں اگرچہ سارا منی منحر ہے لیکن اگر کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں آپ ﷺ کے منحر پر ذبح کرے تو یہ افضل ہے۔

مسئلہ | اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی کے جانوروں کو یجانے کے لیے آزاد لوگوں کی تخصیص نہ تھی بلکہ غلام بھی یجاتے۔

﴿ بَابُ ۱۰۷۹ مِنْ نَحْرِ بَيْدِهِ ﴾

جو شخص اپنے ہاتھ سے قربانی کرے

(یعنی افضل و مستحب یہی ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے نحر یا ذبح کرے)

لیکن اگر کوئی عذر ہو یا جانور بہت ہوں تو دوسرا بھی کر سکتا ہے)

۱۶۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُذُنٍ قِيَامًا

وَصَحِيَّ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصِرًا ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے سات

اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور بدینے میں دو چتکبرے سینک والے مینڈھے قربان کیے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نحر النبي ﷺ بيده"

تعدیل موضوع | والحديث هنا من ۲۳۱ ومر الحديث من ۱۳۸، و ۲۰۹، و ۲۰۹، و ۲۱۰ وياتي من ۲۱۳، و ۲۱۹۔

مقصد | علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ هو الفضل اذا احسن النحر من ان ينحر عنه غيره (قس) مطلب یہ ہے کہ اگر خود اچھی طرح ذبح کر سکتا ہے تو افضل یہی ہے کہ خود ذبح کرے جیسا کہ باب کے تحت مذکور ہو چکا ہے۔

﴿ بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً ﴾^{۱۰۸۰}

اونٹ کو باندھ کر نخر کرنا

۱۶۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلِيَّ رَجُلٌ قَدْ آتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ﴿

ترجمہ | زیاد بن جبیر نے کہا میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نخر کرنے کے لیے اپنا اونٹ بٹھایا تھا ابن عمرؓ نے کہا اس کو اٹھا اور پاؤں باندھ کر نخر کر یہی سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شعبہ نے کہا یونس سے روایت کر کے کہ مجھ کو زیاد نے خبر دی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قيامًا مقيدة"

تعدیل موضوع | والحديث هنا من ۲۳۱ اخرجہ مسلم فی الحج و اخرجہ ابو داؤد فی الحج عن احمد بن حنبل والنسائي ايضا في الحج .

مقصد | امام بخاریؒ متا چاہتے ہیں کہ اونٹ کو جب نخر کرے تو پہلے باندھ لے اس لیے کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی وار میں اس کا کام ہو جائے اگر بر چھاؤ چھائی یعنی ادھر ادھر پڑ گیا تو معلوم نہیں کہ کتنوں کو زخمی کر دے گا۔

﴿ بَابُ نَحْرِ الْبُذُنِ قَائِمَةً ﴾^{۱۰۸۱}

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَوَّافٍ قِيَامًا

اونٹوں کو کھڑا کر کے نخر کرنا

اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت کی پیروی کر اور حضرت ابن عباسؓ نے

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة اھذا طریق آخر الخ یعنی حضرت انس کی جو اس سے پہلے ازہل بن بکار حدیث مذکور ہوئی اس کی دوسری سند ہے۔

تعد و موضحہ | والحدیث هنا ص ۲۳۲ تا ۲۳۱ مر ص ۱۴۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰ ویاتی ص ۴۱۴، ص ۴۱۹۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمتہ الباب ہی سے واضح ہے کہ اونٹ کا نحر قائم یعنی کھڑا کر کے اولیٰ ہے البتہ بغیر قیام بارکتہ بھی جائز ہے۔

یہی حنفیہ کا بھی مذہب ہے کہ قائمہ اور بارکتہ دونوں جائز ہیں البتہ قائمہ اولیٰ و افضل ہے۔

اشکال : یہاں سات اونٹ کا ذکر ہے اشکال یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے بقدر عمر مبارک تریشٹھ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے؟

جواب : (۱) عدد میں کوئی تعارض نہیں ہوتا کیونکہ مفہوم عدد معتبر نہیں (۲) ممکن ہے کہ ایک ساتھ سات اونٹ نحر فرمانے کے بعد کچھ وقفہ دے کر نحر فرمایا ہو۔ فلا اشکال۔

﴿ بَابٌ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا ﴾^{۱۰۸۲}

قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں

بلکہ اجرت علیحدہ اپنے پاس سے دینی چاہیے۔ البتہ قصاب کو اللہ کوئی چیز قربانی میں سے دیں تو اس میں کوئی تباحث نہیں

﴿ ۱۶۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ عَلَى الْبُذْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لِحَوْمِهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جَلَالَهَا وَجُلُودَهَا وَقَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا أُعْطَى عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَارِهَا ﴾

ترجمہ | حضرت علیؑ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تو میں قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہوا پھر حکم دیا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو میں نے ان کی جھولیس اور کھالیں بھی پھٹ دیں سفیان ثوری نے کہا مجھ سے عبد الکریم نے مجاہد سے روایت کی انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حضرت علیؑ سے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کا بندوبست کروں اور

ان میں سے کوئی چیز قصائی کو مزدوری میں نہ دوں۔

یہ وہ اونٹ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قربانی کے لیے لے گئے تھے۔

تشریح

دوسری روایت میں ہے کہ یہ سواونٹ تھے ان میں سے تریسٹھ اونٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نخر کیا باقی اونٹوں کو حضرت علیؑ نے آپ ﷺ کے حکم سے نخر کیا۔ کما۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا اعطى عليها شيئاً في جزارتها"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۳۲ ومر الحديث ص ۲۳۰ وياتي ص ۳۰۸ واخرجه مسلم في الحج و ابو داؤد في الحج و ابن ماجه.

مقصد

امام بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب ہی سے واضح ہے کہ قربانی میں سے کوئی چیز سری پائے ہو یا کھال ہو کوئی چیز بھی ذبح کرنے والے بوٹی بنانے والے کو اجرت میں نہ دی جائے اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے صرف حسن بصری وغیرہ فرماتے ہیں کہ اجرت میں دے سکتا ہے اس صورت میں امام بخاریؒ کا مقصد اس قول کی تردید ہے۔

﴿ بَابُ ١٠٨٣ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ ﴾

قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے

١٦١٧ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَىٰ بُدْيِهِ وَأَنْ يُقَسِّمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لِحَوْمِهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَالِهَا وَلَا يُعْطَىٰ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا ﴿

ترجمہ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی کہ حضرت علیؑ نے انہیں خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ آپ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کو دیکھیں اور ان کی سب چیزیں بانٹ دیں گوشت اور کھال اور جھول۔ قصائی کی اجرت میں کچھ نہ دیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۳۲ ومر الحديث ص ۲۳۰، وص ۲۳۲، وياتي ص ۳۰۸.

مقصد

چونکہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاق وغیرہ کے نزدیک قربانی کی کھال فروخت کر کے اپنے مصرف میں خرچ کرنا جائز ہے۔ امام بخاریؒ جمہور کی تائید کرتے ہیں کہ فروخت کر کے قیمت کو اپنے تصرف میں لانا جائز نہیں

اگر فروخت کر دیا تو کھال کی قیمت کو خیرات کرنا واجب ہے یہی مسلک ہے حنفیہ شافعیہ مالکیہ وغیرہ کا کہ قیمت واجب التصدق ہے۔

﴿بَابٌ ۱۰۸۴ يُتَصَدَّقُ بِجَلَالِ الْبَدَنِ﴾

قربانی کے جانوروں کی جھولیس خیرات کر دی جائیں

(جھولوں کے خیرات کر دینے کا حکم استحباباً ہے) (عمدہ)

۱۶۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمْرِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمْرِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَجَلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا ﴿

ترجمہ مجاہد کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان سے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواون قربانی کے واسطے لیے اور مجھ کو حکم دیا کہ اس کے گوشت تقسیم کر دوں میں نے تقسیم کر دیے پھر آپ ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان کی جھولیس بھی تقسیم کر دیں میں نے تقسیم کر دیں پھر آپ ﷺ نے کھالوں کے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی تقسیم کر دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "امرني بجلالها فقسمتها"

والحديث هنا ص ۲۳۲ من الحديث ص ۲۳۰ وياتي ص ۳۰۸۔

مقصد بخاری کا مقصد یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں کی جھولیس بھی خیرات کر دی جائیں۔ گذر چکا ہے کہ علامہ عینی فرماتے ہیں والظاهر ان هذا الامر امر استحباب۔

﴿بَابٌ ۱۰۸۵ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ إِلَىٰ قَوْلِهِ "فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ" ﴿

وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمَرَ لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ
يَأْكُلُ وَيُطْعَمُ مِنَ الْمُتَعَةِ

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ حج میں) جب کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلادی اور کہہ دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے (ان کے اس فرمان تک) تو اس کو اپنے مالک کے پاس بھلائی ہے۔ قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائے اور کیا خیرات کرے؟ اور عبید اللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے انھوں نے فرمایا احرام میں کوئی شکار کرے اور اس کا بدلہ دینا پڑے تو بدلہ کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے باقی سب میں سے کھائے اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے اور کھلائے۔

تشریح | امام بخاریؒ کی عادت شریفہ یہ ہے کہ کبھی تو ترجمۃ الباب ذکر فرما کر اس کے بعد آیت کریمہ ذکر کر کے ترجمہ کی تائید فرماتے ہیں اور کبھی استبرا کا وہی آیت کو اولاً ذکر فرماتے ہیں اور اس کے بعد خلاصہ ترجمہ ذکر فرماتے ہیں یہاں ایسا ہی ہے کہ اولاً آیت ذکر فرمائی ہے اور پھر خلاصہ ذکر فرما دیا۔

”و ما یاکل من البدن وما یتصدق“ بعض ان میں سے ما کول ہیں کہ خود کھا سکتا ہے اور بعض نہیں کھا سکتا، اب سوال یہ ہے کہ کیا کھاوے اور کیا صدقہ کرے؟ تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ دم نذرو جنایات کا کھانا جائز نہیں ہے اور دم تمتع اور قرآن کھا سکتا ہے اس لیے کہ یہ دم شکر ہے۔ یہی حنا بلہ اور حنیفہ کا مسلک ہے۔

﴿۱۶۱۹﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِئَاتٍ فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَآكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّىٰ جَنَّا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا ﴿﴾

ترجمہ | عطاء نے بیان کیا انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم قربانیوں کے گوشت مٹی کے تین دنوں کے بعد نہیں کھاتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور زاد راہ بناؤ تو ہم نے کھایا اور زاد راہ بنایا۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور زاد راہ بنایا ابن جریر نے کہا میں نے عطاءؓ سے پوچھا کیا جابرؓ نے یہ کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ آئے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

(یعنی حضرت جابرؓ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے مدینہ پہنچنے تک اس گوشت کو توشہ کے طور پر رکھا لیکن مسلم کی روایت میں ہے کہ عطار نے نہیں کے بدلے ہاں کہا شاید بھول گئے ہوں پہلے نہیں کہا پھر یاد آیا تو ہاں کہنے لگے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”كلو و تزودوا“

تعدو موضعاً | والحديث هنا ص ۲۳۲ ویاتی ص ۳۱۸ و ص ۸۱۶، و ص ۸۳۵۔

۱۶۲۰ ۱۶۲۰ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَجْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدْخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى رَجْهِهِ

ترجمہ | حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے نکلے جب کہ ذی قعدہ مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے ہم صرف حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے احرام کھول ڈالیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میرے پاس بقرعید کے دن گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ لوگوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے ذبح فرمائی ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انھوں نے کہا عمرہ نے تم سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کر دی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر“

تعدو موضعاً | والحديث هنا ص ۲۳۲ ومر الحديث ص ۴۳، و ص ۴۴، و ص ۲۰۶ مقطعاً ص ۲۱۱، و ص ۲۲۳، و ص ۲۳۱ ویاتی ص ۲۳۰، و ص ۳۱۳، و ص ۸۳۲، و ص ۸۳۳۔

مقصد | اولاً تو اکثر نسخوں میں مذکورہ دونوں حدیثوں پر مستقل باب ہے ”باب ما ياكل من البدن وما يتصدق“ اس صورت میں امام بخاریؒ کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھنا اور کھانا ممنوع تھا بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔ اور ہمارے نسخے کے مطابق مذکور ہو چکا۔ باب کے تحت تشریح ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ﴾^{۱۰۸۶}

سرمندانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

۱۶۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوَهُ قَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے سرمندانے سے پہلے اور اسی طرح آگے پیچھے ترتیب کے خلاف عمل کیا آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی قباحت نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث انه يبين ما في الترجمة من الذبح قبل الحلق يجوز او لا ؟

تقریر ووضوح والحديث هنا ص ۲۳۲ ومر الحديث ص ۱۸ ویاتی ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۳، و ص ۹۸۶ و اخرجہ النسائی فی الحج .

۱۶۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ أَرَاهُ عَنْ وَهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سرمندانے کیا آپ ﷺ

نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس نے کہا میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اور عبدالرحیم رازی نے اس حدیث کو ابن خثیم سے روایت کیا کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم (عید اللہ بن عثمان مکی) نے بیان کیا انھوں نے عطاء سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عفان بن مسلم نے کہا امام بخاریؒ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہیب بن خالد سے روایت ہے ہم سے ابن خثیم نے بیان کیا انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حماد بن مسلمہ بصری نے قیس بن سعد سے روایت کی اور عباد بن منصور سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے حضرت جابرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حلفت قبل ان اذبح"

در اصل حدیث ابن عباسؓ کی دوسری سند ہے۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۳ تا ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸ وياتي ص ۲۳۳، ص ۲۳۳، و ص ۹۸۶.

۱۶۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ لِقَالَ حَلَفْتَ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا چنانچہ اس نے کہا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں پھر اس نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة : هذا طريق ثالث لحديث ابن عباس .

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸، وياتي ص ۲۳۳، و ص ۹۸۶.

۱۶۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحْجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهَلَّكَ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا هَلَالِ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فُطْفُ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي ثُمَّ أَهَلَّكَ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أَتَيْتُ بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةَ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَاخَذَ بِكِتَابِ اللَّهِ

فَالْتَهُ يَأْمُرُنَا بِالْتَمَامِ وَإِن نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُلْ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ بطحار میں تھے (مکہ مکرمہ کے پاس ایک جگہ ہے) آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تو نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے مانند، آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جاؤ اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرو (میں نے کیا اور احرام کھول ڈالا) پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں، اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیتا تھا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا عمرؓ نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو کتاب اللہ کا حکم ہے اتمو الحج والعمرة لله یعنی حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے محل (ٹھکانے) نہیں پہنچ گئی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "حتى بلغ الهدى محله" لان بلوغ الهدى محله عبارة عن الذبح و تاخيرہ على سبيل الرخصة.

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۲۱۱، وص ۲۱۲، وياتي ص ۲۴۱، وص ۶۲۳، وص ۳۱.

مقصد دسویں ذی الحجہ یعنی یوم النحر حاجی کے ذمہ چار کام ہیں، رمی، قربانی، حلق، طواف زیارت۔ ان افعال اربعہ میں ترتیب واجب ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔

(۱) ضاحمین، شافعیہ، اور حنابلہ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں ہے صرف سنت ہے اس لیے ترتیب کے خلاف کرنے سے فدیہ یعنی دم واجب نہ ہوگا۔

(۲) امام مالکؒ کے نزدیک تقدیم رمی واجب ہے۔ خلاف کرنے پر دم واجب ہوگا باقی ذبح حلق اور طواف میں ترتیب سنت ہے خلاف کرنے میں دم واجب نہ ہوگا۔

(۳) امام اعظمؒ کے نزدیک طواف میں ترتیب واجب نہیں جس طرح چاہے مقدم و مؤخر کر سکتے ہیں لیکن حاجی اگر قارن یا متمتع ہے تو باقی تین امور: رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب واجب ہے کہ پہلے رمی جمرہ پھر ذبح یعنی قربانی کرے اس کے بعد حلق یا قصر۔ ان تینوں میں خلاف ترتیب پر دم واجب ہوگا۔ اور اگر حاجی مفرد ہے تو چونکہ مفرد پر ہدی واجب نہیں اس لیے اس پر صرف دو میں یعنی رمی اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔

امام بخاریؒ کا مقصد ضاحمین و شافعیہ اور حنابلہ کی تائید و موافقت ہے۔ واللہ اعلم۔

احادیث الباب سے بظاہر شافیہ و حنا بلہ کی تائید ہو رہی ہے۔

جواب: (۱) احادیث الباب میں حرج سے حرج اخروی مواخذہ اور گناہ کی نفی مراد ہے۔ حرج دنیوی کی نفی مراد نہیں چونکہ مسائل نے یہ عرض کیا لم اشعر مجھے معلوم نہیں تھا۔

(۲) یا حرج سے یہ مراد ہے کہ تمہارا حج فاسد نہیں ہوا فرض ادا ہو گیا۔ نیز مسائل کے سوال سے ظاہر ہے کہ اس کو احساس ہوا کہ میں نے غلطی کی ہے اس لیے اس نے سوال کیا اگر غلطی کا احساس نہ ہوتا تو سوال کی ضرورت نہ ہوتی۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اسی ترتیب سے یہ افعال اربعہ ادا فرمائے ہیں۔ رمی، پھر ذبح، پھر حلق پھر طواف زیارت جس کو طواف رکن اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔

﴿باب ۱۰۸۷ من لبّد رأسه عند الإحرام وحلق﴾

احرام باندھتے وقت سر کے بالوں کو جمالینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا

(تلبید کے معنی ہیں کسی گوند یا لیس دار تیل سے بالوں کو جمانا، چکانا تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہے اور منتشر نہ ہو)

﴿۱۶۲۵﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذِي فَلَاحِلٌ حَتَّى أَنْحَرَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت حفصہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام

کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمالیے تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالے تھے اس لیے میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک نحر نہ کر لوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انني لبّدت رأسي"

تعداد و موضع | والحديث هنا م ۲۳۳ ومر الحديث م ۲۱۲، م ۲۱۳، م ۲۳۰ وياتي م ۶۳۱، م ۸۷۷۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے احرام باندھتے وقت اپنے زلفوں (بالوں) کو گوند یا غلطی وغیرہ سے جمالیا ہے اس کے لیے بھی احرام کھولتے وقت حلق ہی افضل ہے۔

سوال: روایت فی الباب میں حلق کا ذکر نہیں ہے حالانکہ ترجمہ میں حلق کا ذکر ہے؟

جواب: یہ مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو حلق فرمایا اور یہ احادیث صحیحہ سے

ثابت ہے لہذا اسی پر اکتفا کر لیا۔

﴿بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ﴾^{۱۰۸۸}

احرام کھولتے وقت سر کے بال منڈانے یا چھوٹا کرنے کا بیان

۱۶۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ ﴾

ترجمہ نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”خلق رسول ﷺ فی حجته“

تعدیل موضوعہ والحديث هنا ص ۲۳۳ ویاتی فی المغازی ص ۶۳۳۔

۱۶۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُيَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين وقال الليث حدثني نافع رحم الله المحلقين مرة أو مرتين قال وقال عبيد الله حدثني نافع قال في الرابعة والمقصرين

يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين وقال الليث حدثني نافع رحم الله المحلقين مرة أو مرتين قال وقال عبيد الله حدثني نافع قال في الرابعة والمقصرين

وقال الليث حدثني نافع رحم الله المحلقين مرة أو مرتين قال وقال عبيد الله حدثني نافع قال في الرابعة والمقصرين

حدثني نافع قال في الرابعة والمقصرين

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما

لوگوں نے عرض کیا اور بال چھوٹا کرنے والوں پر بھی یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم

فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور بال چھوٹا کرنے والوں پر بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا اور بال چھوٹا کرنے

والوں پر (رحم فرما) اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے ایک بار یا دو بار یہ فرمایا

(لیث کو اس میں شک ہے کہ آپ ﷺ نے سر منڈانے والوں کیلئے ایک بار دعا کی یا دو بار۔ اکثر راویوں کا اتفاق امام

مالک کی روایت پر ہے کہ آپ ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لیے دو بار دعا کی اور تیسری بار میں بال چھوٹا کرنے

والوں کو بھی دعا میں شریک کر لیا) ”قال و قال الخ“ لیث نے کہا اور عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ

آپ ﷺ نے چوتھی بار میں فرمایا والمقصرين .

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة لانه فی الحلق والتقصير

تعدیل موضوعہ والحديث هنا ص ۲۳۳۔

۱۶۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ ﴾

حدثنا عيَّاش بن الوليد حدثنا محمد بن فضيل حدثنا عمارة بن القعقاع عن أبي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ

قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال چھوٹا کر نیوالوں کو بھی آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال چھوٹا کر نیوالوں کو بھی آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا پھر چوتھی بار میں فرمایا اور بال چھوٹا کر نیوالوں کو بھی یعنی بخش دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع والحديث هنا م ۲۳۳۔

۱۶۲۹ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا اور بعض صحابہ نے بال چھوٹا کرایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع والحديث هنا م ۲۳۳ هذا الحديث طرف من حديث طويل اوله لما نزل الحجاج باہن

الزبير وقد مر الحديث م ۲۲۱، م ۲۲۲، م ۲۲۹، م ۲۳۱، وياتي م ۲۳۳، // // // // // م ۳۳۳، م ۳۳۳، م ۳۳۳، م ۳۳۳۔

۱۶۳۰ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ ﴿﴾

ترجمہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک ایک کٹیجی سے کترے (یعنی چھانٹے)۔

تعد موضوع والحديث هنا م ۲۳۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حاجی کو حلق اور قصر میں اختیار ہے کہ حلق کرائے یا قصر کرائے۔ اور تحت الباب سے یہ بھی ثابت ہے کہ افضل حلق ہے۔

تشریح یہ حضور اقدس ﷺ کے عمرہ ہجرانہ کا واقعہ ہے جو اصل میں ماہ ذیقعدہ میں آپ ﷺ نے ہجرانہ سے رات رات کے اندر عمرہ فرمایا جیسا کہ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں تصریح کی ہے۔ کیونکہ یہ حجۃ الوداع کا بالکل نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا یعنی منیٰ میں پورے سر کے بال صاف کرائے تھے، نیز عمرۃ القضا کا واقعہ بھی نہیں ہو سکتا ہے چونکہ حضرت معاویہؓ نے ہجری میں

مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے حضرت معاویہؓ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ ۸ ہجری کا ہے، لامحالہ یہ حضرت معاویہؓ کا واقعہ ۸ ہجری عمرہ ہجرانہ کا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ﴾^{۱۰۸۹}

تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال چھوٹا کرانے

۱۶۳۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلُوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يَقْصُرُوا﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالیں اور سر منڈالیں یا بال چھوٹا کر لیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او يقصروا"

تعدو موضعها | والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۲۰۹ بطوله وفي ص ۲۲۰ مقطعا۔

مقصد امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تمتع کرے تو جب عمرہ کا احرام کھولے تو قصر کرے پھر جب اس کے حج کا احرام کھولے تو حلق کرے کیونکہ اس صورت میں قصر کے بعد بال کچھ رہ جائیں گے اور کچھ بڑھ جائیں گے اور حلق اچھی طرح ہوگا بخلاف اس کے جب احلال عن العمرہ ہی حلق کرائے گا تو پھر احلال من الحج میں صرف استرہ ہی چلانا ہوگا حلق کہاں ہوگا۔

﴿بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ﴾^{۱۰۹۰}

یوم النحر (دسویں تاریخ) کو طواف زیارۃ کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُدْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنَى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنَى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ

ترجمہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا، اور ابو حسان سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن عباسؓ سے (سنا) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت کرتے تھے (ای کان یزور البیت کل لیلۃ ما اقام بمنیٰ) "وقال لنا ابو نعیم" اور ہم سے ابو نعیم نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انھوں نے عبید اللہ سے انھوں نے نافع سے انھوں نے

ابن عمرؓ سے کہ انھوں نے ایک طواف کیا پھر سو گئے۔ (یعنی قیلولہ کرنے لگے) پھر منیٰ آئے یعنی دسویں تاریخ، ابو نعیم نے کہا کہ عبد الرزاق نے اس کو رُفَع کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انھوں نے کہا ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم ياتي بمنى يوم النحر"

﴿۱۶۳۲﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسْتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضْتَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضْتَ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو یومِ نحر یعنی دسویں تاریخ کو طوافِ زیارت کیا پھر ام المومنین حضرت صفیہؓ کو حیض آ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کرنا چاہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ حائضہ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہمیں یہاں (سفر سے) روک دیگی؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دسویں تاریخ کو طوافِ زیارۃ کر چکی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا (پھر کیا ہے) چلو نکلو۔ اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت صفیہؓ نے دسویں تاریخ کو طوافِ زیارت کر لیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأفوضنا يوم النحر" لان معناه طفنا طواف الافاضة يوم النحر .

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۳ تا ۲۳۴ ومرة الحديث ص ۴۷ وياتي ص ۲۳۷، ص ۶۳۱ .

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد طوافِ زیارت کا افضل وقت بتانا ہے کہ یومِ اُخر ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے طوافِ زیارت بالاتفاق فرض ہے حج کا ایک رکن ہے اس لیے اس طواف کا نام طوافِ رکن، طوافِ افاضہ اور طوافِ زیارت بھی ہے۔ سنت یہی ہے کہ دسویں ذی الحجہ کو کرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں طوافِ زیارت دسویں تاریخ کو کیا ہے، باقی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ میں بھی جائز ہے۔

اشکال: حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب میں مذکور ہے

"اخر النبي صلى الله عليه وسلم الزيارة الى الليل"

جواب: (۱) یہاں لیل سے مراد بعد الزوال ہے۔ فلا اشکال

(۲) طواف زیارت رات میں جائز ہے اس لیے کہ نو، دس، گیارہ اور بارہ کی راتیں گذشتہ دن کے تابع ہیں، صحاح کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو ظہر کے وقت طواف زیارت کیا اب یہاں آخر اللیل کا مطلب یہ ہے کہ اباح التأخیر یعنی خود تو آپ ﷺ نے دن میں کیا، لیکن یہ بھی جائز فرمادیا کہ رات میں بھی کر سکتا ہے۔

﴿ بَابُ إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا ﴾

کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر

سرمنڈالیا تو کیا حکم ہے

۱۶۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی اور سرمنڈانے اور رمی کے بارے میں پوچھا گیا اور ان میں آگے پیچھے کرنا آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لانها في التقديم والتأخير والحديث كذلك فيهما.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸، وص ۲۳۲، وص ۲۳۳ ویاتی ص ۹۸۶.

۱۶۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى لِيَقُولَ لَا حَرَجَ لِمَسَّالَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحُ وَلَا حَرَجَ قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ منیٰ میں دسویں تاریخ میں حج کے مسائل پوچھتے تو آپ ﷺ فرماتے کچھ حرج نہیں چنانچہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہنے لگا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈالیا آپ ﷺ نے فرمایا اب قربانی کر کہ کچھ حرج نہیں اور اس نے کہا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رميت بعد ما امسيت" هذا طريق آخر في حديث ابن عباس.

تعد وموضع والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸، وص ۲۳۲، وص ۲۳۳ ویاتی ص ۹۸۶۔
مقصد امام بخاری کی عادت یہ ہے کہ روایات یا ائمہ میں اختلاف ہو تو کوئی حکم نہیں لگاتے ہیں یہ تو متفق علیہ ہے کہ گیارہویں تاریخ اور بارہویں تاریخ کی رمی قبل الزوال جائز نہیں صرف بعض سلف نے زوال سے قبل اجازت دی ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ تیسرہ تاریخ قبل الزوال جائز کہتے ہیں باقی ائمہ ثلاثہ اور صاحبین ۱۳ تاریخ میں بھی تقدیم کی اجازت نہیں دیتے۔ لیکن امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں جاہلا اور ناسیا کی قید لگا کر بتلادیا کہ اگر ایک شے مقدم دوسری مؤخر کی جائے تو اگر جہالت و نسیان سے ہے تو دم واجب نہیں ورنہ دم واجب ہے۔ (تقریر بخاری حضرت شیخ الحدیث)

﴿ بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ ﴾

حجرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا

۱۶۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ لِقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ لِقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ لِمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا آخِرٍ إِلَّا قَالَ الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے رہے اور لوگ آپ ﷺ سے مسائل پوچھنے لگے چنانچہ ایک شخص نے کہا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا آپ ﷺ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں پھر آپ ﷺ کے پاس دوسرا شخص آیا اور کہنے لگا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ ﷺ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں پھر اس دن جو بات کسی نے پوچھی جس نے مقدم کو مؤخر کیا تھا آپ ﷺ نے یہی جواب دیا کہ اب کر لو کچھ حرج نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وقف في حجة الوداع"

تعد وموضع والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸، وص ۲۳۳ ویاتی ص ۹۸۶۔

﴿۱۶۳۶﴾ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَىٰ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ لِقَامِ إِلَيْهِ رَجُلٌ لِقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخِرُ لِقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ قَالَ لَهْنُ كُتِلِهِنَّ لِمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ﴿

ترجمہ عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے ان سے بیان کیا کہ وہ موجود تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نحر (یعنی دسویں تاریخ منیٰ) میں خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں گمان کرتا تھا کہ یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیے پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں گمان کرتا تھا کہ یہ کام اس کام سے پہلے ہے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے اور رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے اور اس کے مانند، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کر لو کچھ حرج نہیں، پھر اس دن جو بات پوچھی آپ ﷺ نے یہی فرمایا افعل ولا حرج.

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "يخطب يوم النحر" ان لیے کہ بعض روایت میں علی راحلته کی تصریح ہے۔

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۸، وص ۲۳ ویاتی ص ۹۸۶۔

﴿۱۶۳۷﴾ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيْسَىٰ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ٹھہرے رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق ثالث للحديث المذكور.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۳۳ مر الحديث ص ۱۸، وص ۲۳ ویاتی ص ۹۸۶۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ ما قبل کے اندر روایت گزری ہے کہ حضرت اسامہ اور فضل

بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کی طرف آئے تو ہمیشہ تلبیہ میں مشغول رہے اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا تو اس باب سے بخاریؒ نے بتلا دیا کہ اس سے مراد کثرت ہے ورنہ آپ ﷺ یوم نحر کے مسائل بھی بتانے میں مشغول رہے۔

(۲) دوسری غرض اس باب کی یہ ہے کہ وہ وقت لوگوں کا دعاؤں کے اندر مشغول ہونے کا ہے اور کثرت ازدحام کا ہے جس کی وجہ سے وہاں سوال و جواب سے لوگوں کو ایذا ہوگی اس سے کراہت کا شبہ ہو سکتا ہے اس شبہ کو دفع فرما دیا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامِ مَنِيٍّ ﴾^{۱۰۹۳}

ایام منیٰ میں خطبہ کا بیان

۱۶۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ لِقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمَ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ بَلَدَ هَذَا قَالُوا بَلَدُ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ شَهْرَ هَذَا قَالُوا شَهْرَ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ أَلَلَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر (دسویں تاریخ) میں لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حرمت والا دن ہے پھر آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا شہر حرام ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ماہ حرام ہے آپ ﷺ نے فرمایا یقین جانو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (ایک دوسرے کی) تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے یہ دن تمہارے اس شہر تمہارے اس مہینے میں حرام ہیں۔ آپ ﷺ نے کئی بار اسے دہرایا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کہا اے اللہ کیا میں نے (حیرا پیغام) پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ ﷺ کی وصیت اپنی

امت کو یہی تھی کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ لوگ ان کو پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں میرے بعد کافر نہ ہو جاتا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خطب الناس يوم النحر"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۳ ویاتی الحدیث ص ۱۰۴۸۔

۱۶۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ عرفات میں خطبہ بنا رہے تھے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة بظاهر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ سے نہیں ہے کیونکہ

ترجمہ میں ایام منیٰ کے خطبہ کا ذکر ہے اور اس میں عرفات کا خطبہ ہے۔

جواب : چونکہ اس باب کی پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت خطبہ منیٰ کا آیا تھا بس اس

مناسبت سے خطبہ عرفات کا ذکر کر دیا کہ یہ بھی حضرت ابن عباسؓ ہی کی روایت ہے۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۳ ویاتی ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۸۶۳، ص ۸۷۰۔

۱۶۴۰ ﴿ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٍ الْفَضْلُ فِي

نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ

اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلَى

قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ

فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ﴿

ترجمہ | محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی انھوں نے ابو بکرہ سے اور ایک اور شخص نے بھی جو میرے نزدیک عبدالرحمن سے افضل تھے یعنی حمید بن عبدالرحمن نے انھوں نے حضرت ابو بکرہ سے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دسویں تاریخ منیٰ میں خطبہ سنایا فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم نے سمجھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بیشک ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ ورسول اعلم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم نے سمجھا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بیشک یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ ورسول اعلم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے ہم نے سمجھا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ حرمت کا شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرام ہے جب تک تم اپنے مالک سے ملو، کہو کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ اب جو یہاں موجود ہیں غائب تک میری بات پہنچا دے کبھی ایسا ہوگا جس کو پہنچائے گا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا۔ میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کا فر بن جاؤ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خطبنا النبي صلى الله عليه

وسلم يوم النحر"

تجدد وضعها | والحديث هنا من ۲۳۳۳ ۲۳۵۵ ومر الحديث من ۱۶، ۲۱، ویاتی من ۳۵۳، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۷۲، ۸۳۳، ۱۰۳۸، ۱۱۰۹۔

۱۶۴۱ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ

وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ هِشَامُ
 بَنُ الْغَازِي أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمْرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا وَقَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
 فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هَذِهِ
 حَجَّةُ الْوَدَاعِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں فرمایا کیا تم لوگ
 جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا یہ یوم حرام ہے (یعنی حرمت کا دن ہے) کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ
 اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ حرمت کا شہر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ
 کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ
 حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تم پر ایک دوسرے کے خون، مال اور آبرو میں ایسی ہی
 حرام کردی ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں ہے۔ اور ہشام ابن غازی نے کہا ہم کو نافع نے حضرت
 ابن عمر سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج میں جمرات کے درمیان کھڑے
 ہوئے اور فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے اللہ گواہ رہ اور لوگوں کو
 رخصت کیا اس پر لوگوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله قال النبي صلى الله عليه وسلم
 بمنى " لان قوله بهذه الكلمات اعنى قوله اتدرون الى آخره عبارة عن خطبة بمنى .

تقریر موضوع والحديث هنا ص ۲۳۵ وياتي في المغازي ص ۶۳۲ بطوله و ص ۸۹۲، و ص ۹۱۱، و ص
 ۱۰۰۳، و ص ۱۰۱۳، و ص ۱۰۲۸۔

مقصد قال ابن المنير اراد البخاري الرد على زعم ان يوم النحر لا خطبة فيه
 للحجاج وان المذكور في هذا الحديث من قبيل الوصايا العامة لا على انه من
 شعار الحج فاراد البخاري ان يبين ان الراوي قد سماها خطبة كما سمي التي وقعت في
 عرفات خطبة الخ (فتح الباري)

یعنی امام بخاری کا مقصد ان حضرات پر رد کرنا ہے جو لوگ خطبہ منی کا انکار کرتے ہیں یعنی دسویں ذی الحجہ کے
 خطبہ کا اثبات مقصود ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابٌ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السَّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى﴾

کیا اصحاب سقایہ یعنی جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اصحاب سقایہ کے علاوہ جو معذور ہیں مرض کی وجہ سے یا چرواہے ہیں یہ لوگ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتے ہیں؟
(جواب حدیث سے معلوم ہوگا کہ رہ سکتے ہیں)

﴿۱۶۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں رات گزارنے کی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة في قوله "رخص النبي صلى الله عليه وسلم، (ای فی البیتوتہ لیلالی منی بمکة لاهل السقایة)

تدریوضعہ | والحديث هنا ص ۲۳۵ ومر الحديث ص ۲۳۱ ویاتی ص ۲۳۵۔

﴿۱۶۴۳ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَذِنَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ

اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ

بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔

(ای اذن للعباس بن عبد المطلب للسقاية بان يبيت ليلالي منى بمكة)

ح۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں

میں مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی اس لیے کہ وہ لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی۔ محمد

بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمیر نے بھی روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة في قوله "اذن"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۵ ومر الحديث ص ۲۳۱، وص ۲۳۵۔

مقصد چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لیے امام بخاری نے کوئی صاف و صریح حکم نہیں بیان کیا بلکہ ترجمہ میں لفظ اہل اور "او غیر ہم" سے اختلاف فقہاء کی طرف اشارہ کر دیا۔ البتہ منیٰ کی راتیں منیٰ ہی میں گزارنا چاہیے جمہور شافعیہ، مالکیہ کے نزدیک جن کو کوئی عذر نہیں ہے ان کے لیے واجب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک سنت ہے۔ یہی امام حسن بصریؒ سے منقول ہے۔ واللہ اعلم

﴿باب رَمَى الْجِمَارِ﴾^{۱۰۹۵}

وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ضَحَىٰ وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

کنکریاں مارنے کا بیان

اور حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد یعنی گیارہویں اور بارہویں کو زوال کے بعد۔

۱۶۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ بِنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ لِإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمِينَا ﴿

ترجمہ | ویرہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماروں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب تیرا امام (امیر حج) مارے تو بھی مار میں نے پھر پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاذا زالت الشمس رمينا"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۵۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے رمی جمار یعنی کنکریاں مارنے کا وقت بتانا ہے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ یوم نحر یعنی دسویں تاریخ میں کنکریاں مارنے کا افضل وقت یہی ہے کہ چاشت کے وقت مارے جیسا کہ باب کے تحت حضرت جابرؓ کی روایت گذری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ میں چاشت کے وقت کنکریاں ماریں۔

اور گیارہویں و بارہویں تاریخ میں زوال کے بعد مارنا افضل ہے۔

رمی جمار کا حکم | عند الجمهور واجب ہے ترک پر ذم واجب ہوگا، امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ سنت ہے۔

﴿بَابُ رَمِي الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي﴾^{۱۰۹۷}

بطن وادی (یعنی نالے کے نشیب) سے کنکریاں مارنا

۱۶۳۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَزْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَاللَّيْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الْوَادِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا﴾

ترجمہ | عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا اے عبد الرحمن کچھ لوگ تو اوپر ہی کھڑے ہو کر مارتے ہیں انہوں نے کہا تم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ وہ مقام ہے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام رمی ہے) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی (یعنی جس سورہ میں حج کے اہم مسائل بالخصوص رمی جمار کے مسائل مذکور ہیں) اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے اس حدیث کو سنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رمى عبد الله من بطن الوادي"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۵ وياتي الحديث في ثلاثة ابواب آية متواليه ص ۲۳۵ // //

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے لیے بطن وادی ہی افضل و مسنون ہے۔ اس سے ان حضرات کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اوپر سے رمی کرتے تھے۔

﴿بَابُ رَمِي الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾^{۱۰۹۷}

النبي صلى الله عليه وسلم

سات کنکریوں سے ہر جمرہ پر مارنا، یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے

۱۶۳۶ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى الْجِمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ

الْبَيْتِ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ
عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ جمرہ الکبریٰ (یعنی جمرہ عقبہ) کے پاس پہنچے اور بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف کیا اور سات کنکریاں ماریں اور فرمایا اس ذات نے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اسی طرح کنکریاں ماریں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ورمى بسبع"

تعد وموضعه والحديث هنا ص ۲۳۵ ويأتي الحديث ص ۲۳۵ //

مقصد چونکہ بعض حضرات جیسے حضرت عطار نے پانچ اور بعض نے چھ کنکریاں، جیسے مجاہد نے کافی سمجھا ہے امام بخاری کا مقصد ان حضرات کی تردید ہے کہ سات سے کم درست نہیں۔

﴿ **بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ** ﴾

جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا

﴿ ۱۶۳۷ ﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكْمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَرَأَاهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ
وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَتْ
عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﴿

ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ انھوں نے (حضرت عبد اللہ) ابن مسعود کے ساتھ حج کیا تو انہیں دیکھا کہ بڑے جمرہ پر سات کنکریاں مار رہے ہیں اور انھوں نے بیت اللہ شریف کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف کیا اس کے بعد فرمایا یہ ان کے رمی کا مقام ہے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرمى الجمره الكبرى الخ"

تعد وموضعه والحديث هنا ص ۲۳۵ ومر ص ۲۳۵۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ دسویں ذی الحجہ کی رمی جمرہ کے لیے افضل و مستحب یہی ہے کہ بطن وادی میں اس طرح کھڑا ہو کر رمی کرے کہ بیت اللہ بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو اور یہی جمہور کے نزدیک بھی افضل و مستحب ہے۔ خلافا للحنابلة . والله اعلم

﴿ بَابُ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴾

ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہے، یہ حضرت ابن عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

﴿ ۱۶۳۸ ﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّورَةَ الَّتِي تُذَكِّرُ فِيهَا الْبَقْرَةَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ وَالسُّورَةَ الَّتِي تُذَكِّرُ فِيهَا النِّسَاءَ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبَطْنَ الْوَادِيَّ حَتَّى إِذَا حَادَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ ﴿

ترجمہ | سلیمان اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج (ابن یوسف ثقفی) سے سنا وہ نمبر پر کہہ رہا تھا وہ سورۃ جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر ہے اور وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے، اور وہ سورۃ جس میں نساء کا ذکر ہے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماریں چنانچہ وہ وادی کے پیٹ میں (نشیب میں) گئے جب درخت کے مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہوئے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہتے پھر فرمایا تم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "یکبر مع کل حصاة"

تعدیل موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۳۵ و ۲۳۶ و مرص ۲۳۵۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ سات مرتبہ کنکری مارے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔

تشریح | اس حدیث میں حجاج سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے جو عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراق کا حاکم تھا یہ وہی ظالم حجاج ہے جس نے مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تھا یہاں اس کا قول صرف اس وجہ سے منقول ہے کہ اس کی غلطی واضح کر دی جائے یہ حجاج اپنی دانست میں سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا قرآن پاک کی بے ادبی سمجھتا تھا اور کہتا تھا کہ سورۃ کی اضافت بقرہ وغیرہ کی طرف درست نہیں۔

امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ ثابت کر دیا کہ سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا

درست ہے اور حجاج کا اجتہادی قول لغو ہے۔

﴿ بَابٌ مِّنْ رَّمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ ﴾

قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حجرہ عقبہ کو کنکری مار کر وہاں نہ ٹھہرے

اس کو حضرت عبداللہ بن عمر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

چنانچہ یہ حدیث اگلے باب میں آرہی ہے

﴿ بَابٌ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُسْهَلُ ﴾

جب پہلے اور دوسرے حجرے کو مارے تو قبلہ رخ کھڑا ہونے میں

جرمتین سے مراد حجرہ عقبہ کے علاوہ دونوں حجرے ہیں یعنی پہلا اور دوسرا،

المراد بالجمرتين ماسوى جمرۃ العقبة (ح)

۱۶۳۹ ﴿ حَدَّثَنِي عِثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ

يُكَبِّرُ عَلَىٰ إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّىٰ يُسْهَلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ

طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَىٰ ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ

وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ

الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ وہ قریب والے حجرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے پیچھے

اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ ہموار زمین میں (یعنی نالے کے اندر) پہنچ جاتے تو قبلہ کی طرف منہ

کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد حجرہ وسطیٰ پر کنکری مارتے پھر بائیں

طرف چل کر ہموار زمین پر پہنچتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور دیر تک کھڑے

رہتے، پھر حجرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں آ کر کنکری مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہیں ٹھہرتے بلکہ رومی

کر کے چل دیتے اور فرماتے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضوح | والحديث هنا من ۲۳۶ وياتي الحديث بعده من ۲۳۶، و۲۳۶۔

مقصد | باب سابق میں امام بخاری نے ترجمہ الباب قائم کیا تھا جس کا حاصل یہ تھا کہ جمرہ عقبہ کو نکری مار کر ٹھہرے نہیں بلکہ فوراً چل دے مگر اس باب کے تحت کوئی حدیث نہیں لائے چونکہ اس باب میں حدیث مفصل لانی تھی۔ تو مقصد اس باب کا یہ ہے کہ گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی اخیر میں ہوگی اس سے پہلے جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی اس طرح ہوگی کہ جمرہ اولیٰ پر رمی کر کے دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اسی طرح دوسرے جمرہ یعنی جمرہ وسطیٰ پر بھی دعا کریں یعنی دونوں کی رمی کے بعد ٹھہرنا اور دعا کرنا ہے۔

تشریح | جمرہ اس ستون کو کہتے ہیں جس کو نکری ماری جاتی ہے یہ تین ہیں: جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ، جمرہ عقبہ۔ کہہ معظّم سے منیٰ جاتے ہوئے اس ترتیب سے یہ تینوں جمرات پڑتے ہیں جنہیں جمرات المناسک کہا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں جمرہ عقبہ ہے، وہی القرب الجمرات من منیٰ و ابعدها من مكة (کرمانی) دسویں تاریخ میں صرف جمرہ عقبہ پر اور گیارہویں و بارہویں میں سب سے آخر میں رمی ہوگی۔

﴿ بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوَسْطَى ﴾

پہلے اور دوسرے حمرے کے پاس دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

ای هذا باب فی بیان رفع الیدین عند جمرة الدنيا ای القرية الى مسجد الخيف

والوسطیٰ هی الجمرة الغالية بين الجمرة الاولى وجمرة العقبة (مروج، ج ۱، ص ۱۶۵)

۱۶۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي آخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ ثُمَّ يَكْبُرُ عَلَى الرَّكْلِ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهَلُ لِيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوَسْطَىٰ كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوَسْطَىٰ كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُوا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یفعل ﴿

هذا الحديث بعينه هو المذكور قبله بطوله وانما اعاده لاختلاف طريقه (عمدہ)

ترجمہ | سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے تھے پھر ہر کنکری پر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (یعنی نالے کے اندر) آجاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر درمیانی جمرہ یعنی دوسرے جمرہ کو مارتے اسی طرح چنانچہ بائیں جانب چل کر نرم ہموار زمین میں آجاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالہ کے نشیب میں پہنچ کر کنکری مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہیں ٹھہرتے (بلکہ مار کر چل دیتے) اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويرفع يديه ثم يرمى الجمرة"

توضيحاً والحديث هنا ص ۲۳۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جمرتین یعنی جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے چنانچہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں "ويرفع يديه لقوله عليه الصلوة والسلام لا ترفع الا يدي الا في سبع مواطن وذكر من جملتها عن الجمرتين" اور رفع ایدی سے مراد دعا ہے۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ ﴾

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

۱۶۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنَى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَّفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَأَنَّ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَّ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقْبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم قال وکان ابن عمر یفعلہ ﴿

ترجمہ | امام زہریؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جمرے کو مارتے جو مٹی کی مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریاں اس کو مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ کی طرف منھ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے مانگتے اور دریر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرہ پر آتے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اتر جاتے اور قبلہ رخ دونوں ہاتھ اٹھائے دعائے مانگتے پھر اس جمرہ پر آتے جو عقبہ پر ہے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر وہاں سے چلے آتے وہاں دعا کیلئے نہ ٹھہرتے۔

زہری نے کہا میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے والد عبد اللہ بن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے اور عبد اللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح کیا کرتے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والفعا يديه يدعو"

توضیح | والحديث هنا ص ۲۳۶۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس جو گیارہویں تاریخ اور بارہویں کو کنکریاں مارتے ہیں وہاں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور لمبی دعا کریں۔

تشریح | "قال الزهري الخ" امام بخاریؒ نے پوری سند بیان کر دی اب اس کو مراسیل زہریؒ کہنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابُ الطَّيِّبِ بَعْدَ رَمِي الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ** ﴾

کنکریاں مارنے کے بعد خوشبولگانا اور سرمنڈانا طواف زیارت سے پہلے

۱۶۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ وَكَانَ الْفَضْلُ أَهْلَ زَمَانِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ الْفَضْلُ أَهْلَ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِجِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَيَسْطُتَ يَدَيْهَا ﴾

ترجمہ | سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن قاسم نے بیان کیا اور وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں بزرگ تر تھے انہوں نے اپنے ہاں سے سنا اور وہ اپنے زمانہ کے بڑے بزرگ تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت (یعنی احرام

باندھنے سے پہلے) خوشبو لگائی اور احرام کھولتے وقت طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی اور حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا (کہ اس طرح خوشبو لگائی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من قولها "طهبت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى آخره"

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۲۳۶ ومرو الحديث من ۲۰۸ وياتي الحديث من ۸۷۷، و ۸۷۸۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ رمی اور طلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو کا استعمال جائز ہے اسی طرح کلمے ہوئے کپڑے پہننا درست ہے صرف عورتوں سے محبت کرنا درست نہیں ہوتا اور طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کے بعد وہ بھی درست ہو جاتا ہے۔

البتہ حدیث الباب سے طلق واضح نہیں ہے مگر دوسری احادیث میں تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ ہی میں قربانی اور طلق راس فرمایا پھر کہ جا کر طواف زیارت سے مشرف ہوئے جمہور ائمہ سے بھی منقول ہے۔ ترتیب گزر چکی ہے کہ دسویں تاریخ میں سب سے پہلے رمی پھر قربانی اس کے بعد طلق یا قصر۔ اب خوشبو اور کلمے ہوئے کپڑے وغیرہ سب حلال ہے صرف عورتوں سے محبت طواف زیارت کے بعد درست ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ ﴾^{۱۱۰۵}

طواف وداع کا بیان

۱۶۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ

النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ النِّحَالِصِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ اخیر وقت ان کا (یعنی مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت) بیت اللہ پر ہو (یعنی طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت سے یہ طواف معاف ہو۔

جمہور علماء کے نزدیک طواف وداع واجب ہے ترک پر دم واجب ہے، لیکن صحیح طواف وداع کا حکم | حدیث سے ثابت ہے حیض و نفاس والی عورتوں کو طواف وداع معاف ہے بلکہ طواف

کے گھر جاسکتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ان يكون آخر عهدهم

بالبيت" وهو لا يكون الا بالطواف وهو في آخر العهد طواف الوداع.

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۲۳۶ ومرو الحديث في من ۲۷ وياتي الحديث من ۲۳۷۔

۱۶۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَعَادَةَ
أَنَّ آتَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَ غَرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْضَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فطَافَ بِهِ
تَابَعَهُ أَتَسْتُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَعَادَةَ أَنَّ آتَسَ
بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں پھر محضب میں تھوڑی دیر سو گئے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ گئے اور اس کا طواف کیا۔

اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا، کہا مجھ سے خالد نے بیان کیا انھوں نے سعید سے انھوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم ركب الى البيت فطاف به"
تعد موضوعاً | والحديث هنا من ۲۳۶ تا ۲۳۷ ایضاً ص ۲۳۷۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد طواف وداع کو بیان کرنا ہے اور اس کا حکم گزر چکا ہے کہ عند الجمہور طواف واجب ہے اس کے ترک پر دم لازم ہوگا یہی ہمارے نزدیک یعنی حنفیہ کا مذہب ہے۔ امام بخاریؒ جمہور کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں۔

﴿ بَابٌ ۱۱۰۶ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ ﴾

اگر طواف زیارت کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے

۱۶۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُمَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ
فَلَذِكْرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسْتَنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ
أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذْنَ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حمی بن اخطب کو حیض آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا (یعنی میں نے حضور ﷺ سے ذکر کر دیا کمانی ص ۶۷ و ص ۶۳۱) آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ہم کو روک دے گی؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں آپ ﷺ

نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو نہیں روک سکتی۔

(اس سے پہلے گزر چکا ہے حائضہ کے لیے طواف وداع معاف ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انها افاضت قال فلا اذن"

تعداد موضعه | والحديث هنا ص ۲۳۷ ومر الحديث ص ۴۷ وياتي ص ۶۳۱ و۶۳۲.

۱۶۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَأَةِ طَالُوتَ ثُمَّ حَاضَتْ قَالِ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوا لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَّعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَاسْأَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِي مَنْ سَأَلُوا أُمُّ سَلِيمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَعَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿

ترجمہ | عکرمہ سے روایت ہے کہ مدینہ والوں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ ایک عورت کو طواف زیارت کر چکنے کے بعد حیض آ گیا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے کہا ہاں بے (یعنی طواف وداع حائضہ پر ضروری نہیں) مدینہ والوں نے کہا زید (ابن ثابت) کی بات کو چھوڑ کر ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے ابن عباس نے فرمایا اچھا جب تم مدینہ جانا تو پوچھنا وہ لوگ مدینہ آئے اور لوگوں سے پوچھا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے حضرت صفیہ کی حدیث بیان کی (جو ابھی گزری) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فذكرت حديث صفية"

تعداد موضعه | والحديث هنا ص ۲۳۷۔

۱۶۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ إِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِصَ لَهُنَّ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حائضہ عورت اگر طواف زیارت کر چکی ہے تو چل دینے کی اجازت ہے طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عمر سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب تک طواف الوداع نہ کرے کوچ نہیں کر سکتی ہے پھر میں نے ان سے سنا (ان کے انتقال سے ایک سال پہلے) فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حیض والی عورتوں کو (کوچ کرنے کی) اجازت دی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "رخص للحائض ان تنفر اذا"

افاضت" لان الحاصل من معناه ان الحائض اذا طافت طواف الزيارة تنفر ولا شيء عليها.

تجدد موضعه | والحديث هنا من ۲۳۷ و من الحديث من ۲۳۶ -

۱۶۵۸ ھ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ غَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحُلْ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنْاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَضِيَّةِ لَيْلَةَ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتُ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيْلِي قَدِمْنَا قُلْتَ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّعْبِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْبِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرِي حَلَقِي إِنَّكَ لِحَابِسْتُنَا أَمَا كُنْتَ طُفِيتِ يَوْمَ الذَّخِرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا تَأْسِ الْغَيْرِي فَلَقِيْتُهُ مُضِعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُضِعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ وَقَالَ مُسَدِّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا ۞

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم (مدینہ سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفا و مردہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا آپ ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا آپ ﷺ کے ساتھ جتنے مرد و عورت تھے سب نے طواف کیا اور ان میں جن کے ساتھ قربانی نہ تھی ان لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور حضرت عائشہ کو حیض آ گیا فرماتی ہیں کہ ہم حج کے سب کام کرتے رہے جب محصب کی رات یعنی کوچ کی رات آگئی تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے سب اصحاب توج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹ رہے ہیں ایک میں ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں (یعنی عائشہ) نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو تو اپنے بھائی کے ساتھ عتیم جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو اور فلاں جگہ پر مجھ سے آملنا میں عبد الرحمن کے ساتھ عتیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حبیب کو حیض آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال سن کر) فرمایا ارے ہانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا کر رکھے گی؟ کیا تو نے دسویں تاریخ کو طواف نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگیں کیوں نہیں میں تو طواف کر چکی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے کوچ کر۔ خیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں کے اوپر جا رہے تھے اور میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ صلی اللہ

علیہ وسلم اتر رہے تھے، مسد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے انھوں نے کہا نہیں اور مسد کے ساتھ جریر نے بھی لا یعنی نہیں کا لفظ روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وحاضت صفة"

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۳۷ ومر الحديث ص ۲۱۲ ویاتی ص ۲۳۸، ص ۲۴۰، ص ۸۰۲، ص ۹۰۹۔

مقصد اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ حائض سے طواف و دواع ساقط ہو جاتا ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

بعض صحابہ کا مسلک یہ رہ چکا ہے کہ حائض اور نفساء کیلئے طواف و دواع کی غرض سے ٹھہرنا واجب ہے اسلئے کہ حدیث میں ولکن آخر عہدہا بالبیت وارد ہے۔ جمہور حضرت صفیہ کے قصہ سے اس حدیث کا ناخ مانے ہیں۔

تشریح چنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ بھی حائض کو طواف و دواع کے لیے ٹھہرنے کا حکم دیتے تھے تو ان لوگوں نے کہا ہم تمہاری بات زید کے مقابل میں نہیں مانیں گے اسلئے کہ زید بڑے تھے جیسا کہ حدیث

۱۶۵۶ میں گذرا ہے۔

﴿ بَابٌ مِّنْ صَلَّى الْعَصْرِ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ ﴾

کوچ کے دن عصر کی نماز اٹح (محب) میں پڑھنے کا بیان

۱۶۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِيَمِينِي قُلْتُ فَأَيَنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ الْعَلُّ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ ﴾

ترجمہ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے درخواست کی کہ آپ نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبھ رکھا ہے مجھ کو بتا دیجئے کہ آپ ﷺ نے آٹھویں تاریخ میں ظہر کی نماز کہاں پڑھی ہے انس نے فرمایا مثنیٰ میں، میں نے کہا کوچ کے دن (بارہویں یا تیرہویں تاریخ) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا اٹح میں مگر تم اپنے امیروں کی طرح کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة لفي قوله "بالأبطح" اي صلى العصر بالأبطح

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۳۷ ومر الحديث ص ۲۲۲، ص ۲۲۳۔

۱۶۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِيِّ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ لَطَافٌ بِهِ ﴾

ترجمہ | قنادہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں پڑھی پھر تھوڑی دیر وہاں سوئے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والعصر" اي صلى العصر ايضا بالمحصب وهو الابطح .

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۷ ومر الحديث ص ۲۳۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ کوچ کے دن ظہر سے عشاء تک چار نمازیں ابطح یعنی محصب میں پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کسی حاجی نے ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھ لی تو جائز ہے صرف ترک افضل ہوگا اور یہی امر اربعہ سے منقول ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْمُحَصَّبِ ۱۱۰۸ ﴾

محصب میں نزول یعنی اترنے کا بیان

(محصب بضم الميم و فتح الحاء المهملة و تشديد الصاد وفي آخره باء موحدة،

وقال النووي الابطح والبطحاء وخيف بنى كناية اسم لشيء واحدة (عمده)

۱۶۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ

مَنْزِلًا يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ تَعْنِي الْإِبْطَحُ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک منزل تھی (ابطح یعنی محصب میں) جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے کوچ کر کے) ٹھہرتے تاکہ مدینہ کے لیے لکنا آسان ہو مراد ابطح یعنی محصب تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث "قاله العيني" لكن

تعني الابطح سے بھی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ ابطح اور محصب ایک ہی ہے۔

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۷۔

۱۶۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ محصب میں اترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے یہ تو صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرمایا تھا۔

(یعنی محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے آپ ﷺ نے صرف آرام کے لیے اس خیال سے منزل بنایا کہ مدینہ کی روانگی یہاں سے آسان ہوگی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں ادا کیں اس پر بھی آپ ﷺ وہاں ٹھہرے تو یہ ٹھہرنا مستحب ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی وہاں ٹھہرا کرتے، منزل بناتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه بيان حكم المحصب.

تعد موضوع والحديث هنا ص ۲۳۷ واخرجه مسلم، ترمذی، نسائی فی الحج .

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد محصب کا حکم بیان کرنا ہے کہ مناسک حج میں سے نہیں ہے صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کی وجہ سے مستحب ہے جمہور کا بھی مسلک استحباب ہی کا ہے اس کے ترک سے عندا جمہور بھی کوئی دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔

﴿ **بَابُ النَّزُولِ بِدِي طَوِيِّ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَنُزُولِ**

الْبَطْحَاءِ الَّتِي بِدِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ ﴾

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں (جو مکہ کے متصل ہے) اور جب مکہ سے

(مدینہ کو) لوٹے تو اس کنکرے کے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

۱۶۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّبِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يَبِيْتُ بِدِي طَوِيِّ بَيْنَ النَّبِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ النَّبِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُبْغِ نَافِئَةَ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بِهِنَّ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ آتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بَدَى
الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا ﴿

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ (جب مکہ جاتے تو) تورات کو ذی طوی میں دونوں گھاٹیوں کے درمیان رات بسر کرتے پھر مکہ میں اس گھاٹی سے داخل ہوتے جو مکہ کے بالائی حصہ میں ہے اور جب مکہ حج یا عمرہ کے لیے آتے تو اپنی اونٹنی مسجد کے دروازے ہی پر بٹھاتے اس کے بعد مسجد کے اندر آتے اور رکن اسود کے پاس آتے اور اسی حجر اسود سے شروع کرتے پھر سات چکر لگاتے تین سسی کے ساتھ اور چار طواف متعارف قرار سے پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے منزل پر جانے سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان طواف (یعنی سسی) کرتے اور جب حج یا عمرہ سے لوٹ کر مدینہ آتے تو اپنی اونٹنی ذوالحلیفہ کے اس میدان میں بٹھاتے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بٹھایا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان بيت بذي طوى"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۷ تا ۲۳۸۔

۱۶۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللَّهِ
عَنِ الْمُحْصَبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي
الْمُحْصَبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْعِشَاءِ
وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | عبید اللہ سے محصب کے بارے میں پوچھا گیا تو عبید اللہ نے نافع سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور ابن عمرؓ یہاں اترے اور نافع سے یہ بھی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ یہاں یعنی محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے تھے اور میں گمان کرتا ہوں کہ اور مغرب بھی، خالد نے کہا کہ جھکو عشاء میں کوئی شک نہیں یعنی عشاء کی نماز بھی یہاں پڑھتے تھے اور ایک نیند بھی لیتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | بظاہر اس حدیث سے ترجمہ الباب کی مطابقت و مناسبت نہیں ہے لیکن اس سے پہلی حدیث ترجمہ الباب کے مطابق ہے اور یہ دوسری حدیث سابق کے مطابق ہے کہ حضرت ابن عمرؓ محصب میں نزول فرماتے تھے اور یہ دونوں نزول مناسک حج میں سے نہیں ہے یعنی ترک سے کوئی فدیہ واجب نہیں ہوگا صرف اتباع رسولؐ کی وجہ سے مستحب باعث ثواب ہے جس طرح محصب میں نزول مستحب ہے اسی طرح بطحاء ذوالحلیفہ میں بھی نزول صرف مستحب ہے پس اس قدر مناسبت کافی ہے واللہ اعلم۔

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۳۸۔

مقصد | اما بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع صرف نزول محصب کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ بطوار ذوالحلیفہ میں بھی حضور اقدسؐ کا نزول حدیث سے ثابت ہے اور گذر چکا ہے کہ نزول محصب مناسک حج میں سے نہیں ہے اسی طرح بطوار ذوالحلیفہ بھی مناسک حج میں سے نہیں ہے لیکن اتباع رسول بہر حال باعث ثواب و مستحب ہے واللہ اعلم۔

﴿ بَابٌ مِّنْ نَزَلِ بَدِي طُوى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ ﴾

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِبَدِي طُوى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِبَدِي طُوى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

مکہ کرمہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طوی میں اترنا

اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ وہ جب مدینہ سے مکہ آتے تو ذی طوی میں رات کو رہتے یہاں تک جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ کرتے اور ذی طوی سے گذرتے تو رات کو وہاں ٹھہر جاتے صبح تک، اور بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

﴿ بَابُ التَّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ ﴾

ایام حج میں تجارت کرنا اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا (درست ہے)

۱۶۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتَجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَانَهُمْ كَرَهُوا ذَلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ذوالمجاز اور عکاظ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی تجارت گاہیں تھیں جب اسلام (کا زمانہ) آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) تجارت کرنا برا سمجھا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

”حج کے ایام میں اللہ کے فضل تلاش کرنے (روپیہ پیدا کرنے) میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔“

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا

من ربكم في مواسم الحج“

تعد وموضع والحديث هنا ص ۲۳۸ وپاٹی الحديث ص ۲۷۵، ۲۸۲ و فی تفسیر البقرة ص ۶۳۸۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ حج کے سفر میں تجارت جائز اور مباح ہے استدلال آیت کریمہ سے ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے لہر الباری ج ۹، کتاب التفسیر ص ۷۰۶ تا ۷۰۷۔

﴿ بَابُ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ ﴾^{۱۱۱۲}

محصب سے اخیررات کو چلنا

إدلاج اصل میں ادتلج تھا تاہم کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا۔ اس کے معنی آتے ہیں السیر

فی آخر الليل.

۱۶۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ

الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ قَالَتْ مَا أَرَانِي إِلَّا حَابَسْتَكُمْ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلَقِي أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ

فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرْنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ

لَيْلَةَ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُحَيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقِي

عَقْرَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَابَسْتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاغْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ

فَخَرَجَ مَعَهَا آخُوهَا فَلَقِيْنَاهُ مُدْلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا (اتفاق سے) ام المؤمنین صفیہ کو اسی رات حیض آیا جو کوچ کی رات تھی وہ کہنے

لگیں میں مجھتی ہوں کہ میں تم کو اٹکائے رکھو گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”باجھ سر منڈی کیا اس نے

دسویں تاریخ طواف زیارت کیا تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر تو چل۔ امام بخاری نے کہا محمد بن سلام

نے بڑھایا کہا مجھ سے محاضر نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہم صرف حج ہی کا ذکر کرتے تھے جب ہم مکہ آئے تو آپؐ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا آخر جب کوچ کی رات ہوئی تو صفیہ بنت حی کو حیض آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمنڈی بانجھ میں سمجھتا ہوں یہ تم کو اٹکا دینے والی ہے پھر آپؐ نے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف زیارت کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو پھر چل دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے توج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا تھا) آپؐ نے فرمایا متعیم سے عمرہ کر لے، پھر حضرت عائشہؓ کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمن گئے۔ ہم آپؐ سے اخیر رات میں ملے (جب آپؐ طواف الوداع کے لئے نکلے تھے) آپؐ نے فرمایا تھا (یعنی آپؐ نے ایک مقام متعین فرمادیا کہ میں طواف سے فارغ ہو کر جب لوٹوں تو) تم فلاں مقام پر مجھ سے مل لینا۔

مطابقاً للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلقيناهُ مُدَلِّجاً".

تعدرو موضعه | والحديث هنا ص ۲۳۸ و امر الحديث ۲۱۲ و ۲۳۷ و ياتي ۲۴۰ و ۹۰۲ و ۹۰۹۔

مقصد | مقصد یہ بتانا ہے کہ محصب میں رات گزار کر صبح سویرے کوچ کرنا افضل ہے۔ والحديث مر مراراً



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابوابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے ابواب

﴿بَابُ ۱۱۱۳ جُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا﴾

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا
فِي كِتَابِ اللَّهِ وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ.

عمرے کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عمرہ کتاب اللہ میں حج کے ساتھ مذکور ہے (سورہ بقرہ آیت ۱۹۶) اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو مطلب یہ ہے کہ جب کسی نے حج یا عمرہ شروع کیا یعنی اس کا احرام باندھا تو اس کا پورا کرنا لازم ہو گیا بیچ میں چھوڑ بیٹھے اور احرام سے نکل جائے یہ جائز نہیں ہو سکتا۔

عمرہ کے مسائل اور احکام | عمرہ کے لغوی معنی زیارت کے ہیں (فتح، عمدہ) شرعی معنی خانہ کعبہ کا قصد کرنا مخصوص شرطوں کے ساتھ۔ عمرہ کی نیت سے احرام شرط ہے اور طواف بیت اللہ وسیع بین الصفا والرودہ عمرہ کے رکن ہیں۔

تشریح | حنفیہ والکیہ کے نزدیک عمرہ سنت ہے اور شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک فرض ہے۔ امام بخاریؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

شافعیہ وحنابلہ کے دلائل | (۱) "أَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" (۲) حضرت ابن عمرؓ کی تعلق جس کو ابن ابی شیبہ نے سند متصل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابن خزیمہ، دارقطنی اور حاکم نے

اس زیادت کے ساتھ روایت کیا ہے من استطاع الی ذلک سبیلا فمن زاد علی هذا فهو تطوع وخیر یعنی جو ان کے راستے کی استطاعت رکھتا ہو پھر جو ایک سے زیادہ کر لے وہ اس کے لئے نفل اور بہتر ہے۔ (۳) حضرت ابن عباسؓ کی تعلق "انہا لقرینتہا فی کتاب اللہ" ای ان العمرة لقرینة الحجة فی کتاب اللہ.

امام بخاریؒ کو جب عمرے کی فرضیت و وجوب کے لیے کوئی روایت نہیں ملی یا اپنی شرط کے مطابق کوئی حدیث نہیں ملی تو وجوب کی دلیل میں دو تعلیقات پیش کیں۔
ظاہر ہے کہ ان حضرات کا اجتہاد اور فتویٰ ہے جس سے فرضیت کسی کے نزدیک ثابت نہیں ہو سکتی سنت ہونے کے ہم بھی قائل ہیں۔

(۱) آیت کریمہ سے اتمام کا وجوب بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ حج اور عمرہ شروع حنفیہ و مالکیہ کے دلائل کے بعد پورا کرنا واجب ہے لہذا ان کو پورا کرنا ضروری ہے اس سے مطلق وجوب ثابت نہیں ہوتا ہے حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ نفل شروع کرنے پر اتمام واجب ہے۔

(۲) قرآن فی الذکر سے قرآن فی الحکم ثابت نہیں ہوتا۔

(۳) امام شافعی نے والعمرة کو مرفوع پڑھا ہے لہذا قرآن فی الذکر نہ رہا (عمہ)

(۴) عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العمرة او اجبة هي قال لا وان

يعتمر واهو افضل اس حدیث میں عدم وجوب کی صراحت ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۱۲) قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح. وفي الدر المختار سنة موكدة على المذهب و في الهداية العمرة سنة. عمرہ کا احرام آفاقی کے لیے میقات حج سے ہوگا اور حلی کے لیے حل سے جیسے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو محسب سے جو حد حرم میں ہے احرام کے لیے تعظیم بھیجا تھا۔

نیز عمرہ عندا جمہور رسال کے تمام ایام میں جائز ہے صرف پانچ یوم نویں ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک مکروہ ہے۔ عمرہ رمضان المبارک میں افضل ہے حدیث میں ہے عمرہ فی رمضان تعدل حجة رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے "حجة معی" یعنی میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

باقی عمرہ کے متعلق مزید تشریح کے لیے ملاحظہ فرمائیے لعل الباری جلد ہفتم کتاب المغازی ص ۲۳۰۔

۱۶۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اتر جاتے ہیں اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما" هذا اصل ترجمة الباب میں دو جز تھے اول وجوب عمرہ جس کے لیے ابن عمر اور ابن عباس کا اثر پیش فرمایا اور

فضیلت عمرہ کے لیے حضرت ابو ہریرہ کی روایت پیش کر دی۔

تعد ووضعا والحديث هنا ص ۲۳۸، و مسلم، ترمذی نسائی کلہم فی الحج .

مقصد امام بخاری کا مقصد وجوب عمرہ کا اثبات ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے گویا امام بخاری نے اس مسئلہ میں شافیہ اور حنابلہ کی تائید و موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابٌ مِّنْ اَعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ ﴾

حج سے پہلے عمرہ کرنا

﴿ ۱۶۶۸ ﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ ﴿

ترجمہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں عکرمہ نے کہا کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی کہا مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہا میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا اس نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعتمر النبي ﷺ قبل ان يحج"

تعد ووضعا والحديث هنا ص ۲۳۸۔

﴿ ۱۶۶۹ ﴾ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ ﴿

ترجمہ عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی۔

مقصد حضرت امیر معاویہؓ کی روایت میں ہے کہ حج سے قبل عمرہ نہ کرے یہی ایک جماعت کا مذہب ہے، لیکن جمہور کے نزدیک حج سے قبل عمرہ کر لینا جائز ہے اور جن روایات کے اندر ممانعت ہے وہ کسی عارض کی وجہ سے ہے اس باب سے امام بخاری نے جمہور کی تائید فرمائی ہے اور بتلادیا کہ حضور اکرم ﷺ نے حج سے قبل عمرہ کیا ہے۔

﴿ بَابُ كَيْفِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟

۱۶۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ
بُنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةَ عَائِشَةَ وَإِذَا أَنَا
يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بَدَعَةٌ ثُمَّ
قَالَ لَهُ كَيْفَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ
فَكَرِهْنَا أَنْ نُرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِئْثَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ
عُرْوَةُ يَا أُمَّهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ مَا
يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ
إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ
شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ ﴾

ترجمہ مجاہد نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر عائشہ کے حجرہ کے پاس تشریف فرما ہیں اور دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے ہیں ہم نے عبد اللہ سے لوگوں کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے پھر ان سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں تو فرمایا چار، ان میں سے ایک رجب میں ہم نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کی بات رد کر دیں اور ہم نے ام المومنین عائشہ کے سواک کرنے کی آواز حجرے میں سے سنی تو عروہ نے عرض کیا اے اماں جان اے ام المومنین آپ سنتی نہیں ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں عائشہ نے دریافت کیا کیا کہتے ہیں عرض کیا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے عائشہ نے فرمایا ابو عبد الرحمن پر اللہ رحم کرے حضور ﷺ نے جو عمرہ بھی کیا ہے اس میں وہ حاضر تھے اور حضور ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعتمر اربع عمرات"

تعد موضوع والحديث هنا ص ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ويأتي في المغازي ص ۶۱۰ واخرجه مسلم مطولا.

۱۶۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ
الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَجَبٍ ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ؟ هذا من تعليق الحديث السابق لانكار عائشة على ابن عمر في كون عمرته في رجب وهنا ايضا انكرت اعتماره صلى الله عليه وسلم في رجب بقولها وما اعتمر في رجب قط“

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۳۹ وياتي م ۶۱۰۔

﴿ ۱۶۷۲ ﴾ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْمَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةً الْحُدَيْبِيَّةَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَلَّحَهُمْ وَعُمْرَةً الْجِعْرَانِيَّةَ إِذْ قَسَمَ هَيْبَةُ أَرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً ﴿

ترجمہ | قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے فرمایا چار، ایک عمرہ الحدیبیہ ذی قعدہ میں جہاں مشرکوں نے آپ ﷺ کو روک دیا تھا اور دوسرا عمرہ آئندہ سال ذی قعدہ میں جب مشرکین سے صلح کی ہے۔ اور تیسرا عمرہ عمرہ بھرانہ ہے جب حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی (چوتھا عمرہ حج کے ساتھ) میں نے پوچھا آپ ﷺ نے حج کتنے کیے فرمایا ایک۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۳۹ وياتي م ۴۳۱، م ۵۹۷۔

﴿ ۱۶۷۳ ﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا لِمَا لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنْ الْقَابِلِ عُمْرَةً الْحُدَيْبِيَّةَ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ﴿

ترجمہ | قتادہ نے کہا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تو وہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں نے آپ ﷺ کو لوٹا دیا دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرے ذی قعدہ میں چوتھے اپنے حج کے ساتھ (یعنی حجۃ الوداع کے ساتھ)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة هذا بعينه هو الحديث الاول .

تعد ووضعه | والحديث هنا م ۲۳۹۔

﴿ ۱۶۷۴ ﴾ حَدَّثَنَا هُنَيْدَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعٌ عُمْرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا

الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمُرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعْرَانِيَّةِ
حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمُرَةَ مَعَ حَجَّتِهِ ﴿

ترجمہ | ہام نے بیان کیا (یعنی بالاسناد احمد کو روایت عن انس اس روایت میں یوں ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں عمرے ذی قعدہ میں کیے مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا (کیونکہ وہ تو ذی الحجہ میں ہوا تھا) ایک تو حدیبیہ کا عمرہ دوسرا سال آئندہ اس کی قضا کا تیسرا ہر انہ کا جہاں حنین کے اموال غنیمت تقسیم فرمائے اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ چونکہ (آپ ﷺ نے قرآن کیا تھا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة حدیث انس کی دوسری سند ہے۔

۱۶۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمَجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ
قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ ﴿

ترجمہ | ابواسحاق (تابعی) نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرہ کیا ہے اور ابواسحاق نے کہا میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے دوبارہ ذی قعدہ میں عمرہ کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة .

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۹ وياتي ص ۲۳۹، ص ۳۷۱، ص ۳۵۲، ص ۶۱۰۔

مقصد | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد کتنے عمرے کیے ہیں مقصد تعداد بتانی ہے۔ کہ کل عمرے چار کیے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے لھر الباری آٹھویں جلد، ص ۲۳۰۔

﴿ بَابُ عُمُرَةِ فِي رَمَضَانَ ﴾

رمضان میں عمرہ کرنا

۱۶۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يُخْبِرُنَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَاهَا ابْنُ
عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحِجِّي مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو

فُلَانٌ وَابْنَةُ لِزَوْجِهَا وَابْنُهَا وَتَرَكَ نَاصِحًا نَنْصُحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانَ
اعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ ﴿

ترجمہ | عطار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ ہمیں خبر دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت (ام ستان) سے فرمایا ابن عباسؓ نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا، ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا مانع ہوئی (یعنی کیا وجہ ہے کہ تو نے ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟) انھوں نے عرض کیا ہمارے پاس پانی لانے والا ایک اونٹ تھا اس پر ابو قلاں اور اس کا لڑکا سوار ہو کر حج کے لیے گئے (انصاری خاتون نے اپنے شوہر اور اپنے لڑکے کے متعلق کہا) اور ایک اونٹ چھوڑ دیا ہے جس پر ہم پانی لاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لو اس لیے کہ رمضان میں عمرہ حج ہے (حج کے برابر ثواب ہے) یا اس کے ہم معنی کوئی اور لفظ فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعتمري فيه" اي في رمضان.

تعد وموضع | والحديث هنا م ۲۳۹ ويأتي الحديث م ۲۵۰ واخرجه مسلم والنسائي الاصابي الحج.

مقصد | رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کرنے کی فضیلت و ترغیب مقصود ہے۔ جیسا کہ حدیث باب میں "فان عمره في رمضان حجة اي في الثواب"

بعض روایت میں ہے رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

تشریح | بخاری م ۲۵۰ کی آخری حدیث میں ام ستان کی تصریح ہے کما سیاتی النشاء اللہ

﴿ بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ وَغَيْرِهَا ﴾

حصبہ یعنی محصب کی رات میں اور اس کے علاوہ کسی وقت عمرہ کرنا

۱۶۷۷ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَالِينَ لِيَهْلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلُ بِالْحَجِّ فَلِيَهْلُ وَمَنْ أَحَبُّ أَنْ يَهْلُ بِالْعُمْرَةِ فَلِيَهْلُ فَلَوْلَا أَتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بِحَجٍّ ارْتَكَبْتُ مِمَّنْ أَهْلُ بِعُمْرَةٍ فَأُظَلِّبِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَرْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْضِي عُمْرَتِكَ وَالْقَبِي رَأْسِكَ وَامْتَشْطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي

عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمَرَى ﴿

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے اس وقت نکلے جب ذی الحجہ کے چاند کا وقت آپہنچا (قریب تھا یا ذی قعدہ پورا ہونے والا تھا صرف پانچ دن باقی رہ گئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے اور اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام باندھتا حضرت عائشہؓ نے فرمایا تو ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور میں نے بھی عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر عرفہ کا دن آپہنچا اور میرا حیض ختم نہیں ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال، کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے پھر جب محب کی رات آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن (میرے بھائی) کو میرے ساتھ تنعم بھیجا تو میں نے اس عمرے کا بدل (جس کو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلما كان ليلة الحصة"

تعد موضوعا والحديث هنا ص ۲۳۹ ومر الحديث ص ۴۵، ص ۴۶، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۲۲۱ وبالن ص ۲۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲ // ص ۴۳۱۔

مقصد یہ معلوم ہو چکا ہے کہ بطحاء الخ، محب اور حسب سب ایک ہی جگہ ہے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار سے فراغت کے بعد مدینہ واپس ہونے کے وقت منزل کی ہے اور رات گذاری ہے اور یہیں سے ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و اجازت سے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ہمراہ تنعم سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اتباع رسول میں اگر محب میں منزل کرے اور رات گزارے تو افضل اور باعث ثواب ہے البتہ مہیت محب حج کے فرائض و واجبات سے بالاتفاق نہیں ہے۔

﴿ بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ ﴾

تنعم سے عمرہ کرنا یعنی عمرے کا احرام باندھنا

۱۶۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عُمَرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرِدَفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنْ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عُمَرَ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عُمَرَ ﴿

ترجمہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو

اپنے ساتھ سواری پر سوار کر لیں اور تنعيم سے اس کو عمرہ کرائیں، سفیان بن عیینہ نے کبھی کہا سمعت عمرا (یعنی میں نے عمرو بن دینار سے سنا) اور کبھی کہا میں نے عمرو بن دینار سے اس حدیث کو کئی بار سنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة للترجمة فی قوله "يعمرها من التنعيم"

تعمیر موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۳۹ ویاتی الحدیث ص ۴۱۹ ومسلم فی الحج.

۱۶۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبِ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءِ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَقْضُوا وَيَحْلُوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرُوا أَحَدًا يَقْفُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَذْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَانْسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطْفُ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهَّرَتْ وَطَأَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّنَطَّلِقُونَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنَعِيمِ فَاغْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقْبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمُ هَذِهِ خَاصَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَنْبِيَاءِ ﴿

ترجمہ | عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور نبی اکرم ﷺ اور طلحہ کے سوا کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اور (انہی دنوں میں) حضرت علیؓ عین سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی بھی تھی انہوں نے کہا میں نے تو اسی کا احرام باندھا جس کا رسول اللہ ﷺ نے باندھا اور نبی اکرم ﷺ نے یہاں (مکہ پہنچ کر) اپنے اصحاب کو یہ اجازت دیدی تھی کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر کے ہال کٹوائیں اور احرام کھول دیں مگر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے اس پر اصحاب کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ جائیں اور ہمارے ذکر سے منیٰ چک رہی ہو یہ خبر آپ ﷺ تک پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی

ساتھ نہ لاتا اور جو قربانی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا خیر حضرت عائشہؓ کو حیض آ گیا انھوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ آپ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے گھر کو جا رہے ہیں اور میں فقط حج ہی کر کے؟ آپ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ تعیم تک ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ذی الحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا اور ایسا ہوا کہ سراقہ بن مالک بن جشم آپ ﷺ سے اسی وقت ملا جب آپ عقبہ میں کنگاریاں مار رہے تھے اس نے پوچھا کیا یہ یعنی حج کے مہینے میں عمرہ کرنا خاص آپ کے لیے ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے یعنی زمانہ جاہلیت کا قاعدہ ٹوٹ گیا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ بعضوں نے یہ مطلب کہا ہے کہ قرآن یعنی حج اور عمرے کو جمع کرنا ہمیشہ کے لیے درست ہوا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فامر عبد الرحمن بن ابى بكر ان يخرج معها الى التعيم"

تقریر و وضع | والحديث هنا من ۲۳۹ تا ۲۴۰ ویاتی الحدیث ص ۴۱۹، ابوداؤد فی الحج۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکہ مکرمہ سے کوئی عمرہ کا ارادہ کرے تو افضل یہی ہے کہ تعیم سے عمرہ کا احرام باندھے چونکہ حضور اقدس ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو تعیم سے عمرہ کا حکم دیا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْإِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ ﴾

بلا وجوب قربانی کے حج کے بعد عمرہ کرنا

۱۶۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَأَفِينَ لَيْهَالٍ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلِّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهَلَّ بِحِجَّةٍ فَلْيُهَلِّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحِجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَبَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَذْرَكْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيَ عُمْرَتِكَ وَالنَّقْضَى رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَضِيَّةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعِيمِ فَأَرَدَفَهَا فَأَهْلَلْتُ

بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا لَقَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعَمَرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ لِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدَى وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) اس وقت نکلے جب ذی الحجہ کا چاند قریب آ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا حجی چاہے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور جس کا حجی چاہے کہ وہ حج کا احرام باندھے تو وہ حج کا احرام باندھے اور میں ان لوگوں میں لاتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا چنانچہ بعضوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج کا اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے مجھ کو حیض آ گیا اور عرفہ کا دن آ گیا اور میں حیض ہی میں تھی آخر میں نے اس کا شکوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا! تو اپنا عمرہ چھوڑ دے اور سر کی چوٹی کھول دے، کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر جب محصب کی رات آئی تو آپ ﷺ نے عبد الرحمنؓ کو میرے ساتھ تعیم بھیجا عبد الرحمن نے مجھ کو اپنے پیچھے بٹھالیا تو عائشہؓ نے یعنی میں نے اپنے پہلے عمرہ کے بدل دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اللہ نے (اپنے فضل سے) مجھ کو حج اور عمرہ دونوں پورا کر دیا اور اس سلسلے میں نہ کوئی قربانی دینی پڑی نہ صدقہ اور نہ روزے رکھنا پڑے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ "فاہلت بعمرۃ"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۴۰ و مر الحديث ص ۳۵ و ص ۴۶، ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۲۱ و ہاتی ۶۳۱ و ص ۶۳۲ //

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ حج تمتع جس میں قربانی یعنی دم تمتع واجب ہے وہ یہ ہے کہ اشہر حج میں حج سے پہلے عمرہ کرے۔ چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "قلت لان عمرتها بعد انقضاء الحج ولا خلاف بين العلماء ان من اعتمر بعد انقضاء الحج و خروج ايام التشريق انه لا هدى عليه في عمرته لانه ليس بمتع وانما المتمتع من اعتمر في اشهر الحج وطاف للعمرة قبل الوقوف واما من اعتمر بعد يوم النحر فقد وقعت عمرته في غير اشهر الحج الحج الخ (عمرہ)

یہ اس صورت میں ہے جبکہ اشہر حج شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس روز ہوں۔

لیکن جو حضرت اشہر حج میں پورے ذی الحجہ کو شامل رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ذی الحجہ میں حج کے بعد بھی عمرہ کرے تو وہ بھی تمتع ہے اور اس پر قربانی (یعنی دم تمتع) یا روزے واجب ہیں وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج کی طرف سے قربانی کی تھی جیسے مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عائشہؓ کی طرف سے قربانی دی اور شاید حضرت عائشہؓ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔

﴿ بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ ﴾

عمرے کا ثواب بقدر مشقت ہے

(یعنی جتنی تکلیف ہو اتنا ہی ثواب ہے، اجور کم علی نصبکم)

۱۶۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنَسْكِينَ وَأَصْدُرُ بِنَسْكِ لِقِيلٍ لَهَا النَّظْرِيُّ فَإِذَا طَهَّرْتِ فَأَخْرَجِي إِلَى التَّعْنِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ التَّيْنَا بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنِهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ أَوْ نَصَبِكَ ﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد اور اسود دونوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ! سب لوگ تو دو عبادت کر کے جا رہے ہیں اور میں صرف ایک ہی عبادت کر کے لوٹو گی؟ تو ان سے فرمایا گیا انتظار کرو جب پاک ہو جاؤ تو تعنیم جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو پھر فلاں جگہ ہمارے پاس آ جانا لیکن اس کا ثواب تو خرچ کی مقدار یا مشقت کی مقدار ہے۔

تشریح | مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کبھی کبھی وقت کے اختلاف سے اور جگہ کے اختلاف سے کم خرچ اور کم تکلیف پر ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے شب قدر کی عبادت اور مسجد حرام و مسجد نبوی میں نماز کا ثواب بہ مقابلہ ہندو پاک زیادہ ہوتا ہے اور کبھی عبادت کی نوعیت سے بھی فرق ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "و لكنها على قدر نفقتك او نصبك"

توضیح | والحديث هنا ص ۲۳۰ و مر الحديث ص ۲۱۲ و ۲۳۷ و باتی ص ۸۰۲ و ص ۹۰۹ و خرجه

مسلم في الحج.

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ عمرے کا احرام اگرچہ مکہ سے جائز ہے لیکن حل یعنی تعنیم سے احرام افضل ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تشریح | "انتظری" سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ نے یہ عرض طہارت سے پہلے کی تھی گذر چکا کہ وہ یوم نحر کو پاک ہو چکی تھیں۔

"علی قدر نفقتك او نصبك" یہ شک راوی نہیں بلکہ تنویح کے لئے خود حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے مطلب یہ ہے کہ عبادت میں جتنا زیادہ جائز طریقہ پر خرچ ہوگا اور جتنی مشقت ہوگی اسی قدر ثواب ہوگا واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ

هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ طَوَافِ الْوُدَاعِ ﴾

(حج کے بعد) عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف وداع

کی ضرورت ہے یا نہیں؟ (ہل کا جواب محذوف ہے یعنی طواف عمرہ کافی ہے

طواف وداع واجب و ضروری نہیں)

﴿ ۱۶۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرْمِ

الْحَجِّ فَتَزَلْنَا بِسَرَفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ كُنْ

مَعَهُ هَدًى فَاحْبَبْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى فَلَا وَكَانَ مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ

لَهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ

قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُبِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قُلْتُ لَا

أَصْلِي قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ أَنْتَ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكَ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي

فِي حَجِّكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَرِزُقَكِيهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَتَزَلْنَا

الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِأَخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتَهَلِّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ

الْفُرْغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرُ كَمَا هَهُنَا فَاتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَعْتُمَا قُلْتُ

نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّجِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْحَلِ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ

الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں

حج کے آداب کے ساتھ مدینہ سے نکلے پھر ہم مقام سرف میں اترے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب

سے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ حج کو عمرہ کر دینا چاہے تو کر لے اور جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں

کر سکتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کئی مقدور والوں کے ساتھ قربانی تھی ان کو تو یہ نہ ہو سکا کہ حج

کو عمرہ کر ڈالیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا تو روتی

کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحاب سے فرمایا میں نے سنا اور میں عمرہ سے روک دی گئی (یعنی آپ نے سب کو کوچ کرنے کا حکم دیا تو میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں) آپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے عرض کیا میں نماز نہیں پڑھتی (یہ حیض سے کنایہ ہے وہی من الطف الکنايات) آپ نے فرمایا کوئی نقصان نہیں تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کے قسمت میں لکھا گیا ہے وہی تیری بھی قسمت میں، تو اپنے حج پر قائم رہ شاید اللہ تعالیٰ عمرہ بھی نصیب کرے حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب ہم حج سے فراغت کر کے منیٰ سے چلے مصعب میں اترے تو آپ نے عبد الرحمنؓ کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لیکر حرم کی سرحد کے پار جاوہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لے گی پھر دونوں بھائی بہن طواف سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا منتظر ہوں ہم آدھی رات کو لوٹ کر آئے آپ نے فرمایا فراغت ہو گئی میں نے کہا جی ہاں، تب آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان کیا اور لوگ چل پڑے وہ لوگ بھی چلے جو صبح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے پھر آپ ﷺ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فلتهل بعمره"

تعدو موضعاً | والحديث هنا ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ ومر الحديث ص ۳۳ و ص ۳۴ و ص ۳۱۱ و ص ۲۲۳ و یاتی ص ۴۱۳ مسلم فی الحج .

مقصد | قال ابن بطال لا خلاف بين العلماء ان المعتمر اذا طاف فخرج الى بلده انه يجزئه من طواف الوداع كما فعلت عائشةؓ (حج ص ۲۸۲)

چونکہ حدیث میں صراحت کوئی حکم نہیں تھا اس لئے بخاری نے بھی حکم کی تصریح نہیں کی باب کے تحت مذکور ہو چکا ہے کہ کافی ہے طواف و دواع ضروری نہیں۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ يَفْعَلُ بِالْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ بِالْحَجِّ﴾ ۱۱۲۲

عمرہ میں بھی ان ہی کاموں کا پرہیز ہے جن کا حج میں پرہیز ہے

۱۶۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلْقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَدِدْتُ أَنْتِي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ

أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ
 قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ
 الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ آيِنَ السَّائِلِ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ
 آثَرَ الْخُلُوقِ عَنكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ ﴿

ترجمہ | یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں آیا آپ ہر آنہ میں
 تھے اس شخص کے بدن پر ایک جبہ (چغہ) تھا جس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا اس نے پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا
 حکم فرماتے ہیں؟ میں کیا کروں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی لوگوں نے ایک کپڑا آپ کو اڑھا
 دیا اور میری آرزو تھی کہ میں وحی اترتے وقت آپ کو دیکھوں حضرت عمرؓ نے مجھے بلایا اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے وقت دیکھو! میں نے کہا ہاں انہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا میں نے دیکھا
 آپ خڑائے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں کہ کہا جو ان اونٹ کے خڑائے کی طرح، پھر جب یہ کیفیت آپ سے
 زائل ہوئی تو فرمایا! عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دے اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور زعفران
 کی زردی صاف کر لے اور جیسے حج میں کرتا ہے عمرے میں بھی کر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اصنع في عمرتك كما تصنع في حجك".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۳۱ و مر الحديث ص ۲۰۸ و ياتي ص ۲۳۹ و ص ۲۲۰ و ص ۲۴۵۔

﴿ ۱۶۸۳ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ
 قَوْلَ اللَّهِ "إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا
 جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا" فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا فَقَالَتْ
 عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا
 أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةَ حَذْرًا قَدِيدًا
 وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ "إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
 شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا" زَادَ
 سُفْيَانُ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ قَالَ مَا أْتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفَ
 بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ سے کہا ان ایام میں میں کم سن تھا بتلائے تو اللہ تعالیٰ جو سورہ بقرہ میں فرماتا ہے ”صفا اور مردہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو ان میں پھرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا و مردہ کا طواف (یعنی سعی) نہ کرے تو کچھ حرج نہیں حضرت عائشہ نے کہا ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں یوں ہوتا کہ ان دونوں کا طواف نہ کرے گنہگار نہ ہوگا بات یہ ہے کہ یہ آیت حضرات انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ مناتہ بت کے نام کا احرام باندھا کرتے تھے جو قید کے مقابل رکھا تھا وہ صفا و مردہ کا طواف کرنے کو برا سمجھتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا و مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے وہ ان کا طواف کرنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا اور زیادہ کیا جو کوئی صفا و مردہ کا طواف نہ کرے اللہ اس کا حج پورا کرے گا اور نہ عمرہ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما. یعنی سعی بین الصفا والمردہ عمرہ کی طرح حج میں بھی لازم ہے۔

تعدیل موضع | والحديث هنا ص ۲۴۱ ومر الحديث ص ۲۰۸، ویاتی ص ۲۳۹، ص ۶۲۰ و ص ۱۱۷۵۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ حج میں جن چیزوں سے اجتناب و پرہیز کرنا ہے عمرہ میں بھی ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

﴿ بَابٌ مَّتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ ﴾ ۱۱۲۳

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابُهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً

وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحِلُّوا

عمرہ کر نیوالا کب حلال ہوتا ہے (یعنی احرام سے کب نکلتا ہے)

اور عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور (بیت اللہ کا اور صفا و مردہ کا) طواف کر کے بال کترائیں اور حلال ہو جائیں۔

۱۶۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ

مَكَّة طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَاتَى الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ وَاتَيْنَا هُمَا مَعَهُ وَكُنَّا تَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ أَنَّ يَرِيئَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدَّثْنَا مَا قَالَ لِيَحْدِيحَةَ قَالَ بَشِّرُوا لِيَحْدِيحَةَ بَيْتِ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ وَلَا نَصَبَ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ عمرہ کیا جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا پھر آپ ﷺ صفا و مردہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ صفا و مردہ پر گئے اور ہم مکہ والوں سے آپ پر آڑ کئے ہوئے تھے کہ کوئی مکہ والا (کافر) آپ کو تیر مارے، میرے ایک ساتھی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر بھی گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو کہ آپ نے حضرت خدیجہ کے لئے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا یہ فرمایا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خود ارموتی کا ہے نہ اس میں شور و غل ہے اور نہ کوئی تکلیف۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تحدیث موضوعہ والحديث هنا ص ۲۴۱۔

۱۶۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عَمَرَ عَنْ
رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطْفُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّتِي أَمْرَاتُهُ فَقَالَ
قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ
رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ﴿

ترجمہ عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے عبد اللہ بن عمرو سے پوچھا کہ اگر ایک شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مردہ کا طواف (یعنی سعی) نہ کرے تو کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مردہ کا طواف (یعنی سعی) کیا سات مرتبہ اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حمودہ عمل ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا انہوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک صفا و مردہ کا طواف (یعنی سعی) نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المعتمر لا يحل حتى يطوف بين الصفا والمروة سبعا بعد ما طاف بالبيت سبعا“.

تعدو موضعا | والحديث هنا ص ۲۳۱، ومر الحديث ص ۵۷ و ص ۲۲۰ و ص ۲۲۳۔

۱۶۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُبَيَّحٌ لِقَالَ أَحْبَبْتُ لِقَالَ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهَلَّكَ قُلْتُ لَيْتَ بِأَهْلَالِ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ كُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَجَلَّ فَطَفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَّتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهَلَّكَ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أَتَيْتُ بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيَ مَحِلَّهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطحائیں حاضر ہوا آپ وہاں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا توج کے ارادے سے آیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے لیک میں کیا کہا میں نے کہا لیک اسی احرام کا جو احرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفا و مرہ کا طواف کر لے اور احرام کھول ڈال میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مرہ کی (سعی کی) پھر قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو اسی طرح کرنے کا فتویٰ دیتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ گئی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "طف بالبيت وبالصفا والمروة ثم اجل"

تعدو موضعا | والحديث هنا ص ۲۳۱، مر الحديث ص ۲۱۱، و ص ۲۱۲، و ص ۶۲۳، و ص ۶۳۱۔

۱۶۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّونِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِيفَاتٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأَخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَقِلَابٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا

الْبَيْتِ أَحَلَّلْنَا ثُمَّ أَهَلَّلْنَا مِنَ الْعَيْشِيِّ بِالْحَجِّ ﴿﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے مولیٰ (غلام) نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت اسماء کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب وہ حجون پہاڑ پر سے گذرتیں تو یہ کہتیں ”اللہ اپنے رسول پر رحمت نازل فرمائے ہم ان کے ساتھ اس جگہ اترے ان دنوں ہم ہلکے پھلکے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں اور توشے بھی کم تھے تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا ہم نے جب بیت اللہ کو چھویا (یعنی طواف کر لیا) تو احرام سے نکل گئے اس کے بعد شام کو حج کا احرام باندھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فلما مسحنا البيت احللتنا“

یعنی جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ہم حلال ہو گئے احرام سے نکل گئے۔

تعدیل موضع والحديث هنا ص ۲۳۱ تا ۲۳۲، ومر مختصر ا ص ۲۲۲، ومسلم في الحج.

مقصد امام بخاریؒ اس باب کے تحت چار احادیث لائے ہیں اور مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے بخاریؒ نے دونوں طرح کی حدیث پیش کر دیں اور اپنی طرف سے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ اصل مسئلہ عندا مجہور یہ ہے جو علامہ ابن بطالؒ سے منقول ہے کہ میں علماء کا اختلاف اس باب میں نہیں جانتا کہ عمرہ کرنے والا اس وقت حلال ہوتا ہے جب طواف وسی سے فارغ ہو جائے جیسا کہ باب کی پہلی اور دوسری اور تیسری حدیث سے واضح ہے اور آج تو اس پر اجماع ہے۔ صرف حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ صرف طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے یہی اسحاق بن راہویہؒ شیخ بخاریؒ کا مسلک ہے بخاریؒ نے اس آخری حدیث کو لا کر ان کے مسلک کی طرف اشارہ کر دیا ہے مگر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ سنی بین الصفا والمردہ توابع میں سے ہے متبوع کے ذکر پر اکتفا کر لیا ہے فلا اشکال۔ بعض حضرات سے تو یہ منقول ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال ہو گیا گو طواف وسی نہ کرے۔ کما نقلہ قاضی عیاض۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۱۲۳ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ الْغَزْوِ ﴾

جب کوئی حج یا عمرے یا غزوہ سے واپس لوٹے تو کیا پڑھے؟

۱۶۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُتِلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْبُرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيُونَ تَائِبُونَ
عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ
الْأَحْزَابَ وَحَدَّهُ ۞

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ سے یا حج سے یا عمرے سے واپس لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں (تین بار اللہ اکبر) کہتے پھر فرماتے ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم (سفر سے) لوٹ رہے ہیں توبہ کر رہے ہیں اپنے مالک کی عبادت کر رہے ہیں سجدہ کر رہے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کر رہے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمہارا اس نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا قفل من غزو او حج الى آخره۔

تعدد مواضع والحديث هنا ص ۲۳۲، وياتي الحديث ص ۲۲۰، و ص ۳۳۳، وفي المغازي ص ۵۹۰، و ص ۹۳۳۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ بتانا ہے کہ جب حج یا عمرہ کے سفر سے واپس ہونے لگے تو ان کلمات مبارکہ کو (جو حدیث پاک میں مذکور ہیں) پڑھے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے۔

امام بخاری نے اس حدیث پر ص ۹۳۳ میں ترجمہ قائم کیا ہے "ما يقول اذا اراد سفراً او رجوع"

﴿ **بَابُ ۱۱۲۵** اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ ۞

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا (یعنی جو لوگ حج کیلئے مکہ آئیں ان کا استقبال کرنا)

اور تین آدمیوں کو ایک جانور پر سوار کرنا۔

۱۶۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَهُ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ ۞

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے بچوں نے آپ کا استقبال کیا پھر آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے ٹھالیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة: ترجمة الباب دوا جزاء پر مشتمل ہے اور الثلاثة کا عطف

استقبال پر ہے ترجمہ الباب کے دونوں اجزاء کی مطابقت حدیث سے ظاہر ہے۔

(ترجمہ میں: القادمین بالجمع صفة للحاج لان الحاج في معنى الجمع).

تعدیل موضع | والحديث هنا ص ۲۳۲، ویاتی الحدیث ص ۸۸۲، ص ۸۸۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب ہی سے ظاہر ہے کہ حاجی کا استقبال جائز ہے (۲) اگر سواری کا جانور طاقتور ہے جیسے اونٹ وغیرہ تو تین آدمی کا سوار ہونا جائز ہے۔

تشریح | "اغلظة" بضم الهمزة وفتح العين المعجمة تفسیر غلظة اور غلظة غلام بمعنی نوجوان کی جمع ہے۔

﴿ بَابُ الْقُدُومِ بِالْفِدَاةِ ﴾

مسافر کا صبح کو گھر آنا

۱۶۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِبَلَدِ الْخَلِيفَةِ بَيْطُنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) مکہ روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے (یہ درخت ذوالخلیفہ کے قریب تھا آپؐ اسی راستہ مکہ تشریف لے جاتے) اور جب (مکہ سے) لوٹ کر آتے تو ذوالخلیفہ میں نالے کے نشیب میں نماز پڑھتے پھر رات کو صبح تک وہیں رہ جاتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقت الحدیث للترجمة ظاهرة "اسلئے کہ ذوالخلیفہ میں رات گزار کر صبح کو گھر آتے۔"

تعدیل موضع | والحديث هنا ص ۲۳۲، ومر الحدیث ص ۲۰۷۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد آداب سفر کو بیان کرنا ہے مذکور ہو چکا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے لعر الباری جلد پنجم کا باب ۹۷۶۔

﴿ بَابُ الدُّخُولِ بِالْعِشِيِّ ﴾

شام کو (یعنی دوپہر کے بعد) گھر آنا

۱۶۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا عُذْوَةً أَوْ عَشِيَّةً ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے واپسی میں) رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آتے آپ صبح کو آتے یا شام کو زوال سے لیکر غروب تک۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او عشية"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۳۲، واخرجه مسلم في الجهاد والنسائي في عشرة النساء. **مقصد** | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ آپ رات کو گھر نہیں جاتے بس صبح کو یا شام کو تاکہ گھر والی اپنے آپ کو گنگھی وغیرہ سے سوارے۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابٌ ۱۱۳۸ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ** ﴾

جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے

﴿ ۱۶۹۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُتَّارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر سے) اپنے اہل کے پاس رات میں آنے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۳۲، ويأتي الحديث ص ۷۸۸، مسلم في الجهاد والنسائي في عشرة النساء.

مقصد | امام بخاری کا مقصد باب سے بالکل ظاہر ہے کہ رات کے وقت گھر نہ جائے معلوم نہیں کہ کس حال میں سوئی ہوئی ہے البتہ دن کے وقت صبح یا شام کو جائے۔

اور یہ ممانعت مکروہ تزیہی ہے ناجائز و حرام نہیں ہے۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابٌ ۱۱۳۹ مِنْ أَسْرَعِ نَاقَتِهِ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ** ﴾

جب مدینہ طیبہ پہنچے تو اپنی سواری تیز کر دے

﴿ ۱۶۹۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ
الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا ﴿

ترجمہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی
چڑھائیاں (بلند استے) دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی جانور ہوتا تو اسے ایڑا لگاتے۔

(بعض روایتوں میں دو حات ہے یعنی مدینہ کے درخت اور بعض روایت میں جلدرات ہے یعنی مدینہ منورہ

کی دیواریں۔) (کما یاتی متصلاً)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اوضع ناقته"

تعدیل ووضوح والحديث هنا م ۲۳۲، ویاتی م ۲۳۲ و م ۲۵۳۔

۱۶۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدْرَاتٍ تَابَعَهُ

الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ وَزَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا ﴿

ترجمہ حمید طویل نے حضرت انسؓ سے یہی روایت کی اس میں بجائے درجات کے جدرات ہیں (جیسا کہ
سابق حدیث کے تحت مذکور ہوا) اسماعیل کی طرح حارث بن عمیر نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة یہ سابق حدیث ہے دوسری سند سے۔

﴿ بَابٌ ۱۱۳۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) اور اپنے گھروں میں اسکے دروازوں سے داخل ہو

۱۶۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاؤُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ

أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَدْخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ

فَكَانَ عَمْرٌ بِذَلِكَ فَنَزَلَتْ "لَيْسَ الْبُرُءَانُ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبُرُءَانَ

مَنْ اتَّقَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ﴿

ترجمہ ابواسحاق نے کہا کہ میں نے حضرت براءؓ سے سنا دیا فرماتے تھے یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل

ہوئی ہے انصار جب حج کر کے واپس آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے بلکہ گھروں کی پشت

کی طرف سے داخل ہوتے انصار کے ایک صاحب آئے اور گھر کے دروازے کی طرف سے داخل ہو گئے تو اس

وجہ سے اس پر طعن کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ، لیکن نیکی تو اس کی ہے جو اللہ سے ڈرے اور گھروں میں اس کے دروازوں سے آؤ۔“

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۳۲ وياتي في التفسير ص ۶۳۸۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد آیت کریمہ کا شان نزول بیان کرنا ہے۔

﴿ بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ ﴾^{۱۱۳۱}

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

۱۶۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قُضِيَ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَىٰ أَهْلِهِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر بھی عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (عذاب کا ایک جز ہے) تمہیں کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے اس لیے جب آدمی اپنا کام پورا کر لے تو (سفر سے) جلدی سے اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة . اس لیے کہ ترجمہ حدیث پاک کا ایک جز ہے۔

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۳۲ تا ۲۳۳ وياتي ص ۸۲۱، ص ۸۱۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی جب اپنے کام یعنی حج و عمرہ سے فارغ ہوا ہے گھر روانہ ہونے میں جلدی کرے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ يُعَجِّلُ إِلَىٰ أَهْلِهِ ﴾^{۱۱۳۲}

مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں جلدی پہنچنا چاہے (تو کیا کرے؟)

۱۶۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَبَّغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةٌ وَجَعٌ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّىٰ كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشُّفُقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

وَالْقَتْمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ
السَّيْرُ آخَرَ الْمَغْرَبِ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ﴿

ترجمہ | اسلم نے بیان کیا کہ میں مکہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت عبید (اپنی بیوی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی تو وہ بہت تیز چلے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے لگا تو سواری سے اترے اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا پھر فرمانے لگے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب و عشاء ملا کر پڑھ لیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ الْخ"

تعد وموضح | والحديث هنا ص ۲۳۳ ومر الحديث ص ۱۲۸، وص ۱۳۹ ویاتی ص ۴۲۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی سخت ضرورت کی وجہ سے جلدی چلنا منظور ہو تو جمع بین الصلواتین (جمع سواری کر لے) کیونکہ روایت مذکورہ فی الباب میں جمع سواری کی صراحت بھی ہے اور وضاحت بھی۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿بَابُ الْمُحْصَرِّ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ﴾ ۱۱۳۳

وَقَوْلُهُ تَعَالَى "فَإِنْ أَحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَخْلِقُوا رُؤُسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ" وَقَالَ عَطَاءُ الْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَصُورًا لَا يَأْتِي النَّسَاءَ.

محصر (جو محرم راستے میں روک دیا جائے) اور شکار کی جزا کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ بقرہ میں) پھر اگر تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی کا جانور میسر ہو وہ قربانی کرو اور اپنا سر اس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ اور عطاء بن ابی رباحؓ نے کہا کہ احصار من کل شیء یعنی ہر وہ چیز جو روکدے ابو عبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا کہ حضور وہ جو عورتوں کے قریب نہ جائے۔

(یعنی سورہ آل عمران میں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں حضور اکا لفظ آیا ہے بخاریؒ نے اس کی تفسیر کر دی چونکہ حضور اور احصار کا مادہ ایک ہی ہے اس مناسبت سے تفسیر کر دی)

تشریح | "محصر" بضم المیم وسكون الحاء وفتح الصاد المهملتين آخره راء (قس) باب افعال سے اسم مفعول ہے۔ ای ممنوع من الحج او العمرة۔

احصار میں اختلاف علماء | یہ مذکور ہو چکا ہے کہ احصار کے لغوی معنی روک دینے کے ہیں، یعنی کسی کو کسی کام سے روک دینا۔ یہاں شرعی معنی یہ ہیں کہ محرم جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہے اس کو روک دینا اس میں اختلاف ہے کہ احصار کس کس شے سے معتبر ہوگا۔ یہاں عطار بن ابی رباح کا قول نقل کیا گیا ہے کہ من کل شئی یعنی روکنے والی چیز دشمن ہو کہ راستہ روک دے یا قید کر دے یا مرض ہو کہ آگے بڑھے گا تو مرض شدید ہو جائے گا یا مر جائے گا یہ محصر کہلانے کا یہی حنفیہ کا مسلک ہے۔ نیز امام بخاری کا بھی اسی طرف میلان ہے گویا بخاری نے حنفیہ کی تائید و موافقت کی ہے۔

(۲) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بختص الاحصار بالعدو یعنی صرف دشمن کا احصار معتبر ہے اس کے علاوہ مرض وغیرہ سے اگر رکاوٹ ہوئی تو وہ احصار شرعی نہیں ہے۔

محصر کا حکم | محصر جہاں روکا جائے وہیں سے قربانی کا جانور حرم میں بھیج دے اور ہدی لے جانے والے سے قربانی کا وقت مقرر کر لے کہ دسویں یا گیارہویں یا بارہویں کے دن چار بجے قربانی کرنا اب چار بجے کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو جائے یعنی احرام سے باہر ہو گیا۔

اگر محصر محرم بالعمرة ہو تو عند الحنفیہ اس عمرہ کی قضاء واجب ہے۔ امام شافعی کے نزدیک قضاء واجب نہیں حنفیہ کی دلیل حضور اقدس ﷺ کا عمرہ القضا ہے جو اس نام سے مشہور ہے۔ مزید تفصیل آئے گی۔ انشاء اللہ

﴿ بَابُ ۱۱۳۳ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ ﴾

جب عمرہ کرنے والا روکا جائے؟

﴿ ۱۶۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو جِئْنَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنْ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلُ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ ﴾

ترجمہ | نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فتنہ و فساد کے وقت (یعنی حجاج ظالم کے زمانہ میں) عمرہ کرنے کے لیے مکہ کی طرف نکلے تو فرمایا اگر میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو میں ویسا ہی کروں گا جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرے کا احرام باندھا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا جس سال حدیبیہ میں روکے گئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ابن عمر صنع في عمرته كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية وهي سنة ست .

تعداد موضعه والحديث هنا من ۲۳۳ ومر الحديث من ۲۲۱، و ۲۲۲، و ۲۲۹، و ۲۳۱، و ۲۳۳، و ياتي من ۲۳۳، و ۲۳۳، و ۲۳۳، و ۶۰۱، و مسلم في الحج .

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں تحلل بالا حصار حاجی یعنی حج کا احرام باندھ کر مکہ روانہ ہو اور راستہ میں روک دیا جائے کے ساتھ خاص ہے معتمر یعنی عمرہ کرنے والوں کے لیے ایسا نہیں ہے بلکہ معتمر اپنے احرام پر رہے گا حلال نہیں ہوگا کیونکہ عمرہ کا وقت پورا سال ہے، بخلاف حج کے اس کا وقت محدود اور متعین ہے۔ واضح رہے کہ ائمہ اربعہ متبوعین میں سے کسی کی طرف اس قول کی نسبت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ لَيْلَى نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ إِلَّا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ كُفَّارٍ فُرِيضٍ دُونَ الْبَيْتِ فَتَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَّقَى رَأْسَهُ وَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لِأَنَّ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَلَعَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ مَسَرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَجْعَلْ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ ﴿

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانے میں گفتگو کی جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حجاج کا لشکر آیا تو ان دونوں نے کہا اس سال حج نہ کرو تو کوئی نقصان نہیں ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں آپ بیت سے روک نہ دیئے جائیں تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو قریش کے کافروں نے بیت اللہ جانے سے روکا آخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا لیا، عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اگر خدا کو منظور ہے تو میں چلتا ہوں پھر

﴿ بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ ﴾^{۱۱۳۶}

ای ہذا باب فی بیان جواز النحر قبل الحلق فی حال الحصر (عمدہ)

یعنی جب آدمی روک دیا جائے تو پہلے قربانی نحر کر کے سر منڈائے تو جائز ہے

۱۷۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ

الْمِسْوَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ ﴿

ترجمہ حضرت مسور سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو اس کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۴۳ ومر الحديث ص ۲۲۹، ویاتی ص ۳۷۴، وص ۳۷۷، وص

۵۹۸، وص ۶۰۰۔

۱۷۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ

مُحَمَّدِ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارٌ قَرَيْشٍ دُونَ

النَّبِيِّ فَتَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ ﴿

ترجمہ عمر بن محمد عمری نے کہا اور نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ دونوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے بات کی (کہ اس سال حج کو نہ جائیے) تو عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے تو قریش کے کافروں نے ہم کو بیت اللہ جانے سے روک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹوں کو نحر کیا اور اپنا سر منڈا لیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فنحر رسول الله صلى الله عليه

وسلم بدنه وحلق راسه"

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۴۳ ومر الحديث ص ۲۲۱، وص ۲۲۲، وص ۲۲۹، وص ۲۳۱، وص ۲۳۳،

ویاتی ص ۲۳۳، وص ۲۳۳، وص ۲۳۳، وص ۶۰۱، وص ۶۰۱۔

مقصد مقصد باب کے تحت گذر چکا ہے کہ احصار کی حالت میں پہلے قربانی نحر کر کے سر منڈائے اس سے معلوم

ہوا کہ محصر پر قربانی ہے وقال المالکیہ لا ہدی علیہ اذا تحلل۔ دسویں ذی الحجہ کے اعمال اربعہ کے ترتیب میں ائمہ کا اختلاف گذر چکا ہے۔

﴿ بَابٌ مِّنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصِرِ بَدَلٌ ﴾^{۱۱۳۷}

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شَيْبَلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْبَدَلُ عَلَى مَنْ لَقِضَ حَجَّهُ بِالْتَلْدِ فَمَا مِّنْ حَبْسَةٍ عُدْرٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصِرٌ نَحْرَهُ إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحِلُّ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَّةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلَوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَقْضِيَ شَيْئًا وَلَا يَعُودُوا لَهُ وَالْحُدَيْبِيَّةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ.

اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے محصر پر کوئی بدل (یعنی قضا) لازم نہیں

اور روح بن عبادہ نے شبل ابن عباس سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی نجیح سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے فرمایا تھا بیشک بدل یعنی قضا اس پر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑ دے لیکن جس کو کوئی عذر ہو جائے دشمن رو کے یا اور کچھ (مثلاً بیماری) تو احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہو اور وہ محصر ہے (یعنی قربانی کا جانور حرم نہ بھیج سکے) تو وہیں نحر کر دے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک قربانی وہاں نہ پہنچ جائے تو احرام نہ کھولے اور امام مالک وغیرہ نے کہا جب وہ محصر (زکا ہوا) ہے تو جہاں کہیں چاہے وہیں قربانی نحر کر دے اور سر منڈالے اور اس پر قضا لازم نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حدیبیہ میں نحر کیا اور وہیں سر منڈایا اس سے پہلے کہ طواف کریں اور قربانی بیت اللہ پہنچنے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یا اعادہ کا حکم دیا ہو اور حدیبیہ حرم سے باہر تھی۔

اختلاف ائمہ | اس میں اختلاف ہے کہ محصر اپنی ہدی کہاں ذبح کرے امام اعظم کے نزدیک حرم کے اندر اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حرم میں ضروری نہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے اندر

ذبح فرمایا اور حد پیبہ حل میں ہے۔

حفیہ کہتے ہیں کہ حد پیبہ نصف حل میں ہے اور نصف حرم میں ہے چنانچہ آج کل تحقیق بھی یہی ہے کہ ابن سعود نے جو اطراف مکہ حرم کی حد کے نشانات لگائے ہیں تو وہ مسجد حد پیبہ سے چند قدم دور پر ہے یعنی مسجد حد پیبہ حرم کے اندر ہے اور یہ مسجد اس جگہ پر بنی ہے جہاں پر سرکارِ دو عالم ﷺ کا خیمہ تھا یہ دلیل ہے کہ حضور ﷺ نے حرم کے اندر ذبح فرمایا۔ واللہ اعلم۔

وقال مالك وغيره الخ اور امام مالک وغیرہ نے کہا جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے وہیں نحر کر دے اور سرمنڈوالے اور اس پر قضا لازم نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حد پیبہ میں نحر کیا اور وہیں سرمنڈایا اس سے پہلے کہ وہ طواف کریں اور قربانی بیت اللہ پہنچے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو قضا کرنے کا حکم دیا اور نہ اس کے اعادہ کا حکم دیا اور حد پیبہ حرم سے باہر ہے۔

۱۷۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ جِبْنٌ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلُ بَعْمُرَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِبَعْمُرَةَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالتَفَّتْ إِلَيَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِئًا عَنْهُ وَأَهْدَى ﴾

ترجمہ | نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جب فساد کے وقت (حجج کے زمانہ میں) عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو فرمایا کہ اگر میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرہ کا احرام باندھا اس خیال سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حد پیبہ کے سال صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے سوچا اور فرمایا عمرہ اور حج دونوں کا معاملہ یکساں ہے اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا عمرہ اور حج دونوں کا معاملہ یکساں ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی اپنے آپ پر واجب کر لیا پھر دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا اور قربانی بھی ساتھ لے گئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مضمون حدیث سے ظاہر ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حد پیبہ کا واقعہ مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حد پیبہ میں کفار قریش

تعدیرووضع | والحديث هنا من ۲۳۳۳ ویاتی من ۲۳۳۳ و ۲۳۳۳ وفي المغازی من ۵۹۸ و ۶۰۲ و
اخرجه مسلم في الحج و ابو داود ايضا في الحج.

مقصد | امام بخاری نے آیت کریمہ نقل کرنے کے بعد ترجمہ میں یہ اضافہ کیا "و هو مخیر" اس سے مقصد یہ ہے کہ آیت کے اندر او مخیر کیلئے ہے اگر ان اعداد کی وجہ سے محسوس ہو اور اگر بلا عدد تصدق ہو تو مسئلہ مختلف فیہ ہے (۲) نیز امام بخاری نے یہ روایت پیش کر کے امام حسن بصریؒ و دیگر تابعین جو دس روزے کہتے ہیں ان پر رد کر دیا یہ حدیث اسی صحفہ پر باختلاف الفاظ مزید تین طریقوں سے آرہی ہے۔

﴿ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ "أَوْ صَدَقَةٌ" وَهِيَ اطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اَوْ صَدَقَةٌ" مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

(قرآن میں مطلق صدقہ کا ذکر تھا حدیث نے اس کی تفسیر کر دی)

۱۷۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَرَأَيْتُ يَتَهَأَأْتُ قَمَلًا فَقَالَ أَيُّ ذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقِ رَأْسَكَ أَوْ احْلِقِ قَالَ فَمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَدَى مِنْ رَأْسِهِ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ لَسْكَ مِمَّا تَيْسَرُ ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن عجرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس ٹھہرے اور میرے سر سے جو کچھ ٹپ ٹپ گر رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا! کیا جو کچھ تم کو تکلیف دے رہی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا سر منڈا ڈال کعب نے کہا یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی فمن كان منكم مريضاً أو بخرني أكرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا تین روزے رکھ یا ایک فرق (نین صاع) اناج چھ فقیروں کا تقسیم کر دے یا جو میسر ہو قربانی کر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله " او تصدق بفرق بين ستة"

تعدیرووضع | والحديث هنا من ۲۳۳۳ ویاتی من ۲۳۳۳۔

مقصد | امام بخاری نے یہ بتا دیا کہ قرآن مجید میں مطلق صدقہ کا ذکر ہے حدیث پاک نے اسکی تفسیر کر دی۔

(۲) ممکن ہے کہ جو حضرات دس مسکین کے قائل ہیں ان پر رد مقصود ہو، واللہ اعلم۔

﴿بَابُ ۱۱۳۰ الإِطْعَامِ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفِ صَاعٍ﴾

فدیہ میں ہر مسکین کو نصف صاع (آدھا صاع) غلہ دینا ہے

۱۷۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَأَلْتَهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ حَمَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَيَّ وَجَهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى أَوْ مَا كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى تَجِدُ شَاةً فَلَقْتُ لَا قَالَ فَصُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ ﴾

ترجمہ | عبد اللہ بن معقل نے کہا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ آیت میرے بارے میں خاص کر نازل ہوئی مگر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور جو میں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی تکلیف ہے جو میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں کیا تجھکو ایک بکری کا مقدور ہے؟ میں نے عرض کیا جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو اناج دیدے ہر مسکین کو نصف صاع (یعنی گیبوں آدھا صاع اور جو وغیرہ ایک صاع)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لكل مسكين نصف صاع"

تعداد و موضع | والحديث هنا م ۲۳۳ و مر آنفاً م ۲۳۳ وياتي م ۵۹۸ و م ۶۰۲ و م ۶۳۸ و م ۸۳۶ و م ۸۵۰ و م ۹۹۲۔

مقصد | مسئلہ مختلف فیہ ہے حنفیہ کے نزدیک فدیہ مثل صدقۃ الفطر ہے گیبوں نصف صاع باقی جو، کھجور ایک صاع۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک "لكل مسكين نصف صاع من كل شيء" یعنی گیبوں بھی مثل ترم و شعیر ہے۔ امام بخاری کا مقصد غالباً ائمہ ثلاثہ کی تائید و موافقت ہے واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ النُّسْكِ شَاةً ﴾

آیت کریمہ "فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكِ" میں نُسک سے مراد بکری ہے

۱۷۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شَيْبَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَآلَهُ يَسْقُطُ عَلَيَّ وَجْهَهُ لِقَالَ أَيُّذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَيَّ طَمَعٌ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَقَمَلَهُ يَسْقُطُ عَلَيَّ وَجْهَهُ مِثْلَهُ ﴾

ترجمہ حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا (ان کے سر میں اس قدر جوڑیں ہو گئی تھیں کہ) کہ ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ان جوڑوں سے تمہ کو تکلیف ہے؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سر منڈانے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور صحابہ کرام کو ابھی یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ حدیبیہ ہی میں احرام کھول دیں گے اس لئے کہ صحابہ اس امید پر تھے کہ مکہ میں داخل ہونگے تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دیدے یا ایک بکری کو قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے۔

اور محمد بن یوسف سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے درقار نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا درانحالیکہ جوڑیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں پھر یہی حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أو يهدي شاة"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۳۳ و مرص ۲۳۳ وياتي ۵۹۸ و ص ۶۰۲ و ص ۸۳۶ و ص ۸۵۰ و ص ۹۹۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ سے ظاہر ہے کہ آیت میں ”نک“ سے مراد بکری ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔

﴿ بَابٌ ۱۱۳۲ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا رَفَثَ ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”فلا رَفَثَ ولا فسوق ولا جدال فی الحج“

حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنی چاہئے

(اس آیت میں رَفَثَ کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں جماع یا دوائی جماع یعنی ایسی شہوت انگیز باتیں جو جماع

پر برا بیخیز کرنے والی ہو)

۱۱۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرَفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے اور شہوت انگیز کلام نہ کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک و صاف ہو کر لوٹے گا جیسا اس دن تھا جس دن انکی ماں نے اس کو جنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”فلم یرفث“

تعدیل ووضوح | والحدیث هنا ص ۲۳۳ تا ص ۲۳۵ ویا تہی متصلًا ص ۲۳۵۔

﴿ بَابٌ ۱۱۳۳ قَوْلِ اللَّهِ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾

حج میں گناہ اور جھگڑانہ کرنا چاہئے

۱۱۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرَفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے اور شہوت آمیز کلام نہ کرے اور نہ گناہ کرے تو ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے جنا۔

اس کی ماں نے جنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث بعینہ سابق ہے جو ابو ہریرہ کی روایت ہے۔

علامہ عینی وغیرہ لکھتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا حاجی تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے صغائر ہوں یا کبائر گرچہ اس میں کلام ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ بیت اللہ کے پاس انسان کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے چونکہ تجلی باری کا نزول ہوتا ہے تو یقینی بات ہے کہ انسان تو بہ ضرور کرتا ہے، و فی الحدیث "التائب من الذنب کمن لا ذنب له".

البتہ حقوق العباد میں کلام ہے چونکہ صاحب حق کی رضامندی چاہئے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کے دل میں ڈال دے اور وہ معاف کر دے، واللہ اعلم۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ﴾

وقول الله تعالى "لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَفَّةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٌ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكُمْ صِيَامًا إِلَى قَوْلِهِ "عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ" أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.

احرام کی حالت میں شکار اور دیگر محرمات احرام (جیسے حرم کے شکار کو بھڑکانا،

جنگلی درخت کو کاٹنا) کے بدلہ (کفارہ) کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ مائدہ میں) احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو شخص تم میں سے (احرام کی حالت میں) قصداً شکار کو مار ڈالے تو جیسا جانور اس نے قتل کیا ہے اسی کے مثل اور مانند اس پر تاوان لازم ہے اس مماثلت کا حکم تم میں سے دو معتبر شخص لگائیں قربانی کرے جو خانہ کعبہ پہنچنے والا ہو (یعنی اس جانور کو حدود حرم پہنچایا جائے اور وہاں ذبح کرے) (یعنی ذبح کر کے مسکینوں پر صدقہ کر دے خود نہ کھائے) یا اس پر کفارہ واجب ہے (یعنی اس کی قیمت کے برابر غلہ لے کر مسکینوں کو دیدینا ہے یا اس غلہ کے برابر روزے ہیں۔ الی قولہ

”عزیز ذو النقام“

”احل لکم صید البحر الخ“ تمہارے لئے سمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے (یعنی احرام کی حالت میں مچھلی شکار کر کے کھانا جائز ہے نیز سمندر، دریا، تالاب کا طعام بھی حلال ہے مطلب یہ ہے کہ تم نے دریا سے شکار کیا، یا دریا سے باہر جو مچھلی مرگئی جیسے دوکان سے مچھلی خرید کر کے کھانا یہ بھی جائز ہے) تمہارے فائدے کے لئے ہے (یعنی اگر یہ حلال نہ کیا جاتا تو تمہیں تکلیف اٹھانی پڑتی)۔ الی قولہ ”الیہ تحشرون“۔

﴿ بَابُ ۱۱۳۵ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَىٰ لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ ﴾

وَلَمْ يَرِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَسْبُ بِاللَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ الْإِبِلِ وَالغَنَمِ وَالْبَقَرِ
وَالدَّجَاجِ وَالغَيْلِ يُقَالُ عَدَلْتُ مِثْلَ فَإِذَا كَسَرْتُ قُلْتُ عَدَلْتُ فَهُوَ زِنَةٌ ذَلِكَ قِيَامًا
قِيَامًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ لَهُ عَدْلًا.

اگر حلال (غیر محرم) نے شکار کیا اور محرم کو شکار تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے

اور حضرت ابن عباس اور حضرت انس نے کہا جو جانور شکار کا نہیں ہے مثلاً اونٹ، بکری، گائے اور مرغی اور کھوڑا تو محرم یعنی احرام والا اسکو ذبح کر سکتا ہے۔ قرآن میں جو عدل کا لفظ ہے وہ بمعنی مثل ہے، یعنی برابر، مانند۔ لیکن جب کسر دو گے اور عدل کہو گے تو معنی ہوگا اسکے ہموزن۔

”قیاماً وقواماً“ اس چیز کو بھی قیام اور قوام کہتے ہیں جس سے کسی شئی کی بقا وابستہ ہو ”قیاماً للناس“ کا معنی ہے انسان کا گزارہ۔ ”یعدلون“ (جو سورہ انعام میں ہے) کے معنی ہیں برابر کرتے ہیں۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
الطَّلِقُ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ يُحْرَمِ وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ
أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحَشٍ فَحَمَلْتُ
عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَالْتَبَتْهُ وَأَسْتَعْنَتْ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ
نُقْتَعَ فَعَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا
فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْنٍ وَهُوَ قَائِلُ السُّفْيَا لَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَكَ

کتاب الحج / باب: اگر غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے

يَقْرُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَانْتَهَمُوا قَدْ خَشُوا أَنْ يَفْتَطِعُوا الْعَدُوَّ دُونَكَ
فَانْتَهَزُوا هُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حِمَارًا وَخَشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ
لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرَمُونَ ﴿

ترجمہ | عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرے والد ابوقتادہ حدیبیہ کے سال چلے ابوقتادہ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقتادہ نے نہیں باندھا اور نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا گیا کہ کوئی دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے اور نبی اکرم ﷺ چلے ابوقتادہ نے کہا میں بھی آپ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ تھا اتنے میں بعض صحابہ بعض کو دیکھ کر ہنسنے لگے پھر میں نے دیکھا کہ ایک گور خر ہے میں نے اس پر حملہ کر دیا اور نیزہ مار کر اس کو تمھار دیا اور میں نے ان لوگوں سے مدد چاہی تو ان لوگوں نے مدد دینے سے انکار کر دیا پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور ہم ڈرے کہ ہم (آنحضرت ﷺ سے) جدا نہ ہو جائیں (یعنی ہمیں اندیشہ ہوا کہ حضور اکرم ﷺ سے ہٹ کر جانے کا) چنانچہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنا شروع کیا کبھی اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ، آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدمی رات کو ملا میں نے پوچھا کہ تو نے نبی اکرم ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو تمہیں پر چھوڑا اور حضور ﷺ کا ارادہ سقیم تھا تو نے کہا تھا (الغرض میں آپ ﷺ سے ملا) اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں وہ لوگ ڈر گئے ہیں کہ آپ سے جدا نہ رہ جائیں آپ ان لوگوں کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گور خر حاصل کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا کچھ گوشت ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ کھاؤ حالانکہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كلوا وهم محرمون"

تعد و موضعہ | والحديث هنا ص ۲۳۵ ویاتی ص ۲۳۵، ص ۲۳۶ // ص ۳۲۹ و ص ۴۰۰، و ص ۴۰۸، و فی المغازی ص ۵۹، و ص ۸۱۳، و ص ۸۲۵ //

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ اگر غیر محرم یعنی حلال کوئی شکار کرے اور محرم اس شکار کے سلسلے میں حلال کو نہ اشارہ نہ دلالت بتائے پھر اگر حلال اس کا گوشت محرم کو بطور تحفہ دے تو محرم کھا سکتا ہے، کھانا درست ہے یہی مقصد ترجمتہ الباب سے ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

تشریح | یہ حدیث بخاری شریف میں تقریباً آٹھ طرق سے کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مذکور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سن ۶ھ میں عمرہ کی غرض سے نکلے آپ ﷺ کے ساتھ ساڑھے چودہ سو (۱۳۵۰) صحابہ کرام بھی نکلے اور چونکہ عمرہ کیلئے نکلے تھے اسلئے سب نے احرام باندھا لیا مگر حضرت ابوقتادہ جو صدقات کی وصولی کیلئے بحکم حضور ﷺ نکلے تھے اسلئے احرام نہیں باندھا تھا باقی تفصیل ترجمہ سے ظاہر ہے۔

بآی غزوہ حدیبیہ کی پوری تفصیل کے لئے لہر الباری جلد ہفتم کتاب المغازی ص ۲۲۰ مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفِطْنِ الْحَلَالِ ﴾

اگر احرام والے شکار دیکھ کر ہنس پڑیں اور حلال یعنی غیر محرم سمجھ جائے (پھر شکار کر کے محرم کو گوشت تحفہ میں دے تو محرم کھا سکتا ہے)

۱۷۱۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَبَارَكٍ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَعَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ فَأَلْبَسْنَا بَعْدَ بَغِيْقَةٍ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ وَخَسٍ فَبَجَلَّ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَىٰ بَعْضٍ فَنظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنَتْهُ فَأَلْبَسْتُهُ فَاسْتَعْتَبْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعَيِّنُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَشِينَا أَنْ تَقْتَطِعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَآسِيرٌ عَلَيْهِ شَاوًا فَلَقَيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ لَهُ آيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِسَهْنٍ وَهُوَ قَائِلٌ السُّفْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَآتَهُمْ لَقَدْ عَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَثُ دُونَكَ فَاَنْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْدْنَا حِمَارًا وَخَسًا وَإِنْ هَبَلْنَا مِنْهُ فَاجِئْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَهُمْ مُحْرِمُونَ ﴿

ترجمہ | عبداللہ بن ابی قعادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ابوقعادہ نے ان سے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال چلے آپ ﷺ کے اصحاب احرام باندھے تھے لیکن میں نے احرام نہیں باندھا ہم کو خبر یہ ہو چکی کہ عہد کے مقام پر دشمن ہے ہم ان کی طرف متوجہ ہو گئے یعنی چلے۔ میرے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو گور خر کو دیکھ لیا پھر میں نے اس پر گھوڑا لگایا اور اس کو نیزہ مار کر تھما دیا پھر میں نے ان اصحاب سے مدد چاہی تو ان لوگوں نے مجھ کو مدد دینے سے انکار کر دیا، خیر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا پھر میں رسول اللہ ﷺ سے مل گیا ہمیں اندیشہ ہو گیا تھا بچھڑ جانے کا کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا اور کبھی آہستہ پھر نصف رات میں بنی غفار کے ایک شخص سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو

کہاں چھوڑ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو تبین میں چھوڑا آپ ﷺ دو پہر کو مقام سقیہ میں قیلولہ کا ارادہ کر رہے تھے خیر میں جا کر آپ ﷺ سے ملا، میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب نے آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض کرنا کر بھیجا ہے اور وہ ڈر رہے ہیں کہ دشمن ان کو آپ کے پیچھے اچک لیں اس لئے آپ ان کا انتظار کیجئے آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گوز شکار کیا اس کا بچا ہوا گوشت ہمارے پاس ہے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فبصر اصحابي بحمار وحش فجعل بعضهم يضحك الي بعض فنظرت"

تقدیر ووضوح | والحديث هنا ص ۲۳۵، و مرآة انفاص ۲۳۵، ویاتی ص ۲۳۶ // ص ۳۳۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۸، ص ۵۹۷، ص ۸۱۳، ص ۸۲۵ //۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ محرم احرام کی حالت میں اگر شکار دیکھ کر ہنس پڑیں غیر محرم شکار کر کے گوشت بطور تحفہ محرم کو دے تو محرم کھا سکتا ہے بشرطیکہ محرم نے کسی طرح نہ اشارہ نہ دلالت بتایا ہو جیسا کہ مذکورہ روایت سے ظاہر ہے۔

﴿ بَابٌ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ ﴾

احرام والاخص بے احرام والے کی شکار مارنے میں مدد نہ کرے

۱۷۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثِ حٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءُونَ شَيْئًا فَنظَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَحَشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ لِقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ آتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَائِهِ أَكْمَةً فَعَقَرْتُهُ فَآتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَآتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آمَانًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُّوا حَلَالَ قَالَ لَنَا عَمْرُو إِذْ هَبُوا إِلَى صَالِحٍ

فَاسْأَلُوهُ عَنْ هَذَا وَهَؤُورِهِ وَقَدِيمِ عَلَيْنَا هَهُنَا ﴿

ترجمہ حضرت ابو قتادہ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مقام قادس میں تھے (فلاحہ بقاف وحاء مہملہ خفیفة علی لثالة مراحل من المدينة قبل السقیة عمرة) جو مدینہ سے تین منزل پر ہے۔ دوسری سند: امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد تابع سے (جو ابو قتادہ مدنی کے غلام تھے) انہوں نے ابو قتادہ سے، ابو قتادہ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مقام قادس میں تھے ہم میں سے کچھ لوگ احرام باندھے تھے اور کچھ بے احرام تھے میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا وہ کس چیز کو آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں میں نے جو دیکھا کہ گور خر ہے (میں گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھا اور کوڑا سنبھالا) لیکن کوڑا اگر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا کوڑا اٹھاؤ وہ انہوں نے کہا ہم نہیں اٹھا سکتے ہم احرام باندھے ہوئے ہیں پھر میں نے ہی اس کو اٹھا لیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آڑ میں گور خر کے پاس آیا اور میں نے اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا، بعضوں نے کہا کھاؤ اور بعضوں نے کہا مت کھاؤ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا آپ ﷺ ہمارے سامنے آگئے میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسکو کھاؤ وہ حلال ہے سفیان نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا تم صالح بن کیسان کے پاس جاؤ ان سے یہ حدیث اور اس کے علاوہ دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے پاس آئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقالوا لا نعینک علیہ بشیء"

تعدد ووضوح والحديث هنا من ۲۳۵ تا ۲۳۶، ومر الحديث من ۲۳۵، ویاتی من ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵ // //

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ محرم شکار کرنے والوں کی کسی طرح سے شکار پر نہمانی نہ کرے نہ فعل سے اور نہ قول سے، وفي الهدایة "وإذا قتل المحرم صیداً أو دلاً علیہ من قتلہ لعلیہ الجزاء".

﴿ **باب** ۱۱۳۸ لا یُشیرُ المَحْرَمُ إِلَى الصَّیْدِ لَکِنِ یَصْطَادُهُ الْحَلَالُ ﴿

احرام والا اس غرض سے شکار نہ بتلائے کہ بے احرام والا شکار کر لے

۱۷۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ

خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْتَقِيَ فَاخْلُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انصَرَفُوا اَحْرَمُوا
 كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمْ لِيَتِمَّا هُمْ يَسِيرُونَ اِذْ رَاوْا حُمْرًا وَحِشًا فَحَمَلَ اَبُو
 قَتَادَةَ عَلَيَّ الْحُمْرِ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوا فَاكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا اَنَاكُلُ لَحْمَ
 الصَّيْدِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اتَوَا رَسُولَ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمًا وَقَدْ كَانَ اَبُو قَتَادَةَ لَمْ
 يُحْرَمْ لِرَايَتِنَا حُمْرًا وَحِشًا فَحَمَلَ عَلَيْنَا اَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاكَلْنَا
 مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا
 قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمْرَةٌ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوا اَلْحَقُّ لَكُلُّوْا مَا بَقِيَ
 مِنْ لَحْمِهَا ﴿

ترجمہ | عبداللہ بن ابی قتادہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ابو قتادہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادہ
 سے نکلے (حج سے مراد حج اصغر یعنی عمرہ ہے کیونکہ یہ قصہ عمرہ حدیبیہ کا ہے) تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے پھر
 آپ ﷺ نے ایک گروہ کو راستے سے پھیر دیا اس میں ابو قتادہ بھی تھے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم سمندر کے
 کنارے کا راستہ لو اور ہم سے ملو، چنانچہ ان لوگوں نے سمندر کے کنارے کا راستہ پکڑا پھر جب وہ لوگ واپس لوٹے
 تو سب نے احرام باندھا مگر ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا یہ لوگ چل رہے تھے کہ چند گور خر کو ان لوگوں نے دیکھا تو
 ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا تو اس میں سے ایک مادہ کو زخمی کیا پھر سب لوگ اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے
 کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں دراصل ایک ہم احرام والے ہیں پھر مادہ کے گوشت میں سے جو بچا تھا ہم نے اٹھا لیا
 جب لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم احرام باندھے تھے اور ابو قتادہ نے
 احرام نہیں باندھا تھا ہم نے کئی گور خر دیکھے ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا تو ان میں سے ایک مادہ کو زخمی کیا پھر ہم اترے
 اور اس کا گوشت کھایا اس کے بعد ہم نے سوچا کہ ہم لوگ احرام کی حالت میں ہیں اور شکار کا گوشت کھائیں؟ تو ہم
 بچا ہوا گوشت اٹھالائے آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا یا ان کی
 طرف اشارہ کیا تھا لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بچا ہوا گوشت کھاؤ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او اشار اليها" والمفهوم منه ان
 اشارة المحرم للحلال الى الصيد لا تجوز. یعنی محرم کے لئے کھانا جائز نہیں۔

تحریر و وضع | والحديث هنا م ۳۳۶ و م ۳۳۵، و يلقى م ۳۳۹، و م ۳۰۰، و م ۳۰۸، و م ۵۹۷،

مقصداً امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے ہی واضح ہے کہ محرم کے لئے جائز نہیں ہے کہ شکاری کو شکاری طرف تو لا یا فحلاً اشارہ کرے کسی طرح کی زہمائی اشارہ یا دلالہ جائز نہیں۔

﴿ بَابُ ۱۱۴۹ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحَشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ ﴾

اگر محرم کو کوئی زندہ گورخر (یا اور کوئی شکار) ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے۔

۱۷۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصُّعْبِ بْنِ جَعْفَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُمْ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا آتَا حُرْمًا ﴾

ترجمہ حضرت معب بن جشمہ لیبی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ ابواء یا بؤدان میں تھے کہ انہوں نے ایک گورخر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا پھر جب آپ ﷺ نے ان کے چہرے پر طال کا اثر دیکھا تو فرمایا اہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اهدئ لرسول الله صلى الله عليه وسلم حماراً وحشياً الى قوله فرده عليه"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۳۶ ویاتی ص ۳۵۰، وص ۳۵۳، واخرجه مسلم والترمذی والنسائی فی الحج.

مقصداً امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی غیر محرم زندہ گورخر یا اور کوئی جنگلی جانور ہدیہ پیش کرے، محرم کو لینا، قبول کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ یہ احتمال ہے کہ اس نے محرم ہی کو دینے کے لئے شکار کیا ہے البتہ ذبح کر کے کچھ گوشت دے تو قبول کرنا جائز ہے، کما مر۔

﴿ بَابُ ۱۱۵۰ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ ﴾

محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

۱۷۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

دوسری سند:- (عن عبد الله عطف على نافع اى قال مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر " یعنی اور امام مالکؒ نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔) (مطلب یہ ہے کہ ان پانچ جانوروں کے مار ڈالنے میں نہ گناہ ہے اور نہ بدلہ)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ما قتله من الدواب. (یعنی ان جانوروں کو مار سکتا ہے)۔

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۳۶ // ویاتی ص ۳۶۷۔

۱۷۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ ﴿

ترجمہ زید بن جبیر نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیوی نے نبی اکرم ﷺ سے مجھ سے بیان کیا کہ محرم (ان پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "يقتل المحرم"

جیسا کہ دوسری حدیث میں تفصیل و تصریح آ رہی ہے۔

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۳۶، ومر آنفا ص ۲۳۶، ویاتی ص ۳۶۷۔

۱۷۲۰ ﴿ وَحَدَّثَنِي أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں کو، چیل، چوہا، بچھو اور کانٹے والا کتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خمس من الدواب لاجرح على من قتلهن" الى آخره۔

تعریضاً | والحديث هنا ص ۲۳۶ والحديث مر مراراً.

۱۷۲۱ | حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ سب فاسق (بد ذات) ہیں انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور ککھنا (کائٹے والا) کتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعریضاً | والحديث هنا ص ۲۳۶ ویاتی ص ۲۶۷۔

۱۷۲۲ | حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنَى إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلُّهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَوَطِبَ بِهَا إِذْ وَكَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَاثْبَدْرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَيْتُ شَرُّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنَى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے اتنے میں آپ ﷺ پر سورہ "والمرسلات عرفاً" نازل ہوئی آپ ﷺ اس کی تلاوت کر رہے تھے اور میں آپ ﷺ کے دہن مبارک سے دیکھ رہا تھا اور آپ ﷺ کا دہن مبارک اس سے تر تھا کہ اچانک ہم پر ایک سانپ کودا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے مار ڈالو ہم لوگ اس کی طرف بڑھے کہ وہ بھاگ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے۔ ابو عبداللہ یعنی امام بخاری نے کہا کہ اس حدیث کے ذکر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ منیٰ حرم سے ہے اور ان لوگوں نے وہاں سانپ مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اقتلوهَا"

تعد ووضعا | والحديث هنا من ۲۳۶۶ تا ۲۳۷۲، ویاتی من ۳۶۷، وفي التفسیر من ۷۳۴۔

۱۷۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا بِقَتْلِهِ ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھکلی بدکار (موزی) ہے اور میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فويسق" لان تسميته صلى الله عليه وسلم اياه فويسقا يقتضى ان يكون قتله مباحا.

تعد ووضعا | والحديث هنا من ۲۳۷۔

مقصد | امام بخاری نے اس باب کے تحت چھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں جس میں حدیث نمبر ۱۷۱۸ سے حدیث ۱۷۲۱ تک پانچ جانوروں کے قتل کی اجازت ہے اور حدیث ۱۷۲۲ میں سانپ کے قتل کا حکم ہے اور چونکہ سانپ کا قصہ عرذ کی رات منی کے غار کا ہے ظاہر ہے سب محرم ہو گئے اور آخری حدیث نمبر ۱۷۲۳ میں چھکلی کو فاسق فرمایا گیا اور جن جانوروں کے مارنے کا حکم آنحضرت ﷺ نے دیا ہے ان کے بارے میں ارشاد ہے "کلھن فاسق"۔ پس معلوم ہوا کہ مقصد یہ ہے کہ ہر موزی دہلک جانور کو حالت احرام میں بھی مار سکتے ہیں خواہ حل میں ہو یا حرم میں مارنا جائز ہے۔

"لم اسمعه امر بقتله" وزغ کے قتل کا حکم دوسری حدیثوں سے ثابت ہے خود بخاری ہی میں حدیث آرہی ہے "عن ام شريك ان رسول الله ﷺ امر بقتل الوزغ" الخ. (بخاری اول من ۳۷۴) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں ایک برچھی رکھی ہوئی تھی حضرت سائبہ نے پوچھا اے ام المؤمنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا اس سے وزغ مارتی ہوں اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو روئے زمین کے سارے جانور آگ بجھانے کی کوشش میں تھے سوائے وزغ کے یہ وزغ آگ کو پھونکتا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ جلد ثانی باب قتل الوزغ ص ۲۳۰)۔

"وزغ" کے معنی امام نووی فرماتے ہیں قال اهل اللغة "الوزغ وسام ابرص جنس فسام ابرص هو كباره" بہر حال وزغ گرگٹ اور چھکلی دونوں کو کہتے ہیں اور دونوں کا مارنا موجب اجر و ثواب ہے۔

﴿بَابٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ﴾

حرم کادرحمت نہ کاٹا جائے، اور حضرت ابن عباسؓ نے

نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ وہاں کا کاشانہ کاٹا جائے

۱۷۳۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ

الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُوثَ إِلَى مَكَّةَ إِيذَنْ لِي أَيُّهَا

الْأَمِيرُ أَحَدِيكَ قَوْلًا قَلِمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَّ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعْتُهُ أَدْنَى

وَوَعَاهُ قَلْبِي وَابْتَصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَنْشَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ

مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسَ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرٍو يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يُعْضَدَ بِهَا شَجَرَةٌ فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ

لِقَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ إِذَنْ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا إِذَنْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ

عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلَيَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي

شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو وَقَالَ أَنَا أَهْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبَدُ

عَاصِبًا وَلَا فَارًا بِنَمِّ وَلَا فَارًا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خُرْبَةٌ بَلِيَّةٌ ﴿

ترجمہ حضرت ابو شریح عدوی سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ عمرو بن سعید (حضرت

عبداللہ بن زبیر سے لانے کے لئے) مکہ کی جانب فوجوں کو بھیج رہا تھا اے امیر مجھے اجازت دیجئے تو میں آپ سے

وہ بات بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی جس کو میرے دونوں کانوں نے

سنا اور میرے قلب نے اس کو محفوظ رکھا ہے اور جب حضور اقدس ﷺ ارشاد فرما رہے تھے میری دونوں آنکھیں

آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں حضور اقدس ﷺ نے (اول) اللہ کی حمد ثنا کی پھر فرمایا بلاشبہ مکہ کو اللہ نے حرم بنایا لوگوں

نے نہیں بنایا ہے اس لئے کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں ہے کہ وہاں

خونریزی کرے اور نہ کوئی اس سرزمین کادرحمت کاٹے پس اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (فتح مکہ کے موقع پر)

جنگ سے اپنے لئے بھی رخصت نکالے تو تم لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو (تھوڑی دیر کے لئے)

اس کی اجازت دی ہے اور تمہارے لئے اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی اس کی اجازت دن کے تھوڑے سے ہے

(یعنی صبح سے عصر تک) کے لئے قحی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی ہے جیسی اس کی حرمت کل قحی پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ (میری بات) ان کو یہہو نچادیں جو موجود نہیں ہیں پھر ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا تھا انہوں نے کہا کہ عمرو نے کہا اے ابو شریح میں اس کے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہوں بیشک حرم مکہ کسی مجرم یا خون کر کے بھاگنے والوں کو اور کسی فتنہ فساد کر کے بھاگنے والوں کو ہانکانہ نہیں دیتا۔

قال ابو عبد الله، امام بخاری نے کہا ”خربة“ (بضم الخاء المعجمة وفتحها وسكون الراء وفتح الباء الموحدة) کے معنی ”ہلبیة“ یعنی چوری، فتنہ و فساد۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ولا يعضد بها شجرة“

تعد من حرم | والحديث هنا من ۲۳۷ ومر في العلم من ۲۱، ويأتي من ۶۱۹۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ حرم پاک کے خود و درخت و گھاس نہ کاٹے جائیں۔

اس حدیث کی مزید تشریحات کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد اول ص ۴۶۴، ملاحظہ فرمائیے۔ (کتاب العلم)

﴿بَابٌ لَا يُنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ﴾^{۱۱۵۲}

حرم کے شکار کو (اس کی جگہ سے) ہانکانہ جانے

۱۷۲۵ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَجْعَلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أَجِلْتُ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُنْحَلِي خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لِقَطْعِهَا إِلَّا لِمُعَرَّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْأَذْخِرَ لِمَصَاغِتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْأَذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ يُنَجِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت والا بنا یا وہ مجھ

سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے گزری بھر

(صبح سے عصر تک) حلال ہو وہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے، وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے

وہاں کا لقطہ (پڑی ہوئی چیز) نہ اٹھایا جائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے جھاپلان و تشہیر کرے، اس پر حضرت عباسؓ نے کہا یا

رسول اللہ! ذخر گھاس کی اجازت دیجئے وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ذخر

مشتی ہے یعنی کاٹ سکتے ہو۔

اور خالد سے مروی ہے کہ مکرمہ نے کہا کیا تم جانتے ہو "لا ینقر صیدھا" کا کیا مطلب ہے؟ یہ ہے کہ شکار کو سایہ سے بھگائے اور خود وہاں اترے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا ينقر صيدھا"

تعداد موضوعہ | والحديث هنا من ۲۳۷، ومر الحديث من ۱۸۰، وص ۲۱۶، ویاتی من ۲۸۰، وص ۳۹۰، وص ۳۹۶، وص ۳۳۳، وص ۳۵۲، وص ۶۱۵۔

مقصد | بعض نے فرمایا ہے کہ لا ینقر کنایہ ہے شکار سے یعنی شکار کرنے کی ممانعت مقصود ہے خواہ اسی جگہ پر کرے یا اس کو اپنی جگہ ہانک کر، بجز کا کر کے اگر صرف ہنکایا مگر جانور محفوظ رہا تو گناہ ہوگا مگر تاوان و ضمان لازم نہ ہوگا، لیکن اگر جانور تلف ہوا تو ضمان و بدل لازم ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ **باب ۱۱۵۳** لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شَرِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا ﴾

مکہ مکرمہ میں قتال جائز نہیں اور حضرت ابو شریح نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کی کہ وہاں خون نہ بہائے

۱۷۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتِحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبِيَّةٌ فَإِذَا اسْتَفْرُتُمْ فَانْفِرُوا فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُغْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَنْتَقَطُ لُقْطُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَاسِمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْحَرُ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبْيُوتِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْحَرُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور بیئہ باقی رہے گی اور جب تم جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو نکل پڑو، یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا اس دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی اور

وہاں مجھ سے پہلے کسی کو لڑنا جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کے ایک گھڑی بھر جائز ہوا پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہوگی وہاں کا کائنا نہ کاٹا جائے اور وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے اور وہاں کا لفظ کوئی نہ اٹھائے مگر وہ شخص جو (مالک تک پہنچانے کے لیے) اعلان و تشہیر کرے اور وہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اذخر کی اجازت دیدیتجئے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے کام آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو اذخر کی اجازت ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله تعالى فهو حرام بحرمه الله الى يوم القيامة“

تعمیر ووضوح | والحديث هنا من ۳۷۷ و من الحديث من ۱۸۰، ۲۱۶، ۲۸۰، ۳۹۰، ۳۹۶، ۳۳۳، ۳۵۲، ۶۱۷۔

مقصد | مکہ حرم ہے، واجب الاحترام ہے۔ مکہ میں قتل و قتل جائز نہیں۔ حنفیہ تو یہاں تک کہتے ہیں اگر کوئی شخص حد و حرم سے باہر قتل کرے اور پھر حرم میں پناہ لے تب بھی اس شخص سے حرم میں قصاص نہ ہوگا البتہ اس کو حرم سے نکلنے کی سعی کی جائے گی، کھانا پانی بند کر کے پھر باہر نکلنے پر قصاص لیا جائے گا۔ مہر مراد۔

﴿ ^{۱۱۵۳} **بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَيْ ابْنِ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ** ﴾

وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَيْبٌ ﴿

محرم کو بچھنا لگانا؟ (یعنی کیا حکم ہے؟ کیا محرم کیلئے بچھنا لگوانا علی الاطلاق جائز ہے یا صرف ضرورت کے وقت جائز ہے؟ مراد مجموع ہے حاجم نہیں) اور حضرت ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے

(واقد) کو دانا احرام کی حالت میں اور محرم ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو

۱۷۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَوْلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا ﴿

ترجمہ | سفیان (ابن عیینہ) نے کہا کہ عمرو بن دینار نے کہا کہ پہلی حدیث جو میں نے عطاء (ابن ابی رباح) سے سنی وہ یہی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

احرام کی حالت میں بچھنی (یعنی بیگی) لگوائی پھر سفیان نے کہا پھر میں نے عمرو سے یوں سنا وہ کہتے تھے مجھ سے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی شاید عمرو نے یہ حدیث عطار اور طاؤس دونوں سے سنی ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم"

تجدد موضع والحديث هنا م ۲۳۸ ويأتي م ۲۶۰، م ۲۸۳، م ۳۱۳، م ۸۳۹ //

۱۷۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ مُجِينَةَ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ بِلُحْيٍ جَمَلٍ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ ﴾

ترجمہ عبد اللہ بن مجید نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں لُحی میں بیگی لگوائی اپنے دسٹراس میں۔ (لُحی جمل مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "احتجم النبي ﷺ الى آخره"

تجدد موضع والحديث هنا م ۲۳۸ ويأتي م ۸۳۹ ومسلم في الحج ايضا لساني و ابن ماجة.

مقصد ضرورت کے وقت بچھنی (بیگی) لگانا جائز و درست ہے۔ اب اگر بال نکالنے کی ضرورت ہو تو ضرورت کے وقت بال نکالنا بھی جائز ہے مگر فدیہ لازم ہوگا۔

اگر محرم کو بے ضرورت بچھنی لگانے میں بال کترنے یا مونڈنے کی حاجت ہو تو ایسی صورت میں بچھنی لگانا درست نہیں۔ واللہ اعلم

۱۱۵۵ ﴿ باب تزويج المحرم ﴾

محرم کا نکاح کرنا (یعنی احرام کی حالت میں شادی کرنا درست ہے البتہ جماع کرنا جائز نہیں)

۱۷۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِرَّةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تزوج ميمونة وهو محرم"

تجدد موضع والحديث هنا م ۲۳۸ ويأتي الحديث في المغازي م ۶۱۱ وفي نكاح المحرم

ص ۷۶۶ و اخرجه مسلم و ابوداؤد، نسائی و طحاوی و غیرہ۔

مقصد | حالت احرام میں نکاح جائز ہے یعنی امام بخاری امام اعظم ابوحنیفہ فقہاء کوفہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

نکاح محرم | مفصل اور مدلل بحث کیلئے نصر الباری جلد ہفتم یعنی کتاب الحج، ص ۳۱۸ ملاحظہ فرمائیے۔

باب ۱۱۵۶ ﴿ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بَوْرَسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ ﴾

محرم مرد اور عورت کے لیے خوشبو لگانا منع ہے اور حضرت عائشہ نے فرمایا

محرم عورت ورس اور زعفران کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے

۱۷۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعَمَائِمَ

وَلَا الْبُرَائِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ تَعْلَانٌ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ

مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرَسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ

الْمُحْرِمَةَ وَلَا تَلْبَسِ الْقُقَازِينَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي الثِّيَابِ وَالْقُقَازِينَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَلَا وَرَسٌ

وَكَانَ يَقُولُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةَ وَلَا تَلْبَسِ الْقُقَازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةَ وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! احرام میں آپ ہم کو کون سے

کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے نہ پہنوں نہ پاجامے نہ عمامہ نہ ٹوپی،

اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ خفین کو کھین سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنوں جس میں

زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے نہ دستاں پہنے، لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن

عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے بھی روایت کیا ان کی روایت میں نقاب اور

دستاں کا ذکر ہے اور عبید اللہ نے کہا ولا ورس اور یہ کہتے تھے محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستاں پہنے،

اور امام مالکؒ نے نافعؓ سے انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے بھی اس کی

متابعت کی۔ (یعنی امام مالک کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ولا تلبسوا شیتا مسة زعفران ولا الورس"

تقریر ووضوح | والحديث هنا من ۲۳۸ ومر الحديث من ۲۵، ۵۳، ۵۳، ۲۰۹، ورواه من ۸۶۲، ۸۷۳، ۸۶۳، ۸۶۹، ۸۷۰۔

۱۷۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَّتْ بَرَجَلٌ مُخْرَمٌ نَاقَتَهُ فَقَتَلَتْهُ فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طَيْبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَهُلٌ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک احرام والے شخص کو اس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو غسل اور کفن دو لیکن اس کا سر نہ چھپاؤ اور نہ اس کو خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لہیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ولا تقربوه طيبا فانه يبعث يهل"

تقریر ووضوح | والحديث هنا من ۲۳۸ مر الحديث من ۱۶۹، // // // // ویاتی من ۲۳۹۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سلعے ہوئے کپڑے اور خوشبو کا استعمال جائز نہیں۔

ہائی "برس" اور "ورس" کے لیے نصر البہاری جلد اول کا آخری باب، ص ۵۳۸ ملاحظہ فرمائیے۔

باب ۱۱۵۷ | الإغتسال للمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ

الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ وَعَائِشَةَ بِالْحَلِكِ بَأْسًا ﴿

محرم کا غسل کرنا، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ محرم حمام (غسل خانہ) میں جا سکتا

ہے اور حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے کھلانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا

۱۷۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورَ بْنَ مَعْرَمَةَ اخْتَلَفَا

بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسُورُ لَا يَغْسِلُ

الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ

يَقْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُّ بِعَرَبٍ فَسَلِمَتْ عَلَيْهِ لِقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ هَبْذَ اللَّهِ بْنِ هَبَّاسٍ سَأَلَكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَوَضَعَ يَهُوَ أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى
الثُّوبِ فَطَافَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يُصَبُّ عَلَيْهِ أُصْبَبْ لِقَصَبٍ عَلَى
رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ لِقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ﴿

ترجمہ | عبد اللہ بن حنین سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے ابوا میں اختلاف کیا
عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے اور مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہیں دھوسکتا ہے تو عبد اللہ بن عباس
نے مجھ کو حضرت ابویوب انصاریؓ کی خدمت میں بھیجا پس میں نے ان کو پایا کہ کنویں کے دو ستونوں کے درمیان
ایک کپڑے سے پردہ کیے ہوئے غسل فرما رہے ہیں میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے
عرض کیا میں عبد اللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبد اللہ بن عباس نے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ دریافت کر رہے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر اقدس کیسے دھوتے تھے۔ حضرت ابویوب انصاریؓ نے اپنا
ہاتھ پردے پر رکھ کر اسے نیچا کیا اتنا کہ ان کا سر ظاہر ہو گیا (یعنی میں دیکھنے لگا) پھر اس شخص سے فرمایا جو پانی ڈال
رہا تھا پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا دونوں ہاتھ آگے لائے
پھر پیچھے لے گئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ .

تعدیل ووضوح | و الحدیث هنا ص ۲۳۸۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ محرم کے لیے غسل کرنا جائز ہے اگر جنبی ہو گیا تو بلا اختلاف جائز ہے۔
عند الجمہور جنبی ہو یا غیر جنبی غسل کرنا جائز ہے۔ امام بخاریؒ جمہور کی موافقت فرما رہے ہیں۔

﴿ **باب ۱۱۵۸** نَبَسِ الْخُفَيْنِ لِلْمُحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ ﴿

محرم کا جب جو تیاں نہ پائے تو موزے پہن لینا

۱۷۳۳ | حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِرَ بْنَ
زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

بَعْرَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ
سَرَاوِيلَ الْمُحْرَمِ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ عرفات میں خطبہ بنا رہے تھے کہ جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ پانچامہ پہن لے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فلیلبس الخفین"

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۳۸ من الحديث ص ۲۳۳ یاتی ص ۲۳۹، ص ۸۶۳، ص ۸۷۰۔

۱۷۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَيْلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ
الْيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا
ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا
حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے تو آپ ﷺ نے فرمایا قمیص نہ پہنے اور پگڑی نہ باندھے نہ پانچامہ پہنے اور نہ سلی ہوئی ٹوپی پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگی ہو اور اگر جوتیاں نہ پائے تو موزے پہن لے اور ان دونوں کو کاٹ کر کعبین سے نیچے کر دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "وان لم يجد نعلین فلیلبس الخفین الی آخره"

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۳۸ من الحديث ص ۲۵، ص ۵۳، ص ۲۰۹ و یاتی ص ۸۶۳، ص ۸۷۰۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جوتیوں کے رہتے ہوئے خفین نہ پہنے نیز خفین کے جواز کے لیے کعبین سے نیچے تک کاٹنا شرط ہے۔ صرف امام احمدؒ بغیر قطع کی بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ جمہور کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔

﴿ **بَابُ ۱۱۵۹** إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ ﴿

جو شخص تہبند (لنگی) نہ پائے وہ پانچامہ پہن لے

۱۷۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٌ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ
فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عرفات میں خطبہ سنایا تو فرمایا جو کوئی
تہبند نہ پائے تو پانچ جامہ پہن لے اور جو تیاں نہ پائے تو خفین (موزے) پہن لے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من لم يجد الازار فليلبس السراويل"
تعد موضوعا والحديث هنا ص ۲۳۹ ومر الحديث ص ۲۳۴، ويأتي ص ۸۶۳، ص ۸۷۰۔

﴿ **بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ**

لَبَسَ السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ ﴿

محرم کا ہتھیار باندھنا (یعنی عندا ضرورت جائز ہے) اور عکرمہ نے کہا محرم کو جب دشمن کا
ڈر ہو تو ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں انکی متابعت نہیں کی گئی ہے
(یعنی فدیہ کے بارے میں عکرمہ کے سوا اور کسی سے منقول نہیں)

۱۷۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلَهُ مَكَّةَ حَتَّى
فَاضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ ﴿

ترجمہ حضرت براءؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے
حضور اقدس ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا آخر آپ ﷺ نے مکہ والوں سے اس شرط پر صلح کی کہ
(آئندہ سال) مکہ میں ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تظهر من قوله "لا يدخل مكة سلاحا" لانه
لو كان حمل السلاح للمحرم غير جائز مطلقا عند الضرورة وغيرها لما قاضى اهل
مكة بهذا

تعد موضوعا والحديث هنا ص ۲۳۹ ومر الحديث ص ۲۳۹، ويأتي ص ۳۷۱، ص ۳۵۲، ص ۶۱۰۔

مقصد مقصد ترجمتہ الباب سے ظاہر ہے کہ ضرورت کے وقت محرم کے لیے ہتھیار باندھنا جائز ہے۔

﴿ بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ ﴾

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَآلَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ
أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ.

حرم اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

اور حضرت ابن عمرؓ میں بغیر احرام کے داخل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کا حکم انہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرہ کے ارادے سے آئیں اور لکڑہاروں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا۔

۱۷۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ وَوَلَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ لِأَهْلِ
الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ مَنْ لَهْنٌ وَلِكُلِّ آتٍ آتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ لَمَنْ كَانَ ذُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو یہ مقام ان کے لیے ہیں جو وہاں رہتے ہوں یا اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے حج کے لیے احرام باندھیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "من اراد الحج والعمرة"

توضیح والحديث هنا ص ۲۳۹ ومرا الحديث ص ۲۰۶، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷۔

۱۷۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا
نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ لِقَالَ اقْتُلُوهُ ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اس خود کو اتارا تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا ابن خطل کعبے کے پردوں سے چپکا ہوا ہے ارشاد فرمایا اس کو قتل کر دو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث "ان النبي صلى الله عليه وسلم

دخل مكة وعلى راسه المغفر فلو كان محرما لكان يدخل و هو مكشوف الرأس
والترجمة في دخول مكة بغير احرام

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۳۹ ويأتي الحديث ص ۳۲۷، ص ۶۱۳، ص ۸۶۳۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف تفریح کے لئے تفریح کی نیت سے مکہ مکرمہ جائے تو بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے۔ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

اقوال ائمہ | (۱) امام اعظم کے نزدیک ہر شخص کے لئے احرام لازم ہے بغیر احرام کے ممنوع ہے مطلقاً۔
(۲) امام شافعی کے نزدیک اگر تفریح کے نیت سے جائے تو بغیر احرام کے جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری اس مسئلے میں حضرات شوافع کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں۔ (۳) مالکیہ و حنابلہ کی ایک روایت شوافع کے ساتھ اور ایک روایت احناف کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ

أَوْ لَبَسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ ﴾

اگر کوئی لاعلمی میں کرتا پہنے ہوئے احرام باندھ لے؟ (تو کیا حکم ہے؟)

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر لاعلمی کی وجہ سے یا بھول کر احرام کی حالت میں خوشبو لے یا کپڑا پہن لے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۱۷۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوَهُ وَكَانَ عُمُو يَقُولُ لِي تَجِبُ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الرَّحَى أَنْ تَرَاهُ فَتَزَلْ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ لِقَالَ اضْغَعْ فِي عُمَرِكَ مَا تَضَعُ فِي حَبِكَ وَعَضْ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَاَنْتَزِعْ نَبِيْتَهُ فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ | حضرت یعلیٰ بن امیہ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اتنے میں آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس کے جبہ پر زرد خوشبو کا نشان تھا اور حضرت عمر فرماتے تھے تم آنحضرت ﷺ کو وحی اترتے وقت دیکھنا چاہتے ہو؟ پھر آپ ﷺ بروحی نازل ہوئی پھر وہ کیفیت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا عمرے میں بھی وہی کرجوج میں کرتا ہے اور ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل گیا تو نبی

اکرم ﷺ نے اس کو باطل کر دیا (یعنی اس کا بدلہ کچھ نہیں دلایا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان الرجل کان قد احرم بالعمرة وعلیه جبة وکان جاهلا بامر الاحرام.

تعداد و موضع | والحديث هنا من ۲۳۹۔ المتن مشتمل على حديثين من الاول منهما في ۲۰۸، و ۲۳۱، ويأتي من ۶۲۰، و ۷۳۵، والحديث الثاني واوله "عض رجل يد رجل الخ يأتي من ۳۰۱، و ۳۱۷، وفي المغازي من ۶۳۳، و ۱۰۱۸، و مسلم في الحج.

مقصد | امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں کوئی صاف حکم نہیں بیان کیا لیکن عطار بن رباح کا قول نقل کر کے اپنا رجحان و میلان ظاہر فرمادیا کہ اگر بھول کر یا مسئلہ احرام سے لاعلمی کی بنا پر سلاہوا کپڑا یا خوشبو استعمال کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ یعنی فدیہ واجب نہیں ہوگا۔

یہی قول امام شافعی کا بھی ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر فوراً ہی وقت اتار ڈالے یا خوشبو دھو ڈالے تو کفارہ نہ ہوگا ورنہ کفارہ لازم ہوگا۔

حنفیہ کہتے ہیں ہر حال میں کفارہ لازم ہوگا۔ حدیث کا جواب علامہ ابن خیر نے یہ دیا ہے کہ حکم فدیہ کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے۔ متبادل سے دونوں روایتیں ہیں ایک حنفیہ کے مطابق اور دوسری روایت شافعیہ کے موافق۔ امام بخاری شوافع کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں واللہ اعلم۔

باب ۱۱۶۳ | **المُحْرَمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بِقِيَّةِ الْحَجِّ

محرم اگر عرفات میں مرجائے؟ اور نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے

باقی ارکان اس کی طرف سے ادا کئے جائیں

۱۷۴۰ | حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَأَقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَافْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ فِي ثَوْبِيهِ وَلَا تَخَمِّرُوا

﴿ بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرَمِ إِذَا مَاتَ ﴾^{۱۱۶۴}

محرم جب (احرام کی حالت میں) مر جائے تو اس کا کفن و دفن کیونکر سنت ہے؟

۱۷۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَّصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ لَمَاتَ لِقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلِيًّا ﴾

ترجمہ | ترجمہ وغیرہ کے لئے سابق باب نمبر ۱۱۶۳ کی حدیثیں ملاحظہ فرمائیے۔

﴿ بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيْتِ وَالرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ ﴾^{۱۱۶۵}

میت کی جانب سے حج اور میت کی نذر پوری کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا

۱۷۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمَّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمَلِكِ دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَةً أَقْضُوا اللَّهُ فَاللَّهِ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج پورا کرنے سے پہلے مر گئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی طرف سے حج کر، بتاؤ اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ (اسنے کہا ضرور) تو اللہ کا قرض ادا کرو اللہ سب سے زیادہ حقدار ہے حق پورا کرنے کا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة؟ ترجمتہ الباب دو جز پر مشتمل ہے (۱) میت کی جانب سے حج کرنا اور میت کی نذر (منت) پوری کرنا۔ (۲) مرد عورت کی جانب سے حج کرے۔ حدیث کی مطابقت پہلے جز کے ساتھ تو ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک عورت کو متوفی ماں کی طرف سے حج کرنے کی بھی اور نذر پوری

کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔

البتہ دوسرے جز کے ساتھ مطابقت ظاہر نہیں ہے باعث اشکال ہے علامہ ابن بطال نے جواب دیا کہ جب عورت عورت کی طرف حج کر سکتی ہے تو مرد بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ عورت کے سوال کا جواب حضور اقدس ﷺ نے دیا ہے "اقضوا اللہ" جو جمع ذکر

کا صیغہ ہے معلوم ہوا کہ عورت کا حج بدل مذکر بھی کر سکتا ہے پس "و الرجل یحج عن المرأة" ثابت ہو گیا۔

(۳) امام بخاریؒ کبھی کبھار مطابقت کے لئے دوسرے طریق کی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو یہاں

کتاب النذر کی ایک روایت کی طرف اشارہ ہے جس میں تصریح ہے کہ ایک مرد کو اپنی بیمن کی طرف سے حج کی

اجازت ملی۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۳۹ تا ص ۲۵۰۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے جبکہ دوسرا قادر نہ ہو معذور

ہو تو جیسے حدیث الباب سے ثابت ہوا کہ عورت عورت کی طرف سے حج کر سکتی ہے مرد کی طرف سے بھی کر سکتی ہے

اور علیٰ ہذا القیاس مرد عورت کی طرف سے اور مرد کی طرف سے بھی کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ﴾

جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر بیٹھ نہ سکے اس کی طرف سے حج کرنا

۱۷۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ابن عباس عن الفضل بن عباس أن امرأة قالت ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ابن عباس قال جاءت امرأة من خثعم عام حجة الوداع فقالت يا رسول الله

إن فریضة الله علی عبادہ فی الحج أدرکت أبي شیخا کبیرا لا یستطیع أن

یستوی علی الرّاحلة فهل یقضی عنه أن أحج عنه قال نعم ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے سال خثعم قبیلے کی ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی

اور کہنے لگی یا رسول اللہ! نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹنی پر قہم

نہیں سکتا کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں"

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی ووضوح | والحديث هنا ص ۲۵۰، ومر الحديث ص ۲۰۵، ویاتی ص ۶۳۱، وص ۹۲۰۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ بتانا ہے کہ زندہ آدمی کی طرف سے بھی جبکہ وہ لجا، کمزور ہو جو حرکت بھی نہ کر سکے تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے ”وبہ قال ابو حنیفہ واصحابہ والشافعی و احمد وقال مالک واللیث وغیرہ لا یحج احد عن احد الا عن میت“ الخ۔

یعنی امام بخاری جمہور حنفیہ و شافعیہ کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں۔ واللہ اعلم
البتہ جو شخص حج کرنے پر خود قادر ہے اس کی طرف سے تو فرض حج بالا جماع دوسرے کو کرنا درست نہیں لیکن نفل حج میں اختلاف ہے۔

﴿ بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ ﴾

مرد کی طرف سے عورت کا حج کرنا

۱۷۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ
خَنَعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْرِبُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَفِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي نَشِيخًا
كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأُحِجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباسؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں
خنعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کو دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل
کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ کا فرض (حج) ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا
ہے اونٹنی پر تھم نہیں سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں“ اور یہ واقعہ حجۃ
الوداع کا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله ”أفأحج عنه قال نعم“

تعدی ووضوح | والحديث هنا ص ۲۵۰، ومر الحديث ص ۲۰۵، ویاتی ص ۶۳۱، وص ۹۲۰۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ مرد کی طرف سے عورت حج کر سکتی ہے۔

﴿ بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ ﴾^{۱۱۶۸}

بچوں کا حج کرنا

۱۷۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعِ بَيْلِيلٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو منیٰ بھیج دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ابن عباس كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجه وهو ما دون البلوغ فدخل تحت قوله "باب حجة الصبيان".
تعويضاً والحديث هنا ص ۲۵۰، ومر الحديث ص ۲۷۷۔

۱۷۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلْمَ أَسِيرٌ عَلَى آتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِيَمِينِي حَتَّى سَرَتْ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَقَعْتُ فَصَفَّقْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِيَمِينِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر سامنے سے آیا میں اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے میں صف اول کے بعض حصوں کے آگے سے گذرا پھر سواری سے اترا پھر وہ چرنے لگی اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف میں شریک ہو گیا۔ اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں منیٰ میں ہوا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعويضاً والحديث هنا ص ۲۵۰، ومر الحديث ص ۱۷۷، وص ۱۱۹، ویاتی ص ۶۳۳۔

۱۷۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حُجَّ بِبِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
ابْنُ سَبْعِ مِئِينَ

ترجمہ حضرت سائب بن یزید نے فرمایا کہ بھکو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا اور میں سات سال کا تھا۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه والحديث هنا م ۲۵۰۔

۱۷۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفِدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلْسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَكَانَ
السَّائِبُ قَدْ حُجَّ بِهِ فَمَا لِي نَقُلِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے اور حضرت سائب گو نبی اکرم ﷺ
کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا تھا۔ (اس روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ عمر بن عبدالعزیز نے سائب سے کیا کہا
اور سائب نے کیا جواب دیا اس کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ سائب سے مدد کی مقدار پوچھی تھی جیسا کہ
ص ۹۹۳، اور ص ۱۰۹۰ میں آ رہا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "وكان السائب قد حج به"

تعد ووضعه والحديث هنا م ۲۵۰۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچوں کا حج صحیح ہے، مشروع ہے، امام بخاری اس باب میں وہ صریح
حدیث نہیں لائے جس کو امام مسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ ایک عورت نے اپنا بچہ اٹھایا اور پوچھنے لگی یا رسول اللہ اس کا
بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملیگا۔

اور اس کے قائل حنفیہ ہیں مگر نابالغ کا حج فرض نہ ہوگا اگر بالغ ہونے کے بعد اس پر حج فرض ہو جائے تو
پھر حج کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ ﴾

عورتوں کا حج کرنا

وقال لي أحمد بن محمد حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن جده قال أذن
عمر لأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في آخر حجة حجها فبعث معهن
عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف

امام بخاریؒ نے فرمایا ”اور مجھ سے احمد بن محمد نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم کے دادا ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے آخری حج میں نبی اکرم ﷺ کے ازدواج مطہرات کو حج کرنے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بھیجا۔

تشریح | آنحضرت ﷺ کی تمام ازدواج مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کر لیا تھا یعنی فرض ادا کر چکی تھیں اور احرام کی حالت میں عورت کو بھی چہرہ کھولے رکھنا واجب ہے پھر کثرت جہوم و بیہوشی کی وجہ سے مردوں کے ساتھ اختلاط کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے ازدواج مطہرات کی عظمت و تقدس کے پیش نظر سیدنا فاروق اعظمؓ کو ترذہب ہوا کہ ازدواج مطہرات کو حج کے لئے نکلنے کی اجازت دیں یا نہ دیں پھر انہوں نے اجازت دی اور حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو نگہبانی کے لئے ساتھ کر دیا پھر حضرت معاویہؓ کی خلافت میں بھی ازدواج مطہرات نے حج کیا ہر دووں پر سوار تھیں اور ان پر چادریں پڑی ہوئی تھیں۔

اشکال: کسی بھی عورت کے لئے مدت مسافرت کا سفر بغیر کسی محرم اور شوہر کے جائز نہیں۔ کما مر فی

الحدیث ”لا تسافر المرأة لیس معها زوجها او ذو محرم“ (عمدہ) اور ان دونوں حضرات میں سے کوئی محرم نہیں تھے۔

جواب: ازدواج مطہرات تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں کما فی القرآن ”وازوآجہم امہتہم“ (ازواج) اور محرم کا مطلب یہ ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو پس ساتھ جانے والے دونوں حضرات محرم ہوئے۔

۱۷۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَغْزُو أَوْ نُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجَّ مَبْرُورٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم (ازواج مطہرات) آپ لوگوں کے ساتھ غزوہ یا کہا (شک راوی) جہاد میں نہ جایا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم عورتوں کے لئے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے وہ حج جو مقبول ہو یہ سکر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سننے کے بعد میں حج بھی نہیں چھوڑوں گی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل موضعہ | والحدیث هنا ص ۲۵۰، ومر الحدیث ص ۲۰۶، ویا تہی ۳۹۰، و ص ۴۰۲، و ص ۴۰۳، //

۱۷۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَنَابِ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ أَخْرُجْ مَعَهَا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اور اس کے پاس کوئی مرد نہ جائے مگر اس وقت جبکہ اس کے پاس کوئی محرم موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فلاں فلاں لنگر میں نکلنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری عورت حج کو جانا چاہتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورت کے ساتھ جاؤ۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اخرج معها" لانه يدل على جواز حج النساء وخروجهن الى الحج مع زوج او محرم.

تعداد موضوع والحديث هنا ص ۲۵۰، وياتي الحديث ص ۳۲۱، وص ۳۳۰ مختصراً وص ۷۸۷۔

۱۷۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا وَكَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَيَّ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جب حج کر کے واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت ام سنان سے پوچھا کہ توج کرنے کیوں نہیں گئی یعنی حج سے کس نے روکا؟ کہنے لگی فلاں کا باپ یعنی میرا خاوند، اس کے پاس پانی لانے کے دو اونٹ تھے ایک پر تو خود حج کرنے گیا اور دوسرا ہماری زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (یعنی حج کا ثواب ملے گا) اس حدیث کو ابن جریر نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے عطاء نے کہا میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اور عبید اللہ نے عبد الکریم سے روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ما منعك من الحج" فانه يدل على ان للنساء ان يحججن والترجمة في حج النساء.

تعریضاً | والحديث هنا ص ۲۵۰ تا ص ۲۵۱، ومر الحديث ص ۲۳۹۔

۱۷۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِتْنَى عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَنِي وَأَنْفَقَنِي أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدَّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ﴾

ترجمہ | زیاد کے مولیٰ (غلام) قزص نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوہ کئے تھے ابوسعیدؓ نے فرمایا چار باتیں ہیں جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنی ہیں یا چار باتیں حضرت ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے یہ باتیں مجھ کو پسند آئیں اور بھلی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہوئے نہ کرے، دوسرے یہ کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھنا چاہئے، تیسرے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہئے، چوتھا کچا دے صرف تین مسجدوں کی طرف ہاندھے جاویں ایک مسجد حرام، دوسری میری مسجد یعنی مسجد نبوی، تیسرے مسجد اقصیٰ کی طرف۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لا تسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها او محرم"

تعریضاً | والحديث هنا ص ۲۵۱، حدیث ابی سعیدؓ قال سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مر الحديث فی ص ۱۵۸، و ص ۱۵۹، و ہاتی ص ۲۶۷، وقوله عليه السلام لا صوم يومين الفطر والاضحى ياتي ص ۲۶۷، ايضاً قوله عليه السلام لا صلوة بعد الصلاتين بعد العصر الخ مر ص ۸۲۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حج عورتوں پر بھی لازم و فرض ہے جس طرح مردوں پر فرض

ہے مگر عورتوں کو حج کرنے کے لئے ایک شرط زائد ہے کہ خاوند ساتھ ہو یا محرم رشتہ دار میں سے کوئی رشتہ دار ساتھ ہو اس کے بغیر حج نہیں کر سکتی یہی حنیفہ کا بھی مسلک ہے۔

﴿ بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ ﴾

جس نے کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانی

(یعنی اس پر منت کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں؟)

۱۷۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ عَنْ تَعْلِيْبٍ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٍّ وَأَمْرَةٌ أَنْ يَرْكَبَ ﴿

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے ان کے درمیان چل رہا ہے آپ ﷺ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے (کعبہ) پیدل جانے کی منت مانی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بے نیاز ہے کہ یہ اپنے تئیں عذاب (تکلیف) دے اور آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نذر ان يمشي الخ"

تعد موضوع والحديث هنا م ۲۵۱، ويأتي م ۹۹۱۔

۱۷۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفِي لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَمْسٍ وَلِقَرْكَبٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يَفَارِقُ عُقْبَةَ ﴿

ترجمہ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ میری بہن نے منت مانی کہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے لئے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ معلوم کروں چنانچہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو، یزید نے کہا کہ ابوالخیر عقبہ کے ساتھ رہتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نذرت اختي ان تمشي الى بيت الله الخ"

بيت الله الخ

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۵۱۔

۱۷۵۶ ﴿ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَلَدَّ كَرَّ الْحَدِيثِ ﴾

ترجمہ | امام بخاری نے کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن ابی حبيب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ سے یہی حدیث ذکر کی۔

تشریح | امام بخاری نے اس حدیث کو نقل کر کے اشارہ کیا ہے ابن جریج کے یہاں دو شیخ ہیں، ایک یحییٰ بن ایوب اور دوسرے سعید بن ابی ایوب۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانی تو پیدل چلے مگر جب تک جائے، تکلیف ہو تو سوار بھی ہو جائے جیسا کہ بوڑھے کو جب حضور ﷺ نے دیکھا کہ بہت تکلیف سے سہارا لیکر چل رہا ہے تک گیا ہے تو آپ ﷺ نے سوار ہونے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَضَائِلُ الْمَدِينَةِ

﴿ بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ ﴾

مدینہ کے حرم ہونے کا بیان

۱۷۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ
مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحَدَّثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحَدَثَ فِيهَا
حَدَّثْنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے جو اس میں کوئی بدعت پیدا کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "المدينة حرم من كذا الى كذا"

تعدو وضعه | والحديث هنا من ۲۵۱، ویاتی من ۱۰۸۶۔

۱۷۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنَبَّسَتْ ثُمَّ بِالْخَرْبِ فَسَوَّيْتُ وَبِالنَّخْلِ لَفَقَطِعَ لَفَصُّوا النَّخْلَ قِبَلَةَ الْمَسْجِدِ ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی النجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے لے لو، انہوں نے کہا ہم تو صرف اللہ تعالیٰ سے اس کی قیمت لیں گے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا چنانچہ مشرکوں کی قبریں جو وہاں تھیں اکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈر کو برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیئے گئے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة للحديث للترجمة! مطابقت بطور دلالت التزامی ہے سابق حدیث میں تھا کہ درخت نہ کاٹا جائے اور اس حدیث میں ہے کہ درخت کاٹ ڈالے گئے معلوم ہوا کہ مدینہ کے درخت مثل درخت مکہ نہیں ہے بلکہ مدینہ حرم ہے باعتبار عزت و احترام کے کیونکہ اگر مدینہ مکہ کی طرح حرم ہوتا تو درخت کاٹے نہیں جاتے۔ واللہ اعلم

تعدو وضعه | والحديث هنا من ۲۵۱، ومر الحديث من ۳۷، و ۶۱، ویاتی من ۲۸۳، و ۳۸۸، و ۳۸۹، و ۵۵۹۔

۱۷۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ التَقْتُمْ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھر لے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرام ٹھہرائی گئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے اور فرمایا میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ تم حرم کے باہر ہو گئے پھر جائے وقوع کو غور سے دیکھا تو فرمایا نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

مطابقة للترجمة | مطابقة للحديث للترجمة في قوله "حرم ما بين لابتي المدينة"

تعدو ووضوح | والحديث هنا ص ۲۵۱، ویاتی ص ۲۵۲۔

۱۷۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا
كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ
حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ
ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ لِمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ
مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا
عَدْلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَدْلٌ فِدَاءٌ ﴿

ترجمہ | ابراہیم تمیمی اپنے باپ یزید بن شریک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو بس اللہ کی کتاب ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ صحیفہ ہے جس میں یہ بھی ہے کہ مدینہ عائر پہاڑ سے لیکر یہاں تک حرم ہے جو شخص اس میں کوئی بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا نفل قبول ہوگا اور نہ فرض، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سب مسلمانوں کا ایک ذمہ ہے (یعنی مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے) جو کسی مسلمان کے ذمے (عہد) کو توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ اس کا فرض، اور جو کوئی اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو مالک بنائے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔ امام بخاری نے کہا کہ ”عدل“ سے مراد فدیہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”المدينة حرم ما بين عائر الى كذا“

تعدو ووضوح | والحديث هنا ص ۲۵۱ تا ص ۲۵۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد مدینہ منورہ کی حرمت و احترام کو ثابت کرنا ہے لیکن امام بخاری نے کوئی حکم صریح نہیں بیان کیا ہے کہ کیا یہ حرمت و احترام حرمت مکہ کے مساوی ہے یا کچھ فرق ہے چونکہ اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے اس لئے شاید بخاری نے تصریح نہیں کی۔

مالکیہ وشافعیہ کے نزدیک جیسے مکہ مکرمہ حرم ہے کہ کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی شکار کرنا جائز ہے۔ البتہ ان بزرگوں کے نزدیک بھی حرم مدینہ میں ضمان و تاوان نہیں ”لکن لا ضمان في ذلك لان حرم المدينة

ليس محلا للنسك بخلاف حرم مكة". (فس)

حنفیہ کے نزدیک حرم مدینہ مکہ کی طرح نہیں ہے بلکہ درخت کا ثنا، شکار کرنا جائز ہے ورنہ ہجرت کے پہلے سال آنحضرت ﷺ بنی نجار کے باغ کے درختوں کو نہ کٹواتے، البتہ مدینہ نہایت محترم ہے اس لئے اس کے زینت کو برقرار رکھنا چاہئے اجاڑ دیران کرنے کی ممانعت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاری کا میلان ورجحان مالکیہ وشافعیہ کی طرف ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۱۷۲ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ ﴾

مدینہ کی فضیلت اور یہ کہ مدینہ (برے) لوگوں کو نکال پھینکتا ہے

۱۷۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةِ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرُبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ﴾

ترجمہ | ابوالحباب سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو ایسی بستی میں جانے (اس کی طرف ہجرت کرنے) کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی ان پر غالب ہوگی) منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے برے لوگوں کو اس طرح نکال پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال پھینکتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اى فى قوله " المدينة تنفي الناس كما ينفي الى آخره .

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۵۲، ومسلم ونسائي فى الحج.

مقصد | امام بخاری کا مقصد ترجمہ الباب سے ظاہر ہے کہ مدینہ کی فضیلت کا اثبات ہے جو حدیث پاک سے ثابت ہے "امرت بقریة تأكل القرى" یعنی یغلب اهل المدينة اهل سائر البلاد وهو كناية عن الغلبة. چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت بالکل صحیح اور پوری ہوئی کہ مدینہ ایک مدت تک ایران و عرب، مصر اور شام وغیرہ کا پائے تخت رہا اور خلفاء راشدین نے مدینہ میں رہ کر خلافت کی حتیٰ کہ مکہ مکرمہ کو بھی شرک و کفر سے طہارت مدینہ سے ہوئی۔

﴿ بَابُ الْمَدِينَةِ طَابَةِ ۱۱۷۴ ﴾

مدینہ کا ایک نام طابہ ہے

مدینہ طیبہ کے مختلف ناموں کا ذکر محدثین کرام نے کیا ہے حتیٰ کہ بعض روایتوں سے دس ہیں جس کی تفصیل حافظ نے کی ہے اور بعض روایتوں سے ناموں کی تعداد چالیس تک منقول ہے (تح الباری، عمدۃ القاری)

۱۷۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا! یہ طابہ ہے (یعنی مدینہ آگیا)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة متن الحديث .

تقدروا وضعها والحديث هنا ص ۲۵۲، ومر الحديث ص ۲۰۰ بطوله، ويأتي مقطعاً ص ۴۴۸، و ص ۵۳۵ و ص ۶۳۷۔

مقصد مدینہ طیبہ کے سلسلے میں بہت سے تراجم قائم فرمائے ہیں جس سے اظہار محبت مقصود ہے کیونکہ ناموں کی کثرت سنی کی عظمت و شرف پر دلالت کرتی ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین کا مسکن اور مدفن ہے۔

﴿ بَابُ لَابَتِي الْمَدِينَةِ ۱۱۷۴ ﴾

مدینہ کے دو پتھر یلے میدان

۱۷۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا دَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اگر میں مدینے میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو اسے نہیں بھڑکاؤں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے دونوں پتھر یلے میدانوں کا درمیانی حصہ حرم ہے۔

مطابقتہ للترجمة] مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ما بين لابتيها حرام".

تعد موضوعه] والحديث هنا م ۲۵۲، ومر الحديث م ۲۵۱۔

مقصد] امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ مثل مکہ حرم ہے وہاں شکار جائز نہیں۔

بعض حنفیہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس حدیث میں اضطراب ہے (۱) یہاں ہے "ما بین لابتیها" اور

بعض روایت میں ہے "ما بین جبلیها" کما فی مسلم، اور بعض میں ہے "بین حویبہا" اور بعض میں

ہے "ما بین مازمیہا" پس معلوم ہوا کہ حدیث مضطرب ہے اور مضطرب سے استدلال جائز نہیں۔ واللہ اعلم

(۲) اتنا تو حنفیہ بھی کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی زیب و زینت باقی رکھنے کے لئے درخت نہ کاٹے جائیں،

کہاں نہ صاف کی جائے تاکہ ہریالی باقی رہے، مدینہ سرسبز و شاداب رہے مدینہ کے جنگلی جانوروں کو بھڑکایا نہ

جائے اس معنی کے اعتبار سے مدینہ حرم ہے مگر مکہ کی طرح درخت کاٹنے پر دم واجب نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ مِّن رَّغَبٍ عَنِ الْمَدِينَةِ﴾^{۱۱۷۵}

جو شخص مدینہ سے اعراض کرے (یعنی نفرت کرے)

۱۷۶۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَتْرَكُونَ الْمَدِينَةَ

عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَالِي يُرِيدُ عَوَالِي الطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ وَآخِرُ

مَنْ يُحْشِرُ رَاعِيَانِ مِنْ مَزِينَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بَيْنَهُمَا فَيَجِدَانِهَا وَهُوَ شَا

حَتَّى إِذَا بَلَغَا نِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَا عَلَى وَجُوهِهِمَا ﴿

ترجمہ] حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ مدینہ کو

ایسے وقت چھوڑ جاؤ گے جب وہ بہترین حالت میں ہوگا (پھر ایسا اجاز ہو جائیگا) وہاں وحشی جانور، پرندے اور

دردے بنے لگیں گے (یہ حالت اخیر زمانے میں قیامت کے قریب ہوگی) اور اخیر میں مدینہ کے دو چرواہے اپنی

بکریوں کو آواز دیتے ہوئے مدینہ آئیں گے تو وہاں جنگلی جانور پائیں گے جب نیت الوداع پر پہنچیں گے تو منہ

کے بل گر پڑیں گے۔

مطابقتہ للترجمة] مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تتركون المدينة".

تعد موضوعه] والحديث هنا م ۲۵۲، ومر الحديث م ۲۵۱۔

۱۷۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ لِيَأْتِيَ قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ
أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الشَّامُ لِيَأْتِيَ قَوْمٌ يُسُونُ
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ
الْعِرَاقُ لِيَأْتِيَ قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴾

ترجمہ حضرت سفیان بن ابی زہیر سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری کا جانور ہاکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور پیر و کاروں کو لا کر مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ لوگ جانتے، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری کا جانور ہاکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جوان کی بات سنیں گے ان کو لا کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ سمجھتے اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ آئیں گے اور اپنے اہل کو اور پیر و کاروں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ جانتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هؤلاء القوم المذكورين تفرقوا في البلاد بعد الفتوحات ورجعوا عن الاقامة في المدينة ولو صبروا على الاقامة فيها لكان خيرا لهم والترجمة فيمن رغب عن المدينة و هؤلاء رغبوا عنها واختاروا غيرها.

تعد موضوع والحديث هنا ص ۲۵۲، واخرجه مسلم والنسائي في الحج.

مقصد مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ مدینہ سے اعراض مذموم ہے۔ من خرج لحاجة كجهد او تجارة فليس داخلا في معنى الحديث. (قس)

﴿ بَابُ الْإِيمَانِ يَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ ﴾

ایمان مدینہ کی طرف سٹ کر آئے گا

۱۷۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ
الْحَيَّةَ إِلَى جُحُورِهَا ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان سٹ کر مدینہ میں اس طرح آئے گا
جیسے سانپ سٹ کر اپنے ٹل میں داخل ہو جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الايمان ليارز الى المدينة".

تعمیر ووضوح والحديث هنا ص ۲۵۲، واخرجه مسلم في الايمان وابن ماجه في الحج.

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مومن کا ایمان اور حضور اقدس ﷺ کی محبت مدینہ منورہ کی طرف کھینچ لے

گی۔ وقال القرطبي "و فيه تنبيه على صحة مذهبهم و سلامتهم من البدع و ان عملهم حجة
كما رواه مالك (قلت) هذا انما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين
الى انقضاء القرون الثلاثة وهي تسعون سنة و اما بعد ذلك فقد تغيرت الاحوال و كثرت البدع
خصوصاً في زماننا هذا على ما لا يخفى (عمدہ).

﴿ بَابُ ۱۱۷۷ اِثْمٌ مِّنْ كَادِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ ﴾

مدینہ والوں کے ساتھ مکر کرنے والوں کا گناہ

(یعنی جو مدینہ والوں کے ساتھ برا ارادہ یعنی ستانے کا ارادہ کرے گا اس پر کیسا وبال پڑے گا)

۱۷۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ

قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ

أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ﴿

ترجمہ عائشہ بنت سعد سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا انہوں

نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مدینہ والوں سے جو کوئی مکر و فریب کرے گا وہ

اس طرح پکھل جائے گا جیسے نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لايكيد اهل المدينة احد الا انماع

كما ينماع الملح في الماء".

تعمیر ووضوح والحديث هنا ص ۲۵۲ و مسلم اول ص ۲۳۵۔

مقصد ابواب سابقہ میں مدینہ کے فضائل کا بیان تھا اب اس کے مخالف کا ذکر کرنا مقصود ہے کہ جو لوگ مدینہ والوں کے ساتھ مکرو فریب اور انہیں ایذا پہنچانے کا ارادہ کریں گے اس پر اس کا وبال پڑے گا۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اهل هذه البلدة بسوء يعنى المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء۔ (مسلم شریف ص ۳۳۵)

﴿بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ﴾^{۱۱۷۸}

مدینہ کے اونچے محلوں کا بیان

”آطام“ بالمدح ہے اطم بضم تین کی ”وهي الحصون التي تبنى بالحجارة“ پتھر سے بنے ہوئے قلعے، نیز اونچے محل بلند مکان۔

۱۷۶۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ إِنِّي لَأَرَىٰ مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک اونچے محل پر چڑھے پھر (صحابہ سے) فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کرنے کے مقام، سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی زہری سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضع والحديث هنا ص ۲۵۲، ویاتی ص ۳۳۳، وص ۵۰۸، وص ۱۰۳۶۔

مقصد بخاری کا مقصد مدینہ طیبہ کی بعض خصوصیت کو بیان کرنا ہے جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بلند وبال اونچی جگہ پر چڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں اور یہ پیشین گوئی بطور کشف والہام تھا جو بلاشبہ پورا ہوا جیسے حضرت عثمان کی شہادت مدینہ ہی میں ہوئی اسی طرح یزید کا مدینہ پر حملہ، واقعہ حرہ میں کیا گیا آفتیں پیش آئیں جو بیان سے باہر ہیں۔

﴿بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ﴾

دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوگا

۱۷۶۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلَيَّ كُلِّ بَابٍ مَلَكًاو﴾

ترجمہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں مسیح دجال کا رعب (کچھ خوف) نہیں داخل ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہو گئے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان رعب الدجال اذا لم یدخل المدينة فعدم دخوله بنفسه بالطریق الاولی.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۵۲، ویاتی الحدیث ص ۱۰۵۵۔

۱۷۷۰ ﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمَّرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَابُ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فرشتے ہیں اس میں نہ طاعون داخل ہو سکتا ہے نہ دجال۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۵۲، ویاتی الحدیث ص ۸۵۳ و ص ۱۰۵۶، واخرجه مسلم في الحج والنسائي في الطب.

۱۷۷۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فَيَمَّا حَدَّثَنَا بِهِ اَنْ قَالَ يَاتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحْرَمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ لِقَابِ الْمَدِينَةِ يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ لِيَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنَّكَ

الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ يَقُولُ
الدَّجَالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتَهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ لِيَقُولُونَ لَا
فِيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ يَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ
فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی ہے اس کے بارے میں ہم سے جو بیان فرمایا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا مدینہ کے قریب جو شورزمین ہے ان میں سے بعض پر اترے گا پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے سب لوگوں میں نیک ہوگا یا سب نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا حال رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کر دیا تھا پھر دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بتاؤ تو اگر میں اسے قتل کر ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے بارے میں (یعنی میری خدائی میں) شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، دجال اس شخص کو قتل کر ڈالے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا تو وہ نیک شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم آج کی طرح تیری معرفت کبھی نہ تھی (یعنی اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا کہ تو وہی دجال ہے) دجال کہے گا اسے قتل کروں گا لیکن ان پر قابو نہیں دیا جائے گا (یعنی مار نہ سکے گا)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدل على ان الدجال ينزل على
سبخة من سبخ المدينة ولا يقدر على الدخول الى المدينة.

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۵۳ تا ۲۵۲۔

۱۷۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْدِرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا
سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ
صَافِينَ يَخْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ
كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے سوا دنیا کے ہر شہر کو دجال روندے گا ان کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینہ اپنے رہنے والوں پر تین بار لرزے گا (یعنی تین زلزلے آئیں گے) اور اللہ تعالیٰ مدینہ سے ہر کافر و منافق کو نکال دیگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمدينة" يعني لا يدخلها.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۳، ویاتی الحدیث ص ۱۰۵۶، واخرجه النسائی فی الحج
و مسلم فی الفتن.

مقصد | امام بخاری نے اس باب میں چار حدیثیں ذکر فرمائی ہیں سب کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
حبیب حضور اقدس ﷺ کو خبر دیدی ہے کہ مدینہ طیبہ میں دجال نہیں داخل ہو سکے گا اور نہ اس کا کوئی رعب۔

﴿ بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي الْخَبَثِ ﴾

مدینہ خبیثوں (برے لوگوں) کو دور کرتا ہے

۱۷۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى
الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْعِدِّ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقْلَنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ
كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبِيثَهَا وَتَنْصَحُ طَيْبَهَا ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی پھر دوسرے دن
بخار میں جلا ہو کر آیا اور کہنے لگا "اقلنی" میری بیعت توڑ دیجئے آپ ﷺ نے تین بار انکار کیا اور فرمایا مدینہ بھٹی
کے مثل ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور خالص باقی رکھتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "المدينة كالكبير تنفي خبيثها"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۳، ویاتی الحدیث ص ۱۰۷۰ // ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۸۹۔

۱۷۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
أَحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَقَتْلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَتَزَلَتْ
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي
الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ﴾

ترجمہ | عبد اللہ بن یزید نے کہا میں نے حضرت زید بن ثابتؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب نبی اکرم ﷺ
(غزوہ احد میں) احد کی طرف نکلے تو آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ (تین سو منافقین) لوٹ گئے ایک
گروہ نے کہا ہم ان کو قتل کریں گے اور ایک گروہ نے کہا قتل نہیں کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فما لكم

فی المنافقین فتنین“ (سورہ نسا) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے (اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”انها تنفي الرجال كما تنفي النار حيث الحديد“

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۵۳، وياتي الحديث في المغازی ص ۵۸۰، وفي التفسیر ص ۶۶۰،
 واخرجه الترمذی فی التفسیر.

مقصد | اصل مقصد تو اثبات فضیلت و خصوصیت ہے کہ مدینہ حبیب و خباث کو دور کر دیتا ہے جیسے آگ کی بھی لوہے کے زنگ و میل کو دور کر دیتی ہے۔

تشریح | مزید تفصیل کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۱۰۱/۱ کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿ باب ۱۱۸۱ ﴾ یعنی باب بلا ترجمہ

۱۷۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ
 يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابِعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
 عَنِ يُونُسَ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللهم اجعل بالمدينة“ الخ (اے اللہ مکہ مکرمہ میں جو برکت تو نے رکھی ہے مدینہ طیبہ میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما) جریر کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر نے یونس سے روایت کیا۔

تشریح | یعنی کھانے، پینے، روزی روٹی میں مکہ سے بھی زیادہ برکت عطا فرما۔ یہ ایک خاص دعا ہے مدینہ طیبہ کے لئے یہ ایک جزئی فضیلت ہے اس سے مکہ پر فضیلت لازم نہیں آتی اگرچہ علماء کرام کی ایک جماعت اس کی بھی قائل ہے کہ چونکہ سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین کا جسد مبارک مدینہ میں ہے اس لئے مدینہ افضل ہے لیکن اس سے صرف اس مقام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے نہ کہ پورے مدینہ کی بلاشبہ عام مشاہدہ و تجربہ ہے کہ کھانے، پینے، رہنے، سہنے میں بے پناہ برکت مدینہ میں ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث ؟ یہ باب بلا ترجمہ ہے ”کالفصل من الباب السابق“ ظاہر ہے ابواب سابقہ مدینہ کی فضیلت پر ہے اور یہ دعا بھی فضیلت کو مقتضی ہے۔

تقدیر موضعہ | والحديث هنا ص ۲۵۳، واخرجه مسلم في الحج.

۱۷۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَأْسَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَكَهَا مِنْ حُبِّهَا ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اس کی محبت سے اونٹنی تیز چلاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اس کو بھی مدینہ کی محبت کی وجہ سے حرکت دیتے (یعنی ایڑ لگاتے)۔

تشریح | جدرات بضم تین جمع ہے جدار بمعنی دیوار، اوضع ای حملها علی السیر السریع.

﴿ بَابُ ۱۱۸۲ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ ﴾

مدینہ کو ویران کرنا نبی اکرم ﷺ کو ناگوار تھا

۱۷۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنا مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب آ جانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو خالی (ویران) کرنا پسند نہ کیا اور فرمایا! اے بنی سلمہ تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟ چنانچہ وہ لوگ وہیں رہ گئے۔

(آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ کی آبادی سب طرف سے قائم رہے اور اس میں ترقی ہوتی جائے تاکہ کافروں اور منافقوں پر رعب پڑے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكره رسول الله صلى الله عليه و سلم ان تعرى المدينة".

تقدیر موضعہ | والحديث هنا ص ۲۵۳، ومر الحديث في ص ۹۰۔

مقصد | امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو مدینہ طیبہ کی بھرپور آبادی محبوب تھی کسی طرف سے خالی کرنا، ویران کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ واللہ اعلم

﴿ ۱۱۸۳ ﴾ بَابُ

بغير ترجمہ۔ وهو كالفصل من الباب السابق.

۱۷۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْطِي ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور منبر میرا (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا۔

مطابقتہ للترجمہ یہ باب بغیر ترجمہ ہے کالفصل من الباب السابق۔ اور باب سابق میں مدینہ خالی کرنے کی ناپسندیدگی و کراہیت کا ذکر تھا اس باب کی حدیث میں اقامت کی ترغیب ہے۔ و لهذا تعلق قوی مناسب لایخفی علی من تفکر و تدبر۔

تعد و وضعہ | والحديث هنا ص ۲۵۳، ومر الحديث ص ۱۵۹، ویاتی ص ۹۷۵، ص ۱۰۹۰۔

مقصد | اقامت مدینہ کی ترغیب ہے۔

۱۷۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ :

كُلُّ امْرِيءٍ مُصَبِّحٌ فِي أَهْلِهِ ☆ وَالْمَوْتُ آذِنِي مِنْ شِرَاكِ نَعْلِي

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعُ عَنْهُ الْحُمَى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ :

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً ☆ بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ حَسِرَ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرَدَنَ يَوْمًا مِيَاهَ مَجْنَسَةٍ ☆ وَهَلْ يَبْدُونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلُ

قال اللهم العن شيبَةَ بن ربيعة وعُتْبَةَ بن ربيعة وأُمَيَّةَ بن خَلْفٍ كما أخرجونا من أرضنا إلى أرض الوباء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حَبِّبِ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مَدِينَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَا أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ بَطْحَانٌ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءَ آجِنَا ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ بخار میں جتلا ہو گئے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے: ترجمہ: ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے، اور موت اس کی چپل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور حضرت بلالؓ کا جب بخارا تراتا تو رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے: ترجمہ:

کاش کہ ایک رات میں ایسی وادی میں گذارتا کہ ارد گرد ازخرا اور جلیل ہوتی
اور کیا کسی دن بچنے کے پانی پر گذر سکوں گا، اور کیا میری نظروں کے سامنے شامہ اور طفیل ہوں گے؟
اے اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جنہوں نے ہمیں ہمارے ملک سے نکال
کر وہاں کی زمین میں کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی
زیادہ محبوب و پسندیدہ بنا دے اے اللہ ہمارے اور ہمارے مدد میں برکت دے اور مدینہ کو ہمارے لئے صحت افزا
بنادے اور مدینہ کا بخار جھٹھ منتقل فرمادے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم جب مدینہ آئے تو اللہ کی سب زمینوں سے
زیادہ وہاں وبائی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بطحان نالہ سے بدبودار پانی بہتا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم لما فهم من
الذين قدموا القلق بسبب نزولهم فيها وهي بيثة دعا الله تعالى ان يحبهم المدينة
كحبهم مكة وان يبارك في صاعهم وفي مدهم وان ينقل الحمى منها الى الجحفة لنلا
تعري المدينة.

تعداد موضوع والحديث هنا ص ۲۵۳، ویاتی ص ۵۵۸، ص ۸۴۳، ص ۸۴۷، ص ۹۳۳۔

مقصد آنحضرت ﷺ کے دعائیہ کلمات کے نقل سے بخاری کا مقصد اقامت مدینہ پر ترغیب ہے۔ نیز باب کی
آئندہ حدیث حضرت فاروق اعظمؓ کی جس سے مقصد ترغیب ہے۔

۱۷۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَلَلَّهُمَّ أَرْزُقْنِي شَهَادَةَ فِي
سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ
وَقَالَ هِشَامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ
اللَّهِ كَذَا قَالَ رَوْحٌ عَنْ أُمِّهِ ﴿

ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھ کو

اپنے رسول ﷺ کے شہر میں (مدینہ میں) مرنا نصیب کر۔

اور یزید بن زریج نے اس حدیث کو روح بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے، حضرت حفصہؓ نے فرمایا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔ اور ہشام نے زید بن اسلم سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا پھر یہی حدیث روایت کی۔ ابو عبد اللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا اسی طرح روح نے اپنے باپ سے روایت کی۔

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۵۳ تا ۲۵۴۔

مقصد سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دعائیہ کلمات کے ذکر سے مدینہ کی فضیلت و عظمت ثابت ہوتی

ہے اس کا مقصد بخاریؒ کا اقامت مدینہ کی ترغیب ہے۔ واللہ اعلم

برائۃ اختتام حضرت عمرؓ کا ارشاد ”واجعل موتی فی بلد رسولک“ سے ظاہر ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الصَّوْمِ

ہذا کتاب فی بیان احکام الصیام (یہ کتاب روزے کے احکام کے بیان میں)

صوم کے معنی | صوم کے لغوی معنی الامساک مطلقاً علی ای شیء کان یعنی مطلقاً کسی چیز سے رکنا صام یصوم صوما و صیاما کھانے پینے، اور بات چیت سے رکنا و فی القرآن الجید کہ

حضرت مریمؑ نے فرمایا:

اِنِّی نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً فَلَنْ اَکَلِمَ الْیَوْمَ الْنِسِیَا (سورہ مریم)

میں نے اللہ کے لیے روزے کی نذر مانی ہے آج کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی۔

انکے دین میں یہ بات درست تھی کہ نہ بولنے کا بھی روزہ رکھتے تھے ہماری شریعت میں ایسی نیت درست نہیں۔

شرعی معنی | طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کو شریعت میں صوم کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ایک مخصوص وقت میں نیت کے ساتھ کھانے، پینے

اور جماع سے رکنا صوم ہے۔

ارکان اسلام چار ہیں نماز، زکوٰۃ، حج اور صوم یعنی روزہ۔

بیان ارکان میں بخاری کی ترتیب | امام بخاریؒ نے ان ارکان کے مباحث کو جس ترتیب سے صحیح

بخاری میں ذکر فرمایا ہے وہ صحیح بخاری ہی کی ترتیب بیان سب سے اعلیٰ اور بالا ہے جس کی تفصیل نصر الباری جلد پنجم کتاب الزکوٰۃ میں مذکور ہو چکی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ارکان اربعہ میں صلوة، زکوٰۃ اور حج تینوں وجودی ہیں بخلاف صوم کے کہ یہ ترکی ہے یعنی کھانا پینا اور جماع کو بہ نیت عبادت ترک کرنا ہے اس لیے سارے وجودی کے بعد ترکی کو ذکر فرمایا۔

﴿بَابُ ۱۱۸۳ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضانَ﴾

وقولِ اللّٰهِ تَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

رمضان کے روزے کا واجب یعنی فرض ہونا

اور ارشاد الہی (سورہ بقرہ میں) اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جس طرح فرض تھے ان پر جو تم سے پہلے تھے

امام بخاریؒ نے روزے کی فرضیت کو آیت کریمہ سے ثابت کر دیا معلوم ہوا کہ رمضان کا روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک عظیم رکن ہے اس کا منکر کافر ہے اور بلا عذر تارک فاسق۔

بجرت کے دوسرے سال دس شعبان کو رمضان کا روزہ فرض ہوا، اس سے پہلے روزہ کب فرض ہوا؟ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا مشورہ اور ایام بیض (قمری مہینے کی تیر ہویں چود ہویں اور پندرہویں تاریخ) کے روزے رکھتے تھے پھر اس میں اختلاف ہے کہ یہ روزے اس وقت فرض تھے یا نہیں؟

حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ روزے اس وقت فرض تھے جب کہ حضرات شوافع کا مشہور قول یہ ہے کہ صیام رمضان سے قبل اس امت پر کوئی روزہ فرض نہ تھا بلکہ عاشورہ وغیرہ کے روزے پہلے بھی سنت تھے اور اب بھی سنت ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے جس کے الفاظ ہیں فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدينة صامہ و امر بصيامہ الحدیث

(ابوداؤد، ج: ۱، ص: ۳۳۱، باب فی صوم یوم عاشورا)

اس حدیث کے امر بصیامہ سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (۲) ایک روایت ص ۳۳۲ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزے کے قضا کا حکم دیا اور قضا فرض و واجب ہی کی ہوتی ہے۔ پھر شافعیہ کا بھی ایک قول مثل حنفیہ ہے۔

رمضان کے وجہ تسمیہ میں ایک قول یہ ہے کہ یہ شتق ہے رمض یرمض یرمضاً از رمضان کی وجہ تسمیہ

باب سمع دن کا سخت گرم ہونا رمضان کے معنی ہوئے سخت گرمی میں جلنا تو چونکہ اس مہینہ میں روزہ رکھنا ہوتا ہے اور بھوک کی گرمی برداشت کرنی پڑتی ہے جو ایک عبادت قدیمہ تھی۔

اسی مہینے میں قرآن مجید کا نزول ہوا، ملت اسلامیہ مستحکم ہوئی اس میں روزوں کیلئے ماہ رمضان کا تعین

لیلتہ القدر ہونے کا غالب گمان ہے، یہ مہینہ رحمت و برکت کے نزول کا خاص زمانہ ہے روزہ اس کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

۱۷۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِرًا

الرَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبِرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَطْوَعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ ﴿

ترجمہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا درانحالیکہ پراگندہ سر تھا (یعنی اس کے بال منتشر و بکھرے ہوئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے کہ اللہ نے ہم پر کونسی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں (فرض ہیں) مگر یہ کہ تم نفل پڑھو پھر اس نے عرض کیا بتلائیے کہ اللہ نے مجھ پر روزے کون سے فرض کیے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ماہ رمضان کے“ مگر یہ کہ تم کچھ نفل رکھو پھر اس نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ! اللہ نے مجھ پر زکوٰۃ میں سے کیا فرض کیا ہے؟ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شرائع اسلام کو بیان فرمادیا تو اس اعرابی نے کہا تم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت بخشی اللہ نے جو فرض کیا ہے میں نہ اس میں زیادہ کروں گا اور نہ گٹھاؤں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سچا ہے تو کامیاب ہو گیا یا فرمایا اگر سچا ہے تو بہشت میں داخل ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”اخبرني ماذا فرض الله علي من الصيام فقال شهر رمضان“

تعدیه موضعاً والحديث هنا ص ۲۵۴ ومرا الحديث ص ۱۱ وياتي ۳۶۸، ص ۱۰۲۹، ومسلم كتاب الايمان ص ۳۰، اس حدیث کی مفصل و مدلل بحث گذر چکی دیکھئے نصر الباری جلد اول ص ۳۱۴ سے ۳۲۰ تک۔

۱۷۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان فرض ہوا تو عاشوراء کا روزہ (فرض کی حیثیت سے) موقوف ہو گیا اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ عاشورے کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جب ان کے روزے کا دن پڑ جاتا مثلاً ان کی

عادت تھی کہ ہر دو شنبہ کو روزہ رکھتے یا ہر جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور اتفاق سے عاشورہ کا دن دو شنبہ کو پڑ گیا تو روزہ رکھتے مگر دسویں محرم کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے معمول کے مطابق روزہ رکھتے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلما فرض رمضان"

تعدرو موضعه | والحديث هنا ص ۲۵۴ ویاتی الحدیث ص ۲۶۸، ص ۲۶۶۔

۱۷۸۴ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ لِقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

ترجمہ | حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ قریش جاہلیت کے زمانے میں عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کے دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى فرض رمضان"

تعدرو موضعه | والحديث هنا ص ۲۵۴ و مر الحدیث ص ۲۱۷ ویاتی ص ۲۶۸، ص ۵۴۰، ص ۲۶۶۔

مقصد | امام بخاری نے اس باب میں تین حدیثیں ذکر فرمائی ہیں جس میں پہلی حدیث حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی ہے اس میں تصریح ہے کہ سوائے رمضان المبارک کے کوئی روزہ اللہ نے فرض نہیں کیا ہے، اس روایت کے ذکر سے امام بخاری کا رجحان و میلان جمہور کی طرف معلوم ہوتا ہے یعنی حضرات شوافع وغیرہ کی موافقت مقصود ہے۔ مگر صوم رمضان کی فرضیت کے بعد صوم عاشوراء وغیرہ کی عدم فرضیت پر اجماع ہے۔

مزید تفصیل کے لیے نصر الباری جلد اول ص ۳۱۴ کا مطالعہ کیجئے۔

۱۱۸۵ ﴿باب فضل الصوم﴾

روزے کی فضیلت

۱۷۸۴ | حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْتَدُّ وَلَا يَجْهَلُ فَإِنْ أَمَرُوا قَاتِلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيُقِلَّ إِلَيَّ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي لَفَيْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

وَسَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (دوزخ سے) ڈھال ہے روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں کرے (یعنی لغوی بہبود نہ کرے) اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی دے تو کہہ دے دوسرے میں روزہ دار ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے روزہ دار اپنا کھانا، پینا اور اپنی خواہش میری وجہ سے ترک کر دیتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا اور نیکی دس دس گئے تک ہے (یعنی ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لخلاف فم الصائم اطيب عند الله من ربح المسك الى آخره .

تعمیر موضع والحديث هنا ص ۲۵۴ ویاثی ص ۲۵۵، ص ۸۷۸، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۲۵، مسلم ص ۳۶۳۔

مقصد مقصد اس باب سے روزے کی فضیلت بیان کرنا ہے جیسا کہ ترجمہ الباب سے ظاہر ہے۔

تشریحات "جُنَّة" بضم الجیم، وهو الترس یعنی ڈھال ایک حدیث میں ہے الصیام جنۃ من النار (ابن ماجہ) وإنما كان الصوم جنۃ من النار لانه امساک عن الشهوات والنار محفوفة

بالشهوآت كما في الحديث الصحيح حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوآت. (عمدہ) قاضی عیاض نے فرمایا ہے معنی عام بھی مراد لیا جاسکتا ہے کہ جہنم سے بھی ڈھال ہے اور گناہوں سے بھی ڈھال ہے۔

"لخلاف فم الصائم" بضم الخاء المعجمة لا غیر هذا هو المعروف في كتب اللغة والحديث قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ بہت سے مشائخ فقہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ علامہ خطابی نے کہا یہ غلط ہے (عمدہ، فتح)

"الصوم لی" نماز، زکوٰۃ اور حج ایسی عبادتیں ہیں کہ دوسرے لوگ دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں، نماز ہے کہ اصل حکم تو جماعت کا ہے پھر اگر تنہا پڑھے تب بھی مخصوص ارکان رکوع، سجدہ وغیرہ دیکھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ہے کہ فقراء و مساکین کو دی جاتی ہے، اس پر بھی دوسرے کا مطلع ہونا لازم ہے۔ حج کا بھی یہی حال ہے کہ لاکھوں کے مجمع عام میں مخصوص ایام میں ادا کی جاتی ہے مگر روزہ ایسی عبادت ہے جس میں کوئی ایسا فعل نہیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگ مطلع ہوں پھر تنہائی میں اگر آدمی کھاپی لے تو کسی کو خبر نہ ہوگی اس لیے بہ نسبت اور عبادتوں کے اس میں ریا کا شائبہ نہیں ہے جو بندہ روزہ رکھتا ہے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھتا ہے اسی کو فرمایا الصیام لی وانا اجزی بہ (روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں دوں گا) ایک حدیث قدسی میں ہے

قال الله تعالى كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لي وانا اجزي به الحديث بادشاہ جب کسی پسندیدہ کام پر خوش ہو کر کسی کو دیتا ہے تو اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔
مزید کے لیے مسلم شریف ص ۳۶۳، وص ۳۶۴ دیکھئے۔

﴿بَابُ الصَّوْمِ كَفَّارَةٌ﴾^{۱۱۸۶}

روزہ (گناہوں کا) کفارہ ہے

۱۷۸۵ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ فتنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے آدمی کا فتنہ جو اہل و عیال (بال بچوں) اور مال و ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز، روزہ اور صدقہ اس کو مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس فتنہ کے متعلق نہیں پوچھتا ہوں میں تو اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا حضرت حذیفہؓ نے کہا اس کے ادھر تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ بند دروازہ کھل جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہؓ نے کہا توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا پھر تو قیامت تک بند ہونے کے لائق نہیں رہے گا ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم نے مسروق سے کہا کہ تم حضرت حذیفہؓ سے پوچھو کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حذیفہؓ نے کہا ہاں وہ ایسا جانتے تھے جیسے آج کی رات کل کے نزدیک ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تكفرها الصلوة والصيام"

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۵۴ و مر الحديث ص ۷۵، ۷۶ و ۱۹۳ و ياتي ص ۵۰۷، ۵۰۸ و ص ۱۰۵۱۔

مقصد روزے کی ایک عظیم فضیلت بیان فرما رہے ہیں کہ روزہ اتنی عظیم ترین فضیلت کی چیز ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں قال الله تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات .

باقی تشریح کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد سوم، ص ۱۲۳۔

باب ۱۱۸۷ الرِّيَانُ لِلصَّائِمِينَ

بہشت کا دروازہ ریتان روزہ داروں کے لیے ہے

۱۷۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَانُ يَدْخُلُ مِنْهُ
الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَيَقْرَمُونَ
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ ﴿

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریتان ہے قیامت کے روز اس دروازے سے صرف روزے دار داخل ہونگے روزے داروں کے سوا اور کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو یہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازہ سے جنت میں داخل نہ ہوگا جب روزے دار لوگ داخل ہو چکیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا چنانچہ اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو مواضع والحديث هنا ص ۲۵۴ وياتي الحديث ص ۳۶۱ واخرجه مسلم ايضا في الحج .

۱۷۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ
حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ
لِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَانِ وَمَنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ
تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی

راہ میں جوڑا (دورو پئے دو درہم، دو دینار، دو کپڑے، دو اونٹ یا اور کوئی دو چیزیں) خرچ کیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا (یعنی فرشتے پکارینگے) اے بندۂ خدا یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو ان میں سے نمازی ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا وہ باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ باب الصدقہ سے پکارا جائے گا اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ جو ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے پکارا جائے گا اسے دوسرے دروازے کی کیا ضرورت؟ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو گے۔

حضرت ابو بکرؓ | اس حدیث سے حضرت ابو بکرؓ کی عظیم ترین فضیلت ثابت ہوئی ان کا جنتی ہونا تو قطعی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جنتیوں میں سے بھی وہ سب سے اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کو بلائیں گے۔

یا اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے تصدق میں ہم کو ایک ہی دروازہ سے جنت میں داخل ہونے کا فیصلہ فرمائے گو ہمارے اعمال اس لائق نہیں ہیں مگر اس امید پر ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم • ہاں را بہ نیکاں بہ بخشہ کریم

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من كان من اهل الصيام دعى من باب الريان".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۵۴ تا ۲۵۵، وياتي الحديث ص ۳۹۸ و ص ۳۵۷ و ص ۵۱۷۔ واخرجه مسلم في الزكوة واخرجه الترمذی في المناقب والنسائی في الزكوة.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ جنت کے مشہور دروازے جو آٹھ ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام باب الریان ہے یہ دروازہ روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے اس دروازے سے سوائے روزہ داروں کے دوسرا کوئی داخل نہ ہوگا۔

مزید تفصیل کتاب "بدء الخلق في باب صفة ابواب الجنة" میں آئے گی انشاء اللہ الرحمن۔

﴿بَابٌ ۱۱۸۸ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانٌ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كَلَّهُ وَاسِعًا﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ

رمضان یا ماہ رمضان کیا کہا جائے اور ان لوگوں کی دلیل جنہوں نے سب کو یعنی دونوں بلا اضافت رمضان اور اضافت کے ساتھ شہر رمضان جائز و درست جانا ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو۔

۱۷۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَبَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة".

یعنی آپ ﷺ نے بغیر شہر کے صرف رمضان فرمایا۔ تو ترجمہ الباب میں جو ابہام تھا کہ رمضان بغیر اضافت شہر کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ درست ہے اس لئے کہ آپ ﷺ نے "اذا جاء شهر رمضان" نہیں فرمایا۔

تعدو وموضع والحديث هنا ص ۲۵۵، ویاتی ص ۲۶۳۔

۱۷۸۹ ﴿ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتَبَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغَلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے (یعنی جنت کے) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا دخل رمضان".

تعدو وموضع والحديث هنا ص ۲۵۵، ومر الحديث ص ۲۵۵، ویاتی ص ۲۶۳۔

مقصد | امام بخاری نے اگرچہ ترجمہ میں کسی حکم کی تصریح نہیں فرمائی مگر باب کے تحت دو روایات ذکر کر کے اپنا رجحان و میلان ظاہر کر دیا ہے کہ دونوں طرح یعنی صرف رمضان بلا اضافت بھی جائز ہے۔

علامہ عینی نے لکھا ہے امام مجاہد و امام عطاء صرف رمضان کہنے کو بغیر اضافت مکروہ جانتے تھے، اضافت کے ساتھ شہر رمضان کو ضروری سمجھتے تھے اس سلسلے میں کامل ابن عدی کی ایک حدیث بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان نہ کہو کیونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے ہاں شہر رمضان کہو۔ مکروہ ضعیف ہے جمہور محققین کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، امام بخاری بھی جمہور کے ساتھ ہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۱۸۹ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ ﴾

چاند دیکھنے کا بیان

۱۷۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدَرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ لِهَيْلَالِ رَمَضَانَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو کھاؤ، پیو (یعنی روزہ موقوف کر دو) اور اگر تم پر چاند مستور ہو جائے (یعنی ابر وغیرہ کی وجہ سے ۲۹ کو چاند نہ نظر آئے) تو چاند کے لئے اندازہ کر لو (یعنی تیس دن پورے کر لو) اور یحییٰ بن بکیر کے علاوہ ایک شخص نے لیث سے روایت کرتے ہوئے کہا مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا کہ رمضان کے چاند کے لئے تیس دن پورے کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "إذا رأيتموه أي الهلال فاصوموا وإذا رأيتموه فافطروا"۔

تعمیر و توضیح | والحديث هنا ص ۲۵۵، ویاتی ص ۲۵۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کی ترغیب ہے فقہاء نے لکھا ہے مستحب ہے اور بعض نے واجب علی الکفایہ فرمایا ہے۔

﴿ **بَابٌ مِّنْ صَّامٍ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَيَّ نِيَّاتِهِمْ ﴾

جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ، ثواب کی امید سے نیت کر کے رکھے، اور حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ لوگ اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے۔

۱۷۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اس کے اگلے گناہ یعنی گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے گذشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”من صام رمضان ایماناً واحتساباً“ ارجع یعنی ترجمہ حدیث ہی کا ایک جز ہے۔

تعدیل و موضع والحديث هنا ص ۲۵۵، ومر الحديث ص ۱۰، ویاتی ۲۷۰۔

مقصد بلاشبہ روزہ رمضان اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے، فرض ہے اس روزہ کے لئے نیت شرط ہے بغیر نیت تقرب روزہ صحیح نہ ہوگا ”بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات“ ارجع تشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد اول ص ۲۹۶۔

﴿ **بَابٌ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ**

نَبِيَّ الْأَكْرَمِ ﷺ رَمَضَانَ فِي سَبِّ دُنُوبٍ مِنْ سَبِّ دُنُوبٍ سَخَاوَتٍ كَرَّتْ تَحْتَهُ

۱۷۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو رَاهِمٍ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِئِيلُ . كَانَ جِبْرِئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّىٰ يَنْسَلِخَ يَعْزِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ﴾

الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرَيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ ﷺ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے اور جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرتے، ماہ رمضان کے ختم تک، وہ آپ ﷺ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبرئیلؑ آپ ﷺ سے ملتے آپ ﷺ چلتی ہو اسے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جاتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "وكان اجود ما يكون في رمضان" یعنی ترجمہ حدیث پاک ہی کا ایک ٹکڑا ہے۔

تیسرے موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۵، ومر الحديث ص ۳، وپانی ص ۴۵۷، وص ۵۰۲، وص ۷۲۸، واخرجه مسلم ايضاً.

مقصد | امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ ہے کہ صدقات و خیرات کا ثواب اسی طرح سارے اعمال و عبادات کا ثواب چند گونہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو دو سخا بہت بڑھ جاتا تھا بالخصوص رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو اور تیز تر ہو جاتا جیسے تیز ہوا آندھی خس و خاشاک کو اڑالے جاتی ہے اسی طرح آپ کی سخاوت اتنی تیز تر ہو جاتی کہ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔

اللهم صلي على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم كما تحب وترضى عدد ما تحب وترضى.

باقی جو دو سخا کے معنی، دونوں میں فرق وغیرہ کی مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول ص ۱۳۵ تا ص ۱۵۰۔

﴿ **بَابٌ مِّنْ لَّمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فِي الصَّوْمِ** ۱۱۹۲ ﴾

جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا (یعنی فریب دینا، دغا بازی کرنا) نہ چھوڑے

۱۷۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ

وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ لِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا (یعنی دغا بازی و فریب) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

مختصر تشریح روزہ رکھنے کی صرف یہ غرض نہیں کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے بلکہ روزے سے اصل غرض و مقصد یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے بچے، زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت کرے، اللہ کی خوشنودی حاصل کرے مطلب یہ ہے کہ روزہ کی روح بھی پیدا کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث نصف حديث الباب.

تقریر و وضع والحديث هنا ص ۲۵۵، ویاتی الحدیث ص ۸۹۵، واخرجه الترمذی، والنسائی وابن ماجه کلهم فی الصوم.

مقصد یہ بتانا مقصود ہے کہ روزہ رکھنے کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ نفس مارا کو توڑ کر نفس مطمئنہ کے تابع کرے، گناہوں سے بچ کر اللہ کی رضا و خوشنودی مطلوب ہو معلوم ہوا کہ "لیس للہ حاجة" سے مراد مجاز ہے عدم قبول و عدم ثواب ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابٌ ۱۱۹۳ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شِئِمَ ﴾

جب روزہ دار کو گالی دی جائے تو کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں

۱۷۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَاءَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر (نیک) عمل اس کے (فائدہ) کے لئے ہے (یعنی آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی نیک عمل سے فائدہ اٹھاتا ہے کہ لوگ اس کو نیک کہتے

ہیں، عزت کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں) مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزہ (گناہوں کی) ڈھال ہے اور جب تم میں کوئی روزہ دار ہو تو فحش باتیں نہ کرے اور نہ غل مچائے اور اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہدے میں روزہ دار ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کے لئے دو (موقعہ) فرحت ہیں جن سے روزہ دار خوش ہوگا ایک تو روزہ کھولتے وقت وہ خوش ہوتا ہے، اور (دوسرے) جب اپنے پروردگار سے ملاقات کریگا تو وہ اپنے روزے (کے ثواب) سے خوش ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فان سابه احد او قاتله فليقل انى امرؤ صائم".

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۵۵، ومر الحديث ص ۲۵۴، ويأتي ص ۸۷۸، و ص ۱۱۱۶، و ص ۱۱۲۵۔
مقصد امام بخاری اس باب سے اس وہم کو دور کرنا چاہتے ہیں کہ اپنی طاعت و عبادت کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ نیت ریا و شہرت کی نہ ہو۔

﴿بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُرُوبَةَ﴾^{۱۱۹۳}

اس کیلئے روزے کا حکم جو مجرد (بے زوجہ) ہونے کی وجہ سے زنا سے ڈرے

۱۷۹۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَمِيشَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَاءَةُ النِّكَاحُ﴾

ترجمہ علقمہ نے کہا کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جا رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچے رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے، اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ شہوت توڑنے والا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فعلیه بالصوم".

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۵۵، ويأتي الحديث في النكاح ص ۷۵۸، // واخرجه مسلم، ابوداؤد، وابن ماجه في النكاح والنسائي في الصوم.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی مجرد ہے یعنی غیر شادی شدہ ہے اور بدکاری (زنایا غیر فطری فعل) میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو اس پر نکاح لازم ہے۔

العزوبۃ: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں بضم العین والراء، بعض نسخوں میں ہے العزوبۃ بضم العین وسکون الراء، وحذف الواو از باب نصر، عذوبۃ وعزوبۃ مجرد رہنا، بے بیوی ہونا۔

بعض صورت میں نکاح کرنا واجب ہے (۱) کہ مہر، نان و نفقہ پر قادر ہو اور غالب گمان ہو کہ اگر نکاح نہیں کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ (۲) لیکن اگر شہوت کا اتنا غلبہ نہیں ہے اور نہ نامرد ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا سنت ہے اگر اس نیت سے نکاح کرے کہ گناہ سے محفوظ رہے گا تو ثواب ملے گا۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابُ ۱۱۹۵** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ

فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا ﴾

وَقَالَ صَلَّةٌ عَنْ عَمَّارٍ مَنِ صَامَ يَوْمَ الشُّكِّ فَقَدْ عَضِيَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد جب (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب

(شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرو (یعنی کھاؤ، پیو، روزہ چھوڑ دو)

اور صلہ (بکسر الصاد المهمله وفتح اللام وهو ابن زفر من كبار التابعين) نے کہا کہ حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ جس نے یوم شک میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسمؓ کی نافرمانی کی۔

۱۷۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اور روزہ متوقف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو پھر اگر ابر جما جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان معنی الترجمة یؤول الی معنی هذا الحدیث وحاصلها سواء ”مطلب یہ ہے کہ مفہوم حدیث سے ترجمہ کی مطابقت ہے۔“

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۶، ومر الحديث ص ۲۵۵۔

۱۷۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمَلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ تیس راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور اگر ابر ہو جائے تو تیس دن شمار پورا کر لو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث المفهوم.

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۶، ومر آفاً.

۱۷۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الْفَالِثَةِ ﴾

ترجمہ | جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہینہ ایسے ہے اور ایسے ہے اور تیسری مرتبہ انگوٹھا سیٹ لیا۔

مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دس ہیں دو مرتبہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر اوپر سے نیچے کر کے اشارہ فرمایا جس سے بیس ہوئے اور تیسری بار ایک ہاتھ کا انگوٹھا موڑ کر اشارہ فرمایا تو نو ہوئے مجموعہ اسیس ہوئے یہ تفصیل مسلم شریف میں ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان معنى الترجمة يدل على ان الصوم يجب بروية الهلال والهلال تارة يكون تسعاً وعشرين يوماً فهذا الحديث يبين ذلك.

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۵۶، ويأتي الحديث ص ۲۵۶، وخرجه مسلم في الصوم.

۱۷۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا الرُّؤْيَيْتِ وَأَفْطِرُوا الرُّؤْيَيْتِ فَإِنْ غُبِيَ عَلَيْكُمْ فَاكْمَلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ ﴾

ترجمہ | محمد بن زیاد نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑو اب اگر ابر چھا

جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۵۶، واخرجه مسلم في الصوم.

۱۸۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةً وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ إِلَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کا ایلا کیا (یعنی قسم کھائی کہ ایک مہینہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے) جب انیس دن گزر گئے تو صبح یا شام (ازواج مطہرات کے پاس) آگئے تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (یہ ایلا یعنی قسم کھانا ہے شرعی ایلا مراد نہیں ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الشهر يكون تسعة وعشرون يوماً".

مطلب یہ ہے کہ ترجمہ الباب تھا چاند دیکھ کر روزہ رکھو الخ تو یہاں بتایا کہ چاند کبھی انیس دن میں نمودار ہوتا ہے۔
تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۵۶، ویاتی فی النکاح ص ۷۸۳، واخرجه مسلم في الصوم

واخرجه النسائي في عشرة النساء واخرجه ابن ماجه في الطلاق.

۱۸۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ الْفَكْتُ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا (یعنی نہ جانے کی قسم کھائی) اور آپ ﷺ کے قدم مبارک میں مویج آگئی چنانچہ آپ ﷺ انیس راتوں تک ایک بالا خانے میں رہے پھر وہاں سے اترے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الشهر يكون تسعا وعشرين".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۵۶، ومر الحديث ص ۵۵، ص ۹۶، ص ۱۰۱، ص ۱۱۰، ص ۱۵۰، ویاتی

ص ۳۳۵، ص ۷۸۳، ص ۷۹۷، ص ۹۸۹، ترمذی ص ۸۷۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے یوم شک کے روزہ کی ممانعت بتلانی ہے یوم شک سے مراد شعبان کی وہ تیس تاریخ ہے کہ نہ یہ معلوم ہو کہ یہ شعبان ہے اور نہ یہ یقین ہو یہ رمضان کی پہلی تاریخ ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ۳۰ شعبان کو اگر چاند نہیں دیکھا گیا تو رمضان کا روزہ رکھنا ممنوع و مکروہ ہے۔

تشریح افضل یہ ہے کہ تیس تاریخ کا شک ہو تو چاشت کے وقت تک تحقیق چاند کا انتظار کرے کہ شاید دوسرے مقامات سے چاند کی خبر آجائے اگر تحقیق ہو جائے تو اب روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھ لے ورنہ کھا، پی لے۔ اس حدیث کی تفصیل و تشریح کے لئے ضرور دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۴۰۱۔

﴿بَابُ شَهْرٍ عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ﴾^{۱۱۹۶}

عید کے دنوں میں کم نہیں ہوتے

بعض نسخوں میں اتنی عبارت زائد ہے جیسا کہ عمدۃ القاری اور فتح الباری نیز حاشیہ بخاری میں ہے
﴿ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ ﴾

امام بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا اگر وہ اسیس دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا کہ دونوں اسیس دن ہوں یہ نہیں ہوتا۔

مختصر تشریح ”شہر عید“ عید کے دو مہینے سے مراد شہر رمضان اور ذی الحجہ ہے جیسا کہ ترمذی ابواب الصوم میں تصریح ہے ”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذی الحجۃ“ امام ترمذی نے اس پر مستقل ترجمہ قائم کیا ہے ”باب ماجاء شهرا عيد لا ينقصان“ (ترمذی ص ۸۷) نیز امام بخاری نے اس باب کے تحت حضرت ابو بکرؓ سے یہی حدیث نقل فرمائی ہے اس لئے اس کی تشریح حدیث کے تحت ہوگی انشاء اللہ الرحمن۔

﴿ ۱۸۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدٍ ﴾

رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّ لِقَاصَ رَمَضَانَ
تَمَّ ذُو الْحِجَّةِ وَإِنْ لِقَاصَ ذُو الْحِجَّةِ تَمَّ رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ كَانَ إِسْحَاقُ
بْنُ رَاهُوِيَةَ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ فِي الْفَضِيلَةِ إِنْ كَانَ تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو مہینے ناقص نہیں ہوتے وہ عید کے دو مہینے
رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ اگر رمضان ناقص
(یعنی انتیس کا ہو تو ذوالحجہ پورا ہوگا) یعنی پورے تیس کا ہوگا) اور اگر ذوالحجہ ناقص ہوگا تو رمضان پورا ہوگا، اور
ابو الحسن نے کہا اسحاق بن راہویہ کہتے تھے کہ دونوں فضیلت میں کم نہ ہوں گے خواہ انتیس کے ہوں، خواہ تیس کے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "شهران لا ينقصان شهرا عيد
رمضان وذو الحجة".

تحریر موضوع والحديث هنا ص ۲۵۶، واخرجه مسلم في الصوم واخرجه ابو داود في الصوم
والترمذی وغیره.

مقصد اس کے مطلب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جن میں سے امام بخاریؒ نے صرف دو کا تذکرہ کیا ہے
(۱) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں اگر رمضان ناقص ہوا الخ مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور
ذوالحجہ دونوں انتیس کے نہیں ہو سکتے ان دونوں میں سے ایک اگر انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس کا ضرور ہوگا۔ (چونکہ یہ
قول مشاہدہ کے خلاف ہے اس لئے اس کا مطلب یہ لیا جائے تو صحیح ہو سکتا ہے کہ "لا ينقصان معا في سنة
واحدة على طريق الاكثر الاغلب وان ندر وقوع ذلك" اب اگر کبھی دونوں مہینے ناقص یعنی انتیس کے
ہوں گے تو اشکال نہیں، چونکہ اکثر واغلب کے اعتبار سے فرمایا گیا ہے فلا اشکال۔

(۲) امام بخاریؒ نے دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ دونوں مہینے فضیلت میں کم
نہیں ہوں گے خواہ انتیس دن کا مہینہ ہو یا تیس دن کا، اجر و ثواب کے اعتبار سے کم نہ ہوں گے یعنی ۲۹/ دن روزہ
رکھنے پر اگر عید کا چاند ہو گیا تو ثواب اتنا ہی ملے گا کہ اگر تیس دن پر چاند ہوتا اور ظاہر ہے کہ روزہ ایک مہینہ فرض ہے
اور مہینہ بھی ۲۹ دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے فلا اشکال۔ تمام اقوال میں یہی قول راجح ہے۔

(۳) **تیسرا قول**: تیسرا قول یہ ہے کہ "لا ينقصان في الاحكام" یعنی باعتبار احکام کے کم نہیں ہونگے
یعنی مہینہ اگر چہ انتیس دن کا ہو احکام اس پر مکمل تیس دن کے جاری ہونگے، امام طحاویؒ اور امام بیہقی نے یہی قول
اختیار کیا ہے۔ مثلاً ملازمین کی تنخواہ ساٹھ روپے ماہانہ ہیں تو دونوں صورتوں میں ساٹھ ہی ملیں گے یہ نہیں کہ اگر انتیس
دن کا مہینہ ہو تو اثنا دن روپے ملیں گے دونوں صورتوں کا حکم ایک ہوگا اور روپے ساٹھ ہی دیئے جائیں گے۔

(۳) چوتھا قول: ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اسی سال کے متعلق بطور پیشین گوئی فرمایا تھا۔

باب ۱۱۹۷ قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ ہم نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں (یعنی حساب کتاب نہیں جانتے ہیں)

۱۸۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہم امی (ان پڑھ) لوگ ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں مہینہ ایسا ہے اور ایسا یعنی کبھی انتیس کا اور کبھی تیس کا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الترجمة بعض الحديث.

تعمیر و موضوع والحديث هنا ص ۲۵۶، ویاتی ص ۷۹۹، واخرجه مسلم في الصوم و ابو داؤد والنسائی ايضا في الصوم.

مقصد امام بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ روزے کا دار و مدار رویت ہلال (چاند کیکنے) پر ہے شریعت نے علم نجوم، پر علم نجوم کے حساب پر نہیں رکھا ہے بلکہ اس پر مدار کی نئی ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۷۹۶/۱ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث گزر چکی ہے "لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفتروا حتی تروہ" الحدیث یعنی اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اٹخ اور اگر ابو وغیرہ کی وجہ سے ۲۹ شعبان کو رمضان المبارک کا چاند نہ دیکھ سکو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو، آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر انتیس کا چاند نہ معلوم ہو تو "فاسألوا اهل الحساب" بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا "اکملوا العدة ثلاثین".

باب ۱۱۹۸ لا يتقدم رمضان بصوم يوم أو يومين

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے (یعنی روزہ مقدم نہ کیا جائے ایک یا دو دن)

۱۸۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ ﴾

بصوم یومٍ أو یومینِ إلا أن یتکونَ رجُلٌ کان یصومُ صومَهُ فلیصمَ ذلِکَ الیومَ ﴿
ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر ہاں کسی شخص کے روزہ رکھنے کا دن آجائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھتا تھا تو اس دن روزہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”لا یتقدم من احدکم رمضان بصوم“ الخ

توضیح والحدیث هنا ص ۲۵۶، واخرجه مسلم و ابو داؤد فی الصوم.

مقصد امام بخاری کا مقصد مثل باب سابق ہے یعنی آپ ﷺ کا ارشاد ہے ہم امی قوم ہیں ہم حساب کتاب نہیں جانتے ہیں بس چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند نہ دیکھنے پر احتیاط کے خیال سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو کہ وہ روزہ یوم شک کا روزہ ہوگا ہاں صبح چاشت کے وقت تک چاند کی تحقیق کا انتظار کرو اگر ہو گیا تو روزہ کی نیت سے روزہ رکھ لو ورنہ کھا، پی لو۔

﴿ **باب ۱۱۹۹** قول اللہ جل ذکرہ ”احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نساءکم من لباسکم وانتم لباس لهن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشرؤهن وابتغوا ما کتب اللہ لکم. (سورہ بقرہ آیت ۱۸۷) ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تمہارے لئے روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا (محبت کرنا) حلال جائز کر دیا گیا ہے وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ کو معلوم ہے کہ تم خیانت کرتے تھے اپنی جانوں سے اللہ نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کر دیا اب (روزے کی رات میں) ان سے مجامعت کرو اور جو اللہ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے تلاش کرو (یعنی لوح محفوظ میں جو اولاد تمہارے لئے مقدر فرمادی ہے عورتوں سے مباشرت کر کے وہ مطلوب ہونا چاہئے صرف شہوت رانی مقصود نہ ہو اس میں عزل کی کراہت اور لواطت کی ممانعت کی طرف بھی اشارہ ہے)۔

﴿ ۱۸۰۵ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ نَسَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطَرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيسِيَ رَأَى قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ

الْأَنْصَارِيُّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ لَهَا أَعِنْدِكَ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ وَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَبَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةٌ لَكَ فَلَمَّا اتَّصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "أَحِلَّتْ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ" فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ وَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴿

ترجمہ حضرت برائے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کے اصحاب میں سے جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سوچاتا تو اس رات اور دن کچھ نہ کھاتا یہاں تک کہ شام ہوتی تو کھا سکتا اور حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ روزہ دار تھے جب افطار کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن میں چاہتی ہوں اور کہیں سے تمہارے لئے لاتی ہوں اور قیس دن بھر کام کیا کرتے تھے (یعنی محنت مزدوری کرتے تھے) اس لئے ان کی آنکھ لگ گئی اب ان کی بیوی ان کے پاس آئی جب ان کو دیکھا (کہ سو گئے ہیں) تو کہنے لگی تیرے لئے محرومی ہے جب دوپہر ہوئی تو (بھوک کے مارے) ان پر بیہوشی طاری ہو گئی تو اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "روزے کی رات میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال (جائز) کر دیا گیا" اس پر صحابہؓ بہت زیادہ خوش ہوئے اور یہ آیت بھی نازل ہوئی "جب تک فجر کا سفید دھا کہ سیاہ دھا کہ سے ظاہر نہ ہو جائے کھاتے پیتے رہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث انه يبين سبب نزولها.

توضیح والحديث هنا ص ۲۵۶، تا ص ۲۵۷، ویاتی الحديث فی التفسیر ص ۶۳۷۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اس آیت کریمہ "احل لکم لیلۃ الصیام" الایۃ کے نازل ہونے سے پہلے مسلمانوں کا کیا حال تھا؟ آیت کریمہ کے شان نزول کو بیان کر کے اشارہ کر دیا کہ مسلمان افطار کے بعد جب سو جاتے یا عشر کی نماز پڑھ لیتے تو روزہ شروع ہو جاتا اب نہ کھانے پینے کی اجازت تھی اور نہ بیوی سے جماع کرنے کی اور اسی طرح پوری رات اور اگلے دن غروب آفتاب تک گزارنا پڑتا تھا "کان الناس علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمة حرم علیہم الطعام والشراب والنساء وصاموا الی القابله". (عمدہ ج ۱ ص ۲۹۰)

اور ظاہر ہے کہ یہ حکم دشوار کن اور سخت تھا اور خود حضرت عمر فاروقؓ نے عشر کی نماز کے بعد بیوی سے ہمبستری کر لی پھر خوب روئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر معذرت کرنے لگے۔

لیکن حدیث الباب میں دوسرا واقعہ مذکور ہے پھر نام میں بھی گڑبڑ ہے صاحب واقعہ صحابی کا نام صرمہ (بکسر الصاد) ہے جن کی کنیت ابو قیس تھی۔ (قالہ الحافظ)
مفصل تشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد نمبر یعنی کتاب التفسیر ص ۶۴۔

﴿بَابٌ ۱۲۰۰ قَوْلِ اللَّهِ "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب تک صبح کا سفید دھا کہ سیاہ دھا کہ سے ظاہر نہ ہو جائے کھاتے پیتے رہو پھر رات تک روزہ پورا کرو (سورہ بقرہ) اس باب میں حضرت برائہ کی حدیث ہے نبی اکرم ﷺ سے۔

﴿۱۸۰۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدَتْ إِلَى عِقَالِ أَسْوَدٍ وَإِلَى عِقَالِ أَيْضٍ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وَسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَعَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتم نے فرمایا جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یہاں تک کہ سفید دھا کہ کالے دھا کہ سے تم پر ظاہر ہو جائے تو میں نے ایک کالا دھا کہ اور ایک سفید دھا کہ لیا اور ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا مگر وہ دونوں واضح نہ ہوئے تو میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے (یعنی خیط اسود سے مراد رات کی تاریکی اور خیط ابيض سے مراد دن کی روشنی ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة جداً.

تعمیر و موضع | والجديد هنا ص ۲۵۷، ویاتی فی التفسیر ص ۶۴۷، واخرجه مسلم و ابو داؤد فی الصوم و الترمذی فی التفسیر.

﴿۱۸۰۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو

حَازِمٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنْزَلَتْ "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا آرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ "مِنَ الْفَجْرِ" فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿

ترجمہ حضرت سہل بن سعد نے فرمایا یہ آیت نازل ہوئی "کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ سے تم پر ظاہر ہو جائے اور (لفظ) "من الفجر" نازل نہیں ہوا تھا تو لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ دھاگہ باندھ لیتے اور کھاتے پیتے رہتے یہاں تک کہ دونوں کی رویت ظاہر ہو جاتی (یعنی دونوں جدا جدا نظر آنے لگتے) پھر اللہ نے "من الفجر" نازل فرمایا اب لوگوں نے سمجھا کہ سفید دھاگے اور سیاہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۵۷، ویاتی الحدیث ص ۶۳۷، وآخر - مسلم فی الصوم.

مقصد آیت کریمہ کی تفسیر کر کے امام بخاری کا مقصد سحری کھانے کے انتہائی وقت کو بتانا ہے۔

فائدہ: باب کی اسی روایت میں ہے کہ حضرت عدیؓ سفید اور سیاہ دھاگہ تکیہ کے نیچے رکھ لیتے، اور دوسری روایت میں ہے کہ پاؤں میں باندھ لیتے دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کچھ لوگ یہ کرتے اور کچھ لوگ پاؤں میں باندھ لیتے۔

﴿ **بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ إِذَا نَزَلَ بِلَالٌ** ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد:۔ کہ بلالؓ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

۱۸۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطَّعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ آذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلُ ذَا ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بلالؓ رات کو اذان دیتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دینے لگے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک کہ

صحیح نہیں ہوتی۔ قاسم نے کہا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام کلتوم دونوں کے اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا کہ یہ اترتا وہ چڑھتا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان معناه ومعنی الترجمة واحد وان اختلف اللفظ.

تعدیہ موضعاً والحدیث هنا ص ۲۵۷، مر الحدیث ص ۸۷۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ بتانا ہے کہ صبح صادق تک سحری کھانا جائز و درست ہے البتہ جب صبح صادق ہو جائے تو سحری کھانا بند کر دے جیسا کہ ”حتی یطلع الفجر“ سے ظاہر ہے۔

﴿باب ۱۲۰۲ تَعَجِيلِ السُّحُورِ﴾

سحری کھانے میں جلدی کرنا

۱۸۰۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد نے فرمایا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پالوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”كنت اتسحر فی اهلی ثم تكون سرعتی“ ایع یعنی سحری میں جلدی کرتے تھے تاکہ حضور ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ سکیں۔

تعدیہ موضعاً والحدیث هنا ص ۲۵۷، ومر الحدیث ص ۸۲۔

مقصد یہاں ترجمہ الباب کے دو نسخے ہیں (۱) ”باب تاخیر السحور“ یہی نسخہ اکثر شروح معتبرہ میں ہے مثلاً عمدة القاری، فتح الباری و کرمانی۔ (۲) ہندوستانی نسخہ ”تعجیل السحور“۔

تو اگر تاخیر السحور کا نسخہ لیا جائے تو مقصد استحباب بتانا ہے کہ افضل و مستحب یہ ہے کہ صبح صادق کے قریب سحری کھایا جائے۔ (۲) اور تعجیل کا نسخہ لیا جائے تو مقصد جواز بیان کرنا ہے کہ احتیاطاً جلدی کھالیا جائے تاکہ صبح صادق کا خطرہ نہ رہے۔ بعض بزرگوں نے اس کا مطلب یہ بھی لیا ہے کہ یہ تعجیل تاخیر کے مقابل نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سحری کھانے میں جلدی کی جائے طول نہ دیا جائے یعنی سرعۃ الاکل مراد ہے۔

﴿ بَابُ ۱۲۰۳ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السُّحُورِ وَصَلْوَةِ الْفَجْرِ ﴾

سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا

۱۸۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسُّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً ﴾

ترجمہ حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ ﷺ فجر کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے حضرت انسؓ نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اچاس آیت پڑھنے کے مقدار۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كم كان بين الاذان والسحور قال قدر خمسين آية".

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۵۷، ومر الحديث ص ۸۱ و ص ۸۲ و ص ۱۵۲۔
مقصدا تاخیر سحری کا انتہائی وقت و استحباب تاخیر بتانا مقصود ہے واللہ اعلم۔

﴿ بَابُ ۱۲۰۴ بَرَكَاتِ السُّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِنْجَابٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَأَصَلُّوا وَلَمْ يُذَكَّرِ السُّحُورُ ﴾

سحری کی برکت بغیر وجوب کے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے صوم وصال رکھا اور ان میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسَ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَتَهَا هُمْ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھا تو لوگوں نے بھی صوم وصال رکھا تو لوگوں پر (یعنی صحابہ پر) شاق ہوا اس لئے حضور ﷺ نے انہیں منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا آپ تو صوم

وصال رکھتے ہیں ارشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أن النبي صلى الله عليه وسلم واصل فواصل الناس.

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۵۷، وباتى الحديث ص ۲۶۳۔

۱۸۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فإن في السحور بركة".

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۵۷، وهذا الحديث أخرجه مسلم والترمذى والنسائى وابن ماجه.

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے اور صوم وصال سے استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ نے صوم وصال رکھا اور درمیان میں سحری کھانے کا تذکرہ کوئی نہیں ہے اگر سحری کھانا واجب ہوتا تو حضور ﷺ اور صحابہؓ ضرور کھاتے اور اگر صحابہ کرامؓ سحری کھاتے تو پھر صحابہ پر شاق نہ گذرتا بعض روایتوں میں ہے کہ صحابہؓ کو چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا اس لئے حضور اکرم ﷺ نے صلۃ منع فرمادیا مگر یہ ممانعت تنزیہی تھی تحریمی نہیں تھی۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا ﴾^{۱۲۰۵}

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَقَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُهُ

جب کوئی شخص دن کو روزہ کی نیت کر لے؟ (تو درست ہے)

اور ام الدرداء نے کہا ابو الدرداء تم سے پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر ہم کہتے نہیں تو وہ کہتے ہیں

آج روزے سے ہوں اور ایسا ہی کیا ہے ابو طلحہ، ابو ہریرہ، ابن عباس اور حدیفہ رضی اللہ عنہم نے۔

۱۸۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتِمٌ أَوْ

فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ ﴿

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن ایک شخص کو بھیجا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ جس نے کھالیا ہے وہ پورا کرے (یعنی اب شام تک کچھ نہ کھائے) یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ (اب سے) شام تک نہ کھائے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في جواز نية الصوم بالنهار لأن قوله "فليصم" وقوله "فلا ياكل" يدلان على جواز نية الصوم بالنهار. (عمدة)۔

تشریح | امام بخاری نے اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں فرمائی ہے کہ دن کے اندر نیت کرنے سے روزہ ہوتا ہے یا نہیں؟ امام بخاری اکثر مختلف فیہ مسائل میں اظہار رائے صراحتہ نہیں کرتے ہیں۔

مذہب ائمہ | امام مالکؒ کے نزدیک روزہ کی نیت رات سے ضروری ہے یعنی صبح صادق سے پہلے۔ اور استدلال کرتے ہیں "لا صیام لمن لم یعزم الصیام من اللیل" سے۔

یہ حدیث مطلق ہے ہر روزہ کو شامل ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ حدیث مؤول ہے چنانچہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے فرائض پر، اور نوافل کی نیت ان لوگوں کے نزدیک دن سے ہو سکتی ہے متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے متعلق سوال کیا اور اگر گھر کے اندر کھانا نہ ہو تو روزے کی نیت فرمائی۔

احناف کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ روزہ رات سے معتبر ہوگا یہ نہیں کہ ظہر کے وقت کھانا کھا کر نیت کر لے کہ میرا اس وقت سے مغرب تک روزہ ہے۔

حنفیہ کے نزدیک رمضان المبارک اور نذر معین کے روزوں میں دن کی نیت کافی ہے البتہ نذر غیر معین اور کفارہ کے روزے اور قضا رمضان یعنی فرائض غیر معینہ کے اندر رات سے نیت ضروری ہے۔

تعد و موضعه | والحديث هنا ص ۲۵۷، ویاتی ص ۲۶۸، ص ۱۰۷۹۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد مطلقاً جواز ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنْبًا ﴾

روزہ دار نے جب حالت جنابت میں صبح کی؟ (یعنی کیا حکم ہے؟)

۱۸۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَتَسَلَّلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَقْسِمُ بِاللَّهِ لَتَفْرَعَنَّ بِهَا أبا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكِرَةٌ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قُدِّرْنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِدَى الْحَلِيفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا أَنَّ مَرْوَانَ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَهْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ ﴿

ترجمہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا کہ ان کے والد عبد الرحمن نے مروان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کے ساتھ قربت کی وجہ سے فجر کے وقت جب ہوتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ اور مروان نے عبد الرحمن بن حارث سے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ روایت بتا کر ابو ہریرہ کو گھبراہٹ میں ضرور ڈالنا اور اس وقت مروان مدینہ کا حاکم تھا ابو بکر نے کہا کہ عبد الرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم سب ذوالحلیفہ میں اکٹھا ہوئے اور وہاں حضرت ابو ہریرہ کی زمین تھی تو عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے کہا میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اور اگر مروان نے مجھ کو قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کو تم سے بیان نہ کرتا پھر انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ کی حدیث بیان کی ابو ہریرہ نے کہا (میں کیا کروں؟) فضل بن عباس نے مجھ سے حدیث بیان کی اور وہ خوب جانتے ہیں۔ اور ہمام اور حضرت عبد اللہ بن عمر کے صاحبزادے نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ایسی صورت میں افطار (یعنی روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے) والاول اسناد یعنی پہلی حدیث حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ کی حدیث باعتبار سند زیادہ قوی ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان يدركه الفجر وهو جنب من اهله ثم يتسلسل ويصوم".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۵۸، ویاتی ص ۲۵۸، وص ۲۵۹ تا ۲۵۸۔

مقصد | اگر کوئی شخص صبح صادق تک جنبی رہا یعنی رات کو بیوی سے وطی کی پھر سو گیا جب صبح کی اذان ہوئی تو اٹھا اور غسل کر کے صبح کی نماز پڑھی اب سوال یہ ہے کہ اس کا روزہ درست ہوگا یا نہیں؟ یا فرض روزہ اور نفل روزہ میں کوئی فرق ہے؟ سلف میں کچھ اختلاف رہا، علامہ عینی نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں مگر ائمہ اربعہ اور جمہور کا اتفاق ہے کہ روزہ صحیح ہے یعنی روزہ کے لئے طہارت شرط نہیں واللہ اعلم

اور حضرت ابو ہریرہؓ کو جب ام المؤمنین عائشہؓ کی حدیث معلوم ہوئی تو رجوع فرمایا ہے اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ فضل بن عباسؓ سے منکر یہ فتویٰ دیتے تھے ”من ادرکہ الفجر جنباً فلا یصم“ (عمدہ)
”فرجع ابو ہریرہؓ عما کان یقول من ذلك. امام بخاریؒ کا مقصد جمہور کی تائید و موافقت ہے۔

﴿ **بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا** ﴾

روزہ دار کے لئے مباشرت (یعنی بوسہ و مساس) کا بیان اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا
روزہ دار پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

﴿ ۱۸۱۵ ﴾ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابِرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرْبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِرْبٌ حَاجَةٌ وَقَالَ طَاوُسٌ غَيْرُ أَوْلَى الْإِرْبَةِ
الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت کرتے (یعنی جسم کو جسم سے چپکاتے تھے) اور آپ ﷺ اپنی حاجت کے تم سب سے زیادہ مالک تھے (اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ”ارب“ کے معنی حاجت کے ہیں اور طاؤس نے کہا (سورہ نور میں) ”غیر اولی الاربہ“ کے معنی وہ احمق جسے عورتوں کی رغبت نہ ہو۔ (یعنی ”اربہ“ کے معنی نکاح کی حاجت)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ويباشر“.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۵۸، ویاتی فی الباب الآتی متصلاً ص ۲۵۸۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ سوائے جماع و وطی کے ایک ساتھ سونے، بوسہ لینے سے روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ مباشرت جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے لیکن اصل میں مباشرت جسم سے جسم چپکانا۔ چونکہ جوانوں کے لئے

روزہ کے حالت میں مباشرت اور بوسہ کے بعد نفس پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ممنوع ہے پھر اگر جماع کر لے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا۔

﴿ بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَ فَأَمْنِي يُتِمُّ صَوْمَهُ ﴾

روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا بیان

اور حضرت جابر بن زید نے کہا اگر عورت کو دیکھا اور منی نکل آئی تو بھی روزہ پورا کر لے
(یعنی روزہ نہیں ٹوٹا روزہ پورا کرے)۔

۱۸۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْبَلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتُ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں اپنے بعض ازواج کا بوسہ لیتے پھر وہ ہنس پڑیں۔ ("تم ضحکت" سے معلوم ہوا کہ بعض ازواج سے خود حضرت عائشہ ٹراد ہیں)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليقبل بعض أزواجه وهو صائم"
توضيح والحديث هنا ص ۲۵۸، ومر آنفا ص ۲۵۸۔

۱۸۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَيْمَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ يَدَ حِضَّتِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفَسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِبَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ﴾

ترجمہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک مجھ کو حیض آ گیا تو میں چپکے سے نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے لے لئے آپ ﷺ نے پوچھا "کیا ہوا کیا حیض آ گیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں چادر میں آپ ﷺ کے ساتھ گھس گئی، اور حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان يقبلها وهو صائم".

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص ۲۵۸، ومر الحديث ص ۴۴، وص ۴۶، مسلم اول ص ۱۴۲، نسائی ص ۴۳۔

مقصد | چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاری نے حسب عادت کوئی صریح حکم نہیں بیان کیا مگر باب کے

تحت جو حدیث ذکر فرمائی اس سے بخاری کا رجحان و میلان معلوم ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر اپنی زوجہ کو بوسہ لیلے تو

روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی سے منقول ہے کہ جو ان کے لئے مکروہ ہے اور بوڑھے کے

لئے مباح ہے (عمدہ)

تفصیل مذاہب کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ﴾^{۱۴۰۹}

وَبَلُّ ابْنِ عُمَرَ ثَوْبًا فَلَقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْطَعِمَ الْقِدْرَ أَوْ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ
بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبْرُودِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ
دَهْنًا مُتَرَجَّلًا وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ لِي أَبْرَأَ أَتَقَحُّمُ فِيهِ وَأَنَا صَائِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِالسَّوَاكِ الرَّطْبِ قِيلَ لَهُ
طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تَمَضِضُ بِهِ وَلَمْ يَرِ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ
بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بِأَسَا.

روزے دار کے غسل کرنے کا بیان

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کپڑا بھگوایا اور اپنے بدن پر ڈالا اور شععی (تالیسی) روزے کی حالت میں حمام
میں گئے اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار ہانڈی یا اور کوئی چیز چکھے اور حسن
بصریؓ نے فرمایا روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور حضرت
ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگایا ہوا، کنگھی کیا ہوا، اور حضرت
انسؓ نے فرمایا میرا ایک حوض ہے میں روزے کی حالت میں اس میں غوطہ مارتا ہوں، اور حضرت ابن عمرؓ دن کے
اول صبح اور آخری صبح (یعنی صبح و شام) مسواک کرتے تھے، اور ابن سیرینؓ نے کہا کہ کبھی مسواک (ترتوازہ
مسواک) میں کوئی حرج نہیں ان سے کہا گیا کہ اس میں مزہ ہے فرمایا مزہ تو پانی میں بھی ہے حالانکہ تم اس سے کلی

کرتے ہو۔ اور حضرت انسؓ اور امام حسن بصریؓ اور ابراہیم نخعیؓ روزے دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۸۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ لِيُغْتَسِلَ وَيَصُومَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو غسل کی ضرورت ہوتی اور احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے) اور صبح ہو جاتی آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليغتسل ويصوم".

تعدو موضعه والحديث هنا م ۲۵۸، وباتى م ۲۵۸۔

۱۸۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَآبِي لَدَيْهَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لِيُصْبِحَ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِذَا أَفْطَرَ يَكْفُرُ مِثْلَ الْمُجَامِعِ قَالَ لَا إِلَّا تَرَى الْأَحَادِيثَ لَمْ يَقْضِهِ وَإِنْ صَامَ الدُّهْرَ ﴾

ترجمہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں شہادت (گواہی) دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو جماع سے جنابت ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر صبح ہو جاتی اور آپ ﷺ اس دن روزہ رکھتے، پھر ہم حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئے تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

ابو جعفر نے کہا میں نے ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) سے پوچھا اگر (کوئی) روزہ توڑ دے (یعنی کھاپی لے) تو وہ جماع کرنے والوں کی طرح کفارہ دے گا؟ بخاری نے فرمایا نہیں، کیا تم حدیثوں میں نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی ایک روزہ توڑ دے تو زمانے بھر کا روزہ اس کا عوض نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: یہ عبارت یعنی "قال ابو جعفر الخ" کا "إغتسال الصائم" سے کوئی تعلق و مناسبت نہیں ہے یہاں بے محل یہ عبارت آگئی ہے چنانچہ شروع بخاری فتح الباری، عمدۃ القاری، کرمانی وغیرہ میں نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة؟ یہ روایت اسی صفحہ میں اوپر گزر چکی ہے جس میں تصریح

ہے ”ثم یغتسل ویصوم“۔

امام بخاری نے اسی روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ”فالمطابقة ظاهرة“۔

تعدی موضعہ | والحديث هنا ص ۲۵۸ تا ص ۲۵۹، ومرو الحدیث ص ۲۵۸۔

مقصد | بعض علماء سلف کے نزدیک روزہ کی حالت میں غسل مکروہ و مفسد صوم ہے امام بخاری نے ان پر رد کرنے کے لئے باب منعقد فرما کر جمہور کی تائید فرمائی ہے جمہور کے نزدیک غسل کرنے میں روزہ فاسد نہیں ہوگا بلا کراہت جائز ہے۔

تشریح | جن حضرات کے نزدیک غسل منہی عنہ ہے وہ یہ علت بیان کرتے ہیں کہ پانی مسامات کے ذریعہ بدن کے اندر پہنچتا ہے امام بخاری نے ترجمۃ الباب کے تحت چند صحابہ کرام اور بعض تابعین کے آثار پیش فرما کر ان کا جواب دیا ہے کہ صحابہ سے پانی کا استعمال ثابت ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا﴾

وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ اسْتَنْشَرَ فَدَخَلَ الْمَاءَ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ رَدُّهُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الدُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَ مُجَاهِدٌ إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

روزہ دار جب بھول کر کھالے یا پی لے؟

(یعنی اس کا حکم کیا ہے؟ تضاوا جب ہوگی یا نہیں؟) اور عطاء (ابن ابی رباح) نے کہا اگر روزہ دار ناک میں پانی ڈالے اور پانی حلق میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اگر اس کو نکال نہ سکے (یعنی روزہ نہیں جائے گا) اور امام حسن بصری نے کہا اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی گھس جائے تو اس پر کچھ نہیں (یعنی روزہ نہیں جاتا) اور حسن بصری اور مجاہد نے کہا اگر بھول کر جماع کر لیا تو اس پر کچھ نہیں (یعنی روزہ نہیں جاتا)۔

۱۸۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتِمُ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بھول کر کھالے یا پی لے تو اپنا روزہ پورا کر لے اس لئے کہ اللہ نے اس کو کھلایا اور پلایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی موضعہ | والحديث هنا ص ۲۵۹، ویاتی الحدیث ص ۲۸۶۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر بھول کر کھالیایا پانی لیا تو روزہ پورا کر لے اس کا روزہ ہو جائے گا اس پر قضا لازم نہیں یہی جمہور حنفیہ، شافعیہ حنابلہ وغیرہ کا مذہب ہے صرف امام مالک سے منقول ہے کہ اس پر قضا لازم ہے اس کا روزہ باطل ہو گیا امام بخاری کا مقصد جمہور کی تائید و موافقت ہے۔

﴿ بَابُ السِّوَاكِ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ ﴾

وَيُذَكِّرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعْدُو قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْصُ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكِ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرِّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَنْتَلِعُ رِبْقَهُ .

روزہ دار کو تر و خشک (گیلی اور سوکھی) مسواک کرنا (یعنی درست ہے)

اور حضرت عامر بن ربیعہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے اتنی بار دیکھا کہ میں شمار نہیں کر سکتا، اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ اگر میں اپنی امت پر شاق و دشوار نہ سمجھتا تو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور اسی کے مثل حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد سے بھی نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے اور آپ ﷺ نے روزے دار کو غیر روزے دار سے خاص نہیں فرمایا، اور حضرت عائشہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے (یعنی پسند ہے) اور عطاء اور قتادہ نے کہا روزہ دار اپنا تھوک نکل سکتا ہے۔

۱۸۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عِثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمَصَّ وَاسْتَنْشَرَّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ
لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غَفَرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ﴿

ترجمہ | حمران (مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کھلی کی اور ناک صاف کیا پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا پھر داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں تین بار دھویا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسے میں نے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی) پڑھے جس میں اپنے آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی دنیا کا وہی تباہی خیال نہ لائے بلکہ خشوع خضوع سے نماز پڑھے) تو اگلے گناہ جو کر چکا بخش دیئے جائیں گے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "توضأ" فان معناه توضأ وضوءاً كاملاً جامعاً للسنن ومن جملته السواك.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۵۹، ومر الحديث ص ۲۷ تا ص ۲۸، وص ۲۸، ویاتی ۹۵۲۔
مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مسواک علی الاطلاق سنت ہے خواہ روزے دار ہو یا بغیر روزہ ہو نیز روزے کی حالت میں زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد علی الاطلاق مسواک سنت ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں گویا بخاری نے حنفیہ کی تائید و موافقت کی ہے۔

(۲) اور ان لوگوں پر رد ہے جو لوگ روزہ کی حالت میں مکروہ کہتے ہیں۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۵۶۔

﴿ **بَابُ ۱۲۱۲** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ

بِمَنْخَرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ ﴿

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسُّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلْ وَقَالَ
عَطَاءٌ إِنْ مَضَمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزِدْ ذَرْبَةً وَمَا
ذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمَضُغُ الْعَلَكُ فَإِنْ أَزْدَدَ ذَرْبًا لَمْ يَضُرْ الْعَلَكُ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ
يُنْهَى عَنْهُ فَإِنْ اسْتَشْرَفَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنے میں پانی ڈالے اور آپ ﷺ نے روزہ دار اور بے روزہ دار میں کوئی فرق نہیں کیا۔

(البتہ روزہ کی حالت میں مبالغہ سے منع فرمایا ہے) اور امام حسن بصریؒ نے کہا روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس کے حلق تک نہیں پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے اور عطاءؒ نے کہا اگر کلی کیا پھر منہ سے سارا پانی نکال دیا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا اگر وہ اپنا تھوک نکل جائے اور وہ (تری) جو اس کے منہ میں باقی رہ گئی اور روزہ دار گوند نہ چبائے پھر اگر گوند کا تھوک نکل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہے گا لیکن اس سے منع کیا جائے گا اور اگر ناک میں پانی ڈالا اور وہ اس کے حلق میں بے اختیار داخل ہو گیا تو کوئی حرج نہیں (یعنی روزہ نہیں ٹوٹا) اس لئے کہ بے اختیار ہوا ہے۔

﴿بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ﴾^{۱۲۱۳}

وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

اگر رمضان میں جان بوجھ کر کسی نے جماع کیا

(یعنی رمضان میں روزہ رکھ کر ہبستری کر لی تو کیا حکم ہے؟ صرف قضا یا صرف کفارہ واجب ہوگا یا دونوں واجب ہوگیس؟) اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا) جس نے رمضان میں ایک دن باعذر و بغیر مرض کے روزہ نہیں رکھا تو ساری عمر کے روزے اس کا بدل نہیں ہو سکتے (یعنی فضیلت کے لحاظ سے) اور یہی ابن مسعودؓ نے بھی فرمایا ہے اور سعید بن مسیب اور اشعس اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ایک روزہ اس کے عوض میں قضا رکھے۔

﴿۱۸۲۲﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَالِكٌ قَالَ أَصَبَتْ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكَتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ آيَنَ

المُخْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں (درزخ میں) جل چکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کیا میں نے رمضان میں (دن کو) اپنی اہلیہ سے صحبت کر لی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سبھور کا ایک تھمیل (یعنی بورا) لایا گیا جسے عرق کہا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے جل جانے والا؟ اس نے عرض کیا میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خیرات کر دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اصبت اهلى في رمضان".

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۵۹، ویاتی ص ۱۰۰۷، واخرجه مسلم، وابوداؤد، ونسائی فی الصوم.

مقصد مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے امام بخاریؒ نے اپنی طرف سے کوئی حکم صریح نہیں بیان کیا ہے مگر باب آئندہ میں جو حدیث لارہے ہیں اس سے مقصد معلوم ہوتا ہے کہ وجبت علیہ الکفارة.

مذہب ائمہ اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں بلا عذر شرعی جماع کے ذریعہ روزہ فاسد کر دے تو اس پر جمہور ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ کفارہ مع القضاء واجب ہے۔

البتہ اگر جماع کے علاوہ کھا کر یا پی کر روزہ فاسد کرے تو ائمہ کے اندر اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اس پر بھی کفارہ مع القضاء واجب ہے یعنی افساد صوم جماع سے ہو یا اکل و شرب سے ہو کوئی فرق نہیں کفارہ مع القضاء تینوں صورتوں میں واجب ہوگا۔

(۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک کفارہ صرف جماع کی صورت میں ہے مزید تفصیل آئے گی انشاء اللہ۔

تشریح ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی یہی حدیث کتاب المحاربین میں ص ۱۰۰۷ پر اس طرح ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں جل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کس وجہ سے؟ عرض کیا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آیا اس پر کھانا تھا عبدالرحمنؓ راوی حدیث کہتے ہیں کہ معلوم نہیں اس پر کونسا کھانا یعنی غلہ تھا؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جل جانے والا کہاں ہے اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے اور صدقہ کر دے انہوں نے عرض کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ میرے گھر والوں کے پاس ذرا بھی کھانا نہیں ہے ارشاد فرمایا تم ہی لوگ اس کو کھا لو۔

اس مسئلے پر مزید ابواب آرہے ہیں۔

﴿ بَابُ ۱۲۱۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكْفِرْ ﴾

جب کوئی رمضان میں قصد اجماع کرے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اس کو کہیں سے خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دیدے۔

۱۸۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَّا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَرَقَ فِيهَا تَعَرَّقَ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ آيَنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتُصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعَمَهُ أَهْلَكَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا بات ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک غلام مل سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا تو دو مہینے مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ ٹھہرے رہے ہم لوگ بھی اسی طرح رہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس زنبیل پیش کی گئی جس میں کھجوریں تھیں اور عرق مکمل یعنی بڑی زنبیل ہے (جو بڑا تھملا کھجور کے پتوں سے بنتا ہے اس کو بورا بھی کہہ سکتے ہیں) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا وہ ساکلی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں حاضر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یہ زنبیل یعنی تھیلا لے اور صدقہ کر دے اس پر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صدقہ تو اس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں (چھریلے میدانوں) کے درمیان کوئی گھروالا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہے اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس

پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (نو کیلے دانت) ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اپنے اہل و عیال کو کھلا دے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لأن قوله وقعت على امرأتی وانا صائم
 عبارة عن الجماع.

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۵۹ تا ۲۶۰، ویاتی الحديث ص ۲۶۰، ص ۳۵۴، ص ۸۰۸، ص ۸۹۹۔
مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ رمضان کی حالت میں جماع کرنے لے لیکن کفارہ ادا کرنے کے لئے نہ غلام آزاد کرنے کے کی استطاعت ہے اور نہ دو مہینے روزہ کی قدرت ہے بالکل معذور و مجبور ہے نیز ایسا مفلس ہے کہ ساٹھ مسکین کو کھلانا ممکن نہیں اگر ایسے شخص کو اگر اس مقدار میں صدقہ دے تو فلیکفر بہ لانه صار واجداً حافظ عقلائی فرماتے ہیں ”وفیه اشارة الى ان الاعسار لا يسقط الكفارة عن الذمة“ (فتح) یعنی مفلس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا یہی حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک ہے بعد میں استطاعت ہونے پر ادا کرنا واجب ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفارہ مرتب ہے کفارہ ظہار کی طرح جیسا کہ حنفیہ اور جمہور کہتے ہیں۔ امام مالک کے نزدیک اختیار ہے غلام آزاد کرے یا روزہ رکھے وغیرہ۔

﴿ بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعَمُ أَهْلَهُ ۱۲۱۵ ﴾

مِنَ الْكُفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِجَ ﴿

رمضان میں قصد اجماع کرے تو کیا کفارے کا کھانا

اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے؟ جب وہ محتاج ہوں

۱۸۲۳ ﴿ حَدَّثَنِي عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ وَقَعَ عَلَيَّ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ أَفَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ قَالَ عَلِيُّ أَحْوَجَ مِنَّا وَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا قَالَ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اس بدنصیب نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبہ زنی کر لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ

نے فرمایا کیا تو دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں پھر آپ ﷺ کے پاس ایک عرق (یعنی تھیلا) لایا گیا جس میں زبیل (ٹٹخ الزار و کسر الباہ اور بعض نسخہ زیادۃ النون زبیل ہے) آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تو اپنی طرف سے فقیروں کو کھلا دے اس نے عرض کیا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ محتاج نہیں (یعنی پورے مدینہ میں سب سے زیادہ محتاج میں ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا خیر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فاطعمہ اہلک".

تعدیل و موضعہ | والحديث هنا ص ۲۶۰، ومر الحديث ص ۲۵۹، ویاتی ص ۳۵۴، ص ۸۰۸، ص ۸۹۹، ص ۹۱۰، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، // ص ۱۰۰۷۔

مقصد | امام بخاری نے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے کہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے یا نہیں؟ مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے حکم کی وضاحت نہیں فرمائی۔

باب سابق میں گذر چکا ہے کہ مفلسی کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا اب رہا ان صاحب کا معاملہ؟ تو یہ کہا جائے گا کہ رحمت عالم ﷺ نے اس شخص پر خصوصی کرم فرمایا کہ کفارہ جو صدقہ واجبہ ہے جو اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال پر صرف نہیں کر سکتے لیکن رحمت عالم ﷺ نے اس کو خود کھانے اور اہل و عیال کو کھلانے کی اجازت دی یہ خصوصیت پر محمول ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقِيءِ لِلصَّائِمِ ﴾

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفِطِرُ إِنَّمَا يَخْرُجُ وَلَا يُوَلِّجُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يُفِطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرَمَةُ الصَّوْمِ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجِمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيَذْكُرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَ أُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عِيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

روزہ دار کا پچھنی لگوانا اور تے کرنا؟

عمر بن حکم بن ثوبان نے سنا حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ جب کوئی تے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ تے باہر نکلتی ہے داخل نہیں کرتی اور حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تے روزہ توڑ دیتی ہے امام بخاریؒ فرماتے ہیں ”والاول اصح“ ای عدم الافطار اصح وقال الکرمالی ”او الاسناد الاول اصح. وقال ابن عباس“ الخ اور حضرت ابن عباسؓ اور عکرمہؓ نے کہا روزہ اس سے ٹوٹتا ہے جو چیز اندر جائے اور اس سے نہیں جاتا جو باہر نکلے اور حضرت ابن عمرؓ روزے کی حالت میں پچھنا (سینگلی) لگاتے تھے پھر چھوڑ دیا (یعنی روزہ کی حالت میں دن کو پچھنا لگانا چھوڑ دیا) اور رات کو لگانے لگے اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے رات کو پچھنی لگوائی۔ اور حضرت سعد اور حضرت زید بن ارقم اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ ان حضرات نے روزے کی حالت میں پچھنی (سینگلی) لگوائی، اور بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ام علقمہ نے کہا کہ ہم نے حضرت عائشہؓ کے سامنے (روزے میں) پچھنی لگواتے تھے اور وہ منع نہیں کرتیں، اور حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک سے زائد راویوں سے مرفوعاً روایت کیا ہے (یعنی آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا) پچھنی لگانے والے اور جس نے پچھنی لگوائی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور مجھ سے عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے یونس نے بیان کیا انہوں نے حسن بصریؒ سے اسی کے مثل روایت کی امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا یہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے تو انہوں نے کہا ہاں پھر کہا اللہ خوب جانتا ہے۔

۱۸۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَجَمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنی لگوائی اور روزے کی حالت میں پچھنی (سینگلی) لگوائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "احتجم وهو صائم".

تعد موضوعه والحديث هنا م ۲۶۰، مر الحديث م ۲۳۸، ويأتي م ۲۸۳، وص ۴۰۴، وص ۸۴۹ // // //

۱۸۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اِخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنی لگوائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۰، ومر الحديث ص ۲۶۰۔

۱۸۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ قَالَ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ ثابت بنانی نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا آپ لوگ روزہ دار کے لئے بچپنی لگانا مکروہ سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں صرف ضعف کے خیال سے ہم اس کو ناپسند کرتے تھے۔ اور شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۰۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں اگر قی ہو جائے یا روزہ دار بچپنی لگوائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ اصل ہے کہ روزہ ممدخل سے ٹوٹتا ہے ممدخل سے فاسد نہیں ہوتا۔

تشریح اس باب میں امام بخاری نے دو الگ الگ مستقل مسئلے حجامت اور قے کو ایک باب میں صرف اس وجہ سے جمع کر دیا ہے کہ دونوں علت کے اعتبار سے ایک حکم میں ہیں یعنی ممدخل سے ٹوٹتا ہے اور ممدخل سے نہیں ٹوٹتا اگر کسی روزہ دار کو قے ہوئی تو قے کم ہو یا زیادہ بالاتفاق روزہ فاسد نہ ہوگا البتہ اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے قصد اقے کرے اور منہ بھرتے کرے تو روزہ فاسد ہوگا۔

﴿ بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ ﴾ ۱۲۱۷

سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا یعنی روزہ چھوڑنا؟

۱۸۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيَّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَاجِدْخَ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشُّنْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْخَ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشُّنْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْخَ لِي فَانزَلَ فَاجِدْخَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلْ مِنْ هُنَا فَقَدْ أَفْطَرِ الصَّائِمُ تَابِعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (بلالؓ) سے فرمایا سواری سے اتر اور میرے لیے ستوگھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ سورج (کی روشنی) ہے آپ ﷺ نے فرمایا اتر اور ستوگھول انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو سورج (کی روشنی) ہے آپ ﷺ نے فرمایا اتر اور میرے لیے ستوگھول آخر وہ اترے اور آپ ﷺ کے لئے ستوگھولا آپ ﷺ نے پی لیا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس (پورب کی) طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے سامنے آرہی ہے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا ہے۔ سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جری اور ابو بکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم كان صائماً في سفره هذا وهو مطابق للجزء الاول من الترجمة.

تعدو موضع والحديث هنا ص ۲۶۰، ویاتی الحدیث ص ۲۶۲، ایضاً ص ۲۶۲، وص ۲۶۳، وفي الطلاق ص ۷۹۸، واخرجه مسلم في الصوم واخرجه ابو داؤد والنسائي في الصوم.

تشریح "فقد افطر الصائم" کا مطلب ہے "دخل الصائم في وقت الفطر" "افطر الصائم" اگرچہ لفظاً خبر ہے لیکن معنی کے اعتبار سے امر ہے "فليفطر الصائم".

۱۸۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِوَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لگا تا روزے رکھتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ان سرد الصوم يتناول الصوم في السفر ايضاً كما هو الاصل في الحضر.

تعدو موضع والحديث هنا ص ۲۶۰، و مسلم ص ۳۵۷۔

۱۸۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِوَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَ صَوْمٌ فِي

السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنَّ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہا میں سفر میں روزہ رکھوں گا وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا

اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو (مطلب یہ ہے کہ تجھ کو اختیار ہے رکھ بھی سکتے ہو اور قضا بھی کر سکتے ہو)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة : هذا طریق آخر.

تعدیل موضعه | والحديث هنا ص ۲۶۰۔ دیکھئے سابق حدیث۔

مقصد | مقصد یہ ہے مسافر کو سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے باقی اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے کہ بعد کے قضا میں یہ انوار و برکات کہاں؟ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۲۱۸ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ ﴾

جب رمضان کے کچھ دنوں میں روزہ رکھا پھر سفر کیا؟

۱۸۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكُدَيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا جب کدید پہنچے تو روزہ افطار کر دیا اور لوگوں نے بھی افطار کر دیا۔

امام بخاری نے کہا اور کدید عسفان اور قدید کے درمیان پانی کا ایک چشمہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج الى مكة فصام اياما ثم افطر .

تعدیل موضعه | والحديث هنا ص ۲۶۰ تا ۲۶۱ ویا ص ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹

آخر سے منسوخ ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿ بَابٌ ۱۳۱۹ ﴾

۱۸۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے ایسی سخت گرمی تھی کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا تھا اور ہم میں کوئی روزہ دار نہیں تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہؓ روزہ دار تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وهي ان الصوم والافطار في السفر لو لم يكونا مباحين لما صام النبي صلى الله عليه وسلم ابن رواحة وافطر الصحابة رضي الله تعالى عنهم.

(باب بلا ترجمہ ہے گزر چکا ہے کہ اکثر کافصل من الباب السابق ہے نیز بعض نسخوں میں تو یہاں باب بھی نہیں ہے اس صورت میں یہ حدیث باب سابق کے تحت ہے۔

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۶۱، اخرجه مسلم وابوداؤد في الصوم.

مقصد ملاحظہ فرمائیے اس باب یعنی باب ۱۳۱۸/ کی حدیث ۱۸۳۱/ کا مقصد۔

تشریح مسلم ص ۳۵۷ میں ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں نکلے، علامہ عینی فرماتے ہیں یہ سفر غزوہ فتح کا سفر نہیں تھا اس لئے اس سفر میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ فتح سے پہلے موتہ میں شہید ہو چکے تھے صاحب تلوح نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ سفر غزوہ بدر کا سفر رہا ہو اس لئے کہ ترمذی میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں بدر اور فتح مکہ کا غزوہ کیا ہے اور ان دونوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا تھا (عمدہ ج ۱۰ ص ۴۷)

﴿ **بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ**

وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اس شخص کے بارے میں جس پر سایہ کیا گیا تھا اور گرمی سخت تھی

فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی (یعنی عبادت) نہیں

۱۸۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ

فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ﴿

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے بھیڑ دیکھی اور ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟

یعنی کیا حال ہے لوگوں نے کہا یہ روزہ دار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ عبادت نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ليس من البر الصوم في السفر" ای

الترجمة قطعة من الحديث.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۱، أخرجه مسلم و ابو داؤد.

مقصد | ارشاد نبوی "ليس من البر الصوم في السفر" کا سبب بتانا چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک صحابی کی تکلیف و مشقت دیکھ کر فرمایا تھا اب اس کا حاصل یہ نکلا کہ جس کو سفر میں روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو

مشقت و تکلیف کا ظن غالب ہو اس کے لئے افطار افضل ہے نیز جو شخص باری تعالیٰ کی رخصت سے اعراض کرے

اس کیلئے بھی افطار افضل ہے اسی طرح اگر بیمار پڑنے یا مر جانے کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ جائز نہیں جیسا کہ ترمذی

ص ۸۹ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والوں

کے بارے میں فرمایا "اولئك العصاة" یہ لوگ نافرمان ہیں، گنہگار ہیں۔

لیکن اگر کوئی قوی ہے تکلیف و مشقت کا اندیشہ نہیں ہے تو روزہ رکھنا افضل ہے اگرچہ افطار بھی جائز ہے اگر

روزہ نہ رکھے تو گناہ نہیں واللہ اعلم۔

﴿ **بَابُ ۱۲۲۱** لَمْ يَعِْبَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ ﴾

بی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک دوسرے کو سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر عیب نہیں لگایا

۱۸۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے پر عیب نہیں لگاتا اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ دار پر۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلم يعب الصائم على المفطر الى آخره.

تعد ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۱۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد ایک مسلمان کو مسلمان کے ادب و احترام کی طرف رہنمائی کرنا ہے کہ باوجودیکہ

سفر میں بھی اگر مشقت کا اندیشہ نہ تو روزہ رکھنا افضل ہے لیکن افضل کے ترک پر کوئی صحابی عیب نہیں لگاتا تھا

چونکہ شرعاً اجازت ہے۔

﴿ **بَابُ ۱۲۲۲** مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

جس نے سفر میں اس لئے روزہ افطار کیا کہ لوگ دیکھیں

(یعنی جو کوئی لوگوں کا مقتدی و پیشوا ہو وہ ایسا کرے تاکہ اور لوگ بھی اس کو دیکھ کر

روزہ کھول ڈالیں اور تکلیف نہ اٹھائیں)۔

۱۸۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ

حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو روزہ رکھا یہاں تک کہ عسکان پہنچے تو پانی منگوایا اور پانی کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا تاکہ لوگوں کو دکھائیں پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ پہنچے اور یہ واقعہ رمضان کا ہے، حضرت ابن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے اب جس کا جی چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم دعا بماء فرفعه الى يده ليريه الناس فافطر".

تحریر ووضوح والحديث هنا ص ۲۶۱۔ مر الحديث ص ۲۶۰ وياتي ص ۴۱۵، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، أخرجه مسلم واهوداؤد والنسائي في الصوم.

مقصد امام بخاری کا مقصد تحت الباب مذکور ہو چکا ہے۔

﴿ بَابٌ ۱۲۲۳ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينٍ ﴾

قال ابن عمرَ وَسَلِمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ نَسَخَتْهَا "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ سَافِرًا فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" الى قوله "تَشْكُرُونَ" وقال ابن تَمِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانَ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ لَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ وَرُخِصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ فَأَمَرُوا بِالصَّوْمِ.

اور ان لوگوں پر جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں

ایک مسکین کا کھانا فدیہ دینا ہے (سورہ بقرہ)

اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے فرمایا کہ یہ آیت اس کے بعد والی آیت "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ.... الى قوله.... وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" سے منسوخ ہے۔

(ترجمہ: رمضان کا مہینہ ایسا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں کھلی کھلی ہدایت کی باتیں اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی دلیلیں موجود ہیں پھر جو کوئی تم میں سے رمضان کا مہینہ پائے ضرور اس مہینہ کا روزہ رکھے اور جو رمیض ہو یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لے (یعنی اتنے دنوں کی قضا کر لے) اہی قولہ تشکرون۔ (بقرہ آیت ۱۸۵)

اور عبد اللہ بن نمیر نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن مڑہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے بیان کیا کہا کہ رمضان کے روزوں کا حکم اترا تو ان پر شاق ہوا تو پہلے ان لوگوں کو جو روزے کی طاقت رکھتے تھے یہ اجازت دی گئی کہ اگر وہ چاہیں تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر اس آیت ”وان تصوموا خیراً لکم“ نے اس اجازت کو منسوخ کر دیا اس کے بعد لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ روزہ ہی رکھیں۔

۱۸۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَأَ لِفِدْيَةِ طَعَامٍ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے پڑھا ”فدیه طعام مساکین“ اور فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔ ناخ کیا ہے یہاں نہیں ہے مگر دوسری روایت میں تفصیل ہے کہ ”علی الدین یطیقون“ ان کو اس کے بعد والی آیت ”فمن شهد منکم الشهر فلیصمه“ نے منسوخ کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”قرأ فدیة طعام مساکین“

تعدیل موضعہ والحدیث هنا ص ۲۶۱، وفی التفسیر ص ۲۳۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ آیت ”وعلی الدین یطیقونہ فدیة طعام مساکین“ منسوخ ہے۔

ملاحظہ فرمائیے نصر الباری کتاب التفسیر ص ۶۰۔

﴿ بَابٌ مَتَى يُقْضَى قِضَاءُ رَمَضَانَ ۱۲۲۳ ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ ”فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ“ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا فَرَطَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخِرُ يَصُومُهُمَا وَلَمْ يَرَّ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيَذْكَرُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَأَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكَرِ اللَّهُ الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ لِعِدَّةٍ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ .

رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کب کی جائے؟

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ متفرق طور پر رکھے (یعنی پے درپے مسلسل رکھنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فعدة من ایام اخر" یعنی دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو اور سعید بن مسیبؓ نے کہا جس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو اس کے لئے ذی الحجہ کے دس نفل رکھنا بہتر نہیں، اور ابراہیم نخعیؓ نے کہا اگر کسی نے رمضان کی قضا میں کوتاہی کی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا تو دونوں کے روزے رکھے اور اس پر کھانا کھلانا (یعنی فدیہ) واجب نہیں جاتا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مرسلہ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ فقیروں کو کھانا کھلائے اور اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں فرمایا صرف یہ فرمایا کہ یہ روزے دوسرے دنوں میں رکھے۔

۱۸۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ لَمَّا اسْتَطْبِعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر رمضان کا روزہ باقی ہوتا یعنی فوت ہو جاتا اور میں اس کو رکھ نہ سکتی یہاں تک کہ شعبان آ جاتا یحییٰ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے۔

(مطلب یہ ہے کہ عارضہ نسوانی کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا روزہ چھوٹ جاتا تھا چونکہ حیض کی حالت میں روزہ جائز نہیں اور گیارہ ماہ تک موقعہ نہیں ملتا تھا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے بڑی محبت تھی گو ان کی باری نہ ہوتی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاتے بوسہ، مساس کرتے اگرچہ دوسرے کی باری میں محبت نہ کرتے۔

اس سے یہ اشکال ہوتا ہے پھر روزہ رکھنے میں کوئی مانع نہ تھا کیونکہ روزے کی حالت میں بوسہ و مساس درست ہے شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی غرض یہ ہو کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر روزے نہیں رکھتی تھیں شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحبت کی ضرورت ہو، شعبان میں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافی روزے رکھتے تھے اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی روزہ رکھنے کا موقع مل جاتا تھا۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کی قضا علی الفور واجب نہیں اور تاخیر میں گناہ نہیں۔

﴿بَابُ الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ﴾^{۱۲۲۵}

وقال أبو الزناد إن السنن ووجوه الحق لتأني كثيراً على خلاف الرأي فما يجد المسلمون بداً من اتباعها من ذلك أن الحائض تقضي الصيام ولا تقضي الصلوة.

حیض والی عورت روزہ اور نماز چھوڑ دے گی (نہ روزے رکھے گی نہ نماز پڑھے گی)

اور ابو الزناد نے کہا کہ سنتیں اور حق باتیں بسا اوقات رائے کے خلاف ہوتی ہیں پھر بھی مسلمانوں پر ان کی اتباع ضروری ہے انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

﴿۱۸۳۸﴾ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ نُقْصَانٌ دِينِهَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت کو جب حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "إذا حاضت لم تصل ولم تصم" والترجمة في ترك الصوم والصلوة.

تقریر ووضوح والحديث هنا ص ۲۶۱، ومر الحديث ص ۴۴، وص ۱۹۴، ویاتی ص ۳۶۳۔

﴿بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ﴾^{۱۲۲۶}

وقال الحسن إن صام عنه ثلاثون رجلاً يوماً واحداً جاز.

اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں (تو کیا کیا جائے؟)

امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر تمیں آدمی اس کی طرف سے ایک دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہوگا۔

﴿۱۸۳۹﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ

ابن أبي جعفر ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے درانحالیکہ اس کے ذمے پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن ابی جعفر سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يبين الابهام الذي فيها.

مطلب یہ ہے کہ ترجمہ الباب ہے ”من مات وعليه صوم“ حدیث پاک نے اس کی وضاحت کر دی ”صام عنه وليه“.

تعداد موضع والحديث هنا ۲۶۱ تا ۲۶۲، وهذا الحديث أخرجه مسلم و ابو داؤد والنسائي في الصوم.

۱۸۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ

وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَذَيْنُ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ

سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ

بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَذْكُرُ عَنْ

أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ

وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَقَالَ غُبَيْدُ اللَّهِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمَّي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذِرٌ وَقَالَ أَبُو حَرِيرَةَ

حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَاتَتْ أُمَّي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور

عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہیں اور اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ کا دین ادا کرنے کے زیادہ لائق ہے (یعنی ضرور ادا کرنا چاہئے) سلیمان اعمش نے کہا پس حکم اور سلمہ نے کہا اور ہم سب بیٹھے ہوئے تھے جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی ان دونوں (یعنی حکم اور سلمہ) نے کہا ہم نے بھی مجاہد سے سنا وہ اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے اور ابو خالد احمر سے منقول ہے کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن مرگئی ہے (پھر یہی قصہ بیان کیا) اور یحییٰ بن سعید اور ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مسلم سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی۔

اور عبید اللہ نے زید بن ابی امیہ سے انہوں نے حکم سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور اس پر نذر کا ایک روزہ تھا اور ابو جریر نے کہا ہم سے مکرم نے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی ہے اور اس پر پندرہ دن کا روزہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان امي ماتت وعليها صوم شهر افاقضيه عنها قال نعم".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۶۲، ومر الحديث من طريق اخرى عن سعيد بن جبیر ص ۲۳۹ ص ۲۵۰، واخرجه مسلم في الصوم واخرجه ابوداؤد في الايمان والنذور واخرجه الترمذی في الصوم والنسائي في الصوم واخرجه ابن ماجه ايضاً في الصوم.

مقصد | چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاری نے کسی حکم کی تعیین نہیں کی۔

علامہ عینی نے فقہاء اسلام کے چھ اقوال نقل کئے ہیں خلاصہ یہ ہے:

مذہب ائمہ | امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک و الشافعی فی القول الجدید لا یصام عن الميت، یعنی روزے کی قضا نہیں رکھ سکتا بلکہ فدیہ دینا پڑیگا۔

امام احمد کے نزدیک نذر کے اندر تو قضا رکھ سکتا ہے اس کے علاوہ اور میں نہیں (الابواب والترجم)

﴿بَابُ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ﴾

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

روزہ دار کو افطار (یعنی روزہ کھولنا) کب جائز ہے؟ (یعنی کس وقت افطار کرے؟)

اور حضرت ابو سعید خدریؓ نے افطار کیا جب سورج غروب ہو گیا

۱۸۳۱ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُنَا وَأَذْبَرَ النَّهَارَ مِنْ هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ﴾

ترجمہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات ادھر سے (یعنی پورب سے) رخ کرے (یعنی آگے بڑھے) اور دن ادھر سے (پچھم سے) پیچھے موڑے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا (یعنی سورج ڈوبتے ہی روزہ کھول دینا چاہئے)

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث انه يوضح الابهام الذي فيها بالاستفهام.

(یعنی "معنی یحل" سے جو ابہام تھا کہ روزہ کب کھولے اس کی وضاحت حدیث نے کر دی کہ جب سورج ڈوب جائے بس افطار کا وقت ہو گیا بلاتا خیر روزہ کھول دے۔)

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۲۶۲، أخرجه مسلم، أبو داود، نسائي، ترمذی فی الصوم.

۱۸۳۲ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَائِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَتْ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَتَنَزَّلَ فَاجْدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں (غزوہ فتح میں جو رمضان میں ہوا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ روزہ دار تھے جب سورج ڈوبا تو آپ ﷺ نے بعض لوگوں (بلالؓ) سے فرمایا اے بلال! اٹھ لو اور ہمارے لئے ستو گھول انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اتر اور ہمارے لئے ستو

گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے انہوں نے کہا ابھی تو دن ہے آپ ﷺ نے فرمایا اتر ستو گھول آخروہ اترے اور لوگوں کے لئے ستو گھولے آپ ﷺ نے پیا پھر فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب سے آہو پچی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "إذا رأيت الليل" الى آخره.

تعدو ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۲، ومر الحديث ص ۲۶۰، ويأتي ص ۲۶۲، وص ۷۹۸، وص ۲۶۳۔

مقصد | اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے جب سورج غروب ہو جائے تو رات کے کسی جزا کا انتظار کے بغیر بلا تاخیر افطار کرنا مستحب ہے۔

﴿بَابُ ۱۲۲۸ يُفْطِرُ بِمَا تَيْسَّرَ مِنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ﴾

پانی وغیرہ میں سے جو میسر آجائے افطار کرے۔

۱۸۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدَحُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدَحُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدَحُ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبِلْ مِنْ هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے اور آپ ﷺ روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ ﷺ نے (ایک شخص سے) فرمایا اتر ہمارے لئے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اتر ہمارے لئے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو دن ہے آپ ﷺ نے فرمایا اتر ہمارے لئے ستو گھول آخروہ اتر اور ستو گھولا پھر آپ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب کی طرف سے آہو پچی تو روزے کے افطار کا وقت آ گیا اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الجدح تحريك السويق بالماء

وتخوينه وفيه الماء وغيره والترجمة بالماء وغيره.

تعدو ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۲، ومر أنفأص ۲۶۲، ويأتي ص ۲۶۲، وص ۷۹۸۔

منقصر | اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ بعض روایت میں جو آیا ہے "من وجد تمرأ فليطفر"

علیہ "یہ امر و جوہ کے لئے نہیں ہے اس لئے اس باب کو قائم کر کے بتا دیا کہ افطار پانی وغیرہ سے بھی درست ہے کجور ہی ضروری نہیں۔ واللہ اعلم

الجزء الثامن (آٹھواں پارہ)

﴿بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ﴾

روزہ کھولنے میں جلدی کرنے کا بیان

مختصر تشریح حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قال اللہ عز وجل احب عبادی الیّ اعجلهم فطراً (ترمذی اول ص ۸۸) (یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے افطار میں جلدی کرتا ہے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "لا یزال الدین ظاهراً ما عجل الناس الفطر لان الیہود والنصارى یؤخرون" (ابوداؤد اول کتاب الصیام ص ۳۲۱) (یعنی دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا اس وقت تک جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اس لیے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں)

مطلب ہے کہ وقت ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنا چاہئے۔ ان احادیث سے اتباع سنت کی ترغیب اور یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے نفرت دلانا ہے۔ نیز اس حدیث سے شیعوں پر بھی رد ہو جاتا ہے اس لئے کہ وہ افطار کو مؤخر کرتے ہیں ظہور نجوم تک۔

﴿۱۸۳۳﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ﴿

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (میری امت کے) لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر"

تعدیل ووضوح والحديث هنا ص ۲۶۳، واخرجه مسلم وابن ماجه.

﴿۱۸۳۵﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ

إِنزِلْ فَاجِدْ لِي قَالَ لَوْ أَنْتَظَرْتُ حَتَّى تَمْسِيَ قَالَ إِنزِلْ فَاجِدْ لِي إِذَا رَأَيْتَ

اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ﴿

ترجمہ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ ﷺ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو ایک شخص (حضرت بلالؓ) سے فرمایا اونٹ سے اتر اور میرے لئے ستوگھول انہوں نے عرض کیا اگر شام تک انتظار کر لیتے تو اچھا ہوتا آپ ﷺ نے فرمایا اتر اور میرے لئے ستوگھول جب تم دیکھو رات ادھر (پورب) سے آئے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آ گیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه ﷺ قال للرجل المذكور فيه انزل فاجدح لي لانه لما تحقق غروب الشمس عجل الافطار والترجمة تعجيل الافطار.

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۳، ومر الحديث ص ۲۶۰، وص ۲۶۲، وباتنی ص ۷۸۔
مقصد امام بخاری کا مقصد تعجیل افطار کی صحیح حدیث پیش کر کے اتباع سنت کی ترغیب اور یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے نفرت دلانا ہے اور تاخیر افطار کے سلسلے میں جو بھی روایات و اقوال ہیں سب کی تردید بھی داخل مقصد ہے۔ واللہ اعلم

﴿ **بَابُ ۱۲۳** إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ﴾

جب ایک شخص نے (یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا) افطار کر لیا پھر سورج نکل آیا؟
(یعنی رمضان میں کثرت بادل کی وجہ سے سورج کا صحیح اندازہ نہیں ہوا اور ظن غالب ہوا کہ سورج ڈوب گیا

اور جب روزہ کھول ڈالا تو سورج دکھائی دینے لگا؟ تو کیا حکم ہے؟)

عند الجمہور صحیح تر قول یہ ہے کہ قضا لازم ہوگی البتہ کفارہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۶ ﴿ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمٍ غَيِمَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَيْشَامِ فَأَمْرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدِّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضُوا أَمْ لَا ﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بدلی کے دن روزہ کھول لیا پھر (بادل کھل گیا اور) سورج نکل آیا ہشام سے کہا گیا پھر لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے؟ (ہو استغفار انکاری مخلوف الاداء والمعنى لا بد من قضاء. یعنی قضا ضروری ہے) اور عمر نے کہا میں نے ہشام سے سنا "معلوم نہیں ان لوگوں نے قضا کی یا نہیں۔"

مختصر تشریح اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں قضا لازم ہے چونکہ حدیث میں صاف ہے "فامروا بالقضاء" یعنی آنحضرت ﷺ کی طرف سے ان لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا البتہ کفارہ لازم نہ ہوگا مگر یہ بھی ضروری ہے کہ جب تک آفتاب غروب نہ ہو اساک کرے یعنی کچھ نہ کھائے اور نہ کچھ پیے فاذا ہی لم تغرب امسک بقیة یومہ وعلیہ القضاء ولا کفارة علیہ۔ (عمدہ)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ "فامروا بالقضاء" مطلب یہ ہے کہ ترجمۃ الباب میں اذا کا جواب مقرر ہے عبارت ہوگی، "اذا الفطر فی رمضان ثم طلعت الشمس علیہ القضاء لان مقتضی قوله "فامروا بالقضاء" علیہم القضاء۔

تحریر موضوع والحديث هنا ص ۲۶۳، واخرجه ابو داؤد وابن ماجه فی الصوم۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ صورت فی ترجمہ میں قضا واجب ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے جیسا کہ اوپر مختصر تشریح میں بیان کر دیا گیا یہ سیدنا عمر بن خطابؓ سے صحیح روایت ہے کہ قضا واجب ہے۔

﴿ بَابُ صَوْمِ الصَّبِيَانِ ﴾

وقال عُمَرُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ وَبَيْتِكَ وَصَبِيَانَا صِيَامًا لَفْطَرَبَهُ.

بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان

اور حضرت عمرؓ نے ایک رمضان میں نشہ خور سے فرمایا تیرے لئے خرابی ہو (ارے کجخت)

ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں پھر اسے مارا

﴿ ۱۸۴۷ ﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوَدٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ مَفْطَرًا فَلَيَعِمُّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ لَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَ وَنُصُومِ صَبِيَانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعِيْنُ الصُّوفِ ﴿

ترجمہ حضرت ربیع بنت معوذ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشورہ کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ وہ روزہ دار نہیں تو وہ بھی بقیہ دن روزہ دار کی طرح پورا کرے (یعنی باقی دن کچھ نہ کھائے) اور جس نے صبح اس حال میں کی ہے کہ وہ روزہ دار ہے وہ روزہ سے رہے حضرت ربیع کہتی ہیں

اس (حکم) کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی رکھاتے اور ان کے لئے اون کا کھلونا بنا دیتے جب ان میں کوئی کھانے کے لئے رونے لگتا تو ہم ان کو یہ کھلونا دیدیتے (وہ بہل جاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔ ابو عبد اللہ یعنی بخاری نے کہا عین اون ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وَنُصُومُ صَبِيَانَا"

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۲۶۳، أخرجه مسلم في الصوم.

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ثابت کرنا ہے کہ نابالغ بچے کو ترمین و مشق کے لئے روزہ رکھانا مشروع اور جائز ہے۔

وفات عمر: ایک شخص نے رمضان المبارک میں شراب پی لی جب اس کو سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے اس کی ناک اور منہ سونگھا جب شراب کی بو معلوم ہوئی تو فرمایا "ارے کبخت تو نے یہ کیا حرکت کی ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں پھر اس پر حد جاری کی یعنی اسی کوڑے مارے اور ملک شام کی طرف جلا وطن کر دیا (فتح)۔

﴿ بَابُ الْوِصَالِ ۱۲۳۲ ﴾

وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى "ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ" وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ.

صوم وصال کا بیان

اور جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پھر تم لوگ رات تک روزے پورا کرو (سورہ بقرہ) اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر مہربانی کی اور انہیں باقی رکھنے کے لئے (یعنی امت کی طاقت باقی رکھنے کے لئے) صوم وصال سے منع فرمایا اور تعمق (ختی) مکروہ ہے۔

﴿ ۱۸۳۸ ﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي أَوْ إِنِّي أَبَيْتُ أَطْعَمُ وَأَسْقِي ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صوم وصال مت رکھو لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے یا یہ فرمایا میں رات گزارتا ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة فانه يوضح جواب الترجمة.

تعدیه موضعاً | والحديث هنا م ۲۶۳، ویاتی الحدیث م ۱۰۷۵، واخرجه مسلم فی الصوم ص ۲۵۱۔

۱۸۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِنْكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضعاً | والحديث هنا م ۲۶۳، ومرو الحدیث م ۲۵۷۔

۱۸۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي آبِئْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ صوم وصال مت رکھو اگر تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو سحر تک رکھے (یعنی سحر تک کچھ نہ کھائے پھر سحری کھالے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ارشاد فرمایا میں تمہارے مثل نہیں ہوں (یعنی تم میرے مثل نہیں ہو) میں رات گزارتا ہوں تو میرے لئے ایک کھلانے والا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا ہے جو پلاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضعاً | والحديث هنا م ۲۶۳، ویاتی الحدیث م ۲۶۴۔

۱۸۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَذْكُرْ عُمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ پر مہربانی کی بنا پر صوم وصال سے منع فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا حضور تو صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ابو عبد اللہ بخاری نے کہا کہ عثمان کی روایت میں یہ لفظ ”رحمة لهم“ نہیں ہے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۶۳، واخرجه مسلم في الصيام ص ۲۵۶۔

صوم وصال کی معنی ہیں دو دن یا اس سے زائد روزوں کو ملانا اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) دو دن مسلسل روزہ اس طرح رکھے کہ درمیانی رات میں دن کی طرح کچھ نہ کھائے نہ پئے یعنی

بغیر افطار کئے اور بغیر سحری کھائے دوسرا دن روزہ رکھ لیا جائے یہ وصال تام ہے۔ چنانچہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں ”فسر ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ الوصال بصوم یومین لا یفطر بینہما“ (دائع الصائغ مطبوعہ ذریابکڈ پوڈو بندج ص ۲۱۷)

(۲) دوسری صورت وصال ناقص کی ہے کہ پورا دن روزہ رکھ کر افطار کے وقت کھاپی لے اور ساری رات کچھ کھائے پئے بغیر اگلے دن روزہ رکھے۔ یا افطار کے وقت کچھ نہ کھائے اور سحری کے وقت کھالے۔

مقصد | امام بخاری نے صوم وصال کے سلسلے میں دو باب قائم کئے ہیں پہلا باب وصال تام اور دوسرے باب سے وصال ناقص کی طرف اشارہ ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے بخاری نے کوئی حکم نہیں لگایا۔

شرعی حکم | وصال ناقص تو عند الجمہور بلا کراہت جائز ہے لیکن خلاف افضل ہے صرف بعض ظاہریہ ناجائز کہتے ہیں وصال تام کے بارے میں صرف شوافع کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے لیکن حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے، ممانعت بنا بر شفتت ہے بنا بر حرمت نہیں صحابہ کرام سے صوم وصال ثابت ہے تفصیل کے لئے کتب فقہ دیکھئے

﴿ باب ۱۲۳۳ التَّكْيِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالِ رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴾

اس شخص کے لیے سزا کا بیان جو صوم وصال بکثرت رکھے۔

اس کو حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

۱۸۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِئْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ

بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُمْ كَمَا تَسْتَكْبِلُ لَهُمْ حِينَ
أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے ایک مسلمان شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون میرے مثل ہے؟ میں اس حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے جب لوگ صوم وصال سے باز نہیں آئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ ایک دن پھر ایک دن یعنی دو دن صوم وصال رکھا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاند پیچھے رہتا یعنی چاند نہ ہوتا تو میں مزید صوم وصال رکھتا آپ ﷺ کا یہ ارشاد ان لوگوں پر عتاب کے لئے تھا (گویا ان کو سزا دینے کے لئے فرمایا) جب وہ صوم وصال سے باز نہ آئے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لو تأخر لزدتكم" الى آخره.

تعدیل ووضوح والحديث هنا من ۲۶۳، ویاتی الحدیث من ۲۶۳۔

۱۸۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ اللَّهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَيْتُ بِطُعْمِنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَأَكْلِفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ﴿

ترجمہ امام سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے دوبار فرمایا کہ صوم وصال سے بچو، عرض کیا گیا کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں رات بسر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تم اتنے ہی اعمال کی مشقت اٹھاؤ جتنی کی تم کو طاقت ہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ياكم والوصال"۔

تعدیل ووضوح والحديث هنا من ۲۶۳ و من الحدیث من ۲۶۳، ویاتی من ۱۰۱۲، ۱۰۷۵، ۱۰۸۳۔

مقصد امام بخاری نے ترجمہ میں اکثر کی قید کا مقصد کی طرف اشارہ فرمادیا ہے کہ کبھی کبھار صوم وصال رکھ سکتا ہے بشرطیکہ تکلیف نہ ہو کیونکہ آنحضرت ﷺ امت پر نہایت شفیق تھے آپ ﷺ نہیں پسند کرتے تھے کہ اتنی تکلیف اٹھائے جس سے کمزور ہو جائے۔

﴿بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ﴾^{۱۲۴۴}

سحری تک صوم وصال رکھنے کا بیان

۱۸۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِی ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ یَزِيدَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا
فَأَيْكُمُ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحْرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي آيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے صوم
وصال مت رکھو اگر کوئی تم میں سے صوم وصال رکھنا چاہے تو سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں رات بسر کرتا ہوں میرے لئے ایک
کھلانے والا ہے جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلانے والا ہے جو مجھ کو پلاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأيكم أراد أن يواصل فالواصل حتى السحر"

تعد موضوع والحديث هنا ص ۲۶۲، ومر الحديث ص ۲۶۳۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس سے صوم وصال کی دوسری صورت وصال ناقص کا جواز بیان کرنا ہے جو امام احمد
بن حنبل کا مذہب ہے یعنی امام بخاری امام احمد کی تائید و موافقت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس باب کے تحت علامہ
تسلائی فرماتے ہیں "باب جواز الوصال الى السحر، اطلق عليه وصلاً لمشاہتہ له فی الصورة"
الخ (ارشاد الساری) یعنی دراصل یہ صوم وصال نہیں ہے مگر صورتاً مشابہت کی وجہ سے اسکو صوم وصال کہتے ہیں کیونکہ
صوم وصال تو یہ ہے کہ دن کی طرح پوری رات کچھ نہ کھائے نہ کچھ پیے اور یہ صرف دعویٰ نہیں ہے کہ صوم وصال کی
حقیقت اسماک جمع اللیل ہے "لقد ورد انه صلى الله عليه وسلم كان يواصل من سحر الى سحر"
رواه احمد و عبد الرزاق عن علي (ارشاد الساری)۔

﴿ **بَابٌ ۱۲۳۵** مِنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ

قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ ﴿

اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کیلئے قسم دے اور وہ روزہ توڑ ڈالے تو اس پر

قضا نہیں ہے جبکہ روزہ توڑنا اس کے لئے مناسب ہو (مثلاً کمزور ہے)

یہ شافعیہ و حنابلہ کا مذہب ہے لیکن حنفیہ مالکیہ کے نزدیک نفل روزہ قصداً توڑنے پر قضا واجب ہے تفصیل گذر چکی ہے

﴿ ۱۸۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ

بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ

وَأَبَى الدَّرْدَاءِ فَنَزَرَ سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَصْنَعٍ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلِ فَأَكَلْتُ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمَ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ لِمَ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا مَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَخِطَ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو جحیفہ (دعہ بن عبد اللہ سوائی) نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارگی کا رشتہ قائم فرمایا ایک مرتبہ سلمان حضرت ابوالدرداء سے ملاقات کرنے گئے تو ام الدرداء کو خستہ حال دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کوئی رغبت نہیں ہے پھر حضرت ابوالدرداء آگئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھائیے میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا تو ابوالدرداء نے کھایا جب رات ہوئی تو ابوالدرداء نماز کے لئے اٹھنے لگے پھر سلمان نے کہا سو جائیے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان نے کہا اب اٹھئے پھر دونوں نے نماز پڑھی اور سلمان نے ابوالدرداء سے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے اہل (تمہاری اہلیہ) کا بھی تم پر حق ہے اس لئے ہر ایک حق والے کا حق دو اس کے بعد حضرت ابوالدرداء نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ سب بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان ابا الدرداء صنع لسلمان طعاماً وكان سلمان صائماً فافطر بعد محاورۃ ثم لما اتى النبي صلى الله عليه وسلم واخبره بذلك لم يامرہ بالقضاء.

تحریر ووضوح والحدیث ہنا ص ۲۶۳، وہابی ص ۹۰۶، وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الزُّهْدِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ. **مقصد** مقصد یہ ہے کہ نفل روزہ اگر کوئی توڑ دے تو قضا لازم نہیں یہی مذہب حضرات شوافع اور حنابلہ کا ہے گویا امام بخاری شوافع اور حنابلہ کی تائید و موافقت کر رہے ہیں تفصیل گذر چکی ہے کہ حنفیہ کے نزدیک قضا لازم ہوگی۔
مدلل تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے لعمراہ باری جلد اول ص ۳۱۷ تا ص ۳۱۹۔

﴿بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ﴾^{۱۲۳۶}

ماہ شعبان کے روزے کا بیان

۱۸۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرِ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (نفل) روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کسی مہینہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وما رأيتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ".

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص ۲۶۳، ومسلم، ابوداؤد، نسائی كلهم في الصوم والترمذی فی الشمال.

۱۸۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ لِأَنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُوومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوِمَ عَلَيْهَا ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزہ نہیں رکھتے تھے آپ ﷺ پورے شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے اتنا ہی (نیک) عمل اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکے گا یہاں تک کہ تم ہی (عمل کرنے سے) تھک جاؤ گے اور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ وہ نماز پسند تھی جب پر مداومت ہو (ہمیشہ پڑھی جائے) اگرچہ تھوڑی ہو اور آپ ﷺ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو اس پر مداومت کرتے (ہمیشہ اس کو پڑھتے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فانه كان يصوم شعبان كله".

تعد موضوع | والحديث هنا م ۲۶۴، ويأتي م ۹۵۷، ومسلم والنسائي في الصوم.

مقصد | اس باب سے امام بخاری نقل روزوں کا بیان شروع کر رہے ہیں یوں تو آپ ﷺ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھتے تھے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے تھے جس کی وجہ میں مختلف اقوال منقول ہیں مگر سب سے وجہ اور اعلیٰ وجہ یہ ہے کہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں چنانچہ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: "والاولیٰ فی ذالک ماجاء فی حدیث اصح مما مضیٰ اخرجه النسائی و ابو داؤد وصححه ابن خزيمة عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله لم ارك تصوم من شهر من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب و رمضان وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم". (بخ ج ۴، م ۱۷۴)۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت اسامہ بن زید نے حضور اقدس سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی مہینے میں اتنا روزہ نہیں رکھتے جتنا شعبان میں رکھتے ہیں ارشاد فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے رہوں۔ "يصوم شعبان كله" یہاں کل سے مراد اکثر ہے کہ آپ ﷺ شعبان میں اکثر روزہ رکھتے تھے اسے تغلیباً کل سے تعبیر کر دیا ورنہ روایات میں تعارض ہوگا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اذا انصف شعبان فلا تصوموا" (ابو داؤد م ۳۱۹)

(۲) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی شعبان کے اول عشرہ میں روزہ رکھتے تھے اور کبھی وسط عشرہ میں اور کبھی آخری عشرہ میں، اس کو پورے شعبان سے تعبیر کر دیا گیا۔

(۳) آئندہ باب میں حضرت ابن عباس کی حدیث آرہی ہے جس سے مزید وضاحت ہوگی۔

﴿بَابُ مَا يُدْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَافْطَارِهِ﴾

نبی اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے بارے میں جو منقول ہے

۱۸۵۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ هَيَّزَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُصُومُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورے مہینہ کا روزہ کبھی نہیں رکھا اور آپ ﷺ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کہ کہنے والا کہتا بخدا روزہ نہیں چھوڑیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا اب روزہ نہیں رکھیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يبين صومه و فطره.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۶۳، واخرجه مسلم في الصوم والترمذی في الشمال.

۱۸۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدِ اللَّهِ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفِطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفِطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ اللَّهِ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ﴾

ترجمہ حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں اتنے دنوں افطار کرتے کہ ہم سمجھتے کہ اس مہینہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور روزہ رکھتے تو اتنے دنوں تک کہ ہم سمجھتے کہ اب افطار نہیں کریں گے (یعنی روزہ نہیں چھوڑیں گے) اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوا کہ آپ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اور اگر منظور ہوتا کہ آپ ﷺ کو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اور سلیمان نے حمید سے یوں روایت کی انہوں نے اس سے روزے کے بارے میں پوچھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يذكر عن صومه صلى الله عليه وسلم وعن الفطاره على الوجه المذكور فيه.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۶۳، ومرا الحديث ص ۱۵۳۔

۱۸۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مُفِطِرًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مَسْنُوتٌ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شِمَمَتْ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴾

ترجمہ حمید نے کہا میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مہینہ میں جب میں چاہتا تھا آپ ﷺ کو روزہ دار دیکھوں تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کو افطار کی حالت میں (یعنی بے روزہ) دیکھوں تو دیکھ لیتا اور رات میں جب نماز میں کھڑا دیکھنا چاہتا تو

نماز پڑھتے دیکھتا اور جب سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو سوتے ہوئے دیکھ لیتا اور میں نے کسی ریشم اور ریشمی کپڑے کو بھی رسول اللہ ﷺ کی تمغیل سے زیادہ نرم نہیں پایا اور میں نے کسی مشک یا عنبر کو نہیں سونگھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوشبودار ہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة مثل ما تقدم في الحديث السابق.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۲۶۲ تا ص ۲۶۵، ومر الحديث ص ۱۵۳، وص ۲۶۳۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ آنحضرت ﷺ کے روزے کی کثرت ذکر کر کے امت کو روزے کی ترغیب دینا ہے آنحضرت ﷺ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی روزہ رکھتے لیکن آپ ﷺ نے کبھی رمضان کے علاوہ پورے مہینے روزہ نہیں رکھا اور نہ صوم دھر رکھا بلاشبہ آپ ﷺ کو قوت تھی لیکن امت کی آسانی کے لئے آپ ﷺ نے ایسا کیا روزہ بھی ہے افطار بھی، قیام بھی ہے اور اہل حق کے حقوق کی ادائیگی بھی۔

﴿ بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ ۱۲۳۸ ﴾

روزہ کے بارے میں مہمان کا حق (یعنی مہمان کی خاطر نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ دینا)

۱۸۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنْ لَزُورَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزُوجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمٌ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پھر حدیث بیان کی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے عرض کیا اور صوم داؤد کا کیا مطلب؟ (یعنی حضرت داؤد کیونکر روزے رکھتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة في قوله "ان لزورك عليك حقا" والزور هو الضيف.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۲۶۵، ومر الحديث ص ۱۵۳، ویاتی ص ۲۶۵، // // // // وص ۲۶۶،

وص ۲۸۰ وص ۳۸۶، وص ۷۵۵، وص ۷۵۶، وص ۷۸۳، وص ۹۰۵، وص ۹۲۸، واخرجه مسلم في الصوم

والنسائي في الصوم.

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ اتنا ہی نفل روزہ رکھنا چاہئے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو یہاں یہ حدیث مختصر ہے اسی صفحہ میں مفصل حدیث آ رہی ہے۔ نیز صوم داؤد کی تشریح بھی آئے گی انشاء اللہ۔

﴿بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ﴾^{۱۲۳۹}

روزہ کے بارے میں جسم کا بھی حق ہے

۱۸۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسَبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا أَمْثَالِهَا فَإِذَا ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُنَّ لَهُ لَشَدَدَتْ عَلَيْهِ لَشَدَدٌ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي آجِدُ قُوَّةَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصْفُ الدَّهْرَ قَالَ لَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے؟ (یعنی مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے) کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات میں کھڑے نماز پڑھتے ہو میں نے عرض کیا ہاں سچ ہے یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو ایسا مت کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر، رت کو قیام لیل بھی کر اور سویا بھی کر اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور بلاشبہ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور پیشک تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور پیشک تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے لئے یہ کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن کا روزہ رکھ لے کیونکہ ہر نیکی (کا بدلہ) دس گنا ہے (تو تین کے تیس ہوتے) تو یہ صیام الدہر ہو گیا (تو گویا ساری زندگی روزہ رکھا) حضرت عبد اللہ نے کہا پھر میں اپنے اوپر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ اور اس پر زیادہ مت کر میں نے عرض کیا اللہ کے نبی داؤد علیہ

السلام کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا آدمی نے کہ (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار) راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ معمر ہونے کے بعد کہا کرتے تھے اے کاش کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

(یعنی یوزھا ہونے کے بعد قوت کمزور ہوگئی تو افسوس کرتے کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اتنا روزہ نہ رکھنا چاہئے کہ بے طاقت ہو جائے اور دوسرے فرائض ادا نہ کر سکے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فان لجسدك عليك حقا".

تعدی و موضع | والحديث هنا ص ۲۶۵، ومرو الحديث ص ۱۵۴، ویاتی ص ۲۶۵، // // // ص ۲۶۶،
ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، // // ص ۸۳، ص ۹۰۵، ص ۹۲۸، //

مقصد | مقصد یہ ہے کہ نفل روزے اتنے نہ لازم کر لے کہ طاقت کمزور ہو جائے اور نباہ نہ سکے نفل روزے یا نفل نماز اتنی ہی اپنے اوپر لازم کرے کہ مداومت کر سکے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ ﴾

ہمیشہ (یعنی تمام عمر) روزے رکھنے کا بیان

۱۸۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا صُومَ نَ النَّهَارَ وَلَا قُومَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَلَقْتُ لَهُ قَدْ قُلْتَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفِطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَشِيرَ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامٌ دَاوُدَ وَهُوَ الْفَضْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ میں یہ کہتا

ہوں ”خدا کی قسم میں تو دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت میں کھڑا رہوں گا جب تک زندہ رہوں گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا) تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بیشک میں نے یہ کہا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھ سے نہ ہو سکے گا تو ایسا کر کہ روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر، اور قیام لیل بھی کر اور سو یا بھی کر اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کر اس لئے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور صیام دہر کے مانند ہوگا (کیونکہ تین روزے کا ثواب تیس ہوگا تو گویا ساری عمر روزہ ہوگا) میں نے عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ قوت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ ”وذلك مثل صیام الدھر“

تقدیر موضوعہ | والحديث هنا ص ۲۶۵، ومر الحديث ص ۱۵۴ // // ویاتی ص ۲۶۵، // وص ۲۶۶، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۸۳، ص ۹۰۵، ص ۹۲۸۔

مقصد | امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ صوم دہر مشروع ہے یا نہیں؟ جائز ہے یا نہیں؟ مگر تعارض ادلہ کی وجہ سے حکم کی تصریح نہیں کی۔

صوم الدہر کا مفہوم | صوم الدہر یعنی پورے سال کا روزہ رکھنا جس میں ایام منہیہ خسہ بھی داخل ہوں یہ بالاتفاق ناجائز ہے۔

(۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھنا عند الجمہور جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے یہ صورت صوم الدہر کی امام شافعیؒ کے نزدیک مستحب ہے بشرطیکہ عیدین اور ایام تشریق میں افطار کرے روزہ چھوڑ دے اور فرائض و حقوق واجبہ میں خلل پیدا نہ ہو اگر خلل واقع ہو تو ممنوع ہے۔

یعنی صوم دہر سے ممانعت کی حدیث میں خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جو ایام ممنوعہ کو بھی روزوں میں داخل کر لیں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں ”اختلف العلماء فیہ فذهب اهل الظاهر الی منع صیام الدھر وذهب جماہیر العلماء الی جوازہ اذا لم یضم الایام المنہی عنہا وہی العیدان والتشریق ومذهب الشافعی واصحابہ ان سرد الصیام اذا افطر العیدین والتشریق لا کراهۃ فیہ بل ہو مستحب بشرط ان لا یلحقہ بہ ضرر ولا یفوت حقاً فان تضرر او فوت حقاً فمکروہ۔ الخ (شرح نووی مسلم ج اول ص ۳۶۵)۔

﴿ بَابٌ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴾

روزے میں اہل و عیال کا حق، اس کو ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ نے

نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے

۱۸۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ أبا العباس الشاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فِيمَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا لَقِيْتَهُ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبِرْكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتُصَلِّي وَلَا تَنَامُ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَتَمَّ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَبُ لِذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ قَالَ فَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَكَانَ لَا يَفْرُ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهِدِي يَا نَبِيَّ اللَّهُ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدِ مَرَّتَيْنِ ﴾

ترجمہ | ابو العباس شاعر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں لگاتار روزے رکھا کرتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہوں اب یا تو آپ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا یا میں خود آپ ﷺ سے ملا آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو روزے رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور سوتا نہیں تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور عبادت بھی کر اور آرام بھی کر کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے اور تیری جان اور تیری بیوی، بال بچوں کا تجھ پر حق ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے پوچھا ”وہ کس طرح؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے اور دشمن کے مقابلہ میں نہ بھاگتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے عطاء بن ابی رباحؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ صیام ابد یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت کیا فرمایا اتنا جانتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار یہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”وأهلك عليك حقا“

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۵، قوله رواه ابو جحيفة تقدم موصولاً قبل خمسة

ابواب ص ۲۶۴ و حدیث عبداللہ بن عمروؓ مر الحدیث فی ص ۱۵۴، ویاتی ص ۲۶۵، // و ص ۲۶۶،
 و ص ۲۸۵، و ص ۲۸۶۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان شرائط کے ساتھ صوم دہر جائز ہے کہ ایام منہیہ میں روزہ نہ رکھے بلکہ افطار کرے اور فرائض و حقوق واجبہ میں خلل پیدا نہ ہو تو صوم الدہر جائز ہے یعنی بخاریؒ جمہور کی تائید و موافقت فرما رہے ہیں۔

”لا صام من صام الابد“ اس سے ان حضرات نے دلیل لی جنہوں نے صوم الدہر کو مکروہ جانا ہے ابن عربی نے کہا جب آنحضرت ﷺ نے صائم الدہر کی نسبت یہ فرمایا کہ اس نے روزہ نہیں رکھا اب اس کو ثواب کی کیا توقع ہے؟ بعضوں نے اس حدیث میں صوم دہر سے یہ مراد لیا ہے کہ ایام ممنوعہ میں بھی افطار نہ کرے اور اسکی ممانعت شفق علیہ ہے اگر ایام ممنوعہ میں روزہ نہ رکھے اور باقی دنوں میں روزہ رکھے بشرطیکہ اہل حقوق کے حقوق میں خلل پیدا نہ ہو تو جواز میں کوئی شبہ نہیں، صحابہ کرام سے صوم دہر ثابت ہے مگر ہر حال میں افضل یہی ہے کہ صوم داؤد رکھے جو اگلے باب میں آ رہا ہے۔

﴿ باب ۱۲۴۲ صَوْمِ يَوْمٍ وَافْطَارِ يَوْمٍ ﴾

ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کا بیان

۱۸۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لِمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا وَقَالَ أَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ لِمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو حضرت عبداللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں پھر ہمیشہ رہا یعنی یہی سوال و جواب ہوتا رہا آخر آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کرو اور ہر مہینے میں ایک ختم قرآن کر عبداللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں پھر یونہی گفتگو رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین روز میں ختم کر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”صم یوماً و افطر یوماً“۔

تعدیل موضعہ | و الحدیث هنا ص ۲۶۵، و مر الحدیث ص ۱۵۴، // // ویاتی ص ۲۶۵ تا ص ۲۶۶،

// ص ۷۵۵۔

مقصداً امام بخاری کا مقصد ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کی فضیلت بیان کرنا ہے "قاله العینی والیہ میل الحافظ کما سیاتی فی الباب الآتی۔"

﴿ بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴾

حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ

۱۸۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يَتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهْتَ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمٌ فَلَا تَلَاةَ أَيَّامٍ صَوْمِ الدَّهْرِ كَمَلَهُ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَفِصْمٌ صَوْمٌ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَأَقَى ﴾

ترجمہ حبيب بن ثابت نے کہا میں نے ابو العباس شاعر سے سنا ان پر حدیث کی روایت میں تہمت نہ تھی (معتبر تھے) انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر سے سنا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو برابر ہر روز روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے میں نے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو ایسا کریگا تو تیری آنکھ دھنس جائے گی اور جان کمزور ہو جائے گی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا (اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے عادت ہو جائے گی اس میں کلفت و مشقت باقی نہیں رہے گی تو اصل مقصد جو ریاضت کرنسی ہے وہ مقصد حاصل نہ ہوگا تو ثواب بھی فوت ہو جائے گا) ہر صیغے میں تین روزے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار (یعنی روزہ نہیں رکھتے تھے) اور جب دشمن سے ڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "لفصم صوم داؤد علیہ الصلوۃ والسلام۔"

تقریر موضعاً والحدیث هنا ص ۲۶۵ ۲۶۶، ومر الحدیث ص ۱۵۳، وص ۲۶۵، ویاتی ص ۲۶۶، وص ۳۸۵، وص ۳۸۶، وص ۷۵۵، وص ۷۵۶، وغیرہ۔

۱۸۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ
الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلِيَّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَالْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً
مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفَ فَجَلَسَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا
يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِسَعَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ النَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا ﴿

ترجمہ | ابو قلابہ نے کہا مجھ کو ابو الملیح نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں تیرے باپ (زید) کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو
بن عاصؓ کے پاس گیا انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ
میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کے لئے چمڑے کی توشک بچھائی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی
تھی آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور توشک میرے اور آپ ﷺ کے درمیان میں رہ گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھ
کو ہر مہینے میں تین روزہ کافی نہیں ہے؟ عبد اللہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو اس سے زیادہ طاقت
ہے) آپ ﷺ نے فرمایا اچھا پانچ، تو میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا سات میں نے رض
کیا یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا نو، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا گیارہ، اس
کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے جو عمر بھر کا نصف
ہے ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا صوم فوق صوم داود عليه
الصلوة والسلام".

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۲۶۶، ومر الحديث ص ۱۵۴، // // وص ۲۶۵، // // وياتي ص ۲۸۵،
وص ۲۸۶، وص ۷۵۵، وص ۷۵۶، وص ۷۸۳، وص ۹۰۵، وص ۹۲۸ // //

مقصد | باب سابق میں ترجمہ الباب قائم کیا گیا تھا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار افضل ہے جیسا کہ سابق
باب کے مقصد میں گذر چکا اب یہ ترجمہ الباب "باب صوم داؤد علیہ السلام" سے مقصد یہ ہے کہ اس
صورت سے روزہ رکھنا ایک پیغمبر یعنی حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار ہے۔ واللہ اعلم

تشریح | دخلت مع ابيك : ابوالملیح ابو قلابہ عبد اللہ بن زید سے کہتے ہیں یعنی مع ابيك میں خطاب ابو قلابہ
(بکسر القاف) سے ابو قلابہ کے والد کا نام زید تھا جیسا کہ ص ۹۲۸/ میں تصریح ہے عن ابي قلابة

قال اخبرني ابو المليح قال دخلت مع ابيك زيد علي عبد الله بن عمرو. الخ
اشكال: قلت يا رسول الله سے جواب کیونگر ہوا؟ جواب یہ ہے کہ جواب محذوف ہے تقدیرہ
"لا یکنی الثلاثة یارسول الله" و كذلك یقدر فی البواقی. یعنی یہ تین مجھ کو کافی نہیں یارسول اللہ۔

﴿باب ۱۲۳۳ ضیام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة﴾

ایام بیض (یعنی چاندنی رات) کے تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے

(ایام بیض سے مراد وہ ایام ہیں جن کی راتیں ابتدا سے انتہا تک یعنی پوری رات چاندنی ہو "بیض" جمع ہے
ایض کی جس کے معنی ہیں سفید، یعنی وہ ایام جن کے دن اور رات دونوں روشن ہوں تو چونکہ تیرہ چودہ، اور پندرہ
تاریخ کی رات بھر چاندنی رہتی ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ ان کے دن اور رات روشن ہیں۔
(اس کی تعیین میں اقوال بہت ہیں لیکن اربع الاقوال یہی ہے کہ ایام بیض سے ہر مہینہ کی تیرہ ہوں، چودہ ہوں
اور پندرہ ہوں تاریخ مراد ہے)۔

﴿۱۸۶۸﴾ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيِ الضُّحَىٰ وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا میرے خلیل (میرے جانی دوست) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے ہر
مہینے میں تین روزے رکھنے کی، اور چاشت کی دو رکعتوں کی، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔
مطابقتہ للترجمۃ علامہ ابن بطال وغیرہ نے کہا ہے کہ حدیث الباب کی مطابقت ترجمۃ الباب سے نہیں ہے اس
لئے کہ حدیث میں ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا ذکر ہے ایام بیض کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

جواب: امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو
نسائی میں حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "صیام ثلاثة ایام من کل شهر
صیام الدهر وایام البیض صبیحة ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة" (نسائی اول ص ۲۵۶ کتاب
الصیام) دوسری روایت حضرت ابو ذر سے مروی ہے "امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نصوم من
الشهر ثلاثة ایام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة"۔ (نسائی اول ص ۲۵۷ کتاب الصیام)
اسی نسخہ میں ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے "ان كنت صائماً فصم الغر" (نسائی اول ص ۲۵۷)

یعنی اگر تجھ کو روزہ رکھنا ہے تو روشن دنوں کا روزہ رکھ، الغر، اغر کی جمع ہے اس کا موصوف ایام محذوف

ہے یہ ایام بیض کی دوسری تاویل ہے۔

عبدالملک بن قنادہ بن سلمان اپنے باپ قنادہ سے روایت کرتے ہیں ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلث عشرة واربعة عشرة وخمس عشرة قال وقال من کھیأة الدهر (ابوداؤد اول کتاب الصیام ص ۳۳۲)

خلاصہ یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے سے مراد میں نیز روایات میں اختلاف ہے مگر ارجح عندا الجمهور یہی ہے کہ مراد ایام بیض کے روزے ہیں۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۱۲۳۵ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يَفْطِرْ عِنْدَهُمْ﴾

جو کسی قوم کی ملاقات کے لئے گیا اور وہاں (نفل) روزہ نہیں توڑا

۱۸۶۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلِيمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا وَسَمْنَكُمْ فِي سِقَالِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ لَدَعَا لِأُمِّ سَلِيمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ أَلَلَّهُمْ أَرْزُقُهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنَ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَنِي ابْنَتِي أُمَيْمَةُ أَنَّهَا دُفِنَ لِصُدْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجِ الْبَصْرَةِ بِضَعِّ وَعَشْرُونَ وَمِائَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ ام سلیمؓ کے پاس تشریف لائے تو ام سلیمؓ آپؐ کے پاس کھجور اور گھی لائیں آپؐ نے فرمایا گھی کو اس مٹک میں اور کھجور کو اس کے برتن میں لو تا وہ اس لئے کہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپؐ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی پھر ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک خاص بچہ ہے (جس کے لئے دعا چاہتی ہوں) آپؐ نے فرمایا وہ کیا (یعنی وہ کون ہے؟) ام سلیمؓ نے کہا وہ آپؐ کا خادم انسؓ ہے اب آنحضرتؐ نے آخرت اور دنیا کی ہر خیر کی میرے لئے دعا فرمائی آپؐ نے یہ دعا کی اے اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اسے برکت عطا فرما (حضرت انسؓ کا بیان ہے) میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور میری (بڑی) بیٹی امینہ نے

مجھ سے بیان کیا کہ بصرہ میں حجاج بن یوسف کے آنے کے وقت تک میرے صلیبی بچے ایک سو بیس سے زیادہ دفن کئے جا چکے تھے۔

دوسری سند وقال ابن ابی مریم النخ اور ابن ابی مریم نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس سے سنا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

امام بخاری کا مقصد اس سند کے نقل سے یہ ہے کہ حمید کا سماع حضرت انسؓ سے ثابت ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة. کیونکہ حضور اکرم ﷺ حضرت ام سلیم کے یہاں تشریف لے گئے باوجودیکہ کھانا پیش کیا گیا لیکن حضور ﷺ نے روزہ نہیں توڑا معلوم ہوا کہ مہمان کو بلا عذر میزبان کے پاس روزہ نہیں توڑنا چاہئے لقولہ تعالیٰ "لا تبطلوا اعمالکم" تفصیل گذر چکی ہے۔

تعدیل موضعہ والحدیث هنا ص ۲۶۶، ویاتی الحدیث ۹۳۸، مختصراً و کذا ص ۹۳۹، ص ۹۴۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کے لئے جائے اور مہمان بنے تو میزبان کی خوشنودی کے لئے بلا عذر شرعی نقل روزہ بھی توڑنا جائز نہیں۔ اگر توڑ دیا تو مسلح اختلاف ائمہ گذر چکا۔

تشریح اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص ملاقات کے لئے آئے تو حسب مقدر کھانا پلانا بھی چاہئے ال عرب کا مشہور مقولہ ہے "من زار احداً ولم یاکل عنده شیئاً فکانما زار میتاً"

یعنی جو کسی کی ملاقات کے لئے گیا اور اس کے یہاں کچھ کھایا نہیں تو گویا وہ مردے کی ملاقات کو گیا۔

﴿بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ﴾^{۱۲۳۶}

مہینہ کے آخر کاروزہ

۱۸۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ لِقَالَ يَا أَبَا فَلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَّ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَغْنَى رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقْلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرِّ شَعْبَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ شَعْبَانَ أَصَحُّ ﴿

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود عمران سے یا اور کسی شخص سے پوچھا اور عمران بن حصینؓ سے تھے اے فلاں کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ نہیں رکھا؟ ابو نعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا یعنی رمضان کے (اخیر کا روزہ) اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نے یہ روزہ نہیں رکھا تو دو دن روزہ رکھ، صلت راوی نے یہ "اظنہ یعنی رمضان" نہیں کہا امام بخاریؒ نے کہا "اور ثابت نے مطرف سے انہوں نے عمران سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے "من سر شعبان" کہا (یعنی شعبان کے اخیر کا روزہ نہیں رکھا اور یہی صحیح ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من قوله "اما صمت سرر هذا الشهر".

تعمیر و مضمون والحديث هنا ص ۲۶۶، اخرجه مسلم، ابو داؤد، والنسائی كلهم في الصوم.

مقصد مقصد اس باب سے مہینہ کے آخری دن کے روزے کی فضیلت بیان کرنا ہے اور ترجمہ سے اشارہ کر دیا ہے کہ حدیث سے اگرچہ شعبان کا آخری معلوم ہوتا ہے مگر مقصد ہر مہینے کے آخر کے روزے کی فضیلت ہے تاکہ مکلف کو عادت ہو جائے فان قلت يعارض هذا النهي يتقدم رمضان بصوم يوم او يومين، قلت لا معارضة لقوله في حديث النهي الا رجل كان يصوم صوماً فليصمه. (عمدہ)

﴿بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾^{۱۲۴۷}

وَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَفْطِرَ يَعْنِي إِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ بَعْدَهُ.

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

اور اگر کسی نے جمعہ کے روزہ رکھا تو اس پر لازم ہے کہ روزہ توڑ دے یعنی جبکہ اس سے پہلے روزہ نہ رکھا ہو اور نہ جمعہ کے بعد (شنبہ کو) روزہ رکھنے کا ارادہ ہو۔

۱۸۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ

يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ أَنْ يَنْقِرَ بِصَوْمِهِ ﴿

ترجمہ محمد بن عباد نے کہا میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، ابو عاصم کے علاوہ اوروں نے یہ زیادہ کیا کہ تمہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے (منع فرمایا ہے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان صوم یوم الجمعة منفرداً مکروہ والترجمة تتضمن معنی الحدیث.

تعدیل ووضوح والحدیث هنا ص ۲۶۶، واخرجه مسلم، نسائی وابن ماجه فی الصوم.
 ۱۸۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن روزہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "لا يصوم احدكم يوم الجمعة" الى آخره۔
تعدیل ووضوح والحدیث هنا ص ۲۶۶، واخرجه مسلم والنسائی وابن ماجه فی الصوم.

۱۸۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِينَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَافْطِرِي وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَافْطَرَتْ ﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ان کے پاس جمعہ کے دن تشریف لائے اور وہ روزہ سے تھیں آپؐ نے فرمایا کیا گزشتہ کل (جمعرات کو) تو نے روزہ رکھا تھا؟ عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا آئندہ کل (شنبہ کو) روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈالو، اور حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے ابو ایوب نے بیان کیا ان سے حضرت جویریہؓ نے کہ آپؐ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے روزہ کھول دیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح والحدیث هنا ص ۲۶۶ تا ص ۲۶۷۔

مقصد اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ جمعہ کے دن منفرداً روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ ایک روز قبل یعنی پنجشنبہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن روزہ رکھے تو بلا کراہت جائز ہے یا جمعہ کے ساتھ شنبہ کو روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے تو جمعہ کے دن روزہ جائز ہے، یہی امام بخاریؒ کے ترجمہ الباب اور نقل کردہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

مذہب ائمہ | حضرات شوافع اور حنابلہ کے نزدیک تنہا صرف جمعہ کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(۲) حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک جمعہ کے روز منفرداً بھی روزہ رکھنا مطلقاً جائز ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن

مسعود سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرة کل شهر ثلاثة ایام
وقل ما کان یفطر یوم الجمعة. (ترمذی اول مس ۹۳ فی ابواب الصوم)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اکثر روزہ رکھتے تھے یہی امام

مالک کا بھی مذہب ہے۔

بخاری کے پیش کردہ احادیث کے جواب میں حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ یہ کراہت کا حکم ابتداء اسلام کا ہے

اس وقت خطرہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کے لئے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ

میں صرف یوم السبت (سنیچر) کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کر لی تھی۔

﴿بَابٌ هَلْ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْآيَامِ﴾^{۱۲۲۸}

کیا روزے کے لئے کوئی دن مقرر (یعنی خاص) کیا جاسکتا ہے؟

۱۸۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ

قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْآيَامِ

شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمُ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ﴾

ترجمہ | علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ روزے کے ساتھ کسی

دن کو خاص کرتے تھے عائشہ نے فرمایا نہیں، حضور ﷺ کا عمل دوامی ہوتا (یعنی پابندی کے ساتھ ہمیشہ کرتے) اور تم

میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله من حيث ان فيه جواباً بالاستفهام

المذكور فيها وهو انه لا يخصص شيئاً من الايام.

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۶۷، ویاتی ص ۹۵۷، واخرجه مسلم في الصوم و ابوداؤد في

الصلوة واخرجه الترمذی في الشمائل.

مقصد | امام بخاری نے ترجمہ الباب میں سوالیہ جملہ قائم کر کے کسی حکم کی تصریح نہیں فرمائی مقصد یہ معلوم ہوتا

ہے کہ کسی دن کو اس طرح مخصوص کر لینا کہ لازمی طور پر اس دن روزہ رکھیں آنحضرت ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ایسی پابندی اس روز کے روزہ کے واجب ہونے کی دلیل ہو جاتی اس لئے اس طرح کی تخصیص حضور اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس سے امام بخاریؒ کا رجحان کراہت کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

اشکال: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے جیسا کہ ابوداؤد میں روایت ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ان کے خادم و غلام نے کہا کہ آپ بوڑھے ہیں دو شنبہ اور پنجشنبہ کو کیوں روزہ رکھتے ہیں تو حضرت اسامہؓ نے کہا "فقال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس وسئل عن ذلك فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین یوم الخمیس (ابوداؤد اول کتاب الصوم ص ۳۳۱)

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس (ترمذی اول ابواب الصوم ص ۹۳) معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تصد کر کے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے۔

جواب: اجیب بانہ استثناء من عموم قول عائشہ لا (قس)۔

جیسا کہ یوم عاشورہ اور ایام بیض کی تخصیص خود حدیث سے ثابت ہے۔ نیز پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں، اور یہ حدیث اس حدیث کی منافی نہیں ہے جس میں ہے یرفع عمل اللیل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل اللیل، کیونکہ ایک جگہ رفع کا ذکر ہے اور دوسری جگہ عرض کا یعنی ہر روز کے اعمال رفع کے بعد جمع ہوتے رہتے ہیں پھر ان دونوں میں پیش کئے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا اس دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہوں۔

﴿بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ﴾^{۱۲۳۹}

عرفہ کے دن روزہ کا بیان

۱۸۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي سَالِمٌ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَىٰ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَىٰ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ

الْفَضْلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ أُمَّ
الْفَضْلِ إِلَيْهِ بِقَدْحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس جھگڑا کرنے لگے کہ نبی
اکرم ﷺ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) روزہ دار ہیں یا نہیں؟ بعض نے کہا آپ ﷺ روزہ دار ہیں اور بعض نے کہا
آپ ﷺ روزے سے نہیں ہیں پھر ام الفضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور انہیں کہہ آپ ﷺ اپنے
اونٹ پر سوار تھے آپ ﷺ نے پی لیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح الابهام الذي في الترجمة
ويكون التقدير باب صوم يوم عرفة غير مستحب. الخ (عمدہ)

یعنی ترجمہ الباب میں جو ابہام تھا حدیث سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۱۸۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرَى عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ
بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ
وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ﴿

ترجمہ حضرت ميمونہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ کے بارے میں شک کیا
پھر انہوں نے آپ ﷺ کے پاس دودھ بھیجا آپ ﷺ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اس میں سے
کچھ پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في وجه مطابقة الحديث
الذي قبله.

تعد موضوعه والحديث هنا ص ۲۶۷۔

مقصد امام بخاری کا اصل مقصد تو یوم عرفہ کے روزے کا حکم بیان کرنا ہے لیکن جن حدیثوں میں عرفہ کے دن
روزے کی ترغیب ہے بخاری نے ان حدیثوں کا اس باب میں ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ حدیثیں ان کی شرط کے موافق
صحیح نہ ہوں گی حالانکہ امام مسلم نے ابوقادہ سے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک برس
آگے اور ایک برس پیچھے کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

تطبیق کی صورت یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ حاجیوں کو نہ رکھنا چاہئے اس خیال سے کہ کہیں ضعف نہ ہو جائے اور

حج کے اعمال و اذکار میں خلل واقع ہو چنانچہ اس باب کے تحت دو حدیثیں ہیں جو حج کی حالت پر مشتمل ہے باقی غیر حاجیوں کے لئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا بلاشبہ مستحب ہے باعث ثواب ہے۔

﴿باب صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ﴾^{۱۲۵۰}

عید الفطر کے دن کا روزہ

۱۸۷۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمَ الْآخَرَ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ قَالَ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ قَالَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَرَفٍ فَقَدْ أَصَابَ﴾

ترجمہ ابو عبید مولى ابن ازہر نے کہا کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ حاضر ہوا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان دو دنوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو تمہارے عید الفطر کے دن دوسرا اس روز جس میں تم اپنی قربانی میں سے کھاتے ہو۔

قال ابو عبد الله یعنی امام بخاری نے کہا اور سفیان بن عیینہ نے کہا جس نے ابو عبید کو ابن ازہر کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اور جس نے عبد الرحمن بن عوف کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن ازہر اور عبد الرحمن بن عوف دونوں اس غلام میں شریک تھے بعضوں نے کہا کہ وہ حقیقت میں حضرت عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے مگر ابن ازہر کی خدمت میں بھی رہا کرتے تھے پس ایک کے ہیضہ غلام ہوئے اور دوسرے کے مجازاً۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث انه يبين ابهام الترجمة وهو ان صوم يوم الفطر لا يصح. مطلب یہ ہے کہ ترجمہ الباب میں ابہام تھا عید الفطر کے دن روزہ؟ جائز اور ناجائز؟ کچھ نہ تھا حدیث پاک نے واضح کر دیا کہ اس روز روزہ رکھنا ناجائز ہے۔

تقریر موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۷، ویاتی الحدیث ص ۸۳۵ بطولہ و اخرجه مسلم فی الصوم ایضاً ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ کلہم فی الصوم.

۱۸۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

عن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ
وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ
الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنے اور صما سے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹنے سے کہ اس کی شرمگاہ میں کچھ نہ ہو اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "عن صوم يوم الفطر والنحر".

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۶۷، والحديث ابى سعيد هذا اربعة اجزاء القطعة الاولى قوله نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر قد مرت في ص ۱۵۹، وص ۲۵۱، وتاتي ص ۲۶۸، والقطعة الثانية والثالثة قوله وعن السماء وان يحتبى الرجل في ثوب واحد مرتا ص ۵۳، وتاتيان ص ۲۸۸، وص ۹۳۰، والقطعة الرابعة قوله وعن الصلوة بعد الصبح والعصر" مرت في ص ۸۲، وص ۱۵۹، وص ۲۵۱، وتاتي ص ۲۶۸۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ عید الفطر کے روز اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کے روز روزہ رکھنا ممنوع اور ناجائز ہے۔ یعنی ایک دن عید الفطر اور تین دن ایام قربانی۔

حکمت اس کی حکمت نصر الباری جلد چہارم میں گزر چکی ہے ص ۱۶۷، دیکھئے۔

اور اشتمال صما اور احتباء کی تشریح کے لئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۸۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ ﴾

قربانی کے دن کے روزے کا بیان

﴿ ۱۸۷۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهَى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ دو روزے عید الفطر اور قربانی کے دن اور دو بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا گیا (یعنی یہ چاروں ممنوع ہیں ناجائز ہیں)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والنحر" اي ينهى عن صوم يوم النحر.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۶۷، ومطرف نهى البيع في ص ۵۳، وص ۸۳، ويأتي ص ۲۸۷، وص ۲۸۸، وص ۸۶۵، وص ۸۶۶۔

۱۸۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا أَظْنُهُ قَالَ الْإِثْنَيْنِ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ ﴿

ترجمہ | زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک شخص نے نذر (مت) مانی کی ایک دن روزہ رکھے گا آنے والا شخص کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ نذر ماننے والے نے دو شنبہ کہا پھر اتفاق سے یہ دن عید پڑ گیا (تو کیا کرے؟) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس دن کے روزہ سے منع فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم هذا اليوم.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۲۶۷، ويأتي ص ۹۹۱۔

۱۸۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَجَبَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا ﴿

ترجمہ | قزعہ بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا اور حضرت ابوسعید خدریؓ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے چار باتیں سنیں جو مجھ کو بہت پسند آئیں

ایک تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم رشتہ دار ہو، دوسرے دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھنا چاہئے، تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھنا چاہئے، چوتھے ان تین مسجدوں کے سوا کہیں اور کیلئے سواری نہ کسی جائیں مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا صوم في يومين الفطر والاضحى".

تعد وموضعها والحديث هنا ص ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ومر الحديث ص ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۲۵۱، ومر حديث نهى الصوم ص ۲۶۷، وذكر نهى الصلوة بعد الصبح والعصر ص ۸۲، //

مقصد قال الحافظ والقول فيه كالقول في الذي قبله - یعنی سابق باب میں گذر چکا ہے کہ جس طرح عید الفطر کے دن روزہ ناجائز و ممنوع ہے اسی طرح قربانی کے دن بھی روزہ رکھنا جائز نہیں کما مر فی الباب السابق.

﴿ بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ﴾ ۱۲۵۲

وقال لي محمد بن المثنى حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنَىٰ وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا.

ایام تشریق کے روزے

اور امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن ثنی نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھتی تھیں اور ہشام کے والد بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

فائدہ: بعض نسخوں مثلاً عمدة القاری، کرمانی میں ہے "وكان ابوها يصومها" اس صورت میں معنی ہوگا اور حضرت عائشہ کے والد حضرت ابو بکر صدیق ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔

وقال لي: امام بخاری نے یہاں حدیثنا، حدیثی اور اخبرنی کے بجائے وقال لي، کہا اسلئے کہ بخاری نے یہ حدیث محمد بن ثنی سے مذاکرہ سنی تھی بخاری کا یہ طریقہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ جو حدیث مذاکرہ سنتے ہیں اسے قال لي سے بیان کرتے ہیں۔

۲۸۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عَيْسَىٰ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَا لَمْ

يُرَخَّصُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْمَنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عمر دونوں نے فرمایا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے سوائے ان لوگوں کے جو قربانی کا جانور نہ پائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث انه يوضح الاطلاق الذي فيها و كان

اطلاقها لاجل الاختلاف في صوم ايام التشریق. الخ (عمدہ)

(یعنی ترجمہ الباب میں تھا "ایام تشریق کے روزے" اس میں کسی حکم کی صراحت کے ساتھ وضاحت نہیں ہے چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے)

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۸۔

۱۸۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامٍ مِنِّي وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ، تَابَعَهُ ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا روزہ اس کے لئے ہے جس نے عمرہ کوچ کے ساتھ ملا کر تیغ کیا عمرہ کے دن تک پس اگر حدی (قربانی کا جانور) نہیں پایا اور عمرہ کے دن تک روزہ نہیں رکھا تو منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے اور ابن شہاب نے عمروہ سے، عمروہ نے حضرت عائشہ سے اس کے مثل روایت کی۔

امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة توخذ من قوله "صام ايام مني" لانه يوضح

اطلاق الترجمة كما ذكرنا في الحديث السابق.

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۸۔

مقصد مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے امام بخاری نے ترجمہ کو مبہم رکھا اور حسب عادت کوئی صاف حکم یا اپنا مذہب واضح نہیں فرمایا لیکن باب کے ضمن میں جو روایات لائے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری کا مذہب یہی ہے کہ متمتع اور قارن اگر یوم عمرہ تک روزہ نہیں رکھے اور انہیں قربانی کی بھی وسعت نہیں تو وہ منیٰ کے دنوں میں تین روزے رکھیں یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ اور ان ہی تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں عند الاحناف ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں۔ تفصیل کے لئے عمدۃ القاری یا کتب نقد دیکھئے۔

﴿بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ﴾^{۱۲۵۳}

عاشوراء کے دن کے روزے

اکثر اہل علم کے نزدیک عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے محرم کی نویں تاریخ کو کہا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ نویں اور دسویں دونوں روزوں کو رکھے جائیں ابتداء اسلام میں یہ روزہ فرض تھا پھر جب ۲ھ میں رمضان المبارک کا روزہ فرض ہوا تو عاشوراء کی فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن یہ روزہ سنت ہے اور تمام نفل روزوں میں افضل ترین روزہ یوم عاشوراء کا ہے۔

۱۸۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عاشوراء کے دن اگر چاہے تو روزہ رکھے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انه یوضح الابهام الذی فیہا ثم انه اورد فیہ احادیث وقدم منها ما هو دال علی عدم وجوب صوم عاشوراء ثم ذکر ما یدل علی الترغیب فی صیامہ.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۸، ومرنحوه ص ۲۵۴، ویاتی ص ۶۳۶۔

۱۸۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے (تو آپ ﷺ نے فرمایا) اب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة مثل مطابقتہ الحدیث السابق.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۸، مر الحديث ص ۲۱۴، وص ۲۵۴، ویاتی ص ۲۶۸، وص ۵۳۰، وص ۶۳۶، //

۱۸۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش لوگ عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی روزہ رکھنے لگے پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کے دن چھوڑ دیا اور فرمایا اب اس دن جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق.

تعمیر موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۸ / ومرص ۲۱۷، وص ۲۵۴، ویاتی ص ۵۳۰، وص ۶۳۶۔

۱۸۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجِّ عَلِيِّ الْمُنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاءُ كُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِطِرْ ﴾

ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے سنا حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ سے عاشوراء کے دن جس سال انہوں نے حج کیا منبر پر کہہ رہے تھے اے مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے یہ عاشورے کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض نہیں کیا ہے اور میں روزہ دار ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة ما قبله.

تعمیر موضعہ والحديث هنا ص ۲۶۸۔

۱۸۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمَ صَالِحٍ هَذَا يَوْمَ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ غَدْوِهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَآنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے (یعنی یہ روزہ کیسا ہے؟) ان لوگوں نے کہا یہ اچھا دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا آپ ﷺ نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں تم سے زیادہ حقدار ہوں چنانچہ اس دن آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لفصامه وامر بصيامه".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۸، ویاتی ص ۳۸۱، ص ۵۲۲، ص ۶۷۷، ص ۶۹۲۔

۱۸۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَمِيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ عاشورے کے دن کو یہود عید کا دن شمار کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ بھی اس روز روزہ رکھو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فصوموه انتم".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۸، ویاتی الحديث ص ۵۲۲۔

۱۸۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَيَّ غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قصد کر کے کسی خاص دن روزہ یہ سمجھ کر کہ دوسرے دنوں سے افضل ہے رکھتے نہیں دیکھا مگر اس دن یعنی عاشوراء کے دن کا اور اس مہینے کا یعنی رمضان کا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدخل تحت اطلاق الترجمة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۸، واخرجه النسائي.

۱۸۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ آذِنَ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ﴾

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اشجع نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جس نے کچھ کھا لیا وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھا یا وہ روزہ رکھے اس لئے کہ آج عاشورے کا دن ہے۔ (وہذا الحديث هو السادس من ثلاثيات البخاري رحمه الله.)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومن لم يكن اكل فليصم فان اليوم يوم عاشوراء".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۲۶۹ و ۲۶۸، ومر الحديث ص ۲۵۷، ویاتی ص ۱۰۷۹۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد عاشوراء کا حکم بیان کرنا ہے کہ مستحب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب صلوة التراویح

ای هذا کتاب فی بیان صلوة التراویح

اور باب سے پہلے یہ اضافہ صرف مستحلی کی روایت میں ہے اور شروح معتبرہ مثلاً عمدہ، فتح، قسطلانی وغیرہ سب نے باب سے پہلے کتاب صلوة التراویح کا اضافہ نقل نہیں کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں وفی روایۃ غیرہ لم یوجد هذا (عمدہ) یعنی اوروں کی روایت میں یہ نہیں ہے۔

﴿بَابُ ۱۲۵۴ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ﴾

رمضان میں قیام کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

۱۸۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ رمضان کی فضیلت میں فرما رہے تھے جس نے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھا) اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يقول لرمضان من قامه ايماناً واحتساباً. الخ آخره۔

تحریر و توضیح والحديث هنا ص ۲۶۹، مر الحديث ص ۱۰۔

۱۸۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ

رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلًا ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلْوَةِ قَارِيئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعَمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ ۝

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح کی نماز پڑھی) اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

ابن شہاب نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور معاملہ اسی حال پر رہا (یعنی لوگوں کا یہی حال رہا کہ تنہا اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے) پھر حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے (یعنی امام مالکؒ نے ابن شہاب سے روایت کی) اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے عبدالرحمن نے کہا کہ میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ متفرق الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی جماعت سے پڑھ رہا ہے اس کی نماز میں دس پانچ آدمی ہیں اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں سوچتا ہوں کہ اگر ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہوتا پھر پختہ ارادہ کر لیا اور ان سب کو حضرت ابی بن کعبؓ کا مقتدی بنا دیا، اس کے بعد پھر میں ان کے ساتھ دوسری رات نکلا تو دیکھا لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اور رات کا وہ حصہ جس میں تم لوگ سوتے رہتے ہو (یعنی اخیر رات) وہ افضل ہے اس حصہ سے جس میں تم نماز پڑھتے ہو اور لوگ اول شب میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "من قام رمضان ايمانا واحتسابا. الخ۔"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۲۶۸۔

۱۸۹۳ ۝ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ﴿

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور یہ رمضان المبارک میں تھا۔ (یعنی رمضان المبارک میں آپ ﷺ نے تراویح پڑھی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لانه في التراويح.

تعداد موضوعات | والحديث هنا ص ۲۶۸، من الحديث ص ۱۰۱، وص ۱۲۶، ویاتی ص ۲۶۹، وص ۸۷۱۔

۱۸۹۵ ﴿ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةَ مِعْجَافِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَاصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلُّوا مَعَهُ فَاصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى مَحَرَجَ لِبَلُورَةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَشَهِدَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ مَكَانَكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيْكُمْ لَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ ﴿

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات (رمضان میں) بیچ رات کو مسجد اور

مسجد میں (تراویح کی) نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پھر لوگوں نے صبح کی تو اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اور زیادہ چرچا کیا تیسری رات کو مسجد والے بہت زیادہ ہو گئے پھر جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے کثیر لوگ جمع ہو گئے کہ مسجد میں سامنا مشکل ہو گیا (چنانچہ آپ ﷺ برآمد ہی نہیں ہوئے) آپ ﷺ صبح کی نماز کے لئے نکلے پھر جب فجر کی نماز پوری کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور پہلے تشهد پڑھا (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی) پھر فرمایا انا بعدا بلاشبہ مجھ پر مخفی نہیں رہی تمہاری جگہ (یعنی تمہارا شوق نماز مجھے معلوم تھا) لیکن مجھے خوف معلوم ہوا کہ یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے (اس لئے میں باہر نہیں نکلا) پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور معاملہ اسی پر رہا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق وهذا الحديث بعين

هذا الاسناد والتمتن مضمي في كتاب الجمعة في باب من قال في الخطبة بعد الشاء اما بعد.

تعدی موضعہ | والحديث هنا ص ۲۶۸، ومر الحديث ص ۱۲۶۔

۱۸۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُتَوَرَّقَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ﴿

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان میں کس طرح تھی (یعنی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کو نہ پوچھو پھر چار پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کو نہ پوچھو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے، میں نے (ایک بار) آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ما كان يزيد في رمضان".

تعدی موضعہ | والحديث هنا ص ۲۶۸، ومر الحديث ص ۱۵۴، وص ۱۵۵ ویاتی ص ۵۰۴۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد نماز تراویح کا اثبات ہے جیسا کہ مستملی کی روایت میں اس پر مستقل کتاب التراویح کا عنوان ہے۔ پھر امام بخاریؒ نے باب قائم کیا ہے "باب فضل من قام رمضان" بخاری شریف کے قدیم شارح علامہ کرمانی فرماتے ہیں "اتفقوا على ان المراد بقيامه صلاة التراویح" یعنی قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے جیسا کہ باب کی پہلی اور دوسری حدیث میں ہے "من قام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له الع"۔

نماز تراویح اور اس کا حکم | امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے امام مالکؒ سے بھی ایک روایت بیس رکعت کی ہے اگرچہ امام مالکؒ سے مشہور روایت چھتیس رکعت کی ہے جس کی اصل یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول بیس رکعت تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویجہ (چار رکعت) کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے مگر نماز تراویح بیس رکعات ہی پڑھتے تھے، اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھادیں اس طرح ان کی تراویح میں بمقابلہ اہل مکہ سولہ رکعتیں زیادہ ہو گئیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح میں تھیں گویا تراویح کی بیس رکعت پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان عليكم وسنت لكم قيامه فمن صامه وقامه ايماناً واحتساباً خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه“ (نسائی کتاب الصیام ص ۲۳۹، ابن ماجہ ص ۹۵ فی باب ماجاء فی قیام شہر رمضان).

احادیث باب اور عدد رکعات | امام بخاری نے باب کے تحت پانچ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں پہلی حدیث یعنی ۱۸۹۲/ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس میں صرف فضیلت و ثواب کا ذکر ہے عدد رکعات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسری حدیث ۱۸۹۳/ میں تفصیل ہے جس سے معلوم ہوا کہ رکعات تراویح کی تعداد حضرت سیدنا عمرؓ کے زمانہ میں متعین ہو گئی۔

اور حضرت عمر فاروقؓ کا خلفاء راشدین میں سے ہونا امر مسلم ہے جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين“ الخ (ابوداؤد وغیرہ) یعنی میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اس کو مضبوطی سے تمام لو اور اس سے صاف معلوم ہوا اور واضح ہو گیا کہ خلفاء راشدین کی سنت کا وہی حکم ہے جو نبی اکرم ﷺ کی سنت کا ہے نیز حضور اقدس ﷺ کا یہ بھی حکم ہے ”اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر“ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرو، پھر اس وقت صحابہ کرام کی بڑی تعداد موجود تھی جنہوں نے قبول کیا اور تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا مزید مفصل بحث کے لئے مشہور محدث حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمیؒ کا رسالہ ”رکعات تراویح“ کا مطالعہ کیجئے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾^{۱۲۵۵}

وَقَوْلِ اللَّهِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلَمَهُ.

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

اور (سورہ قدر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا (یعنی قرآن مجید لوح محفوظ سے سارا دنیا پر شب قدر میں اتارا گیا، اور شاید اسی شب سارا دنیا سے پیغمبر علیہ السلام پر اترا شروع ہوا۔) اور (اے مخاطب) تو جانتا بھی ہے کہ کیا ہے شب قدر (یعنی اس کی عظمت و برکت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا کیا درجہ ہے؟ اور اس رات میں عبادت اور ذکر الہی کا اجر و ثواب کس قدر ہے؟) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (یعنی اس ایک کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت کے ثواب سے بڑھ کر ہے اور بہتر ہے) اس میں اترتے ہیں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبریل امین) اپنے رب کی اجازت سے اور یہ رات سراپا سلامت ہے (اس کا ہر لمحہ سلامتی اور رحمت و برکت کا ہے) اور یہ رات طلوع فجر تک رہتی ہے (یعنی غروب شمس سے لیکر یہ نوار و برکات طلوع فجر تک مسلسل رہتی ہے)۔

وقال ابن عیینة الخ اور سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن مجید میں جہاں (جس چیز کے بارے میں) ”ما ادرك“ فرمایا ہے تو وہ بات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتادی اور جہاں فرمایا ”ما يدريك“ اے حضور اقدس ﷺ کو نہیں بتایا۔

۱۸۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی اس حدیث کو امام زہری سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”من قام ليلة القدر“ الخ.

تعدیل موضع والحديث هنا ص ۲۷۰، ومر الحديث ص ۲۵۵۔

مقصد امام بخاری کا مقصد لیلۃ القدر یعنی شب قدر کی فضیلت بیان کرنا ہے کہ صرف ایک رات کی عبادت سے

سارے کئے ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

تشریح ایلة القدر کے معنی کی تشریح کے لئے دیکھئے لھر الباری جلد اول ص ۲۹۱۔

﴿ بَابُ التَّمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ﴾^{۱۲۵۶}

شب قدر کو (رمضان کی) خیر سات راتوں میں تلاش کرنا

۱۸۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے چند صحابہ کو خواب میں رمضان کی خیر سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب اس پر متفق ہو گئے کہ شب قدر رمضان المبارک کی خیر سات راتوں میں ہے جو اس کو تلاش کرنا چاہے تو وہ اخیر کی سات راتوں میں تلاش کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فليتحررها في السبع الاواخر".

تدریج موضع والحديث هنا ص ۲۷۰، ویاتی الحدیث ص ۱۰۳۵، وهذا الحدیث اخرجہ مسلم فی الصوم والنسائی فی الرؤیا.

۱۸۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اخْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَنَظَبْنَا وَقَالَ إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيَتْهَا أَوْ نُسِيَتْهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبِي أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اغْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَىٰ فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّىٰ سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأَلْقِمَتِ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ ﴿

ترجمہ | ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری سے پوچھا اور وہ میرے دوست تھے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر بیسویں تاریخ کی صبح کو آپ ﷺ اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ سنایا اور فرمایا شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا پس تم اس کو آخر عشرہ کے طاق راتوں میں تلاش کرو، اور میں نے (خواب میں ایسا) دیکھا کہ میں پانی اور مٹی (یعنی کچھ) میں سجدہ کر رہا ہوں اس لئے جس نے رسول اللہ ﷺ یعنی میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے چنانچہ ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ہم نہیں دیکھتے تھے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا پھر بادل آیا اور اتنا بڑا کہ مسجد کی چھت بننے لگی اور چھت کھجور کی شاخ کی تھی پھر نماز کھڑی ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ پیر سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے کچھ کا نشان آپ ﷺ کی پیشانی پر دیکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فالتمسوها في العشر الاواخر".

تعداد مواضع | والحديث هنا ص ۲۷۰، ومر الحديث ص ۹۲، وص ۱۱۲، وص ۱۱۵ وياتي ص ۲۷۱، وص ۲۷۲، وص ۲۷۳، باقی مواضع کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۵، حدیث ۷۸۲۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد اس باب سے لیلۃ القدر یعنی شب قدر کی فضیلت بیان کرنا ہے اور اس کی طلب و تلاش کی ترغیب ہے جیسا کہ ایک نسخہ میں "باب (بالتعوین) التمسوا لیلۃ القدر" بصیغہ امر ہے، یعنی اخیر کی سات راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔

﴿بَابُ تَحْرِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوْخِرِ فِيهِ عَنْ عِبَادَةِ﴾^{۱۲۵۷}

رمضان کی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش

اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (جو آگے آرہی ہے)

﴿۱۹۰۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوْخِرِ مِنْ رَمَضَانَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدرو موضعہ | والحديث هنا ص ۲۷۰۔

۱۹۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّارُ أَوْ رَدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمَسِّي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَنْسَكَيْهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ أَجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثُبْ فِي مُعْتَكِفِهِ وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ انْسَبْتَهَا فَاتَّبَعُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وَتَرَقَدَ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَبَصُرْتُ عَيْنِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهَهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً ﴿

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان شریف کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے تو جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں تاریخ آتی تو آپ ﷺ اپنے گھر لوٹ آتے اور وہ لوگ بھی لوٹ جاتے جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے، ایک رمضان میں ایسا ہوا کہ آپ ﷺ جس روز اعتکاف سے واپس لوٹ آئے اس رات اعتکاف ہی میں رہ گئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ نے چاہا آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا پھر فرمایا میں اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس کے بعد میرے لئے یہ بات ظاہر ہوئی کہ میں اخیر عشرہ میں اعتکاف کروں پس جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں تھے وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور بلاشبہ مجھ کو یہ رات (شب قدر) دکھلائی گئی پھر وہ رات (یعنی معین رات) بھلا دی گئی تم لوگ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں (اس رات کو) پانی اور مٹی (یعنی کچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اس رات میں یعنی اکیسویں رات میں پانی برسا اور رسول اللہ ﷺ کے مصلىٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) میں مسجد منکنے لگی پھر میری آنکھوں نے دیکھا پھر میں نے آپ ﷺ کی طرف نگاہ کی آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر واپس لوٹے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور میں کچڑ بھری ہوئی تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فابتغوها في العشر الاواخر":

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۷۰، ومر الحديث ص ۹۲، وص ۱۱۲، وص ۱۱۵، ويأتي ص ۲۷۱، وص ۲۷۲، وص ۲۷۳ - سلم اول ص ۳۶۹ -

۱۹۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ التَّمِسُّوا ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "التمسوا" (دوسری سند) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر تلاش کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تحروا ليلة القدر" الخ.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۷۰ تا ۲۷۱ -

۱۹۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمِسُّوا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى تَابِعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ التَّمِسُّوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نوراتیں باقی رہ جائیں (یعنی اکیسویں شب) یا سات راتیں باقی رہ جائیں (تیسویں رات) یا پانچ باقی رہ جائیں (یعنی پچیسویں رات)۔ عبد الوہاب نے ایوب اور خالد سے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو تلاش کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۲۷۱ -

۱۹۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي

مِنْجَلَزٍ وَعِكْرَمَةَ قَالَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ هِيَ فِي تِسْعِ يَمُضِينَ أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقِينَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں ہے جب آخری عشرہ کی نورانی گزرا تیں گذر جائیں (یعنی اسیسویں) یا سات راتیں باقی رہیں (یعنی تیسویں)۔
مطابقتہ للترجمة مطابقہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح و الحدیث هنا ص ۲۷۱۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ شب قدر کے بارے میں ارجح الاقوال یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بالخصوص طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنی چاہئے۔

فائدہ: اکثر اکابرین عظام نے فرمایا ہے کہ اگر کاہلی کی وجہ سے آخری عشرہ میں شب بیداری و قیام لیل سے عاجز ہو تو کم سے کم ستائیسویں شب کو ضرور پوری رات عبادت کرے قیام لیل سے تھک جائے تو تلاوت کرے، کلمہ توحید و درود میں وقت لگا کر صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر سو جائے انشاء اللہ عظیم فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کو سات کا عدد بہت پسند ہے آسمان سات، زمین سات، سات دن مقرر کئے، طواف میں سات پھیرے، کنکری مارنے میں سات کا عدد رکھا، مرض الوفات میں بیہوشی دور کرنے کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا ”میرے اوپر سات مثقال پانی ڈالو وغیرہ۔“

﴿ بَابُ ١٢٥٨ رَفَعَ مَعْرِفَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ ﴾

لوگوں کے جھگڑنے کی وجہ سے شب قدر کی معرفت (تعمین) کا اٹھ جانا

۱۹۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بَلِيَّةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بَلِيَّةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ﴿

ترجمہ حضرت عباده بن صامت نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اس ارادہ سے باہر تشریف لائے کہ ہم کو شب قدر بتادیں (شب قدر کی معین تاریخ بتانے کے لئے باہر تشریف لائے اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے آپ ﷺ نے

فرمایا میں تو تم کو شب قدر بتلانے کے لئے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا اور شاید اسی میں تمہارے لئے خیر ہو اب اسے (رمضان کی عشرہ اخیر میں یعنی) نو اور سات اور پانچ میں تلاش کرو۔ (یعنی اکیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کرو)۔

مختصر تشریح حافظ عسقلانی نے فرمایا کہ اس میں چالیس سے بھی زیادہ اقوال ہیں پھر ارجح الاقوال ستائیسویں رات ہے۔ کما مر۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعه والحديث هنا ص ۲۷۱، ومر الحدیث ص ۱۲، ویاتی ص ۸۹۳، اخرجہ النسائی فی الاعتکاف.

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد شیعہ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر کا وجود ہی اٹھایا گیا جیسا کہ امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں ”رفع معرفة“ کی قید بڑھا کر بتلایا کہ لیلۃ القدر کی تعیین کہ کس شب میں ہے اس کا علم اٹھایا گیا جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ”التمسوها فی التاسعة“ الخ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل لیلۃ القدر باقی ہے ورنہ تلاش کا حکم بے معنی ہو جائیگا۔

﴿ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ﴾

رمضان المبارک کے عشرہ اخیر میں (خاص طور سے) عمل کرنے کا بیان

۱۹۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِيزْرَهُ وَأَخْبَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب (رمضان کے) اخیر دس دن آئے تو نبی اکرم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی مستعد ہو جاتے) اور شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث ان شد المئزر و احياء الليل و ايقاظ الاهل كلها من العمل في العشر الاواخر.

تعدو موضعه والحديث هنا ص ۲۷۱، و اخرجہ مسلم فی الصوم و ابن ماجہ فی الصوم و ابو داؤد فی الصلوة.

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بہت متبرک ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ بھی بمقابلہ اور دنوں کے بہت محنت کرتے تھے مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ خصوصی طور پر محنت کریں۔
براعت اختتام | حدیث پاک میں ہے ”شد منزردہ“ اور ازرا جزاء کفن میں سے ہے تو اشارہ ہے خاتمہ پر نظر کرو اور آخری عشرہ میں محنت کر کے خاتمہ درست کر لو۔ واللہ اعلم



ابواب الاعتکاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ﴾

وَالْإِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى ”وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف

اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے تاکہ وہ گناہ سے بچے رہیں۔ (سورہ بقرہ/ ۱۸۷)

اعتکاف کے معنی | اعتکاف کا مادہ عکف ہے از باب نصر عکفاً وعکفاً، کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا، لازم پکڑ لینا، کسی جگہ میں مقیم ہونا، ٹھہرنا، مطلب یہ ہے کہ اعتکاف کے لغوی معنی مطلقاً ٹھہرنے اور رکنے کے ہیں کما فی القرآن المجید ”بعکفوم علی اصنام لهم“ (اعراف ۱۳۸) وقوله تعالیٰ ”ما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون“ (سورہ انبیاء/ ۵۲)

یہ کیا صورتیں ہیں جن پر تم لگے بیٹھے ہو۔ اس میں عاکفون سے لغوی معنی مراد ہے۔

اصطلاح شریعت میں عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا، آیت مذکورہ فی ترجمہ اسی معنی میں ہے۔

اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اعتکاف کیلئے مسجد شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے جو اعتکاف کرنا چاہے وہ مسلمان، عاقل اور حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہو کیونکہ حائضہ اور جنسی کیلئے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔

اعتکاف کے اقسام | اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب، سنت مؤکدہ کفایہ، نفل۔

(۱) واجب: اعتکاف کی نذر (سنت) مانی، اس کو روزہ کے ساتھ اعتکاف کرنا پڑیگا۔
(۲) سنت مؤکدہ کفایہ: رمضان المبارک کے عشرہ اخیر کا اعتکاف۔ (۳) نفل: جب چاہے کسی بھی وقت مسجد میں اعتکاف کی نیت کر لے اس کے لئے نہ دن شرط ہے اور نہ روزہ۔

باقی مسائل کے لئے آگے ابواب آرہے ہیں۔

۱۹۰۷ھ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنَ رَمَضَانَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص ۲۷۱، واخرجه مسلم، ابوداؤد والنسائي في الصوم.

۱۹۰۸ھ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنَ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ ﴿

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے عشرہ اخیرہ میں ہمیشہ اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھایا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص ۲۷۱۔

۱۹۰۹ھ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي

يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ اَعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اَعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ
الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ
صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالتَّمِسُوْهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ فَمَطَّرَتْ
السَّمَاءَ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ
عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهِ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ
صُبْحِ اِحْدَايَ وَعِشْرِيْنَ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک سال (انہی دنوں میں) اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں کی رات آئی اور یہ وہی رات تھی جس کی صبح آپ ﷺ اپنے اعتکاف سے نکلتے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ میں بھی اعتکاف میں رہے بیشک مجھے یہ ذات (یعنی شب قدر) بتلائی گئی پھر بھلا دی گئی اور میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ اس کی (یعنی شب قدر کی) صبح کو کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پس تم اس (شب قدر) کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اس کے ہر طاق رات میں تلاش کرو پھر اسی رات میں بارش ہوگئی اور مسجد کجور کی شاخ پر تھی (یعنی جھونپڑی تھی اس کی چھت پختہ نہیں تھی) چنانچہ مسجد ٹپکنے لگی میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کی پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو پانی اور مٹی (یعنی کچھڑ) کا داغ تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فليعتكف العشر الاواخر".

توضیح والحديث هنا ص ۲۷۱، مر الحديث ص ۹۲، ص ۱۱۲، ص ۱۱۵، ص ۲۷۰ وياتي ص ۲۷۲، ص ۲۷۳۔

مقصد ترجمتہ الباب دو جز پر مشتمل تھا۔ (۱) زمانہ اور وقت کی تخصیص اور وہ ہے رمضان کا آخری عشرہ، (۲) مکان کی تخصیص یعنی مسجد، مطلب یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے مسجد شرط ہے ولا خلاف فیہ۔

﴿ بَابُ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفِ ﴾

حیض والی عورت اس مرد کو کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو

۱۹۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرَجَلَهُ وَأَنَا حَائِضٌ ﴿

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں اعتکاف میں ہوتے اور اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی درنحالیکہ میں حیض میں ہوتی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فارجله وانا حائض".

تعد ووضوح | والحديث هنا ص ۲۷۱، ومر الحديث في ص ۴۳، وص ۴۴، وياتي ص ۲۷۲، وص ۲۷۳، وص ۲۷۴، وص ۲۷۵، وص ۲۷۶، وص ۲۷۷، وص ۲۷۸۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ عورت حیض کی حالت میں مرد کو ہاتھ لگا سکتی ہے نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لئے مسجد شرط ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جب تک مسجد سے قدم باہر نہ ہو صرف بعض بدن مثلاً سر یا ہاتھ اگر معکف باہر نکالے تو اخراج عن المسجد لازم نہیں آئے گا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ الْمُعْتَكِفِ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ﴾^{۱۲۶۲}

اعتکاف کرنے والا گھر میں داخل نہیں ہوگا مگر حاجت کے لئے

۱۹۱۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجِلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں رہ کر اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے میں آپ ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں بغیر ضروری حاجت کے گھر میں نہیں آتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان لا يدخل البيت اذا كان معتكفا".

تعد ووضوح | والحديث هنا ص ۲۷۲، ومر الحديث ص ۴۳، وص ۴۴، وص ۲۷۱، وياتي ص ۲۷۳، وص ۲۷۴، وص ۲۷۵، وص ۲۷۶، وص ۲۷۷، وص ۲۷۸، وخرجه مسلم في الطهارة وخرجه ابو داؤد في الصوم والترمذي ايضا في الصوم والنسائي في الاعتكاف وابن ماجه في الصوم.

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ معکف ضروری حاجت کے لئے گھر جاسکتا ہے بعض روایت میں ہے حاجت انسان۔ یعنی بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر معکف بول و براز کے لئے نکلے گا تو اعتکاف باطل نہ ہوگا

یعنی نکلنا جائز ہے۔ اور اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے۔

تشریح | صرف بول براز کی تخصیص نہیں ہے بلکہ غسل جنابت کیلئے بھی مختلف نکل سکتا ہے جبکہ مسجد اعتکاف میں غسل خانہ نہ ہو۔ حنفیہ کے نزدیک چونکہ اعتکاف کیلئے جامع مسجد شرط نہیں ہے صرف یہ کافی ہے کہ پانچ وقت کی نماز ادا کی جاتی ہو اس میں اعتکاف درست ہے اسلئے نماز جمعہ کیلئے بھی نکل سکتا ہے البتہ نماز جنازہ، تیمارداری وغیرہ کے لئے نکلنا جائز نہیں ہے مفصل اعتکاف ہے مزید تفصیل کے لئے نور الایضاح وغیرہ کتب نقد دیکھئے۔

﴿ بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ ﴾^{۱۲۶۳}

معتکف کا دھونا (یعنی اعتکاف کی حالت میں سر یا بدن دھو سکتا ہے)

۱۹۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے (یعنی بوسہ وغیرہ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں آپ اپنا سر مبارک باہر نکال دیتے اور میں اس کو دھو دیتی دراصل ایکہ میں حیض میں ہوتی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انه اوضح حکمها (یعنی حدیث نے ترجمہ کا حکم واضح کر دیا "وہو معتکف فاغسله")۔

تعدیل موضوع | والحديث هنا ص ۲۷۲، ومر الحديث ص ۴۴، وطرف المباشرة فقط ص ۴۴، وطرف الاعتكاف ص ۴۳، وص ۲۷۱، ویاتی ص ۲۷۴، وص ۸۷۸۔

مقصد | مقصد حدیث سے واضح ہے کہ سر وغیرہ دھو سکتا ہے لیکن امام بخاری نے ترجمہ الباب میں حکم کی تصریح نہیں کی ولم یدکر الحکم اکتفاء بما فی الحدیث۔

علامہ کرمائی فرماتے ہیں کہ غسل یہاں عین کے فتح کے ساتھ ہے نہ کہ ضم۔

﴿ بَابُ الْإِعْتِكَافِ لَيْلًا ﴾^{۱۲۶۴}

صرف رات بھر کے اعتکاف کا بیان

۱۹۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي لَالِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ
أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی اکرمؐ سے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں
نذرمانی کی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپؐ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "كنت نذرت فی الجاهلیة ان
اعتکف لیلۃ".

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۲۷۲، ویاتی الحدیث ص ۲۷۴، // وص ۳۳۵ فی المغازی ص ۶۱۸،
وص ۹۹۱، مسلم ثانی ص ۵۰۔

مقصد اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد کیا ہے؟ چند احتمال ہیں (۱) ان حضرات پر رد ہے جو فرماتے ہیں کہ
"اقل الاعتکاف عشر کما حکاہ ابن القاسم عن مالک" (الایوب والتراجم)
(۲) اشارہ مقصود ہے کہ بغیر صوم کے اعتکاف جائز ہے اس صورت میں بخاریؒ کا مقصد شافعیہ اور حنابلہ کی تائید
و موافقت ہوگی۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے۔

حنفیہ کا مذہب حنفیہ کے نزدیک اعتکاف مندور کے لئے روزہ شرط ہے غیر مندور کے لئے روزہ شرط
نہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ نے حدیث مذکور سے استدلال کیا ہے اعتکاف بلا صوم کی صحت پر،
اس لئے لیل محل صوم نہیں ہے چنانچہ علامہ کرامی شافعی شارح بخاری نے لکھا ہے "وفیه انه لا یشتراط الصوم
لصحۃ الاعتکاف".

جواب: حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے اس واقعہ میں روایات مختلف ہیں چنانچہ خود بخاری اول
ص ۳۳۵ میں ایک روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا "یا رسول اللہ انہ کان علی اعتکاف یوم فی
الجاهلیة فامرہ ان یفی بہ" (۲) مسلم ثانی ص ۵۰ سطر ۱۰ میں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا "یا رسول اللہ انی
نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف یوماً فی المسجد الحرام" الحدیث.

صحیحین کی ان دونوں روایتوں میں بجائے لیلۃ کے یوماً ہے لہذا شافعیہ وغیرہ کا استدلال اس سے صحیح نہیں
ہے کیونکہ بعض روایت میں لیل ہے اور بعض میں یوم، اس سے تو یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نذر یوم اور
لیل دونوں سے متعلق تھی۔

نذر جاہلیت کا حکم اس پر ص ۲۷۴/۱ میں مستقل باب آ رہا ہے۔

﴿ باب ۱۲۶۵ اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ ﴾

عورتوں کے اعتکاف کا بیان

۱۹۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُمَرَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَكَّفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِجَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِجَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضْرِبَتْ خِجَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِجَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْيِيَّةَ لِقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَ لِقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِرُ تَرُونَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اِعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے لئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں تشریف لے جاتے پھر حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے ایک خیمہ لگانے کی اجازت طلب کی حضرت عائشہ نے ان کو اجازت دیدی چنانچہ حضرت حفصہ نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ تان لیا پھر جب زینب بنت جحش نے اس کو دیکھا تو ایک اور خیمہ تان لیا پھر جب صبح کو نبی اکرم ﷺ نے ان خیموں کو دیکھا تو فرمایا ”یہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ کو بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم ان کے ساتھ اعتکاف کرنے کو نہیں سمجھتے ہو؟ (یعنی یہ خیمے ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ضد اور نفسانیت سے یہ خیمے نصب کئے گئے ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس مہینہ (یعنی اس رمضان) میں اعتکاف چھوڑ دیا پھر شوال میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في ضرب حفصة وزينب خيلاء في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعد بموضعه | والحديث هنا م ۲۷۲، وياتي الحديث في الباب الآتي م ۲۷۲، و م ۲۷۳، و م ۲۷۴۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے عورتوں کے لئے بجائے مسجد عام کے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہئے جیسا کہ حدیث الباب میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سارے خیمے اٹھوادیئے۔

معلوم ہوا کہ عورتوں کا اعتکاف مسجد بیت یعنی گھر کی مسجد میں ہونا چاہئے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک عورتوں کے لئے مسجد جماعت میں اعتکاف درست نہیں۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الْأَخِيَّةِ فِي الْمَسْجِدِ ﴾

مسجد میں خیمے لگانا

۱۹۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخِيَّةَ خِبَاءٍ عَائِشَةَ وَخِبَاءَ حَفْصَةَ وَخِبَاءَ زَيْنَبَ فَقَالَ الْبِرُّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَالٍ ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو جب اس جگہ تشریف لے گئے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے دیکھا کہ بہت خیمے ہیں ایک حضرت عائشہ کا دوسرا حضرت حفصہ کا تیسرا حضرت زینب کا خیمہ ہے اس پر آپ نے فرمایا کیا تم لوگ انہیں سمجھتے ہو کہ نیکی (ثواب کا ارادہ) کیا ہے پھر آپ ﷺ لوٹ گئے اور اعتکاف نہیں کیا یہاں تک کہ شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔

الْبِرُّ تَقُولُونَ بِهِنَّ: تقولون بمعنی تظنون ہے والبر مفعول اول مقدم وبہن مفعول ثانی

ای تظنون انھن طلبن البر وخالص العمل الخ (قس)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا اخيبة" اس کی خبر محذوف ہے ای اذا اخيبة مضروبة.

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۲۷۲، ومرص ۲۷۲، ویاتی ص ۲۷۳، وص ۲۷۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ مسجد میں عورتوں کا اعتکاف کرنا مناسب نہیں چنانچہ امام اعظمؒ کے نزدیک تو صحت اعتکاف کے لئے مسجد بیت شرط ہے امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد جماعت میں مکروہ، امام احمدؒ کے نزدیک اگر شوہر ساتھ ہو تو جائز ہے۔ (آجکل تو کسی بھی حال میں عورتوں کا اعتکاف مسجد میں جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔)

﴿ بَابُ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ﴾

کیا معتكف اپنی ضرورتوں کے لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے؟

۱۹۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ

صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزْوِرُهُ فِي إِعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْدَالِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رِسَالِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُنَيْنٍ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا ﴿

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زیارت کے لئے آئیں آپ ﷺ اس وقت رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد میں محکف تھے پھر حضرت صفیہؓ نے حضور اقدس ﷺ کے پاس رہ کر تھوڑی دیر بات چیت کی پھر انھیں اور واپس ہونے لگیں تو نبی اکرم ﷺ بھی انہیں واپس کرنے کے لئے ان کے ساتھ کھڑے ہوئے (ان کو گھر پہنچانے کے لئے) یہاں تک کہ جت وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں باب ام سلمہ کے پاس تو انصار کے دو شخص گذرے (شاید یہ دونوں بزرگ اسید بن حنیف اور عباد بن بشرؓ تھے) اور ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں سے فرمایا ”ٹھہرو“ یہ عورت جو میرے ساتھ ہے صفیہ بنت حنی یعنی میری بیوی ہے تو ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہؐ اور ان پر حضور ﷺ کا یہ ارشاد شاق گذر اتب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے، مجھ کو اندیشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کچھ (بدگمانی) نہ ڈال دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها حتى اذا بلغت باب المسجد“.

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۲۷۲، ويأتي الحديث ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۳۳۷، ص ۳۶۴، ص ۹۱۸، ص ۱۰۶۳، أخرجه مسلم في الاستيذان وابدؤاؤ في الصوم وفي الادب والنسائي في الاعتكاف وابن ماجه في الصوم.

مقصد امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں الی باب المسجد کی قید لگا دی ہے اور مسجد کے دروازہ تک محکف کے لئے جانا جائز ہے اور یہ متفق علیہ ہے اور اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اعتکاف کی حالت میں زائرین سے جائز گفتگو کر سکتے ہیں۔

﴿ بَابُ ۱۲۶۸ِ الْإِعْتِكَافِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ ﴾

نبی اکرم ﷺ کے اعتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان

۱۹۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسَيْتُهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وَتِرٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ آتِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرْجِعِ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ لَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْوَابِهِ وَجَنَبَتِهِ ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کا کچھ ذکر سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں (ہم نے سنا ہے) ایسا ہوا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا ابوسعید نے کہا ہم بیسویں تاریخ کی صبح نکلے، ابوسعید نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا اور فرمایا میں نے شب قدر دیکھی (بعض نسخوں میں ہے "اربت لیلۃ القدر" یعنی مجھ کو شب قدر دکھائی گئی) پھر بھلا دی گئی تم لوگ اس کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو کیونکہ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی یعنی کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، پس جس نے (اس سال) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے پھر اعتکاف کرے، یہ سکر لوگ مسجد کی طرف واپس لوٹ آئے اور اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا ہم نہیں دیکھتے تھے اور ابوسعید نے بیان کیا کہ پھر بادل آیا اور برسنے لگا اور نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی یعنی کچھڑ میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کچھڑ کا نشان آپ ﷺ کی ناک اور پیشانی پر دیکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فخرجنا صبيحة عشرين"

تعد ووضوح | والحديث هنا من ۲۷۲ تا ۲۷۳، ومر الحديث: من ۹۲، و ۱۱۲، و ۱۱۵، و ۲۷۰، و ۲۷۱، و ۲۷۲، و ۲۷۳۔

مقصد | اس باب سے امام بخاری کا مقصد دو حدیثوں کے تعارض کو دفع کرنا ہے یعنی اس کی تاویل کرنی ہے کہ حدیث ۱۹۰۹ / بخاری ص ۲۷۱ / میں امام مالک کی روایت سے معلوم ہوا تھا کہ اذا كان ليلة احدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج من صبيحتها من اعتكافه. الخ.

بخاری بتانا چاہتے ہیں کہ اس حدیث میں صبح سے مراد اس کے قبل کی صبح یعنی بیسویں تاریخ کی صبح مراد ہے جیسا کہ اس باب کی حدیث میں تصریح ہے اور قاعدہ ہے کہ کل شیء متصل بشیء فهو مضاف اليه سواء كان قبله لو بعدہ۔

تشریح | والحديث مر مراراً۔

﴿ بَابُ اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ﴾

مستحاضہ کے اعتکاف کا حکم

۱۹۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ اَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةً فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّنْطَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بیوی (حضرت ام سلمہ) نے اعتکاف کیا وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں وہ ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں پس کبھی ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضوح | والحديث هنا من ۲۷۳، ومر الحديث من ۴۵، // // // من ۴۵ میں یعنی یہی ترجمہ ہے۔

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مستحاضہ مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے رہا یہ اشکال کہ تکوید مسجد کا اندیشہ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی تدبیر اگر کر لی جائے جیسا کہ حدیث الباب میں طشت کا ذکر اسی تکوید کا علاج ہے۔ اس لئے عورتوں کو مسجد بیت میں اعتکاف کرنا چاہئے نہ کہ مسجد جماعت میں۔

﴿بَابُ زِيَارَةِ الْمَرَأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ﴾

عورت کا اپنے شوہر کی زیارت اس کے اعتکاف کی حالت میں کرنا
(یعنی معتکف خاوند سے ملاقات کر سکتی ہے)

۱۹۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقَيْرٍ حَدَّثَنِیَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنِیَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحِنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْبَلِي حَتَّىٰ انصَرَفَ مَعَكَ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقَى فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا ﴾

ترجمہ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مسجد میں تھے اور آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی ازواج مطہرات تھیں پھر وہ چلیں تو آپ ﷺ نے صفیہ بنت حیّٰ سے فرمایا تو جلدی نہ کر میں تیرے ساتھ چلوں گا اور حضرت طلحہ کا گھر اسامہ بن زید کے گھر میں تھا چنانچہ نبی اکرم ﷺ حضرت صفیہ کے ساتھ نکلے پھر دو انصاری صاحب آپ ﷺ سے ملے ان دونوں صاحبان نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا پھر دونوں آگے بڑھ گئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا ”آؤ یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیّٰ ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ؟ (یہ آپ کیا فرماتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا شیطان خون کی طرح انسان کی بدن میں دوڑتا ہے مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں شیطان تمہارا ردلوں میں کوئی برا خیال نہ ڈال دے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمہ فی قوله ”كان النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد (ای فی اعتکافہ) وعنده أزواجه“

تدریجاً والحديث هنا ص ۲۷۳، ومر الحديث ص ۲۷۲ ویاتی ص ۲۷۳، ص ۲۳۷، ص ۲۶۳،

مقصد | امام بخاری کا مقصد ایک شبہ کا ازالہ ہے شبہ یہ ہے کہ خاوند سے ملاقات دواعی جماع میں سے ہے اس لئے ممکن ہے کہ اعتکاف کی حالت میں جائز نہ ہو۔

امام بخاری نے حدیث پیش کر کے اس شبہ کا ازالہ فرمادیا کہ صرف اس شبہ دوہم کی وجہ سے ملاقات ممنوع نہیں کیونکہ ہر ملاقات دواعی جماع نہیں ہے البتہ اگر ظن غالب ہو جماع کا تو ملاقات ممنوع ہوگی۔

﴿ بَابٌ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ ﴾^{۱۲۷۱}

کیا اعتکاف کرنے والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے؟

۱۹۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَى هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتِ حُيَيٍّ وَرَبُّمَا قَالَ سُفْيَانُ هَذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَتَهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلًا ﴿

ترجمہ | علی بن حسین سے روایت ہے حضرت صفیہؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس (مسجد میں) آئیں اور آپ ﷺ سے اعتکاف میں تھے پھر جب حضرت صفیہؓ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ﷺ ان کے ساتھ چلے ایک انصاری صحابی نے (راستے میں) آپ ﷺ کو دیکھا پھر جب حضور اقدس ﷺ نے اس صحابی کو دیکھا تو اس کو بلایا اور فرمایا یہ صفیہ بنت حیی (یعنی میری بیوی) ہے اور کبھی سفیان نے کہا یہ صفیہ ہے شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے "علی بن عبد اللہ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا صفیہ رات کو آپ ﷺ کے پاس آئیں؟ سفیان نے کہا ہل هو الا لیلًا" ای ہل وقع الا یان الا فی اللیل یعنی یہ آئانات ہی کو ہوا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم" لان فيه الذب بالقول. یعنی بدگمانی کو قول سے دور کرنا ہے۔

تعدرو موضع | والحديث هنا ص ۲۷۳، ومر الحديث ص ۲۷۲، وياتي ص ۲۳۷، وص ۲۶۳، وص ۹۱۸، وص ۱۰۶۳۔

کے ساتھ بھیجا اس روز آخر وقت بادل اٹھا اور مسجد کجور کی شاخ کی تھی (وہ ٹپکنے لگی) اور میں نے آپ ﷺ کی ناک اور پیشانی پر کچھ کا نشان دیکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلما كان صبيحة عشرين".

تعد ووضعا | والحديث هنا م ۲۷۳، ومر الحديث م ۹۲، وص ۱۱۲، وص ۱۱۵، وص ۲۷۰، وص ۲۷۱، وياتي م ۲۷۳۔

مقصدا | امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا اپنے مکلف (اعتکاف کی جگہ) سے باہر آجائے اور اپنا کچھ سامان گھر بھیج دے تو اس میں کوئی حرج نہیں اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (۲) یا جس نے صرف رات کے اعتکاف کی نیت کی ہو وہ صبح کو باہر نکل سکتا ہے جیسا کہ باب سابق میں گزر چکا۔

﴿ بَابُ ۱۲۴۳ِ الْإِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ ﴾

شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

۱۹۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ لِأَنَّ لَهَا فَضْرَتَ فِيهِ قُبَّةٌ فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةَ فَضْرَتَ قُبَّةٌ وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضْرَتَ قُبَّةٍ أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِيَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَ خَبْرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا الْبِرِّ انْزِعُوها فَلَإِذَا رَأَاهَا فَتَرَعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے جب آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے راوی نے کہا کہ حضرت عائشہ نے بھی آپ ﷺ سے اعتکاف کرنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے عائشہ کو اجازت دی چنانچہ حضرت عائشہ نے وہاں ایک خیمہ لگایا یہ سن کر حضرت حفصہ نے ایک خیمہ لگایا اور حضرت زینب نے جو سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ کھڑا کر لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے تو چار خیمے دیکھے تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ سے ان کا حال بیان

کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سب نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا ہے (بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی میں کیا) ان خیموں کو اکھیر ڈالو میں ان کو اچھائیں سمجھتا چنانچہ وہ خیمے اکھیر دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے رمضان میں اس سال اعتکاف نہیں کیا یہاں تک کہ شوال کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعتكف في آخر العشر من شوال".

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۲۷۳ تا ۲۷۴ ومر الحديث ص ۲۷۲۔

مقصد | حضور اقدس ﷺ کا شوال میں اعتکاف کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ نوافل معتادہ اذا فاتت تقضى استحباباً واستدل به المالكية على وجوب قضاء العمل لمن شرع فيه ثم ابطال "يعني قضا واجب ہے یہی حنفیہ کہتے ہیں کہ لا تبطلوا اعمالکم کے پیش نظر شروع کرنے کے بعد باطل کرنے پر قضا واجب ہے۔ تفصیل گذر چکی ہے نیز اس حدیث کا حاصل یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب یہ دیکھا کہ سارے ازواج مطہرات نے اگر اپنے اپنے خیمے لگائے تو نمازیوں کے لئے مسجد تک ہو جائے گی اس لئے آپ ﷺ نے سارے خیمے اکھاڑ دیئے اور اس سال رمضان میں اعتکاف چھوڑ کر شوال میں اس کی قضا کی۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۱۲۷۴ مَنْ لَمْ يَرَّ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمًا ﴾

جن لوگوں نے اعتکاف کے لئے معتکف پر روزہ لازم (ضروری) نہیں سمجھا

(مطلب یہ ہے کہ نفل اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے کیونکہ نفل اعتکاف کے لئے کوئی وقت محدود و مقرر نہیں، گھنٹہ دو گھنٹہ کی نیت کر کے مسجد میں بیٹھ سکتا ہے، نیز اگر صرف رات بھر کے اعتکاف کی نیت کرے جیسا کہ حدیث باب سے ظاہر ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے روزے کی قید نہیں لگائی صرف "أوف بندرك" فرمایا۔ لیکن واضح رہے اعتکاف مندور اور اعتکاف مسنون یعنی رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف جو سنت مؤکدہ کفایہ ہے ان دنوں اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے کما مر۔

۱۹۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاعْتَكِفْ لَيْلَةً ﴿

ترجمہ | حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں منت مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری

کر لے چنانچہ انہوں نے ایک رات بھراعتکاف کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "اوف بنذرك" فاعتکف لیلۃ حیث

امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوفاء ولم یامرہ بصوم.

تعدیل ووضعی والحدیث هنا ص ۲۷۳، مر الحدیث ص ۲۷۲، یاتی ص ۳۳۵، وص ۶۱۸، وص ۹۹۱۔

مقصد چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاری نے کوئی حکم واضح نہیں کیا۔ مالکیہ وحنفیہ کے نزدیک اعتکاف

منذور میں روزہ شرط ہے مگر صرف رات کے لئے اگر اعتکاف کی نیت ہو تو روزہ شرط نہیں جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔ اوپر باب کے تحت تفصیل گزر چکی ہے۔

﴿ بَابٌ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ ﴾

اگر کسی نے زمانہ جاہلیت (کفر) میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی پھر مسلمان ہو گیا

(یہاں اذا کا جواب محذوف ہے تقدیر عبارت ہوگی هل يلزمه الوفاء بذلك ام لا)

۱۹۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

قَالَ أَرَاهُ قَالَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی

منت مانی امام بخاری نے یا ان کے شیخ عبید بن اسماعیل نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ایک رات بھر کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر لے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان عمر نذر فی الجاهلیة ان یعتکف

فی المسجد الحرام ثم اسلم بعد ذلك فلما ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له

"اوف بنذرك".

تعدیل ووضعی والحدیث هنا ص ۲۷۳، مر الحدیث ص ۲۷۲، یاتی فی ص ۳۳۵، وص ۶۱۸، وص ۹۹۱۔

مقصد مسئلہ مختلف فیہ ہے اس لئے امام بخاری نے کوئی حکم نہیں بیان کیا جمہور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک آنحضرت

ﷺ کا حکم استحباً تھا، امام احمد بن حنبل کے نزدیک چونکہ حالت کفر کی نذر صحیح ہو جاتی ہے اس لئے مسلمان ہونے کے بعد بھی نذر کو پورا کرنا واجب ہے یعنی اوف بنذرك کا حکم وجوبی تھا۔

﴿بَابُ ۱۲۷۶ِ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ﴾

رمضان کے عشرہ وسطیٰ (درمیانی عشرہ) میں اعتکاف کرنا

۱۹۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپؐ کا وصال ہوا تو آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "عشرين يوماً" لان فيه العشر الاوسط. (عمہ)

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۲۷۴، ویاتی الحدیث ص ۸۲۸۔

مقصد مقصد اس باب سے یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے رمضان کا عشرہ اخیرہ (۲۱ تا ۳۱ ہلال عید) ضروری نہیں اگرچہ آخری عشرہ میں اعتکاف افضل ہے۔ (عمہ، ج)

﴿بَابُ ۱۲۷۷ِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ﴾

جس نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا پھر اعتکاف چھوڑنے کا یعنی نہ کرنے کا خیال ہوا (یعنی صرف خیال ہوا) بھی اعتکاف شروع نہیں کیا پھر موقوف کر دیا)

۱۹۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا ففَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِنَاءَ بُيُوتٍ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْبِنْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ أَرْدُنٌ بِهَذَا

مَا آتَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا افْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ﴿

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کا ذکر فرمایا تو عائشہ نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی آپ ﷺ نے عائشہ کو اجازت دی اور حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ مجھے بھی اجازت دلا دو انہوں نے اجازت دلا دی پھر جب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا چنانچہ ان کے لئے خیمہ لگایا گیا اور رسول اللہ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ آپ ﷺ جب (صبح کی) نماز پڑھ لیتے تو اپنے خیمہ میں چلے جاتے جب آپ ﷺ نے بہت خیمے دیکھے تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ (کن کے خیمے ہیں) لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ان سب کی نیت ثواب کی ہے؟ میں تو اب اعتکاف نہیں کروں گا چنانچہ آپ ﷺ واپس لوٹ گئے پھر جب عید الفطر ہوئی تو آپ ﷺ نے سوال میں اعتکاف کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم ذكر ان يعتكف ثم بدا له من جهة ابنية نسانه فرجع ولم يعتكف.

تغذیر ووضو والحديث هنا ص ۲۷۳، ومر الحديث ص ۲۷۲، و ص ۲۷۳۔

مقصد امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے اعتکاف کا صرف ارادہ کیا مگر اعتکاف شروع نہیں کیا تو موقوف کر سکتا ہے۔ البتہ شروع کرنے کے بعد اتمام لازم ہوگا اختلاف گذر چکا ہے

(۲) اعتکاف کے وقت میں بھی اختلاف ہے کہ اس کا وقت کب ہے؟ جمہور ائمہ کے نزدیک غروب آفتاب ہے امام اوزاعی کے نزدیک نماز صبح کے بعد ہے امام بخاری کا رجحان و میلان بھی اسی طرف ہے۔

﴿ باب ۱۲۷۸ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْفَسْلِ ﴾

اعتکاف کرنیوالا اگر اپنا سر (مسجد سے باہر) دھونے کیلئے حجرے میں داخل کرے؟

(یعنی جائز ہے اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا)

﴿ ۱۹۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَرَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يَبْنُو لَهَا رَأْسَهُ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کرتیں اور حیض میں ہوتیں اور

آنحضرت ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے اور حضرت عائشہؓ اپنے حجرے میں ہوتیں اور آپ ﷺ اپنا سر بڑھا دیتے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه ووضوح | والحديث هنا ص ۲۷۴، من الحديث ص ۳۳، وص ۳۳، وص ۲۷۱، وياتی ص ۸۷۸۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ صرف سر کے باہر نکلنے سے یا ہاتھ نکلنے سے خروج عن المسجد نہیں لازم آئے گا جب تک کہ قدمین مسجد کے اندر ہیں۔

کمل بعون الله جل ذكره الجزء الخامس من نصر الباری شرح صحیح البخاری ویتلوہ ان شاء الله الجزء السادس ومطلعه کتاب البيوع، نسال الله عز وجل التوفيق لاتمامه انه على مايشاء قدیر وبالاجابة جدیر.

محمد عثمان غنی بیگو سرانے



فہرست مضامین نصر الباری جلد پنجم

- | | |
|--|---|
| <p>۳۳ • ابن مبارک</p> <p>۳۵ • احوال و حجاب</p> <p>• باب اذا قال المشرك عند الموت</p> <p>۳۵ • لا اله الا الله</p> <p>۳۷ • باب الجريد على القبر</p> <p>• باب موعظة المحدث عند القبر</p> <p>۳۸ • وعود اصحابه حوله</p> <p>۳۱ • باب ما جاء في قاتل النفس</p> <p>• باب ما يكره من الصلوة على المنافقين</p> <p>۳۲ • والاستغفار للمشرکین</p> <p>۳۳ • باب ثناء الناس على الميت</p> <p>۳۶ • باب ما جاء في عذاب القبر</p> <p>• دور استدلال</p> <p>۳۰ • تیسرا استدلال</p> <p>۳۰ • باب التعود من عذاب القبر</p> <p>۳۲ • باب عذاب القبر من الغيبة والبول</p> <p>۳۳ • بول پر عذاب کی حکمت</p> <p>۳۳ • سوال و جواب</p> <p>• فائدہ</p> <p>• باب الميت يعرض عليه مقعده</p> <p>۳۳ • بالغداة والعشي</p> <p>۳۳ • باب كلام الميت على الجنزة</p> <p>۳۵ • باب ما نزل في اولاد المسلمين</p> | <p>۳ • باب التكبير على الجنزة اربعا</p> <p>• باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنزة</p> <p>۵ • باب الصلوة على القبر بعد ما يدفن</p> <p>۶ • باب ۸۵۱ الميت يسمع خفق النمل</p> <p>• باب من اجاب الدفن في الارض</p> <p>• المقدسة او نحوها</p> <p>۸ • احوال و حجاب</p> <p>۹ • احوال و حجاب</p> <p>۹ • باب الدفن بالليل</p> <p>• باب بناء المسجد على القبر</p> <p>۱۱ • باب من يدخل قبر المرأة</p> <p>• باب الصلوة على الشهيد</p> <p>۱۲ • باب دفن الرجلين او الثلاثة</p> <p>• في قبر واحد</p> <p>۱۳ • باب من لم ير غسل للشهداء</p> <p>• باب من يقدم في اللحد</p> <p>۱۵ • باب الانحر والخشيش في القبر</p> <p>• سوال و جواب</p> <p>۱۷ • باب هل يخرج الميت من القبر</p> <p>• واللحد لعله</p> <p>۱۷ • باب اللحد والشق في القبر</p> <p>• باب اذا اسلم الصبي فمات</p> <p>• هل يصل على الخ</p> |
|--|---|

۸۸	● باب صدقة العلانية	۳۶	● باب ما قيل في اولاد المشركين
۸۹	● باب صدقة الير	۳۸	● باب ۸۷۷
۸۹	● باب اذا تصدق على غني	۵۲	● باب موت يوم الاثنين
۹۱	● باب اذا تصدق على ابنه	۵۳	● باب موت الفجاءة البفنة
۹۲	● باب الصدقة باليمين	۵۳	● باب ما جاء في قبر النبي الخ
۹۳	● باب من امر خادمه بالصدقة	۵۹	● باب ما ينهى عن سب الاموات
۹۳	● باب لاصدقة الا عن ظهر غني الخ	۶۰	● باب ذكر شرار الموتى
۹۶	● باب ۹۰۲ المنان بما اعطى	۶۰	● براعة اختتام
۹۷	● باب من احب تعجيل الصدقة من يومها	۶۱	● كتاب الزكوة
۹۸	● باب التحريض على الصدقة الخ	۶۲	● باب وجوب الزكوة
۹۹	● باب الصدقة في ما استطاع	۶۲	● زكوة کے لغوی معنی
۱۰۰	● باب الصدقة تكفر الخطيئة	۶۲	● زكوة کے شرعی معنی
۱۰۱	● باب من تصدق في الشرك ثم اسلم	۶۲	● فائدہ
۱۰۳	● باب اجر الخادم اذا تصدق الخ	۶۲	● فرضیت زكوة كسب ہوئی
۱۰۴	● باب اجر المرأة اذا تصدقت	۶۹	● حدیث ۱۳۲۵ کا خلاصہ
	● باب قول الله عز وجل	۷۰	● باب البيعة على ايتاء الزكوة
۱۰۶	● فاما من اعطى واتقى الخ	۷۱	● باب اثم مانع الزكوة
۱۰۶	● باب مثل المصدق البخيل	۷۳	● باب ما ادى زكاته فليس بكنز
۱۰۸	● باب صدقة الكسب والتجارة	۷۷	● باب انفاق المال في حقه
۱۰۸	● باب على كل مسلم صدقة فمن لم يجد الخ		● باب لا يقبل الله صدقة من غلول
	● باب ۹۱۴ قدر كم يعطى من الزكوة	۷۹	● ولا يقبل الا من الخ
۱۰۹	● والصدقة الخ	۷۹	● باب الصدقة من كسب طيب
۱۱۰	● باب ۹۱۵ زكوة الورق	۸۱	● باب الصدقة قبل الرد
۱۱۲	● امام ابوحنيفة كى دليل		● باب اتقوا النار ولو بشق تمرة
۱۱۳	● باب المرض في الزكوة	۸۳	● والقليل الخ
	● باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق	۸۶	● باب فضل صدقة الشحيح الصحيح الخ
۱۱۵	● بين مجتمع الخ	۸۷	● باب بلا ترجمة

- | | |
|--------------------------------------|---|
| ● باب ما كان من خلیطین فانہما | ● باب من اعطاه اللہ شیئا من |
| ● یتراجعان بینہما الخ | ● ۱۱۶ غیر مسألة ولا اشراف نفس الخ |
| ● باب زکوٰۃ الابل الخ | ● ۱۱۷ باب من سال الناس تکثرا |
| ● باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض الخ | ● ۱۱۸ باب قول اللہ تعالیٰ لایسالون |
| ● بنت مخاض وغیره کی تعریف | ● ۱۱۹ الناس الحلفا الخ |
| ● باب زکوٰۃ الغنم | ● ۱۲۰ قیل وقال |
| ● سوال و جواب | ● ۱۲۱ باب خرص التمر |
| ● باب لا توخذ فی الصدقة حرمة الخ | ● ۱۲۲ خرص کی تعریف |
| ● باب اخذ القنلق فی الصدقة | ● ۱۲۳ خرص کا شرعی حکم |
| ● باب لا توخذ کرائم اموال الناس | ● ۱۲۴ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء الخ |
| ● فی الصدقة | ● ۱۲۵ باب لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة |
| ● باب لیس فیما دون خمس نود صدقة | ● ۱۲۶ باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل |
| ● باب زکوٰۃ البقر | ● ۱۲۷ باب من باع ثماره او نخله او ارضه الخ |
| ● سوال و جواب | ● ۱۲۸ باب هل یشتری صدقته الخ |
| ● باب الزکوٰۃ علی الاقارب | ● ۱۲۹ باب ما یذکر فی الصدقة للنبی |
| ● سائل | ● ۱۳۰ رکاع کی تحقیق |
| ● باب لیس علی المسلم فی فرضه صدقة | ● ۱۳۱ باب الصدقة علی موالی ازواج النبی |
| ● گوڑے کے اقسام | ● ۱۳۲ ہدیہ اور صدقہ میں فرق |
| ● باب لیس علی المسلم فی عہدہ صدقة | ● ۱۳۳ باب اذا تحوالت الصدقة |
| ● باب الصدقة علی الیتامی | ● ۱۳۴ باب اخذ الصدقة من الاغنیاء الخ |
| ● لاکہ | ● ۱۳۵ باب صلوة الامام ودعاہ |
| ● باب الزکوٰۃ علی الزوج | ● ۱۳۶ لصاحب الصدقة |
| ● والایتام فی الحجر | ● ۱۳۷ باب ما یشترج من البحر |
| ● باب قول اللہ تعالیٰ وفي الرقاب | ● ۱۳۸ باب فی الرکاز الخمس |
| ● والغارمین وفي سبیل اللہ | ● ۱۳۹ معدن، کنز اور رکاز کی تشریح |
| ● رقاب کا صدقہ | ● ۱۴۰ باب قول اللہ تعالیٰ والعاملین علیہا الخ |
| ● باب الاستغفار عن المسألة | ● ۱۴۱ باب استعمال اہل الصدقة والہانہا |

۱۸۸	فان خیر الزاد التقویٰ	۱۷۰	باب وسم الامام اہل الصدقة بیده
۱۸۹	باب مہلّ اہل مکة للحج والعمرة	۱۷۱	باب فرض صدقة الفطر
۱۸۹	ایک شہکار ازالہ	۱۷۱	ماخذ - شروعیات
۱۹۰	باب میقات اہل المدينة النخ	۱۷۲	حکم صدقة الفطر
۱۹۰	باب مہلّ اہل الشام	۱۷۲	فائدہ
۱۹۱	باب مہلّ اہل نجد	۱۷۳	صدقۃ الفطر کی مقدار
۱۹۲	باب مہل من کان دون المواقیت	۱۷۳	حفیہ کے دلائل
۱۹۳	باب مہل اہل الیمین		باب صدقة الفطر علی العبد
۱۹۳	باب ذات عرق لاهل العراق	۱۷۴	وغیره من المسلمین
۱۹۴	باب الصلوة بذی الحلیفة	۱۷۴	باب صدقة الفطر صاع من شعیر
۱۹۵	باب خروج النبیؐ علی طریق الشجرة	۱۷۵	باب صدقة الفطر صاع من طعام
۱۹۶	باب قول النبیؐ العقیق واد مبارک	۱۷۵	باب صدقة الفطر صاع من تمر
۱۹۷	باب غسل الخلق ثلاث مرات من الثیاب	۱۷۶	باب صاع من زبیب
۱۹۹	باب الطیب عند الاحرام و ما یلبس الخ	۱۷۷	باب الصدقة قبل العید
۲۰۱	باب من اهل ملبدا	۱۷۸	باب صدقة الفطر علی الحر والمملوک
۲۰۱	باب الالہلال عند مسجد ذی الحلیفة		باب صدقة الفطر علی
۲۰۲	باب ما یلبس المحرم من الثیاب	۱۸۰	الصغیر والكبیر الخ
۲۰۳	باب الركوب والارتداف فی الحج	۱۸۰	تشریح
۲۰۳	باب ما یلبس المحرم من الثیاب الخ	۱۸۱	کتاب المناسک
۲۰۶	باب من بات بذی الحلیفة حتی اصبح	۱۸۱	حج... اور حج کی فرضیت
۲۰۷	باب رفع الصوت بالالہلال	۱۸۱	باب وجوب الحج وفضله
۲۰۸	باب التلبیة	۱۸۲	اشکال و جواب
	باب التحمید والتسبیح	۱۸۳	باب قول الله تعالیٰ یاتوک رجالا الخ
۲۰۹	والتکبیر قبل الالہلال الخ	۱۸۳	باب الحج علی الرّجُل ...
۲۱۱	باب من اهلّ حین استوت وراحتہ	۱۸۵	باب فضل الحج المبرور
۲۱۱	باب الالہلال مستقبل القبلة	۱۸۷	باب فرض مواقیت الحج والعمرة
۲۱۲	باب التلبیة اذا انحدر فی الوادی		باب قول الله تعالیٰ وتزودوا

- ۲۲۸ • باب هدم الكعبة
- ۲۲۹ • باب مانكر في الحجر الاسود
- ۲۳۹ • حجر اسود کے فضائل
- باب اغلاق البيت ويصلى في اى
- ۲۵۰ • نواهي البيت شاه
- ۲۵۱ • باب الصلوة في الكعبة
- ۲۵۲ • باب من لم يدخل الكعبة
- ۲۵۳ • باب من كثر في نواحي الكعبة
- ۲۵۴ • باب كيف كان بدء الرمل
- ۲۵۴ • رمل کا مفہوم
- باب استلام الحجر الاسود حين
- ۲۵۵ • يقدم مكة اول ما يطوف الخ
- ۲۵۶ • باب الرمل في الحج والعمرة
- ۲۵۸ • باب استلام الركن بالوجهن
- باب من لم يستلم الا
- ۲۵۸ • الركنين اليمانيين الخ
- ۲۶۰ • باب تقبيل الحجر
- ۲۶۱ • باب من اشار الى الركن الخ
- ۲۶۱ • باب التكبير عند الركن
- ۲۶۲ • باب من طاف بالبيت اذا قدم الخ
- ۲۶۳ • باب طواف النسله مع الرجال
- ۲۶۶ • باب الكلام في الطواف
- باب اذا راي سيرا او شيئا
- ۲۶۷ • يكره في الطواف قطعه
- ۲۶۸ • باب لا يطوف بالبيت عريان الخ
- ۲۶۸ • باب اذا وقف في الطواف
- ۲۶۹ • باب طاف النبي وصلى لمبوعه ركعتين
- ۲۱۳ • باب كيف تهل الحائض والنفساء
- ۲۱۵ • باب من اهل في زمن النبي كلال النبي
- باب قول الله تعالى الحج اشهر
- ۲۱۷ • معلومات فمن فرض الخ
- ۲۲۰ • باب التمتع والقران والافراد بالحج
- اتمام حج كترتيب
- باب من لبى بالحج وسعى
- باب التمتع على عهد النبي
- باب قول الله عز وجل ذلك لمن لم يكن
- اهله حاضري المسجد الحرام
- باب الافتساح عند دخول مكة
- باب دخول مكة نهرا او ليلا
- باب من اين يدخل مكة
- باب من يخرج من مكة
- باب فضل مكة وبنينها
- سوال وجواب
- مختصر تفریح
- باب فضل الحرم
- باب توريث دور مكة وبيمها وشراتها
- باب نزول النبي مكة الخ
- محفظة طواف مقاطع
- باب قول الله واذا قال ابراهيم
- رب اجعل هذا البلد آمنا الخ
- تنبيه
- باب قول الله جعل الله الكعبة
- البيت الحرام الخ
- باب كسوة الكعبة

- باب من لم يقرب العكبة ولم يطف
• حتى يخرج الى عرفة الخ ٢٤٠
- باب من صلى ركعتي الطواف
• خارجا من المسجد ٢٤١
- باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام ٢٤٢
- باب الطواف بعد الصبح والمصر ٢٤٢
- باب المريض يطوف راكبا ٢٤٣
- باب سقاية الحاج ٢٤٥
- باب ما جاء في زمزم ٢٤٦
- باب طواف القارن ٢٤٨
- باب الطواف على وضوء ٢٨٠
- باب وجوب الصفا والمروة ٢٨٢
- وجعل من شعائر الله
• شرعي حكم ٢٨٣
- باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة ٢٨٣
- باب تقضى الحائض المناسك ٢٨٤
- كلها الا الطواف بالبيت الخ ٢٨٤
- باب الالهلال من انبطحه ٢٩٠
- وغيرها للمكي وللحاج الخ ٢٩١
- اشكال وجراب ٢٩٢
- باب اين يصلى الظهر في يوم التروية ٢٩٣
- باب الصلوة بمنى ٢٩٥
- باب صوم عرفة ٢٩٥
- باب التلبية والتكبير اذا غدى
• من منى الى عرفة ٢٩٦
- باب التهجير بالروح يوم عرفة ٢٩٤
- باب الوقوف على الدابة بعرفة ٢٩٨
- سوال وجراب ٢٩٨
- باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ٢٩٨
- فائده ٢٩٩
- باب قصر الخطبة بعرفة ٢٩٩
- باب التعجيل الى الموقف ٣٠٠
- باب الوقوف بعرفة ٣٠١
- خمس كي تحقيق ٣٠١
- باب السير اذا دفع من عرفة ٣٠٢
- تنبيه ٣٠٣
- باب النزول بين عرفة وجمع ٣٠٣
- باب امر النبي بالمسكينة عند الافاضة الخ ٣٠٥
- باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة ٣٠٦
- سوال وجراب ٣٠٤
- باب من جمع بينهما ولم يتطوع ٣٠٤
- باب من اذن واقام لكل واحدة منهما ٣٠٩
- باب من قدام ضعفة اهل بليل ٣١٠
- فيقفون بالمزدلفة الخ ٣١٣
- باب متى يصلى الفجر بجمع ٣١٣
- باب متى يدفع من جمع ٣١٣
- باب التلبية والتكبير غداة النحر ٣١٥
- حين يرمى جمرة العقبة الخ ٣١٥
- باب فمن تمتع بالعمرة الى الحج ٣١٦
- فما استيسر من الهدى الخ ٣١٦
- باب ركوب البدن لقوله تعالى الخ ٣١٧
- باب من ساق البدن معه ٣١٩
- باب من اشترى الهدى من الطريق ٣٢١
- باب من اشعر وقلد بذى الحليفة ثم احرم الخ ٣٢٢

- ۳۲۴ • باب فتل القلائد للبدن والبقر
- ۳۲۵ • باب اشعار البدن الخ
- ۳۲۵ • باب من قلد القلائد بيده
- ۳۲۶ • باب تقليد الغنم
- ۳۲۸ • باب القلائد من العهن
- ۳۲۸ • باب تقليد النمل
- ۳۲۹ • باب الجلال للبدن الخ
- ۳۲۹ • فائده
- ۳۳۰ • باب من اشترى هديه من الطريق وقلدها
- ۳۳۱ • اشكال وجراب
- باب ذبح الرجل البقر عن نسائه
- ۳۳۲ • غير امرهن
- اشكال وجراب
- باب النحر في منحرج النهي بمنى
- باب من نحر بيده
- باب نحر الابل مقيدة
- باب نحر البدن قائمة الخ
- باب لا يعطى الجزار من الهدى شيئا
- باب يتصدق بجلود الهدى
- باب يتصدق بجلال البدن
- باب واذا بؤانا لابراهيم مكان البيت
- لا تشرك بي شيئا الخ
- باب الذبح قبل الحلق
- باب من لئد راسه عند الاحرام وحلق
- باب الحلق والتقصير عند الاحلال
- باب تقصير المتمتع بعد العمرة
- باب الزيارة يوم النحر الخ
- ۳۲۴ • اشكال وجراب
- باب اذا رمى بعد ما امسى او حلق
- ۳۵۰ • قبل ان يذبح ناسيا او جاهلا
- ۳۵۱ • باب الفتيا على الدابة عند الجمرة
- ۳۵۳ • باب الخطبة ايام منى
- باب هل يبيت اصحاب السقاية
- ۳۵۷ • او غيرهم بمكة ليالى منى
- ۳۵۸ • باب رمى الجمار الخ
- ۳۵۹ • باب رمى الجمار من بطن الوادي
- ۳۵۹ • باب رمى الجمار بسبع حصيات الخ
- باب من رمى جمرة العقبة
- ۳۶۰ • وجعل البيت عن يساره
- ۳۶۱ • باب يكبر مع كل حصاة الخ
- ۳۶۲ • باب من رمى جمرة العقبة ولم يلقا
- باب اذى رمى الجمرتين يقوم
- ۳۶۲ • مستقبل القبلة ويسهل
- ۳۶۳ • باب رفع اليدين عند الجمرة الدنيا والوسطى
- ۳۶۴ • باب الدعاء عند الجمرتين
- باب الطيب بعد رمى الجمار
- ۳۶۵ • والحلق قبل الافاضة
- ۳۶۶ • باب طواف الوداع
- ۳۶۶ • طواف وداع كما حكم
- ۳۶۷ • باب اذا حاضت المرأة بعد ما افاضت
- ۳۷۰ • باب من صلى العصر يوم النفر بالابطح
- ۳۷۱ • باب المحضب
- باب النزول بنى طوى قبل ان يدخل مكة
- ۳۷۲ • ونزول البطحاء التى الخ

- باب من نزل بذی طوی ۳۹۸
- اذا رجع من مكة الخ ۳۹۸
- باب التجارة ایام الموسم والبيع فی اسواق الجاهلیة ۳۹۹
- باب الادلاج من المحصب ۳۹۹
- ابواب العمرة ۳۹۹
- باب وجوب العمرة وفضلها ۳۹۹
- عمرہ کے مسائل و احکام ۳۹۹
- شافعیہ و حنبلیہ کے دلائل ۳۹۹
- حنبلیہ و مالکیہ کے دلائل ۳۹۹
- باب من اعتمر قبل الحج ۳۹۹
- باب كم اعتمر النبیؐ ۳۹۹
- باب عمرة فی رمضان ۳۹۹
- باب العمرة لیلة الحصبہ و غیرها ۳۹۹
- باب عمرة التنعیم ۳۹۹
- باب الاعتمار بعد الحج بغیر ہدی ۳۹۹
- باب اجر العمرة علی قدر النصب ۳۹۹
- باب المعتمر اذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل یجزئه من الخ ۳۹۹
- باب یفعل بالعمرة ما یفعل بالحج ۳۹۹
- باب متى یحل المعتمر الخ ۳۹۹
- باب ما یقول اذا رجع من الحج او العمرة او الفزوة ۳۹۹
- باب استقبال الحاج القادمین و الثلاثة علی الدابة ۳۹۹
- باب القدوم ببلغدأة ۳۹۹
- باب الدخول بالعیسی ۳۹۹
- باب لا یطرق اهلہ اذا بلغ المدينة ۳۹۸
- باب من اسرع ناقته اذا بلغ المدينة ۳۹۸
- باب قول الله تعالى واتوا البیوت من ابوابها ۳۹۹
- باب السفر قطعة من العذاب ۳۹۹
- باب المسافر اذا جذبہ السیر یعجل الی اهلہ ۳۹۹
- بسم الله الرحمن الرحيم ۳۹۹
- باب المحصر وجزاء الصيد ۳۹۹
- احصار میں اختلاف علماء ۳۹۹
- باب اذا احصر المعتمر ۳۹۹
- باب الاحصار فی الحج ۳۹۹
- باب النحر قبل الحلق فی الحصر ۳۹۹
- باب من قال لیس علی المحصر بدل اختلاف امر ۳۹۹
- باب قول الله تعالى فمن كان منكم مریضا او به اذى من راسه فغدیة الخ ۳۹۹
- باب قول الله او صدقة وهی اطعام سقة مساکین ۳۹۹
- باب الاطعام فی الغدیة نصف صاع ۳۹۹
- باب النسک شاة ۳۹۹
- باب قول الله عز وجل فلا رفث ۳۹۹
- باب قول الله ولا فسوق ۳۹۹
- ولا جدال فی الحج ۳۹۹
- بسم الله الرحمن الرحيم ۳۹۹
- باب جزاء الصيد ونحوہ ۳۹۹
- باب اذا صاد الحلال فاهدی ۳۹۹

- | | | |
|-----|------------------------------------|---|
| ۴۱۵ | ● باب الحج عن لا يستطيع الثبوت | ● للمحرم الصيد اكله |
| ۴۳۰ | ● علی الراحة | ● باب اذا راي المحرمون صيدا فضحكوا |
| ۴۳۱ | ● باب حج المرأة عن الرجل | ● ففطن الحلال |
| ۴۳۲ | ● باب حج الصبيان | ● باب لا يعين المحرم الحلال |
| ۴۳۳ | ● باب حج النساء | ● فی قتل الصيد |
| ۴۳۴ | ● احوال | ● باب لا يشير المحرم الى الصيد |
| ۴۳۷ | ● باب من نذر المشى الى الكعبة | ● لكي يصطاده الحلال |
| ۴۳۸ | ● بسم الله الرحمن الرحيم | ● باب اذا اهدى للمحرم حملا |
| ۴۳۸ | ● فضائل المدينة | ● وحشيا حيا لم يقبل |
| ۴۳۸ | ● باب حرم المدينة | ● باب ما يقتل المحرم من الدواب |
| ۴۵۱ | ● باب فضل المدينة وانها تنفي الناس | ● لم اسمعه امر بقتله |
| ۴۵۲ | ● باب المدينة طابة | ● باب لا يعضد شجر الحرم |
| ۴۵۲ | ● باب لا بتی المدينة | ● باب لا ينفرد صيد الحرم |
| ۴۵۳ | ● باب من رغب عن المدينة | ● باب لا يحل القتل بمكة |
| ۴۵۴ | ● باب الايمان يارز الى المدينة | ● باب الحجامة للمحرم |
| ۴۵۵ | ● باب اثم من كاد اهل المدينة | ● باب تزويج المحرم |
| ۴۵۶ | ● باب اطام المدينة | ● باب ما ينهى من الطيب للمحرم |
| ۴۵۷ | ● باب لا يدخل الدجال المدينة | ● باب الاغتسال للمحرم |
| ۴۵۹ | ● باب المدينة تنفي الخبث | ● باب لبس الخفين للمحرم |
| ۴۶۰ | ● باب بلا ترجمة | ● اذا لم يجد الثعلين |
| ۴۶۱ | ● باب كراهية النبي ان تعرى المدينة | ● باب اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل |
| ۴۶۲ | ● باب بلا ترجمة | ● باب لبس السلاح للمحرم |
| ۴۶۵ | ● كتاب الصوم | ● باب دخول الحرم ومكة بغير احرام |
| ۴۶۵ | ● صوم كسنى | ● باب اذا احرم جاهلا وعليه قميص |
| ۴۶۵ | ● شرى كسنى | ● باب المحرم يموت بعرفة ولم يلمر |
| ۴۶۵ | ● بيان اركان من بخارى كى ترتيب | ● النبي ان يؤذى عنه بقية الحج |
| ۴۶۵ | ● باب وجوب صوم رمضان | ● باب سنة المحرم اذا مات |

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--------------------------------------|
| ۳۶۶ | ● باب لا يتقدم رمضان بصوم | ● روزہ کب فرض ہوا |
| ۳۶۶ | ● یوم او یومین | ● حنفیہ کے دلائل |
| ۳۶۶ | ● باب قول الله جل ذكره احل لكم ليلة | ● رمضان کی وجہ تیسہ |
| ۳۶۶ | ● الصيام الرفث الخ | ● روزوں کے لیے ماہ رمضان کا تعین |
| ۳۶۸ | ● باب قول الله وكلوا واشربوا | ● باب فضل الصوم |
| ۳۶۹ | ● حتى يتبين لكم الخيط الخ | ● خلوف فم الصائم |
| ۳۶۹ | ● فائدہ | ● الصوم لی |
| ۳۷۰ | ● باب قول النبي لا يمنعنكم | ● باب الصوم كفارة |
| ۳۷۱ | ● من سحوركم اذان بلال | ● باب الزَّيَّان للصائمين |
| ۳۷۲ | ● باب تعجيل السحور | ● سيدنا حضرت ابو بکرؓ |
| ۳۹۰ | ● باب قدر كم بين السحور وصلوة الفجر | ● باب هل يقال رمضان او |
| ۳۹۰ | ● باب بركة السحور من غير ايجاب الخ | ● شهر رمضان الخ |
| ۳۹۱ | ● باب اذا نوى بالتهلار صوما | ● باب روية الهلال |
| ۳۹۲ | ● مذاہب ائمہ | ● باب من صام رمضان ايماننا |
| ۳۹۲ | ● باب الصائم يصبح جنبا | ● واحتسابا ونية |
| ۳۹۳ | ● باب المباشرة للصائم | ● باب اجود ما كان النبيؐ |
| ۳۹۵ | ● باب القبلة للصائم | ● يكون في رمضان |
| ۳۹۶ | ● باب اغتسال الصائم | ● باب من لم يدع قول الزور والعمل به |
| ۳۹۸ | ● باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيا | ● في الصوم |
| ۳۹۹ | ● باب السواك الرطب واليابس للصائم | ● باب هل يقول اني صائم اذا شتم |
| ۴۰۰ | ● بمنخره الماء ولم يميز الخ | ● باب الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة |
| ۴۰۱ | ● باب اذا جامع في رمضان | ● العزوبة |
| ۴۰۲ | ● مذاہب ائمہ | ● باب قول النبيؐ اذا رايتم الهلال |
| ۴۸۲ | ● باب اذا جامع رمضان ولم يكن له شيء | ● فصوموا واذا رايتموه الخ |
| ۴۸۳ | ● فتصدق عليه فليكفر | ● باب شهرا عيد لا ينقصان |
| ۴۸۴ | ● باب المجامع في رمضان هل يطعم اهله | ● متقدمين علماء کے اقوال |
| | | ● باب قول النبيؐ لا نكتب ولا نحسب |

- | | | | |
|-------|---|-------|---|
| • ۵۰۳ | باب من اقسام علی اخیه لیفطر فی التطوع | • ۵۰۳ | من الكفارة اذا كانوا محاربين |
| • ۵۲۸ | ولم یر علیه قضاء | • ۵۰۵ | باب الحجامة والقیء للصائم |
| • ۵۳۰ | باب صوم شعبان | • ۵۰۷ | باب الصوم فی السفر والافطار |
| • ۵۳۱ | باب ما ینکر من صوم النبی و افطاره | • ۵۰۹ | باب اذا صام ایاما من رمضان ثم سافر |
| • ۵۳۳ | باب حق الضیف فی الصوم | • ۵۱۰ | باب (بلا ترجمه) |
| • ۵۳۴ | باب حق الجسم فی الصوم | • ۵۱۱ | باب قول النبی النبی لمن ظلال علیه واشتد الحر لیس من البهر الصیام فی السفر |
| • ۵۳۵ | باب صوم الدهر | • ۵۱۲ | باب لم یعب اصحاب النبی بعضهم بعضا فی الصوم والافطار |
| • ۵۳۶ | صوم البهر کالمفهوم | • ۵۱۳ | باب من افطر فی السفر لیراه الناس |
| • ۵۳۷ | باب حق الاهل فی الصوم | • ۵۱۴ | باب وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسکین |
| • ۵۳۸ | لاصنام من صام الابد | • ۵۱۵ | باب متى یقضى قضاء رمضان |
| • ۵۳۸ | باب صوم یوم و افطار یوم | • ۵۱۶ | باب الحائض تترك الصوم والصلوة |
| • ۵۳۹ | باب صوم دأؤد علیه السلام | • ۵۱۶ | باب من مات وعليه صوم فذاب الله |
| • ۵۴۱ | الکمال وجواب | • ۵۱۸ | باب متى یحل فطر الصائم |
| • ۵۴۱ | باب صیام البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة | • ۵۱۹ | باب یفطر بما تیسر من الماء وغيره |
| • ۵۴۲ | باب من زار قوما فلم یفطر عندهم | • ۵۲۰ | الجزء الثامن (آنهاون پلره) |
| • ۵۴۳ | باب الصوم من آخر الشهر | • ۵۲۱ | باب تعجیل الافطار |
| • ۵۴۳ | باب صوم یوم الجمعة و اذا اصبح صائما الخ | • ۵۲۲ | باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس |
| • ۵۴۳ | باب هل یخص شیئا من الايام | • ۵۲۳ | باب صوم الصبیان |
| • ۵۴۷ | الکمال وجواب | • ۵۲۴ | باب الوصال الخ |
| • ۵۴۷ | باب صوم یوم عرفة | • ۵۲۶ | صوم رسال |
| • ۵۴۹ | باب صوم یوم الفطر | • ۵۲۶ | شرعی حکم |
| • ۵۵۰ | حکمت | • ۵۲۶ | باب التنکیل لمن اکثر الوصال |
| • ۵۵۰ | باب صوم یوم النحر | • ۵۲۷ | باب الوصال الی السحر |
| • ۵۵۲ | باب صیام ایام التشریق | | |
| • ۵۵۴ | باب صیام یوم عاشوراء | | |

۵۷۳	● باب الاعتكاف ليلا	۵۵۷	● كتاب صلوة التراويح
۵۷۴	● خفيہ کا مذہب	۵۵۷	● باب فضل من قام رمضان
۵۷۴	● استدلال مخالف کا جواب	۵۶۰	● تمام تراویح اور اس کا حکم
۵۷۴	● نذر جاہلیت کا حکم	۵۶۱	● تراویح کی سنیت
۵۷۵	● باب اعتكاف النساء	۵۶۱	● احادیث باب اور عدد رکعات
۵۷۶	● باب الاخبیة فی المسجد	۵۶۱	● بسم الله الرحمن الرحيم
● باب هل يخرج المعتكف لحوائجه	۵۶۱	● باب فضل ليلة القدر	
۵۷۶	● الی باب المسجد	۵۶۳	● باب التماس ليلة القدر فی السبع الاواخر
● باب الاعتكاف وخروج النبی	● باب تحریر ليلة القدر فی الوتر		
۵۷۸	● صبیحة عشرين	۵۶۳	● من العشر الاواخر
۵۷۹	● باب اعتكاف المستحاضة	۵۶۷	● فائدہ
۵۸۰	● باب زيارة المرأة زوجها فی اعتكافه	۵۶۷	● باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحي الناس
۵۸۱	● باب هل يدر المعتكف عن نفسه	۵۶۸	● باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان
۵۸۲	● باب من خرج من اعتكافه عند الصبح	۵۶۹	● برائتہ اختتام
۵۸۳	● باب الاعتكاف فی شوال	۵۶۹	● ابواب الاعتكاف
۵۸۳	● باب من لم ير على المعتكف صوماً	● باب الاعتكاف فی العشر الاواخر	
● باب اذا نذر فی الجاهلية	۵۶۹	● والاعتكاف فی المساجد كلها	
۵۸۵	● ان يعتكف ثم اسلم	۵۶۹	● اعتكاف کے معنی
● باب الاعتكاف فی العشر	۵۷۰	● اعتكاف کے اقسام	
۵۸۶	● الاوسط من رمضان	۵۷۱	● باب الحائض ترجل المعتكف
۵۸۶	● باب من اراد ان يعتكف ثم بداه ان يخرج	۵۷۲	● باب المعتكف لا يدخل البيت الا لحاجة
۵۸۷	● باب المعتكف يدخل راسه البيت للفصل	۵۷۳	● باب غسل المعتكف